ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ
صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین اور علماء، امت و صوفیائے کرام کے آثار،
اقوال و اشعار پر مشتمل (۱۱۲۷۹) مرویات کا جامع و مفصل انسائیکلوپیڈیا

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

۳۸۴ —— ۴۵۸

جلد دوم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دارالاشاعت

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا بارہواں شعبہ

اللہ تعالیٰ سے امید قائم کرنا

اس عنوان کے کئی حصے ہیں

پہلا حصہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے امیدیں وابستہ کرنا کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔

پہلی قسم: مطلوب ومقصود میں ظفر وکامیابی کی امید اور محبوب کے وصال کی امید قائم کرنا۔

دوسری قسم: مقصود میں کامیابی اور محبوب کے وصال کے حاصل ہو جانے کے بعد ان دونوں کے دوام وبقاء کی امید کرنا۔

تیسری قسم:...... ناپسندیدہ امور کے دفع کرنے اور ان کو پھیر دینے اور ہٹا دینے کی امید کرنا تاکہ وہ واقع نہ ہوں۔

چوتھی قسم:...... ناپسندیدہ امور میں سے جو واقع ہو جائیں ان کو ہٹا دینے اور مٹا دینے کی امید قائم کرنا۔

یہ مذکورہ باتیں دعا کے بارے میں مجمل اور مختصر قول ہیں اس کی تفصیل میں ابھی عرض کروں گا۔ جس وقت امید مستحکم ہو جاتی ہے تو اس سے خشوع وخضوع اور انتہائی عجز وانکساری پیدا ہوتی ہے۔

جیسے خوف کے مستحکم ہونے سے خشوع خضوع اور عجز وانکساری پیدا ہوتی ہے۔

اس لئے کہ خوف اور امید ایک دوسرے سے خاص مطابقت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ خائف اپنے خوف کی حالت سے اسی کی دعا کرتا ہے اور اسی کے بارے میں درخواست اور التجا کرتا ہے۔

اور راجی یعنی امید کرنے والا اپنی امید کی حالت میں اس چیز سے خائف بھی ہوتا ہے جس کی امید کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں پناہ بھی مانگتا ہے اور اس کے پھیر دینے کی التجا بھی کرتا ہے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ ہر خائف امید کرنے والا ہوتا ہے اور ہر امید کرنے والا خائف ہوتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔ یہاں تک کہ فرماتے ہیں: خوف اور امید میں چونکہ خاص مناسبت اور مطابقت ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو متعدد آیات میں ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

(۱) وادعوه خوفا وطمعا ان رحمة الله قريب من المحسنين۔ (اعراف ۵۶)

اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ بے شک اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے۔

آیت میں خوف اور طمع کے الفاظ آئے ہیں۔ خوف اشتقاق یعنی ڈرنا اور طمع رجاء یعنی امید قائم کرنا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے بارے میں جن کی اس نے مدح کی ہے اور ان کی تعریف کی ہے ارشاد فرمایا ہے۔

(٢) يرجون رحمته ويخافون عذابه (الاسراء ٥٧)

کہ وہ لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

(٣) ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين (الانبیاء ٩٠)

نبی علیہم السلام ہمیں پکارتے تھے امید کرتے اور خوف رکھتے ہوئے اور ہم ہی سے ڈرتے تھے۔

اس آیت میں رغبہ، اور رہبۃ کے الفاظ آئے ہیں رغبت امید اور رہبت خوف ہے۔

١٠٠٠: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد، ولو يعلم الكافر

ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد

اگر مومن یہ جان لے جو اللہ کے پاس سزا ہے تو اس کی جنت کی کوئی بھی امید نہ کرے اور اگر کافر اس رحمت کو جان لے

جو اللہ کے پاس ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک جماعت سے انہوں نے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو مقبری کی حدیث سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

جس کے دل میں دو چیزیں ہوں

١٠٠١: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حامد مقری نے۔ اور ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جب کہ وہ موت وحیات کی کشمکش میں تھا۔

آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے امید کر رہا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈر رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن الا اعطاه الله ما يرجو وآمنه مما يخاف.

جس بندے کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) اکٹھے ہو جائیں اس جیسے وقت میں (موت کے وقت) اللہ تعالیٰ اس کو وہ

عطا فرماتے ہیں جس کی وہ امید کرتا ہے اور اس سے امن عطا کرتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

١٠٠٢: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحاق بغوی نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے

(١٠٠٠) أخرجه مسلم (٤/٢١٠٩) من طريق إسماعيل بن جعفر به.

(١٠٠١) أخرجه الترمذي (٩٨٣) وابن ماجه (٤٢٦١) من طريق سيار بن حاتم به.

ونقل صاحب تحفة الأحوذي (٣/٥٩) قول المنذري إسناده حسن

ورواه ابن أبي الدنيا كذا بخطه فاه

ونقل الزبيدي في إتحاف السادة (٩/١٩٤) قول المنذري إسناده جيد

ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی مزاج پرسی کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے وہ موت کی حالت میں تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پار ہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے آپ کو خوف اور امید کی حالت میں پا رہا ہوں آپ نے فرمایا۔

لایجتمعان فی قلب مؤمن الا اعطاہ اللہ الذی یرجو منہ و امنہ من الذی یخاف۔

جس مؤمن کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) جمع ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں جس کی اس سے امید قائم کرتا ہے اور اس چیز سے امان دے دیتے ہیں جس چیز کا خوف کرتا ہے۔

اس کو اسی طرح کہا ہے جعفر بن سلیمان ضبعی نے۔

۱۰۰۲: ۔۔۔ مکرر ہے۔ اس کو ابو ربیعہ نے روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ سے ان کو ثابت نے بیان کیا ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا:

کیف تجدک

تم خود کو کیا پار ہے ہو؟

اس نے جواب دیا:

اجدنی راغباً و راھباً

میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پا رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لا یجتمعان لا حد عند ھذا الموضع الا اعطاہ مار جا و امنہ مما یخاف۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی بندے میں جب یہ دو باتیں جمع ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں جو امید کرتا ہے اور اس سے امان دیتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

۱۰۰۳: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ حفید نے ان کو عباد بن سعید الجعفی نے ان کو محمد بن عثمان بن بہلول نے ان کو اسماعیل بن زیادہ ابو الحسن نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ عمر اپنے آپ کو تم کیسا پار ہے ہو؟ انہوں نے عرض کی امید کر رہا ہوں اور ڈر بھی رہا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا:

ما اجتمع الرجاء و الخوف فی قلب مؤمن الا اعطاہ الرجاء و امنہ الخوف۔

مؤمن کے دل میں جب خوف اور امید جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید اس کو عطا کرتے ہیں اور خوف سے امن دیتے ہیں۔

۱۰۰۴: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو ابو اسحق رباحی نے ان کو ابن ابو مالک نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع ایک مریض کو پوچھنے کے لئے گئے۔ تو اس سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو کیا پار ہے ہیں؟ مریض نے جواب دیا کہ میں اتنی زیادہ اللہ

(۱۰۰۲) ۔۔۔ اخرجہ المصنف فی (الأربعون الصغری ۴۰ و ۴۱) بنفس الإسناد

(۱۰۰۳) ۔۔۔ عزاہ السیوطی فی جمع الجوامع (۱/۱۱۹ خط) إلی المصنف

ڈالیں کہ شاید میری رحمت سے کوئی چھینٹے تم تک پہنچ جائیں۔ جب بندہ خدا سے امید لگائے رکھتا ہوں کہ میری امید خوف سے بھی بڑی ہے۔ تو حضرت واثلہ بن اسقع نے کہا اللہ اکبر۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ خوف اور امید تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ کسی بندے میں دنیا میں یہ جمع ہو جاتے ہیں وہ جہنم کی بو بھی نہیں پائے گا اور جس بندے میں دنیا میں یہ جمع نہیں ہوتے (یعنی یا تو صرف امید ہی امید رکھتا ہے یا صرف خوف ہی خوف رکھتا ہے) وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

اللہ تعالیٰ بندے کے گمان پر فیصلہ فرماتے ہیں

۱۰۰۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو عتبہ بن ابو حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن اسود جرشی کی عیادت کی تھی۔ وہ قریب الموت تھے انہوں نے ان سے پوچھا کہ بھائی آپ اپنے آپ کو کیا پا رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں خود کو امید اور خوف کی حالت میں پا رہا ہوں۔ حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا ان دونوں کی بات میں زیادہ کون سی ہے؟ اس نے کہا کہ امید زیادہ ہے یعنی غالب ہے۔ حضرت واثلہ نے کہا اللہ اکبر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔

قال اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں وہ جو میرے ساتھ کرتا ہے۔

۱۰۰۶: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو ابو خیثمہ نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو حیان ابو النضر نے فرماتے ہیں کہ مجھے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم یزید بن اسود کے پاس لے کر چلو مجھے خبر ملی ہے کہ ان کو تکلیف ہے۔ حیان کہتے ہیں میں حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر گیا ان کے پاس پہنچے تو وہ لاچار ہو چکے تھے۔ ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا گیا تھا اور ان کی عقل بھی زائل ہو چکی تھی۔ حضرت واثلہ نے فرمایا کہ اس کو (یزید بن اسود) کو آواز دو۔ گھر والوں نے اس کو آواز دی اور میں نے بتایا کہ یہ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بھائی آپ کو ملنے آئے ہیں۔ حیان کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کی اتنی عقل سلامت رکھی تھی کہ انہوں نے سن لیا کہ حضرت واثلہ آ گئے ہیں۔ حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا وہ اس کے ہاتھ میں کچھ ڈھونڈ رہے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ کیا ڈھونڈ رہے ہیں لہٰذا میں نے حضرت واثلہ کا ہاتھ پکڑ کر مریض کے ہاتھ میں دے دیا۔ یزید بن اسود چاہ رہے تھے کہ وہ حضرت واثلہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں اور رکھ لیں اس لئے کہ حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھا تھا۔ یزید بن اسود کبھی تو حضرت واثلہ کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھتے تو دوسری بار اپنے چہرے پر اور کبھی اپنے منہ پر۔ اتنے میں حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا گمان لے کر جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے گناہوں نے تو مجھے عاجز کر دیا ہے میں ہلاکت کے کنارے پر اتر چکا ہوں لیکن میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ چنانچہ حضرت واثلہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا یزید بن اسود کے گھر والوں نے بھی واثلہ سے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضرت واثلہ نے فرمایا اللہ اکبر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

یقول اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء.

(۱۰۰۶) اخرجه الحاکم (۴/ ۲۴۰) و ابن حبان ([illegible]) من طریق هشام بن غاز به.

تنبیه: في المستدرک (حیان بن ابی النضر) وفي موارد الظمآن (۲۳۹۶) (حیان ابو النضر) وفي موارد الظمآن ([illegible]) (حیان ابو النضر) وفي المعجم الکبیر للطبرانی ([illegible]) (حیان ابی النضر)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں اسے چاہئے کہ میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھے۔

نزع کی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

۱۰۰۷۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عمرو بن محمد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حصین نے ان کو ابراہیم نے وہ فرماتے ہیں۔

اہل علم مستحب سمجھتے تھے کہ بندے کو اس کے اچھے اعمال یاد دلائے جائیں اس کی موت کے وقت تا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ حسن ظن پیدا کرے۔

۱۰۰۸۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو سوار بن عبداللہ عنبری نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے کہ مجھ سے میرے والد سلیمان نے بوقت موت کہا۔

اے معتمر مجھے رخصت کی حدیثیں بیان کر یا رخصت کی باتیں بتلا تا کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملوں تو میں اس کے ساتھ اچھا گمان لے کر ملوں۔

۱۰۰۹۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو خالد بن یزید کاہلی نے ان کو ابوالمعلی تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالاعلیٰ تیمی سے سنا وہ اپنے پڑوسی سے اس وقت کہہ رہے تھے جب اس کی موت کا وقت آ گیا تھا۔ اے ابوفلاں تیری فکر مابعد موت کے لئے موت کی فکر سے زیادہ ہونی چاہئے اور عظیم امور کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن اختیار کر۔

۱۰۱۰۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے کہ میں نے سری بن مغلس سے سنا کہتے تھے

کہ خوف امید سے اس وقت افضل ہے جب تک انسان تندرست ہو اور جب اس کے ساتھ موت اتر پڑے تو پھر امید خوف سے افضل ہے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ اے ابوالحسین وہ کیسے؟ فرمایا اس لئے کہ جس وقت وہ اپنی صحت میں ہوگا تو خوف کی وجہ سے نیکی کرے گا۔ جب نیکی کرے گا تو موت کے وقت خود بخود اس کی امید بڑی ہو جائے گی تو رب کے ساتھ اس کا گمان بھی اچھا ہو جائے گا۔ اور جب صحت میں گنہگار رہے گا تو موت کے وقت بھی اس کا گمان برا ہی ہوگا اور امید بھی بڑی نہیں ہو گی۔

امام بیہقی کا قول... "وہ خوف جو گناہ سے انسان کو روک دے"

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ۔

خوف سے مراد وہ خوف ہے جو اس کو اللہ کی نافرمانی سے روک دے اور اس کو اللہ کی اطاعت پر ابھارے یہاں تک کہ جب موت اس کے پاس آئے تو اس کی امید رب کی رحمت کے بارے میں بڑی ہو جائے اور اللہ کے احسان میں اس کا طمع زیادہ ہو جائے اور اللہ کے وعدے کے

(۱۰۰۷) حصين هو ابن عبدالرحمن السلمي الكوفي ابو الهذيل، وابراهيم هو ابن يزيد النخعي

(۱۰۰۸) أخرجه ابو نعيم في الحلية (۳/۱۳) من طريق محمد بن إسحاق الثقفي عن سوار بن عبدالله به

(۱۰۰۹) عبدالأعلى التيمي له ترجمة في الحلية (۵/۸۸، ۸۹)

(۱۰۱۰) أخرجه ابو نعيم في الحلية (۸/۱۰۴) ولكن عن الفضيل بن عياض

ساتھ اس کا یقین پکا ہو جائے۔

۱۰۱۱ـــ ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر تاجر نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر نے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرما رہے تھے۔

لایموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ۔

تم لوگوں میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان لے کر ہی وفات پائے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقی کا قول

امام بیہقی فرماتے ہیں:

افضل ترین امید وہ ہے جو نفس کے مجاہدہ اور خواہش نفس سے الگ ہو کر ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین امنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم۔ (البقرہ ۲۱۸)

جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں۔ وہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۰۱۲ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ہشام بن عمارہ نے ان کو سوید نے ان کو ثابت بن عجلان نے ان کو سلیم بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایھا الناس احسنوا الظن برب العلمین فان الرب عند ظن عبدہ۔

اے لوگو رب العالمین کے ساتھ اچھا گمان کرو بے شک رب تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے پاس ہے۔

۱۰۱۳ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقول اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو معاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

حسن ظن کی فضیلت

۱۰۱۴ـــ ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن محمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے

(۱۰۱۱)ـــ اخرجہ مسلم (۴/۲۲۰۵) عن یحیی بن یحیی عن یحیی بن زکریا عن الاعمش۔ بہ۔

(۱۰۱۲)ـــ عزاہ صاحب الکنز (۵۸۵۵) الی الطبرانی فی الکبیر والحاکم

(۱۰۱۳)ـــ اخرجہ مسلم (۴/۲۰۶۱) من طریق ابی معاویۃ۔ بہ۔

واخرجہ البخاری (۹/۱۴۷، ۱۴۸) عن عمرو بن حفص عن ابیہ عن الاعمش۔ بہ۔

(۱۰۱۴)ـــ خیثمۃ ھو: ابن عبد الرحمن

کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بندہ مومن ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ حسن ظن سے بڑھ کر کوئی افضل شئی عطا نہیں کیا گیا اور اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بندہ جب اللہ کے ساتھ حسن ظن کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی کچھ عطا کرتے ہیں جس کا اللہ کے ساتھ گمان کیا تھا اور یہ اس لئے کہ ہر خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۰۱۵ ...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اولاد عبادۃ بن صامت کے ایک آدمی سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ایک آدمی کے پاس موت لے کر آیا اس کے تمام اعضاء کو چیرا تو اسے ان میں کوئی خیر کا عمل نہ ملا جو اس نے کیا ہو اس کے بعد اس نے اس کے دل کو چیرا تو اس میں بھی اس نے کوئی بھی خیر نہ پائی پھر اس نے اس کے دونوں جبڑے توڑ کر دیکھا تو اس نے اس کی زبان تالوں سے لگی ہوئی پائی جو کہہ رہی تھی لا الہ الا اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کلمہ اخلاص کے ساتھ اس کی مغفرت کر دی گئی۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جب وہ جہنم کے کنارے جا کر ٹھہرا تو پیچھے پلٹا اور کہنے لگا اللہ کی قسم اے میرا رب میرا گمان تو تیرے بارے میں اچھا تھا اللہ عزوجل نے فرمایا اس کو واپس لاؤ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں۔

فائدہ: ...... چیرنے اور توڑنے سے مراد حقیقت میں چیرنا اور توڑنا نہیں ہوتا بلکہ اچھی طرح دیکھنا جانچنا اور محسوس کرنا مراد ہوتا ہے۔ چیرنا توڑنا محاورۃً استعمال ہوا ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا ھلا شققت قلبه. وہاں بھی حقیقی چیرنا نہیں بلکہ اچھی طرح دل میں دیکھنا اور معلوم کر لینا مراد ہے۔ (مترجم)

۱۰۱۶ ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین بن علی بن محمد مصری نے ان کو جامع بن سوادہ نے ان کو زیاد بن یونس حضرمی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ایک آدمی نے اولاد عبادہ بن صامت سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو بندوں کو جہنم میں جانے کا حکم دیا جب ایک ان میں سے جہنم کے کنارے پر جا پہنچا تو پلٹ کر عرض کیا اے اللہ پاک میرا گمان تو تیرے ساتھ نیک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واپس کرو اس کو میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے نزدیک ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۰۱۶ ...... مکرر ہے۔ اور اللہ کے ساتھ حسن ظن کے بارے میں اس کتاب کے باب التوبہ میں کئی حکایات مذکور ہیں۔ جو میں نے پڑھا ہے۔

ابوعبدالرحمن سلمی پر ان کو عبداللہ بن خبیق نے انہوں نے فرمایا کہ لوگ تین قسم کے ہیں۔

اول: ...... وہ آدمی جو نیکی کا کام کرتا ہے اور وہ اس پر ثواب کی امید کرتا ہے۔

دوم: ...... وہ آدمی جو گناہ کا کام کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور وہ مغفرت کی امید کرتا ہے۔

سوم: ...... جھوٹا آدمی جو گناہوں میں سرکشی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مغفرت کی امید کرتا ہوں۔

(۱۰۱۵) ـــ اخرجه الخطيب البغدادي (۹/ ۱۲۵) من طريق سعد بن عبدالحميد بن جعفر عن ابن أبي الزناد به.

(۱۰۱۶) ـــ عزاه صاحب الكنز (۵۸۴۳) إلى المصنف.

وفي الكنز (بعبد) بدلاً من (بعبدين) وليس في الكنز كلمة (احدهما)

بے شک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے ان کے ظلم کے باوجود اور بے شک تیرا رب البتہ سخت عذاب والا ہے۔

اس کے بعد کہنے لگے کہ اگر لوگ اللہ کی مغفرت اور رحمت اور درگذر اور معاف کرنے کا حساب اور اندازہ جان لیں تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور اگر لوگ اللہ کی سزا غصہ اس کی پکڑ اس کا عذاب جان لیں تو خوف کے مارے ان کی آنکھیں خشک ہو جائیں آنسو بھی تھم جائیں اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیں۔

عابد، عارف اور عالم کی عبادت میں فرق

۱۰۲۳۔۔۔ میں نے سنا ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے ابو یعقوب نہر جوری سے انہوں نے سنا ابو یعقوب سوسی سے وہ کہتے تھے۔

عابد اللہ کی عبادت کرتا ہے بچنے کے لئے۔ عارف اللہ کی عبادت کرتا ہے تعظیم کے لئے۔ عالم اللہ کی عبادت کرتا ہے بوجہ خوف اور امید کے۔

خوف اور رجاء کا وزن برابر ہے

۱۰۲۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے وہ فرماتے ہیں۔

اگر مومن کی امید اور اس کی خوف کو وزن کیا جائے تو دونوں میں سے کوئی ایک شے دوسری پر بھاری نہیں ہوگی۔

۱۰۲۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو عمرو حیری نے ان کو علی بن حسن نے ان کو علی بن عثام نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا:

اگر مومن کا خوف اور امید انتظار کے ترازو میں وزن کئے جائیں تو دونوں کے درمیان ایک بال کے برابر فرق نہ ہو۔

۱۰۲۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے انہوں نے سنا حمزہ بن داؤد ثقفی سے ان کو حارث بن خضر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو شعبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ

اگر مومن کا خوف اور امید دونوں کو تولا جائے تو اس کا خوف اس کی امید پر اور اس کی امید اس کے خوف پر زیادہ نہ ہو جائے۔

۱۰۲۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو علی روذباری سے کہتے تھے کہ خوف اور امید دونوں پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں جس وقت دونوں برابر ہوں پرندہ سیدھا پرواز کرتا ہے اور اس کی پرواز پوری ہوتی ہے اور جب دونوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو پرندے میں نقص ہو جاتا ہے اور جب دونوں نہ رہیں پرندہ موت کی حد تک پہنچ جاتا ہے اسی لئے کہا گیا

(۱۰۲۳)۔۔۔ اخرجه السلمي (ص ۳۰۹) عن أبي يعقوب النهرجوري بلفظ
العابد يعبد الله تحذيراً والعارف يعبده تشويقاً

(۱۰۲۴)۔۔۔ اخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/۲۰۹) من طريق سفيان عن مطرف بلفظ
لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه لوجدا سواء لايزيد أحدهما على صاحبه

(۱)۔۔۔ الغلابي هو الفضيل بن غسان. سبق برقم ۹۸۰

(۱۰۲۵)۔۔۔ اخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۸۶) عن مطر الوراق بلفظ
لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه بميزان الترمس لم يوجد أحدهما يزيد على صاحبه شيئا

کیا کرتے تھے ان کا خوف اور ان کی امید توڑ دیے ہیں تو برابر ہو جائیں۔

مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل ابو بکر قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ابو سفیان ثوری نے وہ فرماتے تھے

کہ حضرت مسلم بن یسار کے سامنے کے دانتوں میں خون آ گیا لوگ کہتے تھے کہ یہ ان کے رات دن سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ہوا۔ ایک دن ان کا ایک پڑوسی ان کے پاس آیا تو وہ اپنے دانت دفن کر رہے تھے جو کہ گر گئے تھے ان کو مسلم بن یسار نے کہا تم ایسے وقت میرے پاس آئے ہو جب میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بھی شخص مجھے دفن کرتا ہوا دیکھے۔ پڑوسی نے ان سے کہا مجھے آپ کی اس مصروفیت کا تو علم نہیں تھا مگر میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اللہ سے ہی ڈرتا ہوں۔ مسلم بن یسار نے ان سے کہا اے بھائی! میں نہیں جانتا کہ اس خوف کا کیا مطلب ہے جو آپ کو اس شئی سے دور نہیں کرتا جس سے آپ خوف کرتے ہیں۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ اس امید کا مطلب کیا ہے جو آپ کو اس کے قریب نہیں کرتی جس سے آپ امید رکھتے ہیں۔

حضرت مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے انہوں نے سنا سفیان ثوری سے وہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے مسلم بن یسار سے کہا تھا کہ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھلائیے جو میرے لیے نفع دینے والی نصیحت کا جامع ہو۔ مسلم بن یسار نے جواب دیا رات کو اللہ کی بارگاہ میں دیا کیجئے اس کے بعد انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہا کہ آپ اپنے عمل کے ساتھ اس ذات سے بچ کر رہو جو تیرے نفع و نقصان کا مالک نہ ہو اس آدمی نے کہا اور اضافہ کیجئے فرمایا کہ اپنی امید کو ضرور اٹھائیے مگر اسے استعمال نہ کیجئے۔ خوف کو تھامئے اور اس سے غافل مت رہئے۔ آدمی نے کہا نصیحت میں اور اضافہ کیجئے انہوں نے فرمایا اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کو نہ بھولئے فرمایا کہ اس کے بعد موت کے علاوہ جتنے اور ہیں۔

دو تابعیوں کا مذاکرہ

۱۰۳۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحاق بن احمد بن مروزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو ابو سعید ادیب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ تابعین میں سے دو آدمی باہم مذاکرہ کر رہے تھے ایک نے کہا میں امید بھی رکھتا ہوں اور خوف بھی۔ دوسرے نے کہا بات یہ ہے کہ جو شخص کسی شئی کی امید کرتا ہے اس کا طلب بھی کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی ہے کہ جو شخص کسی شئی سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا بھی ہے۔ کسی آدمی کے لئے صرف اتنی بات کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی کی محض امید رکھے یا امید کرے اور اس کو طلب نہ کرے اور کسی آدمی کے لئے یہ بات بھی کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی سے ڈرے مگر اس سے بھاگے نہیں۔

ابو سعید بن اسماعیل کی نصیحت

۱۰۳۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید بن اسماعیل سے سنا وہ شعر

۱۰۲۸:۔۔۔ فی الحلیۃ ۲/۲۹۱ و ۲۹۳ وابن عدی دخل علیہ هو معاویۃ بن قرۃ

کہتے تھے:

مابال دینک ترضی ان تدنسہ
وان ثوبک مغسول من الدنس

کیا حال ہے تیرے دین کا کہ تو اس کو (شرک سے یا گناہوں سے) آلودہ کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے
جب کہ تیرے کپڑے تو میل سے دھلے ہوئے ہیں۔

ترجو النجاۃ ولم تسلک مسالکہا
ان السفینۃ لا تجری علی الیبس

نجات کی امید تو تُو کرتا ہے مگر نجات کے راستے پر نہیں چلا۔ بے شک کشتی نہیں چل سکتی خشکی پر۔

جامع کلمات

۱۰۳۲ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے فارس بن عیسیٰ سے سنا انہوں نے یوسف بن حسین سے سنا وہ بتاتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔

کل مطیع مستانس و کل عاص متوحش و کل راج طالب. و کل خائف هارب و کل محب ذلیل.

ہر اطاعت شعار مانوس ہوتا ہے اور ہر گنہگار وحشت کرنے والا ہوتا ہے۔ ہر امیدوار طالب ہوتا ہے اور ہر خائف بھاگتا ہے
اور ہر محبت کرنے والا عاجزی کرتا ہے۔ یا ہر عاشق ذلیل ہوتا ہے۔

۱۰۳۳ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو منصور بن عبد اللہ نے انہوں نے سنا حسن بن علویہ سے انہوں نے سنا علی بن عکرمہ سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن معاذ رازی کا قول یہ ہے ایمان تین طرح سے ہے۔ خوف اور محبت اور امید اور خوف کے پیٹ میں گناہوں کو ترک کرنا ہے۔ اور گناہوں کو ترک کرنے میں جہنم سے نجات ہے۔ اور امید کے پیٹ میں اطاعت ہے اور اطاعت کے لئے جنت لازم ہے۔ اور محبت کے پیٹ میں مکروہات کا احتمال ہے اور محبت اللہ سے ہو تو آپ اللہ کی رضا پائیں گے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کی اللہ تعالیٰ سے مناجات

۱۰۳۴ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے انہوں نے سنا حسن بن سلیمان سے انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن ابراہیم رازی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں۔ میں آپ سے کیسے ڈروں حالانکہ آپ تو کریم ہیں! میں آپ سے کیسے امیدیں وابستہ نہ کروں حالانکہ آپ تو عزیز اور غالب ہیں! میں ایسے خوف کے درمیان ہوں جو مجھے کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اور ایسی امید کے مابین ہوں جو مجھے ملا دیتی ہے۔ میری امید ایسی نہیں ہے جو مجھے چھوڑ دے البتہ میں خوف سے مر جاؤں اور نہ ہی میرا خوف ایسا ہے جو مجھے چھوڑ دے گا میں خوش فہمی میں زندہ رہوں۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۳۵ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن غانم سے انہوں نے محمد بن رومی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے

(۱۰۳۱) ـــ أبو عثمان سعید بن إسماعیل هو: ابن سعید بن منصور الحیری النیسابوری له ترجمة فی طبقات الصوفیة للسلمی (ص ۱۷۰) الحلیة (۱۰/۲۴۴).

وہ فرماتے ہیں کہ خوف اللہ کے انصاف کے سمندر سے پانی طلب کرتا ہے۔ اور امید اللہ کے فضل کے سمندر سے پانی طلب کرتی ہے اور تحقیق تقدیر سبقت کر گئی تھی کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔

۱۰۳۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو الحسین علی بن حسین بن بندار ازدی نے انہوں نے سنا ابو بکر شیرزوری کو وہ کہتے ہیں میں ابو القاسم جنید کی مجلس میں موجود تھا۔ اور حضرت ابن عطاء بھی موجود تھے۔ ایک آدمی پر مجلس میں شدت خوف غالب آ گئی۔ اور اس پر کپکپی طاری ہوگئی۔

ابو القاسم جنید نے اس سے کہا آپ نہ ڈریں وہ تو محض رحمت کی آنکھوں اور رحمت کی نگاہوں میں سے ایک نگاہ ہے (جو ظاہر ہو چکی ہے) یا ظاہر ہوگی لہٰذا اچانک ایک گناہگار ہوگا جو ایک محسن سے مل جائے گا۔ ابن عطاء نے تو کہا: یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ حضرت جنید ناراض ہوگئے۔ اور فرمایا خبردار اللہ کی قسم بے شک وہ آنکھ وہ نگاہ ظاہر ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔

چنانچہ ابن عطاء خاموش ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت غضب پر غالب ہے

۱۰۳۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال اللہ تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی

میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔ یہ بخاری میں درج ہے۔

اللہ کی رحمتوں کا بیان

۱۰۳۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد الصباح زعفرانی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ خلق مائة رحمة منها رحمة يتراحم بها الخلق وتسع وتسعون ليوم القيامة

بے شک اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی تھیں ایک رحمت کے ساتھ تمام مخلوقات پر رحم کرتا ہے

اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھی ہیں۔

اس کو مسلم نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے حضرت معاذ بن معاذ سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابو الحسن علی بن حسن صالح نے بصرہ میں ان کو ابو الحسن مسیح بن حاتم عکلی نے ان کو حسن بن علی واسطی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو خلاس نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں۔ ایک رحمت کو اس نے دنیا والوں پر تقسیم کر دیا ہے اسی کے اثر سے ایک باپ اپنی اولاد پر شفقت کرتا ہے۔ اور پرندہ اپنے بچے پر کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ اس کو پوری ایک سو کر دے گا پھر اس

(۱۰۳۷) اخرجه مسلم (۲۱۰۸/۴) عن زهير بن حرب عن سفيان بن عيينة به.

(۱۰۳۸) اخرجه مسلم (۲۱۰۸/۴) عن الحكم بن موسى عن معاذ بن معاذ.

کو اپنی مخلوق پر دوبارہ تقسیم کرے گا۔

۱۰۳۹ ...... یہ مکرر ہے۔ ایوب سختیانی نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو دنیا میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور مجھے اس سے اسلام پہنچا اور کچھ شک میں امید کرتا ہوں کہ باقی ننانوے رحمتیں کی اس سے زیادہ ہیں۔

ایک حدیث قدسی بخشش اور رحمت کے بارے میں

۱۰۴۰ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد جعفر بن محمد خلدی نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو علی بن حسین بن خالد عسکری نے ان کو علاء بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینار کے پاس ان کی بیماری کے دوران گیا۔ میں نے ان کے پاس حضرت شہر بن حوشب کو بیٹھے دیکھا جب ہم اس کے ہاں سے نکلے تو میں نے شہر بن حوشب سے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے مجھے سفر کا سامان عطا کیجئے اللہ آپ کو سفر کی تیاری کروائے۔ اس نے کہا اچھی بات ہے۔ مجھے حدیث بیان کی تھی ام درداء نے اپنے شوہر حضرت ابودرداء سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے حضرت جبرائیل سے وہ اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے آپ نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید قائم کر لی اور آپ نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا۔ میں نے تیرے گناہ کے باوجود تجھے بخش دیا ہے اگر آپ زمین بھر کے بھی گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملتے تو میں اسی قدر مغفرت کے ساتھ آپ سے ملتا میں تجھے بخش دیتا مجھے کوئی پرواہ نہ ہوتی۔

۱۰۴۱ ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو محمد ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید عبد الرحمٰن بن محمد بن شبانہ زاہد نے ہمدان میں۔ ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو ابو الولید طیالسی نے ان کو عبد الحمید بن بہرام نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبد الرحمٰن بن غنم نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے تو نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید رکھی میں تجھے بخشنے والا ہوں جو کچھ گناہ کہ تجھ میں ہیں اے میرے بندے اگر تو گناہوں سے زمین بھر کر مجھے ملا لیکن میرے ساتھ شرک نہیں کرتا ہے تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آخر حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبادت سے مراد وہ عبادت ہے جس کے ساتھ امید قریب پاتی ہے اول حدیث میں ہے کہ تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ اور ہم نے کتاب البعث والنشور میں حضرت ابوذر اور ابودرداء سے اور ان دونوں کے ماسوا نے ایسی روایات کی ہیں جو اس مذکور کی صحت پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۰۴۲ ...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو معدیکرب نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

(۱۰۳۹) ...... اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۵۹) من طريق هوذة بن خليفة عن عوف عن محمد بن سيرين وخلاس. به

(۱) ...... معاذ بن معاذ يروي عن عوف الأعرابي، ولم أجد لوالد معاذ رواية عن عوف.

(۱۰۴۱) ...... اخرجه أحمد (۵/۱۵۴) من طريق هاشم بن القاسم عن عبد الحميد. به

(۱۰۴۲) ...... اخرجه الترمذي معلقاً في آخر الحديث رقم (۳۴۹۵)

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے رب سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم کے بیٹے جب تک تو نے مجھے پکارا ہے اور مجھ سے
امید قائم کی ہے میں نے تجھے معاف کر دیا ہے ان گناہوں کے باوجود جو تجھ میں تھے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو مجھ سے گناہوں سے بھری
ہوئی زمین کے ساتھ ملے اس کے بعد کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو میں تجھ سے اسی قدر مغفرت سے بھری ہوئی زمین کے ساتھ تجھ
سے ملوں۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو اتنے گناہ کرے کہ وہ آسمان کے بادلوں کو بھی لے لیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگتا تو میں تجھے بخش دیتا اور
میں کوئی پرواہ نہ کرتا۔ اسی طرح روایت کیا ہے ان الفاظ کی زیادتی کے ساتھ شہر بن حوشب سے اس نے معدی کرب سے اس نے حضرت
ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول۔ جب تک آپ نے مجھ کو پکارا۔ اس سے مراد خاص اسی کو اکیلے پکارنا ہے اس کے
ساتھ کسی دوسرے الٰہ کو نہ پکارا ہو۔ یعنی توحید والی پکار اور توحید کی دعا مراد ہے۔ اور مسلم نے ایک اور طریقے سے حضرت ابو ذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۴۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو
اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں جو شخص نیکی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اس سے دس گنا زیادہ ہے یا میں اس سے بھی زیادہ کر دوں گا۔
اور جو شخص برائی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اسی برائی کے برابر ہوتی ہے یا میں اس کو بھی معاف کر دوں گا۔ جو شخص ایک بالشت برابر میری
طرف قریب ہوتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میری طرف ایک ہاتھ کے برابر قریب ہوتا ہے میں ایک قدم اس
کی طرف قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے زمین بھر گناہوں کے
ساتھ ملتا ہے مگر وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا میں اس کے لئے اسی کی مثل اور اس کے برابر مغفرت بنا دیتا ہوں۔ اس کو مسلم نے حدیث
وکیع اور ابو معاویہ سے جنہوں نے اعمش سے نقل کیا ہے اور مسلم نے کہا ہے کہ وکیع کی ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے اس کی نیکی کی دس مثل
میں یعنی دس گنا ہیں۔ اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے یا میں مزید دوں گا۔

۱۰۴۳: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے
ان کو قتادہ نے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ کوئی عمل نقصان دے سکتا ہے جیسے لا
الٰہ الا اللہ چھوڑ دینے سے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لا الٰہ کہہ کر زندہ رہو اور دھوکہ میں نہ رہو یا مغرور نہ ہو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ کبھی اس مغفرت سے مراد صرف معافی
ہوتی ہے کبھی اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑی بات معاف کر دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے چھوٹی بات پر عذاب دیتا ہے۔ کبھی جس کے لئے
چاہتا ہے دونوں باتیں معاف کر دیتا ہے۔ کبھی جس کے لئے چاہتا ہے دونوں طرح کی باتوں پر عذاب دیتا ہے۔ بعد میں درگزر کرتا ہے اور بخش
دیتا ہے۔ کسی مسلم کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت سے اس کی امید اللہ کے عذاب کے خوف سے خالی ہو (بلکہ خوف کا ہونا بھی
ضروری ہے) تاکہ گناہ سے خوف کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی سے رک جائے اور اپنی امید کے ساتھ اللہ کی اطاعت میں رغبت کرے۔
ہم نے لقمان حکیم سے ہر ایک معنی (خوف اور امید) کے بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے وہ کافی ہے۔

(۱۰۴۲) أخرجه مسلم (۴/۲۰۶۸) كما قال المصنف.

لقمان حکیم کی نصیحت

۱۰۳۵ ــــ ہمیں خبر دی ہے حسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبدالمنعم نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے تو اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جو تجھے اس کی نافرمانی کرنے پر جری کردے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ مگر ایسا خوف نہ ہو جو تجھے اللہ کی رحمت سے مایوس کردے۔

۱۰۳۶ ــــ ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان بصری نے اور ہمیں بات بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن یعقوب عدل نے دونوں کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبداللہ نے کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا:

اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جس میں تو اللہ کی تدبیر سے بے باک ہو جائے اور اللہ سے ڈر مگر ایسا ڈر نہیں جو تجھے اس کی رحمت سے مایوس کردے۔

لقمان حکیم کے بیٹے نے باپ سے کہا اے ابا جان میں کیسے اس کی طاقت رکھوں گا۔ جب کہ میرا تو ایک ہی دل ہے لقمان حکیم نے کہا کہ مؤمن ایسے ہی ہوتا ہے اس کے دو دل ہوتے ہیں ایک دل کے ساتھ وہ اللہ سے امید کرتا ہے تو دوسرے دل کے ساتھ اس سے ڈرتا بھی ہے۔

اور فرات بن سائب سے روایت ہے انہوں نے میمون بن مہران سے اس نے حضرت عباس سے مرفوعاً دو دل ہونے کے بارے میں روایت کی ہے یعنی اس کا مفہوم ہے اور وہ کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔

ایک آدمی کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۰۳۷ ــــ ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے کہتے ہیں مجھے امام زہری نے کہا میں تمہیں ضرور دو عجیب حدیثیں بتاؤں گا۔ مجھے خبر دی ہے محمد بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے نفس پر اسراف اور زیادتی کی جب اس کو موت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس دینا پھر میری راکھ کو سمندر میں جا کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم اگر میرا رب مجھ پر عذاب دینے پر قادر ہو گیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو بھی نہ دیا ہوگا چنانچہ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت پوری کرتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تو نے اس کی راکھ کے جتنے اجزاء لئے ہیں وہ واپس لوٹا دے لہٰذا اللہ کی قدرت سے وہ دوبارہ کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا ایسا کرنے کی جسارت تم نے کیوں کی تھی؟ بولا اے میرے رب یہ سب کچھ میں نے تیرے ڈر سے کیا تھا یا کہا تھا کہ تیرے خوف سے کیا تھا۔ لہٰذا اللہ نے اس کو بخش دیا۔

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت جہنم میں داخل کر دی گئی تھی ایک بلی کے معاملے میں جس کو اس نے باندھ دیا تھا نہ اس نے اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی حتی کہ وہ مر گئی تھی۔

(۱۰۳۶) ــــ أخرجه أحمد في الزهد (ص ۱۸۳ ط / دار الفكر الجامعي) من طريق المسعودي عن عون بن عبدالله عن لقمان عليه السلام.

(۱۰۳۷) ــــ أخرجه مسلم (۴/۲۱۱۰) كما قال المصنف.

امام زہری کہتے ہیں کہ یہ اس لئے فرمایا تا کہ نہ کوئی ناامید ہو اور نہ ہی کوئی آسرا کر کے بیٹھے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اور عبداللہ بن حمید سے اور عبدالرزاق سے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال

۱۰۲۸ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابو بشر یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو خالد بن ابو عمران نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو حضرت معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت کے دن مومنوں سے پہلے سوال اور مومنوں کے پہلے جواب کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا کہیں گے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے فرمائیں گے کیا تم میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ مومن کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ میری ملاقات کو کیوں پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم تیری رحمت اور تیرے عفو و درگذر کرنے کی امید رکھتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔
بے شک میں نے اپنی رحمت تمہارے لئے واجب کر دی ہے۔

صحابہ کرام کی سیرت میں نرمی اور آسانی تھی ہاں صرف اللہ کے آگے بے باکی اور اس کی رحمت سے مایوسی کی بابت شدت تھی

۱۰۲۹ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں ان کو خبر دی ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن عون نے ان کو عمیر بن اسحاق نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے جس کو بھی پایا وہ میرے پیش رووں میں بڑے تھے (عمر میں بھی مرتبے اور مقام میں بھی مگر) میں نے ایسی قوم اور ایسے لوگ نہیں دیکھے جو سیرت کے اعتبار سے صحابہ کرام سے آسان تر اور نرم تر ہوں اور شدت و سختی کے اعتبار سے قلیل اور کمتر ہوں۔

فائدہ: ...... صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سیرت اہون السیر تھی، اور اقل التشدید تھی، یعنی صحابہ کی سیرت مشکل نہیں تھی پُر تکلف نہیں تھی عام انسانوں اور مسلمانوں کے لئے دشوار و ناقابل عمل نہیں تھی، ان میں شدت اور سختی نہیں تھی بلکہ ان کی سیرت آسانی سے عبارت تھی۔ (مترجم)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر سے بھی (دیگر امور میں عدم شدت کے باوجود) اللہ کی تدبیر کے آگے بے باک ہونے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کے بارے میں شدت آئی ہے (یعنی سختی منقول اور مروی ہے) علاوہ اس کے کسی بارے میں بھی شدت

(۱۰۲۸) ...... أخرجه أبو داود الطيالسي (۵۶۳) وأحمد (۲۳۸/۵) والطبراني في الكبير (۱۲۵/۲۰) وأبو نعيم في الحلية (۱۷۹/۸) من طريق عبيدالله بن زحر. به.

في المخطوطة (ابن عباس) وفي أبي داود الطيالسي (ابن عياش) وبالهامش ولعله (ابن عباس) وفي الأوائل لابن أبي عاصم (۱۲۸) (أبو عياش) وفي الطبراني (أبو عياش)

وفي التصحيح: أبو عياش وهو ابن النعمان المعافري

المصري روى عنه خالد بن أبي عمران

(۱۰۲۹) ...... أخرجه ابن سعد في الطبقات (۲۲۰/۹) عن روح بن عبادة. به.

نہیں ملتی۔

بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبیرہ گناہ

۱۰۵۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو وبرہ نے ان کو ابوالطفیل نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ

کبیرہ گناہ یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ اللہ کے ساتھ شریک بنانا۔

(۲)۔۔۔ اللہ کی تدبیر سے بے خوف و بے باک ہونا۔

(۳)۔۔۔ اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

(۴)۔۔۔ اللہ کی مہربانی سے مایوس ہونا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تلقین کہ آپ لوگوں کو مایوس نہ کریں

۱۰۵۱:۔۔۔ اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ یہ کون آئے ہیں؟ (اس لئے کہ پردے کے پیچھے تھے) بتایا گیا کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ نے پوچھا کہ عبید بن عمیر بن قتادہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں وہی ہیں۔ سیدہ عائشہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ کو حدیث بتاؤں گی کیا آپ مجلس اور حلقہ لگاتے ہیں لوگ آپ کے پاس بیٹھتے ہیں؟ عبید بن عمیر نے عرض کیا جی ہاں اے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم بچانا اپنے آپ کو لوگوں کو اکتاہٹ میں ڈالنے سے، اور ان کو ناامید اور مایوس کرنے سے۔

ایک سخت عبادت کرنے والے لوگوں کو مایوس کرنے والے کا انجام

۱۰۵۲:۔۔۔ اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے ان کو زید بن اسلم نے کہ امم سابقہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت کرنے میں سخت جدوجہد کرتا تھا۔ اور اپنے نفس پر (عبادت کے معاملے میں) شدت اور سختی کرتا تھا۔ اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید اور مایوس کر دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ انتقال کر گیا۔ اس نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب آپ کے پاس میرے لئے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے میرے ہاں جہنم ہے۔ بولا اے میرے رب پھر میری عبادت کہاں گئی اور میری سخت جدوجہد کہاں گئی؟ زید بن اسلم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید اور مایوس کرتا تھا دنیا میں۔ میں آج تجھے اپنی رحمت سے مایوس اور ناامید کرتا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی نے فرمایا کہ شاید یہ آدمی اپنی نجات اپنی عبادات میں سمجھتا ہوگا اور اپنی عبادات پر اعتماد اور گھمنڈ کرتا ہوگا اور یہ بھول جاتا ہوگا کہ اللہ کی مغفرت گناہوں کے بارے میں اسی کے لئے ہوتی ہے اپنے بندوں میں سے وہ جس کے لئے چاہتا ہے بلکہ شاید وہ اس کو بعید سمجھتا ہوگا۔

۱۰۵۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابومحمد سوطی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابوالدرداء نے ان کو یعلی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسعید نے ابوالملو و

(۱۰۵۰)۔۔۔ عزاه السيوطي في الدر المنثور (۲/ ۱۴۶) إلى عبد الرزاق وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والطبراني وابن أبي الدنيا في التوبة

(۱۰۵۲)۔۔۔ أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/ ۲۲۲) من طريق إسحاق بن إبراهيم عن عبد الرزاق. به

ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہوتا ہے خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اور تمہارے نبی کا حال کیا ہوتا ہے یعنی اس کے بارے میں تمہارا تصور اور خیال کیسا رہتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضور خلوت ہو یا جلوت آپ ہی ہمارے نبی ہوتے ہیں اس میں ہمارے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری کیفیت منافقت کی نہیں ہے۔

۱۰۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو شرف بن سعید نے ان کو ابومنصور حارث بن منصور نے ان کو ایوب بن شعیب نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مطرف بن عبداللہ نے کہا میں نے اس فطرت کو جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے صدیقین کے دل میں ڈالتے ہیں رحمت کو پایا ہے اسی کے ساتھ ان کو رحم کرتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے دل میں اپنا خوف ڈالتے بقدر ان کی اللہ کے ساتھ معرفت کی خوشی اس نہ آتی ان کو زندگی میں۔ یعنی زندگی ان کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔

۱۰۶۲: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو وہب بن منبہ نے انہوں نے فرمایا کہ:

ابن آدم احمق ہی پیدا کیا گیا اگر اس میں حماقت نہ ہوتی تو اس کی زندگی اس کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔ (بلکہ بے مزہ ہوتی)۔

جہنم کے احوال سے دلوں کا پھٹ جانا

۱۰۶۳: ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس بن حمکویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا وہ کہتے تھے۔

اگر فطرت وطبیعت (انسانی) جہنم کے بارے میں سن لیتی تو خوف کے مارے دل پھٹ جاتے، اور اگر دل اپنے خالق کی محبت کی حقیقت دیکھ لیتے تو عشق ومحبت کے بارے اس کے جوڑ وبند علیحدہ ہو جاتے، اور خوف ودہشت کے مارے ارواح اپنے بدنوں سے اڑ کر اپنے خالق کی طرف چلے جاتے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے طبیعت کو ان اشیاء کی حقیقت سے غافل اور بے خبر رکھا اور ان کو مصروف ومشغول رکھا یا غافل رکھا ان اشیاء کے حقائق سے وصف وتعریف کے ساتھ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ

۱۰۶۴: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد عبدالرحمن بن محمد ابن الجلاب نے ہمدان میں۔ ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عمران بن موسیٰ الرسوسی نے ان کو ابویحییٰ فیض بن اسحاق ولی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔

مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں معاملے کو اس کی معرفت کے حق کے مطابق جان پہچان لوں اس وقت تو میری عقل ہوا ہو جائے گی اور فضیل نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ اس کے دل میں خوف کو ڈال دے۔ چنانچہ وہ داخل ہو گیا عمران کا

(۱۰۶۰) اخرجه البزار (۵۲ کشف الأستار) من طريق الحارث بن عبيد. به.

وقال البزار: لم يروه عن ثابت إلا الحارث بن عبيد فيما نعلمه.

وعزاه الهيثمي في المجمع (۳۳/۱) رواه أبو يعلى والبزار ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وقال أبو نعيم في الحلية (۳۳۲/۲) هذا حديث تفرد به الحارث بن عبيد أبو قدامة عن ثابت حدث به الحسن بن محمد الصباح الزعفراني عن سعيد بن منصور عن ثابت مثله.

هكذا قال أبو نعيم وحديث الباب كما ترى من طريق سعيد بن منصور عن الحارث بن عبيد.

(۱۰۶۱) اخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۱۰/۲) من طريق مشرف بن سعيد الواسطي.

(۱۰۶۲) اخرجه أبو نعيم في الحلية (۹۵/۸) من طريق أحمد بن إبراهيم عن الفيض بن إسحاق. به.

دل اس کو برداشت نہ کر سکا لہٰذا ان کی عقل اڑ گئی یہاں تک کہ وہ نماز کو سمجھ سکتے نہ علاوہ اس کے اور نہ ہی کسی شئی سے فائدہ اٹھاتے ان سے کہا گیا کہ کیا آپ یہ پسند نہیں کریں گے کہ ہم آپ کو دوبارہ دویائی کر کے چھوڑ دیں جیسے کہ آپ پہلے تھے یا اسی موجودہ حالت پر چھوڑیں انہوں نے مجھے پہلی حالت پر لوٹا دیجیے لہٰذا ان پر ان کی عقل لوٹا دی گئی۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

۱۰۶۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو ربیع حمیری نے ان کو ابو یعقوب غازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ٹھگنے قد کا اور گندمی رنگ کا ایک آدمی دیکھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ اویس قرنی ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجیے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا:

ابتغ رحمة الله عند محبته

آپ اللہ کی رحمت کو اس کی محبت کے پاس تلاش کیجیے۔

واحذر نقمته عند معصيته

اور اس کی ناراضگی سے اس کی نافرمانی کے وقت بچیے۔

ولا تقطع رجائك عنه في خلال ذلك

اور اس کے درمیان اس سے اپنی امید کو منقطع نہ کیجیے۔

اس کے بعد وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

۱۰۶۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار سے وہ کہتے کہ میں نے سنا ابو محمد بلاذری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ ذوالنون مصری نے فرمایا خوف خدا عمل کا نگران ہے اور امید مصیبتوں کی سفارشی ہے۔

ذوالنون مصری کا قول

۱۰۶۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر خطیب نے ان کو ان کے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ذوالنون مصری نے فرماتے ہیں۔ (اے اللہ) اطاعت شعاروں نے تیری عظمت کو پہچانا لہٰذا وہ جھک کر عاجزی کرنے لگے اور گنہگاروں نے تیرا جود و سخا دیکھا تو طمع امید کرنے لگے۔

یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۶۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ الواعظ نے ان کو حسن بن علی بن سلام نے ان کو یحییٰ بن معاذ نے فرماتے ہیں اگرچہ تیری عطا کے پہلو میں میرا عمل بہت چھوٹا ہے مگر تیری امید کے پہلو میں میری آرزو بڑی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۱۰۶۹۔۔۔ ہمیں خبر دی احمد بن محمد مالکی نے ان کو ابو عمرو عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابو بکر بن ابراہیم بن صباح نے ان کو یحییٰ بن

(۱۰۶۶)۔۔۔ أخرجه السلمي في طبقات الصوفية (ص ۲۳) بنفس الإسناد.

تو فرمایا تم نے کچھ بھی کیا ہے نا امید نہ ہونا۔

توحید کا کمال

۱۰۷۳ ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابو سعید زاہد نے انہوں نے سنا احمد بن حسین شافعی سے بغداد میں انہوں نے سنا عثمان بن سعید فریابی سے انہوں نے سنا مسیّب بن مسلم سے انہوں نے عمیرہ بن عصمہ سے انہوں نے احمد بن صالح سے وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے تھے:

میں امید کرتا ہوں کہ توحید ایسی چیز ہے جو ماقبل کے کفر کو گرانے سے عاجز نہیں اور مابعد کے گناہوں کو مٹانے سے عاجز نہیں ہے۔

فصل

خوف اور امید فقط اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہئے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے خوف نہیں ہونا چاہئے ایسے امید بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہیں ہونی چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے۔ جو شخص کسی ایسے سے امید وابستہ کرے اور ایسی چیز کی امید کرے جس چیز کا وہ مالک نہیں ہے وہ جاہل ہے۔

رسول اللہ کی حضرت ابن عباس کو نصیحت

۱۰۷۴ ـــــ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو ابو عبدالرحمن مقری نے ان کو نافع بن جریر نے اور ابن لہیعہ اور کہمس بن حسن نے اور ہمام بن یحییٰ نے ان کو قیس بن حجاج زرقی نے ان کو حنش نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے فرمایا:

اے لڑکے یا فرمایا تھا کہ اے بیٹے۔ کیا میں آپ کو کچھ ایسے کلمات نہ سکھلاؤں جن کے ساتھ اللہ آپ کو نفع دے گا میں نے کہا جی ہاں: آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کے حکم کی حفاظت کر تو اس کو اپنے آگے پائے گا۔ راحت میں تو اللہ کی پہچان رکھ اللہ تعالیٰ تجھے تنگی میں پہچان رکھے گا۔ اور جب تو کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا قلم سوکھ چکا ہے ہر اس فیصلے کے ساتھ جو ہونا تھا اگر ساری مخلوق تجھے نفع پہنچانا چاہیں جس کا اللہ نے تیرے لئے فیصلہ نہ کیا ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے۔ اور اگر سارے لوگ مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں کسی ایسی بات کا جس کا اللہ نے تیرے خلاف فیصلہ نہ کیا ہو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لئے یقین کے ساتھ شکر کا عمل کر۔ اور یقین جان کہ جو حالت تجھے ناپسند ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے۔ اور بیشک مدد صبر کے ساتھ ہے۔ اور کشادگی فراخی کرب اور تکلیف کے ساتھ ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

۱۰۷۵ ـــــ ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو محمد بن مسلم واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبد اللہ

(۱۰۷۳) ـــــ أخرجه المصنف في الأسماء والصفات (ص ۷۵، ۷۶) بنفس الإسناد.

وأخرجه أحمد (۱/ ۳۰۷) عن عبدالله بن يزيد عن كهمس بن الحسن عن الحجاج بن الفرافصة.

وقال الإمام أحمد وحدثنا همام بن يحيى أبو عبدالله صاحب البصري أسنده إلى ابن عباس. وقال الإمام أحمد وحدثنا ابن لهيعة ونافع بن يزيد المصريان عن قيس بن الحجاج عن حنش الصنعاني عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعاً.

بن یزید مقری نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو قیس بن حجاج نے ان کو حنش نے ان کو ابن عباس نے، فرماتے ہیں کہ

میں رسول اللہ کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ نے فرمایا: اے لڑکے ...... اس کے بعد راوی نے اوپر والی حدیث ذکر کی ہے۔ محمد بن مسلم فرماتے

ہیں ہمیں خبر دی ہے مقری نے ان کو حسن بن حسن نے اور ہمام بن یحییٰ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس تک۔ (اور پھر مذکورہ

حدیث ذکر فرمائی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمران بن حصین کو نصیحت

۱۰۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو محمد بن علی بن حسن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حصین نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ساری مخلوق سے امید منقطع کر کے صرف اللہ عزوجل سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت خود پوری کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ سے تعلق ختم کر کے مخلوق سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے سپرد کر دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مخلوق سے مستغنی ہونا

۱۰۷۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے میں نے ان کو انہیں کی تحریر سے پڑھا ہے جس میں انہوں نے اجازت دی تھی۔ ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عاصم نے کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے اندر ڈالنے کے لئے اٹھایا گیا تو جبریل علیہ السلام سامنے آئے اور کہا اے ابراہیم کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ بہرحال تیری طرف میری کوئی بھی حاجت نہیں ہے۔

(قلت) اس روایت میں دلیل ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے سوا کسی اور کے آگے اپنا فقر ظاہر نہیں کیا ایسے وقت میں بھی جبکہ انہیں سخت حاجت پیش آئی اور نہ ان سے کوئی مدد مانگی پھر اللہ نے ان کی خود ہی مدد فرمائی ہے تمام باتیں اس روایت سے ثابت ہوتی ہیں اگرچہ یہ بلا سند روایت۔ (مترجم)۔

(۱۰۷۵) .. أخرجه الترمذي (۲۵۱۶) من طريق ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج. به.

وقال الترمذي: حسن صحيح.

(۱۰۷۶) .. أخرجه ابن أبي حاتم كما في ابن كثير (۸/۱۷۳) وأبو الشيخ كما في الترغيب (۲/۵۴۳) والطبراني في الصغير (۱/۱۲۱)

والخطيب في التاريخ (۴/۱۱۹) من طريق محمد بن علي بن الحسن بن شقيق. به.

وقال الطبراني: لم يروه عن هشام إلا الفضيل تفرد به إبراهيم

وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۳۰۳) رواه الطبراني في الأوسط وفيه إبراهيم بن الأشعث صاحب الفضيل وهو ضعيف وقد ذكره ابن حبان

في الثقات وقال يغرب ويخطئ ويخالف وبقية رجاله ثقات

وقال المنذري في الترغيب: إبراهيم بن الأشعث خادم الفضيل فيه كلام قريب

(۱۰۷۷) .. عزاه السيوطي في الدر المنثور (۴/۳۲۳) إلى ابن جرير عن معتمر بن سليمان التيمي عن بعض أصحابه.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

۱۰۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو حازم نے اور ابو نصر بن قتادہ نے وہ سب کہتے ہیں کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن حسن بن سماعہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو بشیر بن سلمان نے ان کو سیار ابو الحکم نے ان کو طارق نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے پیش کرے اس کا فاقہ نہیں بند کیا جائے گا اور جو شخص اس کو اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما کر اس کو غنی کردے یا بہت جلدی اجل کے ساتھ یا غنی عاجل کے ساتھ۔

۱۰۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ بشیر ابو اسماعیل کی حدیث سیار ابو الحکم سے اور طارق سے عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من نزلت به فاقة (جس کو ایسی حالت پیش آجائے) انہوں نے فرمایا کہ وہ سیار ابو حمزہ ہے وہ سیار ابو الحکم نہیں ہے۔ سیار ابو الحکم نے طارق سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حسبنا اللہ ونعم الوکیل

۱۰۸۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد الرزاق نے ان کو سفیان نے۔ میرے والد نے کہا اسے ان پر لکھوایا تھا سفیان نے یمن میں بشیر ابو اسماعیل سے ان کو ابو حمزہ نے پھر انہوں نے بعینہ وہی مذکور وحدیث ذکر فرمائی۔

۱۰۸۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسین قاضی نے دونوں کو بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو ابو الحصین نے ان کو ابو الضحیٰ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جانے لگے تو انہوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح کہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب (کہنے والوں نے یہ کہا تھا)

ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل۔ (آل عمران)

بے شک (کہنے والے) لوگوں نے جمع کیا ہے سامان تمہارے مقابلے کو سو تم ان سے ڈرو۔ تو اور زیادہ ہوا ایمان ان کا۔

اور وہ بولے کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے۔

اس کو بخاری نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے روایت کیا ہے۔

(۱۰۷۸)...... أخرجه أبو داود (۱۶۴۵) والترمذی (۲۳۲۶) من طريق بشير بن سلمان عن سيار بن حمزة. به

وقال الترمذی: حسن صحيح غريب.

وأخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۳۱۴) من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين. به

(۱۰۷۹ و ۱۰۸۰)...... أخرجه أحمد (۱/۳۸۹)

(۱)...... يعني أحمد بن حنبل عن عبد الرزاق.

(۱۰۸۱)...... أخرجه البخاری (۶/۳۹)

اولیاء اللہ کی تین صفتیں

۱۰۸۲:.....میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں،

تین صفتیں اولیاء اللہ کی صفات میں سے ہیں:

- ہر شئی میں اللہ پر پختہ یقین۔
- ... اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر شئی سے غنی اور بے پرواہ ہونا۔
- ... ہر شئی سے ہٹ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

مسلمانوں کے علم کا محور توحید باری تعالیٰ ہے

۱۰۸۳. ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے ان کو حسن بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن محمد مکی نے ان کو خبر دی ابو محمد اشک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے فرماتے تھے۔

(مسلمان) قوم کا علم چار چیزوں میں ہے:

- ... سب کچھ (ہر شئی کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں۔
- ... ہر شئی کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں۔
- ... ہر شئی کو اللہ تعالیٰ سے طلب کریں۔
- ..... اور ہر شئی کو اللہ کی طرف لوٹائیں۔

اللہ سے توفیق کس کو ملتی ہے

۱۰۸۴:.....ہم نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو بن حمدان نے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا وہ فرماتے تھے۔

(اللہ کی طرف سے) توفیق عطا کیا ہوا شخص وہ ہے جو غیر اللہ سے نہ ڈرے۔ اور نہ ہی غیر اللہ سے کوئی امید رکھے اور وہ اللہ کی رضا کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دے۔

یعقوب نہر جوری کا قول

۱۰۸۵. ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسین فارسی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یعقوب نہر جوری سے وہ فرماتے ہیں۔

جس شخص کا پیٹ بھر کر طعام سے تھا وہ ہمیشہ بھوکا رہا۔ اور جس کا غنی ہونا مال کے ساتھ تھا وہ ہمیشہ فقیر رہا اور جس نے اپنی حاجت مخلوق سے

(۱۰۸۳) ... أخرجه السلمي في طبقات الصوفية (ص ۱۱۲) بنفس الإسناد.

(۱۰۸۵) ... أخرجه السلمي في طبقات الصوفية (ص ۳۸۱) بنفس الإسناد.

(۱) ... هذا الحديث غير واضح في الأصل

پوری ہونے کا ارادہ کیا ہمیشہ محروم رہا۔ اور جس نے اپنے کسی بھی معاملے میں غیر اللہ سے مدد مانگی ہمیشہ بے یارو مددگار رہا۔

مترجم کہتا ہے

- جو شخص کھانے سے شکم سیر رہنا چاہتا ہے ہمیشہ بھوکا رہتا ہے۔
- جو مال کے ساتھ غنی ہونا چاہتا ہے ہمیشہ فقیر رہتا ہے۔
- جو اپنی حاجت مخلوق سے پوری کرنا چاہتا ہے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔
- جو غیر اللہ سے مدد مانگتا ہے ہمیشہ بے مدد رہتا ہے۔

عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ کی بارگاہ میں امید

۱۰۸۹ - ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابو محمد جریری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن تستری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

عقلمند کو چاہئے کہ وہ یوں دعا کرے۔ اے میرے معبود! میرے اس یقین کے بعد کہ میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے کرم کے میرے پاس ہمیشہ رکھنے کی امید کرتا ہوں۔ جب آپ نے مجھے پیدا کیا ہے اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا کہ آپ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیں گے۔ یا میرا معاملہ آپ اپنے ماسوا کے حوالے کر دیں گے۔

جامع نصیحت

۱۰۸۷ - ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد بن بجل صیرفی نے بغداد میں ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط زاہد نے ان کو سعید بن عزیز قرار نے ان کو بہلول بن نمیر نے وہ کہتے ہیں کہ

میں یزید بن ہارون کی مجلس میں مقام واسط میں حدیث لکھا کرتا تھا میرا خرچ تھوڑا رہ گیا تو۔ چنانچہ ایک آدمی نے جو کہ زاہدوں میں سے تھا مجھ سے کہا کہ آپ کے ساتھ جو پریشانی آئی ہوئی ہے اس میں آپ کس سے اس شہر میں آرزو رکھتے ہیں۔ میں نے جواب دیا یزید بن ہارون سے۔ چنانچہ وہ زاہد غصے سے میری طرف متوجہ ہوا اور بولا اس وقت اللہ کی قسم وہ تیری حاجت میں کام نہیں آئیں گے اور تجھے تیری امید تک نہیں پہنچائے گا اور تیرا سوال تجھے نہیں دے گا۔ میں نے پوچھا کہ کیا کیوں ہوگا وہ زاہد شخص بولا کہ اس لئے کہ میں نے بعض کتب سابقہ میں پڑھا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں تورات کے بعض نسخوں میں ہے۔ مجھے میری عزت کی قسم ہے، مجھے میرے جلال کی قسم ہے اور میرے جود وعطا کی اور میرے کرم کی قسم ہے کہ میں ہر آرزو کرنے والے کی آرزو کو کاٹ دوں گا۔ مایوسی کرنے کے ساتھ جو آرزو میرے ماسوا سے ہوگی۔ اور میں اس کو ذلت کا لباس پہناؤں گا جب تک وہ لوگوں میں رہے گا۔ اور میں ضرور اس کو اپنے دروازے سے ایک طرف کر دوں گا۔ اور اپنے وصل سے دور بھگا دوں گا کیونکہ وہ سختیوں میں میرے ماسوا سے امید کرتا ہے حالانکہ شدائد تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ اور میرے ماسوا سے امید قائم کرتا ہے اور فکر واحتیاج کے ساتھ دوسروں کو بادشاہوں کے دروازوں پہ جاتا ہے حالانکہ وہ دروازے بند ہوتے ہیں۔ ان کی چابیاں تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ اور جب کہ مجھے پکارنے والے کے لئے میرا دروازہ کھلا ہے کوئی ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اپنا دروازہ اس کے لئے نہ کھولا ہو؟ اور کون ہے وہ جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے اسے جواب نہ دیا ہو؟ اور کون ہے وہ جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اس کو عطا

(۱۰۸۷) أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۰/ ۱۸۲) من طريق عبد الله بن محمد عن سعيد بن عثمان قال كنت في مجلس يزيد بن هارون الخ

کیا ہوا؟ اس نے بڑی طویل حدیث ذکر کی۔

نابینے کو بینائی ملنے کی دعا

اسماعیل بن عقبہ کو اس دعا سے دوبارہ بینائی مل گئی

۱۰۸۸ ــــ ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عقبہ کو دیکھا تھا پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ نابینا ہو چکے تھے پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ پھر بدستور بینا تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی آنکھیں پہلے کیسی تھیں پھر میں نے دیکھا آپ نابینا ہو گئے تھے۔ پھر اب دیکھتا ہوں کہ آپ بینا ہو گئے ہیں یہ کیوں اور کیسے ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کچھ الفاظ سکھلائے گئے ہیں میں نے وہ پڑھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ بینائی عطا کر دی وہ یہ تھے۔

یاقریب یا مجیب، یا سمیع الدعاء، یالطیف لمایشاء۔

قید سے رہائی کی دعا جس سے اسماعیل بن امیہ کو رہائی ملی

۱۰۸۹ ــــ ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن شبانہ ہمدانی نے ہمدان میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بات بتائی ہے عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو محمد بن اسحق بن راہویہ نے ان کو فضل بن یعقوب نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ جب خلیفہ ابوجعفر منصور نے حضرت اسماعیل بن امیہ کو گرفتار کر لیا اور ان کو جیل میں قید کر دینے کا آرڈر کر دیا۔ تو وہ ایک دیوار کے پاس سے گزرے جس پر انہوں نے ایک دعا لکھی ہوئی پائی تھی وہ اسی کو پڑھتے اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی رہائی ہوئی پھر دوبارہ جب اس دیوار سے گزرے تو دیکھا کہ دیوار پر کچھ بھی لکھا ہوا نہیں ہے (یعنی یہ اللہ کی طرف سے تھا) دعا یہ تھی۔

یاولی نعمتی ویاصاحبی فی وحدتی، وعدتی فی کربتی۔

اے میری نعمتوں کے مالک۔ اے میری تنہائی کے میرے ساتھی اور میرے کرب میں میرا اثاثہ۔

مجبوری اور پریشانی کی دعا

۱۰۹۰ ــــ ہمیں خبر دی ابوسعید بن شبانہ نے ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی عدل نے ان کو علی بن ابوصالح نے ان کو ابوحاتم نے ان کو محمد بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن منبہ بن سعید سے انہوں نے فرمایا:

یکایک ایک آدمی حرم میں بیٹھا ہوا کنکریوں سے کھیل رہا تھا اور کنکریاں پھینک رہا تھا اچانک ایک کنکری ان میں سے واپس پلٹی اور اس کے کان میں چلی گئی چنانچہ اس کے نکالنے کے لئے ہر ممکن حیلہ اور ہر تدبیر کر لی گئی مگر اسے نہ نکال سکے ایک دن پریشان بیٹھا تھا کہ اچانک اس نے کسی پڑھنے والے کی آواز سنی جو یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔ (النمل ۶۲)

کون ہے جو پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جس وقت وہ اس کو پکارتا ہے اور پھر وہ تکلیف دور بھی کرتا ہے۔

(آواز کا سننا تھا کہ) وہ آدمی اچھل پڑا اور کہنے لگا۔ اے میرے رب تو قبول کرنے والا ہے اور میں تو پریشان مجبور ہوں میری تکلیف بھی

۱۰۹۰ ــــ اخرجہ التنوخی فی الفرج بعد الشدۃ (۱۹۱) من طریق ابی حاتم الرازی بہ

کھول دے جس میں مبتلا ہوں۔

یارب انت المجیب، وانا المضطر اکشف ضرما انا فیہ۔

چنانچہ وہ کنکری کان سے خود بخود گر گئی۔

اسحٰق بن عباد کا خواب

۱۰۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو اسحٰق مزکی سے کہتے ہیں میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن احمد بن اسعد روزنی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو یعلی احمد بن موسیٰ بصری نے ان کو ان کے متعدد اصحاب نے ان کو اسحٰق بن عباد بصری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ مصیبت زدہ پریشان کی فریاد رسی کیجئے (یعنی مجبور کی ضرورت پوری کیجئے) اتنے میں میں بیدار ہو گیا تو میں نے کہا دیکھو کہیں ہمارے پڑوس میں کوئی حاجت مند ہے؟ سب نے کہا کہ ہم تو یہاں کسی حاجت مند کو نہیں جانتے لہذا میں دوبارہ سو گیا، پھر دوبارہ وہی خواب آیا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تم سو رہے ہو اور تم نے پریشان کی ضرورت پوری نہیں کی چنانچہ میں اٹھ گیا اور میں نے نوکر سے کہا کہ خچر پر زین کس دے۔ میں نے اپنے پاس تین سو درہم رکھے اور پھر خچر پر سوار ہو گیا اور اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی۔ حتیٰ کہ چلتے چلتے ایک مسجد تک پہنچ گیا جہاں نماز جنازہ ہو رہی تھی خچر وہاں جا کر خود بخود رک گیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے جب میرا وہاں جانا محسوس کیا تو واپس لوٹ آیا۔ میں اس کے قریب گیا، اور میں نے اس سے پوچھا اللہ کے بندے اس وقت اور اس جگہ پر آپ کو کون سی مجبوری نکال کر لے آئی ہے؟ بولے میں ایک ضرورت مند آدمی ہوں۔ میرے پاس ایک سو درہم تھے، جو کہ میرے ہاتھ سے چلے گئے۔ اور دو سو درہم مجھ پر قرض ہو گیا ہے۔ کہتے کہ میں نے درہم نکالے اور اس کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ پورے تین سو درہم ہیں انہیں آپ لیجئے۔ کہتے ہیں کہ اس نے وہ لے لئے۔ میں نے اس سے کہا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میرا نام اسحٰق بن عباد ہے۔ اگر آپ کو کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تو آپ میرے پاس آیئے گا میرا گھر فلاں فلاں جگہ ہے۔ اس نے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے اگر ہمارے اوپر کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ہم (دولت مندوں کے پاس نہیں جاتے بلکہ) ہم گھبرا کر اس ذات کے پاس جاتے ہیں جو ذات آپ کو اس وقت اپنے گھر سے نکال کر ہمارے پاس لائی ہے۔ (یعنی اپنی حاجت اللہ کے آگے پیش کرتے ہیں پھر وہ خزانہ غیب سے خود انتظام فرماتا ہے جہاں سے ہمیں گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس سارے خواب میں قدرت خداوندی کارفرما ہے اور کسی کا کوئی بھی تصرف نہیں ہے وہ مسبب الاسباب جب راضی ہو جاتا ہے تو غیب سے اسباب پیدا کر دیتا ہے، جہاں سے بندے کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اے سب کی حاجت اور ضرورتیں پوری کرنے والی ذات ہمارے تمام حوائج اپنے خزانہ غیب سے پورے فرما آمین یارب العلمین۔ (از مترجم)

آیت قرآنی نیند میں سنتے ہی آنکھوں کی پریشانی دور ہو گئی

۱۰۹۲:..... میں نے سنا استاذ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابو علی دقاق سے وہ فرماتے تھے کہ شروع شروع میں مجھے آنکھوں کی تکلیف تھی (آشوب چشم) چنانچہ درد کی وجہ سے میں طویل زمانہ تک نہیں سویا تھا ایک دن خلاف معمول مجھے آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

الیس اللہ بکاف عبدہ۔ (الزمر ۳۶)

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔

اچانک میں بیدار ہوا تو فی الفور درد جاتا رہا اور اس کے بعد کبھی بھی میری آنکھیں نہیں آئی۔

امام ابوبکر بن فورک کی آیت پر نظر پڑتے ہی حسن ظن قائم ہوا اور رہائی مل گئی

۱۰۹۳ اور میں نے استاذ ابوالقاسم سے سنا کہتے تھے کہ میں نے امام ابوبکر بن فورک سے سنا کہتے تھے ایک دینی معاملے میں جھگڑے میں مجھے بیڑیاں ڈال کر شیراز میں لایا گیا۔ علی الصبح جب لوگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو میرا دل بہت غمگین تھا جب دن کا اجالا ہوا تو میری نظر مسجد کے محراب پر پڑی جو کہ شہر کے دروازے پر تھی اس پر لکھا ہوا تھا۔ الیس اللہ بکاف عبدہ اسے دیکھتے ہی میرے باطن سے یہ آواز آئی کہ عنقریب میری پریشانی میں بھی مجھ کو کفایت کر دی جائے گی یعنی پریشانی دور ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان لوگوں نے مجھے باعزت طور پر باہر نکال کر بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کی دعا قبول کی اور اس کو چوری کی تہمت سے بری کیا

۱۰۹۴ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر عسکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ ایک عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آتی تھی اور اکثر وہ یہ شعر پڑھا کرتی تھی۔

ویوم الوشاح من تعاجیب ربنا

الا انہ من بلدۃ الکفر نجانی

ہار والا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ ہاں بے شک اسی نے کفر کی بستی سے مجھے نجات عطا کی فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ کیسا شعر ہے جس کی تم جب بھی یہاں آتی ہو پڑھتی ہو اس کا پس منظر کیا ہے؟

اس عورت نے جواب دیا کہ اسلام سے قبل ایک شادی میں میں دلہن کے پاس بیٹھی تھی۔ غسل کے وقت دلہن کا ہار اتار کر ان لوگوں نے رکھ دیا اور اسے غسل خانے میں بھیج دیا۔ کچھ دیر کے بعد ایک چیل آئی اس نے ہار کو سرخ دیکھا تو اس پر جھپٹی اور اسے لے گئی ان لوگوں نے مجھ پر چوری کرنے کی تہمت لگا دی۔ اور مجھے میرے مقام تک تلاش کیا یہاں تک کہ انہوں نے شرمگاہ میں بھی تلاشی لی (مطلب یہ کہ انہوں نے مجھے پریشان کیا) میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھے اس تہمت سے بری کرے۔ ابھی میں کھڑی تھی کہ اتنے میں چیل واپس آئی اور ان لوگوں کے بیچ میں سے پھینک دیا اور وہ سب اس کو دیکھ رہے تھے۔

بھولی ہوئی ہزار درہم سے بھری تھیلی اللہ سے دعا کرنے سے مل گئی

۱۰۹۵ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ثابت بنانی نے کہا۔ میں مسجد میں داخل ہوا میرے پاس ایک تھیلی تھی اس میں ایک ہزار درہم تھے میں نے اسے ستون کے پیچھے رکھ دیا اور نماز پڑھنے میں لگ گیا اسے بھول کر مسجد سے نکل چلا گیا پھر وہ تھیلی سال کے آخر تک یاد نہ آئی، تقدیر نے فیصلہ کیا کہ میں نے (ایک سال کے بعد دوبارہ) اسی ستون کے پاس نماز پڑھی لہذا مجھے اب وہ تھیلی یاد آ گئی لہذا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس مجھے دے دے چنانچہ میں نے دیکھا ایک بوڑھی عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے اور پوچھتی ہے ابا عبداللہ کے بیٹے تمہیں کیا بات ہے کیا بھول گئے جو آپ پڑھ رہے تھے؟ میں نے کہا کہ میں اس ستون کے پاس اس سال کے شروع میں ایک تھیلی بھول گیا تھا اب تو سال کی

(۱۰۹۴) أخرجه البخاري (۱/ ۵۳۳ فتح) من طريق أبي أسامة عن هشام به

اللہ تعالیٰ نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے

١٠٩٩:... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن نجید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابو ملیح فارسی نے ان کو ابو صالح خوزی نے کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
جو شخص اللہ سے نہ مانگے وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

١١٠٠:... میں نے سنا استاذ ابو القاسم بن حبیب مفسر سے فرماتے تھے کہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

واللہ یغضب ان ترکت سؤالہ

وبنی آدم حین یسئل یغضب

اللہ تعالیٰ سے اگر مانگنا آپ چھوڑ دیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اور بندوں سے اگر مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

١١٠١:... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر عمر بن عبد العزیز نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو حسن بن سفیان نے اور احمد بن داؤد صالحی نے دونوں کو ہشام بن عمار نے ان کو وزیر بن صبیح نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ام درداء سے ان کو حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

کل یوم ھو فی شان (الرحمٰن ٢٩) فرمایا

ومن شانه ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویضع آخرین

کہ اس کی شان اور حالت یہ ہے کہ وہ گناہ معاف کرتا ہے، رنج اور تکلیف دور کرتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اونچا کرتا ہے۔
اور کچھ لوگوں کو نیچا کرتا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

١١٠٢:... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے جعفر بن محمد بن حسن بن مستفاض نے ان کو

(١٠٩٩) أخرجه أحمد (٢/٤٤٣) عن مروان الفزاري عن صبيح أبو المليح الفارسي به

وأخرجه الترمذي (٣٣٧٣) وابن ماجه (٣٨٢٧) من طريق أبي المليح المدني به

وقال الترمذي: لا نعرفه إلا من هذا الوجه

وأبو المليح اسمه صبيح سمعت محمداً يقوله وقال: يقال له الفارسي

وقال الحافظ في التقريب: أبو المليح الفارسي المدني الخراط اسمه صبيح وقيل حميد ثقة

(١١٠١) عزاه السيوطي في الدر (٦/١٤٣) إلى الحسن بن سفيان في مسنده والبزار وابن جرير والطبراني وأبو الشيخ في العظمة وابن مردويه والبيهقي

قلت: الحديث أخرجه ابن ماجه (٢٠٢) عن هشام بن عمار به وقال البوصيري في الزوائد:

إسناده حسن

وأخرجه البزار (٣/٧٤ كشف الأستار) من طريق يونس بن ميسرة بن حلبس به

(١١٠٢) علقه البخاري (٨/٦٢٠ فتح)

ابراہیم بن ہشام نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: کل یوم ھو فی شان ۔ کہ ہر دن وہ ایک خاص حالت میں ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے رنج وغم دور کرتا ہے پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے کچھ لوگوں کو رفعت عطا کرتا ہے کچھ لوگوں کو پستی و ذلت سے دوچار کرتا ہے۔

عبیداللہ بن عمیر کا قول

۱۱۰۳ ..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ ان کو عمر بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے وہ ذکر کرتے تھے عبید بن عمیر سے انہوں نے کہا کہ کل یوم ھو فی شان اس کی شان اور حال یہ ہے کہ قیدی کو چھڑاوے، داعی کی دعا قبول کرے، بیمار کو شفا عطا کرے، سائل اور مانگنے والے کو عطا کرے۔

ربیع بن سلیمان کا قول

۱۱۰۴ ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ فرماتے ہیں۔

صبر جمیل ما اسرع الفرجا

من صدق اللہ فی الامور نجا

صبر جمیل کس قدر جلدی فراخی دیتا ہے۔ جو اللہ سے تمام امور میں سچ بولتا ہے نجات پا جاتا ہے۔

من خشی اللہ لم ینلہ اذی

من رجا اللہ کان حیث رجا

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو ایذا اور تکلیف نہیں پہنچتی۔ جو شخص اللہ سے امید کرتا اسی مقام پر ہوتا ہے جس کی وہ توقع کرتا ہے۔

دوسرا حصہ

جب امید اللہ تعالیٰ سے وابستہ کی ہے تو چھوٹی بڑی ضرورت بھی اسی سے مانگنی چاہیے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت انسان اپنی اللہ تعالیٰ سے امید وابستہ کرے تو پھر اس کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت اسی سے مانگے خواہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو اس لئے کہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے سوا حاجتیں پوری کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادعونی استجب لکم۔ (المؤمن ۶۰) الآیۃ

مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ مجھے پکارنے سے اکڑتے ہیں جلدی داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

۱۱۰۵ ..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے

(١١٠٣) عزاه السيوطي في الدر (٦/١٤٣) إلى سعيد بن منصور وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والمصنف عن عبيد بن عمير

أخرجه ابن جرير (٢٧/٨٦) من طريق منصور عن مجاهد به و(٢٧/٨٦) من طريق معمر عن الأعمش به

(١١٠٤) قال السيوطي في الأرج في الفرج (ص ٥٣) بتحقيقي: قاله الربيع بن سليمان المرادي صاحب الإمام الشافعي أورده له الحافظ زكي الدين المنذري ورواه ابن عساكر في تاريخه عن الربيع عن الشافعي

دعا میں عاجزی کے ساتھ اصرار کرنا

۱۱۰۸: ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن یحییٰ نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء.

اللہ تعالیٰ دعا میں الحاح و اصرار کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

اسی طرح کہا کہ ہمیں اوزاعی نے حدیث بیان کی لیکن یہ درست نہیں ہے۔

۱۱۰۹: ... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے ان کو یوسف بن سفر نے ان کو اوزاعی نے ۔ اس کے بعد انہوں نے درج بالا حدیث ذکر کی ہے۔

یعقوب کہتے ہیں کہ یوسف بیروتی کی حدیث نہ لکھی جائے مگر صرف معرفت اور پہچان کے لئے۔ یعنی اس کی حالت کو پہچاننے کے لئے۔ اور روایت میں اس کے ضعف کو جانچنے کے لئے۔

مؤمن کی مثال خطرے میں گھر کر اللہ کو پکارنے والے کی ہے

۱۱۱۰: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو امام احمد بن حنبل نے ان کو عبدالصمد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے مؤمن کے لئے کوئی تمثیل نہیں پائی مگر اس آدمی کی مثال ہے جو دریا میں کسی لکڑی پر بیٹھے ہوئے ہو پکار رہا ہو یا رب یا رب۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دے۔

دنیا سے چھٹکارے کا راستہ دعا ہے

۱۱۱۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر بن اسحاق فقیہ ضبعی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں دکھلا دیا گیا جیسے کہ میں ایک مکان میں ہوں اس میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہیں۔ اور ان کے پاس لوگ جمع ہو کر ان سے مسائل پوچھ رہے ہیں۔ اتنے میں حضرت عمر مجھے اشارہ کرتے ہیں کہ تم جواب دو لہٰذا میں برابر سوالوں کا جواب دیتا رہا جو مجھ سے کئے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے فرماتے رہے کہ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ جاری رکھو جاری رکھو۔ جب سب لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین دنیا سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ یا دنیا سے چھٹکارا کیسے ممکن ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگلی کے اشارے سے مجھے یہ کہا کہ وہ دعا ہے (یعنی چھٹکارے کا راستہ دعا ہے) میں نے یہی سوال دوبارہ دیا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں سمیٹ لیا جیسے عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔ میں نے ان کے سامنے پھر یہی سوال دہرایا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں جمع کر لیا اور سکڑ لیا جیسے کہ دعا عاجزی کے ساتھ کیے کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔

(۱۱۰۹) أخرجه العقيلي (۴/۴۵۲) من طريق عيسى بن المنذر عن بقية

وقال العقيلي: يوسف بن السفر يحدث بمناكير ويروي عن الأوزاعي قوله:

يوسف بن السفر أبو الفيض كاتب الأوزاعي منكر الحديث

(۱۱۱۰) أخرجه أحمد في الزهد (ص ۲۴۳، دار الفكر اللبناني) عن عبدالصمد به

۱۱۱۲ ۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر(؟) فریابی نے ان کو عبید اللہ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی معتمر بن سلیمان نے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عثمان نے ان کو سلیمان نے وہ فرماتے ہیں کہ۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، تو فرمایا اے آدم! ایک چیز میرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے لئے ہے۔ اور ایک چیز میرے اور تیرے درمیان ہے۔ (یعنی کچھ میرے لئے اور کچھ تیرے لئے)۔

بہر حال وہ چیز جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تم میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ تم کسی کو شریک نہ کرنا۔

وہ چیز جو تیرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تو جو بھی جتنا بھی عمل کرے گا میں اس کی تجھے جزا دوں گا۔ اور یہ کہ میں بخش دوں گا۔ بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔ اور وہ چیز جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تیری طرف سے سوال ہونا چاہئے اور دعا ہونی چاہئے اور میری طرف سے قبولیت ہوگی عطا کرنا ہوگا۔ (یہ روایت موقوف ہے۔ رسول اللہ تک نہیں پہنچی)۔

۱۱۱۳ ۔۔۔۔ اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے زائدہ بن ابو رقاد نے زیاد نمیری سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے بیان فرماتے ہیں۔

اور اس کو روایت کیا ہے صالح مری نے حسن سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس روایت میں آپ نے یہ اضافہ فرمایا ہے۔

اور ایک چیز ان میں سے ہے جو تیرے درمیان ہے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

بہر حال وہ چیز جو تیرے درمیان اور میرے بندوں کے درمیان ہے (وہ یہ ہے کہ) تم ان کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنی ذات کے لئے پسند کرو گے۔

۱۱۱۴ ۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سریج بن نعمان نے اور سعید بن سلیمان نے دونوں فرماتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو عقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنہ ظاہر ہو جائے (یا فتنہ غالب آ جائے) جس سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا سوائے اللہ عزوجل کے فضل کے یا دعا اور پکار ہو ڈوبنے والے کی پکار کی طرح۔

اور سعید کی ایک روایت میں ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے جو کہ بنو لیث سے ہیں۔ اور ہم نے روایت کی ہے حضرت حذیفہ سے انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاتی علیکم زمان لا ینجو فیہ الا من دعا دعاء الغرق

تمہارے اوپر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا مگر جو شخص دعا مانگے گا جیسے ڈوبنے والا عاجزی اور زاری سے دعا کرتا ہے۔

(۱۱۱۲) اخرجہ المصنف بنفس الاسناد فی الاسماء والصفات (ص ۲۰۵)
واخرجہ مرفوعا (ص ۲۰۵) من طریق محمد بن المتوکل عن المعتمر بہ

(۱۱۱۳) واللہ بن ابی الرقاد الباھلی البصری منکر الحدیث کما فی التقریب

(۱۱۱۴) اخرجہ الاصبھانی فی الترغیب (۱۲۴۹) من طریق یحیی بن المتوکل عن عقیل بہ

اس کی اسناد قوی ہے۔ اور اس سے جو زیادہ قوی ہے وہ پہلے گزر چکی ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو مروی ہے وہ بھی موقوف ہے۔

۱۱۱۹..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنزی شافعی نے ان کو موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو سلیمان بن ابوجعفر نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ سے ہر شئی میں آسانی کرنے کی دعا کرو یہاں تک کہ جوتے کے تسمے کے بارے میں بھی کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو میسر نہ کرے تو وہ بھی میسر نہیں ہو سکتا۔

۱۱۲۰..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن خطاب عبدی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے ان کو قریش بن انس نے ان کو سوادہ بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ مزنی سے کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

سلوا اللہ حوائجکم حتی الملح

اپنی تمام حوائج اللہ سے مانگو یہاں تک کہ نمک بھی۔

راوی اس حدیث کو اسی طرح مرسل لائے ہیں۔

۱۱۲۱..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے املاءً ان کو ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم رازی نے ان کو حرملہ بن یحییٰ تجیبی نے ان کو عبداللہ بن وہب قصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے پورے زمانے یعنی پوری زندگی کے لئے اللہ سے خیر طلب کیا کرو اور اللہ کی رحمت کی خوشبو کے مہکنے کی انتظار میں رہا کرو بیشک اللہ کی رحمت کی خوشبوئیں ہیں اللہ جسے چاہتا ہے ان کو اپنے بندوں تک پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالے اور تمہیں تمہارے خطرات سے محفوظ کرے۔

۱۱۲۲..... ہمیں خبر دی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن عباس نے ان کو محمد بن جنید نے ان کو عمرو بن ربیع نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس نے یہ کہ صفوان بن سلیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔ پھر اس نے مذکورہ بالا حدیث ذکر فرمائی ہے مگر کلہ الدہر نہیں کہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر مانگنا

۱۱۲۳..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو اشجع کے ایک جوان نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اطلبوا الخیر دھرکم کلہ

(۱۱۲۰) عزاہ السیوطی فی الفتح الکبیر الی المصنف فقط.

(۱۱۲۱) عزاہ السیوطی فی جمع الجوامع (۳۳۹۵) الی الحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدۃ والمصنف ولم یعزہ الی الصحابۃ

(۱۱۲۳) عزاہ السیوطی فی جمع الجوامع (۳۴۰۵) الی المصنف وابن عساکر فی تاریخ دمشق اھ وعیسیٰ بن موسیٰ ضعیف کما فی الجرح والتعدیل ۶/۲۸۵

رب ارنی انظر الیک (الاعراف ۱۴۳)

اے ہمارے رب مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

- اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے یہ کہے

ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء (المائدہ ۱۱۴)

اے ہمارے رب اتار تو ہمارے اوپر دستر خوان آسمان سے۔

- اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ یہ دعا کرے اے اللہ میرے اوپر فرشتہ نازل فرما تا کہ میں اس سے آسمان کی چیزیں دریافت کیا کروں، یا کوئی یہ دعا کرے کہ میرے مرنے والے ماں باپ کو زندہ کردے (یا اولاد یا عزیز اقارب مرنے والوں کو واپس لوٹا دے) اس طرح کی دعائیں کرنا ناجائز ہے۔ (کیونکہ یہ عادت کے خلاف ہے اور سنۃ اللہ جاریہ کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف نہیں کرتے:

فلن تجد لسنۃ اللّٰہ تحویلاً

اللہ اپنی سنت کو نہیں بدلتے اور خلاف عادت سوائے کسی اہم وجہ کے نہیں کرتے۔

اس لئے کہ نقض عادت کرنا، عادت کو توڑنا، اور خلاف عادت کوئی کام کرنا، جب ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف اور صرف اسی ہستی کی تائید کے لئے ہوتا ہے جو اس کے دین کی داعی ہے یعنی صرف نبی اور رسول کی تائید کے لئے ہوتا ہے (جیسے اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام کے لئے اور ان کے تائید کے کئی مواقع پر خلاف عادت کیا جیسے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا پہاڑ سے ظہور، موسیٰ علیہ السلام کے عصا، ید بیضا، اور پتھر سے چشمے پھوٹ نا وغیرہ وغیرہ انبیاء کے معجزات واضح ہیں) خلاف عادت محض لوگوں کی خواہشات اور ان کی آرزوئیں پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نہیں کرتا۔ الا یہ کہ سائل اور دعا کرنے والا نبی ہو تو پھر اس کی دونوں باتوں کو جمع کر لیتا ہے اس کی اجابت کو بھی اس کی آرزو کو بھی اور اس کی تائید کو بھی جس کے ذریعے وہ اپنی دعوت کو سچا ثابت کر سکے لیکن وہ اگر ایسی دعا کرے جیسے نوح علیہ السلام نے کی اور فرمایا:

رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً (نوح ۲۶)

اے میرے رب دھرتی پر کسی کافر کو بسنے والا نہ چھوڑ۔ (بلکہ سب کو ہلاک کردے)

(تو یہ) جائز ہے، (اس طرح کی بددعا کرنے پر) اللہ کے بعض دشمنوں نے (اللہ کے بندوں کو مجبور کیا ہوتا ہے اور اسی طرح اگر انسان کو ایسی ضرورت پیش آجائے مثلاً بھوک یا شدید سردی وغیرہ یا پیاس وغیرہ میں۔

تو اس طرح کی دعا کی اس کو اجازت ہے مگر وہ شریعت میں روکے۔ یا کوئی انسان نابینا ہو گیا ہے اور اس کو چلانے والا کوئی نہیں ہے وہ شخص دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ تکلیف مطلقاً دور کر دے تو یہ جائز ہوگا اگر چہ اس کی قبولیت میں خلاف عادت ہو۔

اور بھی ایسا انعام بندے کے ساتھ اللہ کی طرف سے بغیر اس کے سوال اور دعا کے اس کے محض توکل علی اللہ اور اس کی قوت ایمانی کی جزاء کے طور پر بھی ہوتا ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ دعا کے بعض ارکان یہ بھی ہے

دوسرا رکن: ...... یہ ہے کہ سائل کے سوال سے سوال کرنے والے پر حرج نہ ہو۔

تیسرا رکن: ...... سوال کرنے میں سائل کی غرض صحیح ہو۔

چوتھا رکن: ...... یہ ہے کہ دعا کے وقت اللہ عزوجل کے ساتھ گمان اچھا رکھے لہٰذا دعا کرنے والے کے دل میں عدم قبولیت سے قبولیت کا

و بہت چیخ کر آواز نہ کرے۔

(۷) یہ کہ دعا کا آغاز اور خاتمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے ساتھ کرے۔

(۸) یہ کہ دعا اس حال میں کرے جب وہ پاک ہو۔

(۹) یہ کہ دعا قبلے کی طرف منہ کر کے کرے۔

(۱۰) یہ کہ دعا کو فرض نماز کے بعد کرے (یا مطلق نماز کے بعد)

(۱۱) یہ کہ دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھائے۔

(۱۲) یہ کہ دعا کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست اور ہلکا کرے۔

(۱۳) یہ کہ جب دعا کر کے فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھ منہ یعنی چہرے پر پھیرے۔

(۱۴) یہ کہ جب قبولیت کو محسوس کرے تو اللہ کی حمد اور اس کا شکر بجا لائے۔

(۱۵) یہ کہ کوئی رات اور کوئی دن دعا سے خالی نہ جانے دے۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

حالات اور مقامات

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ انسان کو قبولیت کے اوقات، احوال، مقامات و مواقع جہاں امید کی جاتی ہے دعا کرنے کے لئے ان کو تلاش کرے اور کوشش کرے۔

قبولیت دعا کے اوقات

- ظہر اور عصر کے درمیان بدھ کے دن۔
- سورج ڈھلنے سے سورج غروب ہونے تک جمعہ کے دن۔
- اسحار (تہجد کے وقت)
- ماہ صیام کی ستائیسویں رات۔
- عرفہ کے دن کی دعا۔

دعا کی قبولیت کے احوال

- اذان ہونے کی حالت میں۔
- جب روزہ دار روزہ کھولے۔
- بارش ہونے کی حالت میں
- جہاد میں کفر اور اسلام کے لشکروں کے باہم مقابل ہونے اور ٹکرانے کی حالت میں۔
- دعا کرنے کے لئے مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔
- فرض نمازوں کے بعد۔

ہر مؤمن کی دعا قبول ہوتی ہے

۱۱۲۶:... اور ہم نے روایت کی ہے ابن موہب سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی مؤمن ایسا نہیں جو اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے مگر اللہ تعالیٰ اس کو اس کا سوال عطا کرتے ہیں۔ یا تو اس کو دنیا میں جلدی عطا کر دیتے ہیں یا اس کو آخرت کے لئے مؤخر کر دیتے ہیں۔ جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے (جلدی کرنا یہ ہے کہ) اس طرح کہے میں نے دعا کی ہے میں نے دعا کی ہے مگر قبول ہوتی نہیں دکھتی۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حمدویہ نے ان کو محمد بن عقیل نے ان کو ابن ابو فدیک نے ان کو ابن موہب نے مجھ مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۷:... ہم نے روایت کی ہے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر دعا کرنے والے کی دعا تین کیفیتوں میں سے کسی ایک کے درمیان ہوتی ہیں۔

- یا تو قبول کی جاتی ہے۔
- یا دعا اس کے لئے مؤخر کر دی جاتی ہے۔
- یا اس سے گناہ مٹا دیتا ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے مجھ مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۱۲۸:... اس کو روایت کیا ہے علی بن رفاعی نے حالانکہ وہ قوی نہیں ہے۔ اس نے ابو المتوکل سے اس نے ابو سعید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مسلمان اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے جس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ ہی قطع رحمی ہو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتے ہیں تین میں سے ایک طریقے سے یا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ یا اس کی مثل کوئی برائی اس سے ہٹا دی جاتی ہے۔ یا اس کے لئے اس کا اجر محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

کس کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟

۱۱۲۹:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبید اللہ بن اسحق بغوی نے ان کو ابو زید بن طریف نے ان کو محمد بن عبید محاربی نے ان کو

(۱۱۲۶) أخرجه أحمد (۲/۴۴۸) عن وكيع عن عبيد الله بن عبد الرحمن بن موهب عن عمه عبيد الله بن عبد الله بن موهب (وهو خطأ)،
موهب عن أبي هريرة مرفوعاً.
وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۱۴۸) رواه أحمد ورجاله ثقات وفي بعضهم خلاف.
سببه في مسند أحمد (وهب) بدلاً من (موهب) وهو خطأ.

(۱۱۲۷) أخرجه مالك في الموطأ (۱/۲۱۷)

(۱۱۲۸) أخرجه أحمد (۳/۱۸) والبخاري في الأدب (۷۱۰) والحاكم (۱/۴۹۳) من طريق علي به.
وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

اسامہ نے ان کو ابن عوف نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو الصدیق ناجی نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان کوئی دعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو، اور قطع رحمی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو تین میں ایک طرح سے عطا فرماتے ہیں۔ یا تو اس دعا کو اس کے لئے جلدی قبول کرتے ہیں۔ یا اس کو اس کی آخرت کے لئے ذخیرہ کرتے ہیں یا اس کے بدلے میں اس سے کوئی برائی دور کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں یہ حدیث رفاعی کے لئے دلیل ہے۔ اگر اس وصیت کو انہوں نے محفوظ کیا ہو مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سب کو محفوظ نہیں کیا۔

۱۱۳۰ ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابو المتوکل نے ان کو ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سابق کی مثل حرف بحرف۔ اور صحیح ہے ابو اسامہ سے اور علی بن علی سے۔ اور اس کی روایت ابن عوف سے غلط ہے۔

کسی نہ کسی شکل میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے

۱۱۳۱ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین علی بن محمد مصری نے ان کو عبداللہ بن ابو مریم نے ان کو فریابی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو عبادہ بن صامت نے انہوں نے ان لوگوں کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھرتی پر جو بھی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں یا تو وہی چیز یا اس سے اس کی مثل کوئی برائی دور کرتے ہیں جب تک کہ کسی گناہ کی اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

دنیا میں دعا قبول نہ ہونے پر ایک نیکی

۱۱۳۲ ہمیں خبر دی ہے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن سعدویہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد نے ان کو احمد بن علی نے ان کو وکیع نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مسلمان بندہ جس وقت اپنے رب کو پکارتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

قیامت کے دن مومن چاہے گا کاش کہ دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی

۱۱۳۳ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے اور ابو محمد عبداللہ بن محمد بن موسیٰ عدل نے ان دونوں کو محمد بن ایوب نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو ابو عاصم عبادانی نے ان کو فضل بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور فرمائیں گے۔ اے میرے بندے میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تم مجھے

(۱۱۳۰) اخرجہ الحاکم (۱/ ۴۹۴) عن محمد بن عبداللہ الصفار بہ

وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی

تنبیہ: سقط من اسناد الحاکم (ابو اسامہ) فلیصحح.

(۱۱۳۱) اخرجہ الترمذی (۳۵۷۳) من طریق الفریابی محمد بن یوسف. بہ

وقال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ

(۱۱۳۲) ابو حامد احمد بن محمد ھو ابن احمد بن بالویہ الحرضي.

لقد بارک اللہ لرجل فی حاجۃ اکثر الدعاء فیہا أعطیہا أو منعہا

اللہ تعالیٰ برکت دے اس آدمی کے لئے جو حاجت میں دعا کثرت سے کرتا ہے۔ عطا ہو یا نہ ہو۔

فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ منکدر بن محمد بن منکدر کو حدیث بیان کی اور میں نے کہا۔ کیا آپ نے یا اپنے والد سے سنی تھی انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن اپنے والد کے ساتھ۔ اور ابو حازم کے ساتھ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے تھے۔

انہوں نے میرے والد سے کہا تھا کہ اے ابو بکر کیا ہوا کہ میں دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ مغموم ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے ابو حازم نے کہا، جی ہاں ان پر قرضہ ہے اس کے لئے فکر مند ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ اس بارے میں کیا آپ دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی کرتا ہوں۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

اللہ تعالیٰ صاف ستھری خلوص والی دعا قبول کرتا ہے

۱۱۳۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن محمد بن مقیل نے ان کو جعفر فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبدالرحمن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ صاف ستھری دعا ہی قبول کرتے ہیں نہ تو کسی زبردستی سنوانے والے سے سن کر قبول کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ریاکار سے نہ کسی لاہی سے مگر وہ دعا قبول کرتے ہیں جو دل کی گہرائی سے ہو۔

۱۱۳۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جمعہ کے دن حضرت علقمہ کے پاس آتے تھے۔ چنانچہ ایک بار آئے اور کہا کہ مجھ سے تم کس سے سنا ہے یا یوں کہا کہ میں نے اہل کتاب کے ایک آدمی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں، کتنی ہی دعائیں کم قبولیت والی ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے ہے اللہ تعالیٰ دعاؤں میں سے صرف خلوص والی اور صاف دعا قبول کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ربیع کے تعجب کو دیکھ کر حضرت علقمہ کو بھی تعجب ہوا۔ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن یزید نے کہا آپ کو تعجب کیوں ہوا؟ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتے ریاکار سے اور نہ ہی کھیل کرنے والے سے نہ دل بہلانے والے سے مگر جو شخص دل کی مضبوطی سے اور دل کی گہرائی سے دعا کرے (اس کی دعا قبول کرتے ہیں)۔

دعا کے قبولیت کا ایک موقع

۱۱۳۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں۔ ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابن خثیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ

خوف ابن آدم کے دل میں ہوتا ہے جیسے جھنیوں سے چہرے اور سر کا جانا، کیا تم نہیں پاتا اس کے لئے جھرجری آتا ہو کپکپی سے رونگٹے کھڑے ہونا، لوگوں نے کہا جی ہاں! ہوتا ہے فرمایا پس اسی وقت دعا مانگا کرو جب یہی کیفیت پاؤ بے شک دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے۔ (یعنی اللہ کے خوف سے جب کپکپی طاری ہو یا رونگٹے کھڑے ہوں۔)

۱۱۳۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ فلاں نے کہا، میں اس وقت کو جان لیتا ہوں جب میرا رب مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا واقعی آپ

(۱۱۳۵)۔۔۔ اخرجہ الخطیب (۳/۲۹۹) من طریق محمد بن یعقوب . بہ

جانتے ہیں جب آپ کا رب آپ کو یاد کرتا ہے؟ کہا کہ ہاں جو نہی کہ جب میں اس کو یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے۔ اور بے شک اس وقت کو بھی جانتا ہوں جب وہ میری دعا قبول کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کیا واقعی آپ جانتے جس وقت تیرا رب تیری دعا قبول کرتا ہے؟ بولے جی ہاں جس وقت میرا دل ڈرتا ہے اور جب میری جلد بھریری آجاتی ہے۔ جب میری آنکھیں بہتی ہیں اور جب دعا کرنے میں مجھے شرح صدر ہوتا ہے پس اسی وقت میں سمجھ جاتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث گذری ہے کہ آپ نے فرمایا:

آپ نرمی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آشنائی رکھے اللہ تعالیٰ سختی میں تیری پہچان رکھیں گے۔

فرشتوں کی سفارش کرنا

۱۱۴۰: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان نے وہ فرماتے ہیں کہ:

جب کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کو خوشی میں پکارتا رہتا ہے پھر اس پر کوئی پریشانی آن پڑے پھر وہ پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کہ کسی ضعیف آدمی کی معروف اور جانی پہچانی آواز ہے جو کہ خوشی میں پکارتا رہتا تھا چنانچہ وہ اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔ اور جب کوئی آدمی خوشی میں اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑے پھر وہ رب کو پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کوئی غیر معروف آواز ہے کسی کمزور آدمی کی طرف سے جو کہ خوشی میں اللہ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑی ہے لہذا فرشتے اس کے لئے سفارش نہیں کرتے۔

خوشی میں کی جانے والی دعا غمی میں کام آتی ہے

۱۱۴۱: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا تھا:

اللہ کو پکارو اپنی خوشی کے ایام میں تاکہ تیری پریشانی کے ایام میں تیری دعا قبول کرے۔

کثرت سے کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

۱۱۴۲: اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے قتادہ سے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جو شخص دروازہ کھٹکھٹانے کی کثرت کرتا ہے قریب ہے کہ اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے اور جو شخص کثرت سے دعا کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔

کثرت کے ساتھ دعا کرو

۱۱۴۳: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے۔ ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو احمد بن عطاء نے ان کو ثابت نے اور

(۱۱۳۹) اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ (۲/۲۲۳) من طریق جعفر. بہ.

(۱۱۴۰) ... سبق برقم ۱۰۴۳

(۱۱۴۱) اخرجہ احمد فی الزہد (۲/۶۲) وابن عساکر الجامعی من طریق حماد بن زید عن ایوب. بہ

حمید نے اور علی بن یزید نے ابو یونس سے ان کو حسن نے یہ کہ حضرت ابو درداء فرمایا کرتے تھے کثرت سے دعا کیا کرو جو شخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

یونس علیہ السلام راحت کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے

۱۱۴۴:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابو معشر عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جس وقت ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

فلولا انہ کان من المسبحین (الصافات ۱۴۳)

یونس علیہ السلام اگر میری تسبیح نہ کرتے۔ (تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے)۔

فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام آسانی کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔

پہلے جمع شدہ دعا کی پونجی مشکل وقت میں کام آتی ہے

۱۱۴۵:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابو موسیٰ انصاری نے ان کو حسین بن زید نے ان کو عمر بن علی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین سے وہ فرماتے تھے۔

میں نے دعا میں پیش قدمی کے علاوہ دوسرے کے لئے (مصیبت میں کام آنے والی) کوئی چیز نہیں دیکھی (جب پہلے سے دعا کرتا رہتا ہے) جب بھی کوئی آزمائش آن پڑتی تو اس کے لئے اسی (سابقہ جمع شدہ) دعا میں سے قبول کر لی جاتی ہے۔

عمرو بن علی کہتے ہیں کہ علی بن حسین (کی عادت تھی کہ) جب وہ کسی چیز کا خوف محسوس کرتے تو دعا کرنے میں سخت کوشش کرتے۔

اپنے رب کے آگے چھوٹے بچے کی طرح ہو جائیے

۱۱۴۶:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الفضل محمد بن ابراہیم بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابراہیم بن مرقی سے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے۔

کہ چھوٹے بچے کی طرح ہو جاؤ، جب وہ اپنے ماں باپ سے کسی شی کی خواہش کرتا ہے تو ان کی جان نہیں چھوڑتا اپنی بات پر اڑ کر رونے بیٹھ جاتا ہے تو آپ بھی اسی کی طرح ہو جائیے۔ جب آپ اپنے رب سے مانگیں اور وہ تجھے وہ چیز نہ دے تو آپ اسی پر رونا شروع کر دیں۔

شیطان کی دعا کا قبول ہونا

۱۱۴۷:... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس نے حسن بن محمد عسکری نے ان کو محمد بن خلف نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عیینہ سے وہ فرماتے تھے

کہ تم لوگ دعا مانگنا نہ چھوڑو۔ اور تم لوگ جو کچھ اپنے نفسوں کے بارے جانتے ہو وہ چیز تمہیں دعا مانگنے سے نہ روکے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ابلیس کی دعا بھی قبول فرمائی تھی۔ حالانکہ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہے۔ اس نے کہا تھا۔

فانظرنی الی یوم یبعثون. قال فانک من المنظرین (الحجر ۳۶-۳۷)

(۱۱۴۴) عزاہ السیوطی فی الدر (۵/۲۹۹) الی ابن ابی حاتم والحاکم والمصنف.

اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۲/۵۸۴) بنفس الاسناد.

مجھے قیامت تک (زندہ رہنے کی) مہلت دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک آپ کو مہلت ہے۔

بغیر عمل کے دعا کرنے والے کی مثال

۱۱۴۸.... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو مالک نے انہوں نے سنا وہب سے وہ کہتے تھے:

عمل کے بغیر دعا کرنے والا انسان کے چلے بغیر تیر اندازی کرنے والے جیسا ہے۔

۱۱۴۹.... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو ابن شوذب نے۔ کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے کہا:

تقویٰ کے ساتھ تھوڑی سی دعا کافی ہے جیسے ہنڈیا کو تھوڑا سا نمک کافی ہوتا ہے۔

ہمیشہ سچی دعا مانگنی چاہیے

۱۱۵۰.... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ہے عمرو بن میمون سے انہوں نے طاؤس سے وہ کہتے ہیں:

سچائی دعا میں کفایت کرتی ہے جیسے نمک طعام کو کفایت کرتا ہے۔

دعا توجہ کے ساتھ مانگنا

۱۱۵۱.... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن محمد دمشقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر شبلی سے کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

ادعونی استجب لکم (غافر ۶۰)

اس کا مطلب ہے:

ادعونی بلا غفلۃ استجب لکم بلا مہلۃ

کہ مجھے بلا غفلت کے پکارو میں بلا تاخیر تمہارے لئے قبولیت کروں گا۔

دعا میں عاجزی

۱۱۵۲.... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسماعیل صوفی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن اسماعیل بن صوفی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے۔ الہی میں تجھ سے انتہائی عاجزی کے ساتھ سوال کرتا ہوں تو مجھے انتہائی فضل کے ساتھ عطا فرما۔

۱۱۵۳.... اسی اسناد کے ساتھ (محمد بن اسماعیل رازی) کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا کہتے تھے کہ میں گناہوں کی وجہ سے دعا سے نہیں رک جاتا ہوں تم میں مجھے کوئی دیکھتا تو گناہوں کی وجہ سے دعا کرنے سے رک جاتے۔

(۱۱۵۱) اخرجه ابو نعيم في الحلية (۱۰/۳۶۸) عن ابي القاسم عبد السلام بن محمد المخرمي عن الشبلي به

(۱۱۵۲) اخرجه ابو نعيم في الحلية (۱۰/...) عن محمد عن الحسن عن يحيى به

۱۱۵۴ ۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو حازم نے انہوں نے سنا احمد بن خلیل حافظ سے انہوں نے سنا احمد بن یعقوب سے انہوں نے سنا ابو العباس بن حکمویہ سے انہوں نے سنا ابو زکریا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ آپ دعا کی قبولیت میں تاخیر بالکل نہ سمجھئے جس وقت آپ دعا کرتے ہیں حالانکہ آپ نے خود گناہوں کے ساتھ اس کے راستے بند کر لئے ہیں۔

دل وزبان دونوں کا دعا میں متحد ہونا

۱۱۵۵ ۔۔۔۔۔ تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو سعید احمد بن محمد بن خلیل نے ان کو احمد بن حسن بن یعقوب نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۶ ۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے ان دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یسار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی ایک پناہ گاہ کی طرف یا اپنے نکلنے کی جگہ کی طرف نکلے تو انہیں کہا گیا تھا۔ اے بنی اسرائیل تم اپنی زبانوں کے ساتھ تو تم مجھے پکارتے ہو حالانکہ تمہارے دل مجھ سے دور ہیں۔ لہٰذا تم جو اب چنتے ہو یا اظہار کرتے ہو وہ باطل ہے۔

۱۱۵۷ ۔۔۔۔۔ اسی مذکورہ سند کے ساتھ ہمیں بات بیان کی مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنے مخرج اور راستے کی طرف نکلے جس کے بارے اللہ نے ان کی طرف الہام کیا تھا کہ تم میدان خاص کی طرف نکل جاؤ (اور دعا کے لئے) میری طرف اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، جن ہاتھوں کے ساتھ تم نے خون بہایا تھا اور جن کے ساتھ تم نے اپنے پیٹوں کو حرام سے بھرا تھا۔ اب جب کہ میرا غضب تمہارے اوپر شدید ہو گیا ہے تو تم مجھ سے آگے نہیں بڑھے مگر دوری میں (یعنی دور تر ہی ہو گئے ہو۔)

۱۱۵۸ ۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح ۔۔۔ ان کو اشجعی نے ان کو ابو کدینہ نے ان کو لیث نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی ایک نبی کی طرف وحی کی تھی کہ تیری قوم کے لوگ اپنی زبانوں سے مجھے پکارتے ہیں حالانکہ ان کے دل مجھ سے دور ہیں، انہوں نے میری طرف اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں مجھ سے خیر مانگ رہے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے گھروں کو مال حرام سے بھر رکھا ہے۔ اور اب جب کہ میرا غضب ان پر شدید ہو چکا ہے (یعنی اب وہ مجھ سے دعا کرتے ہیں۔)

دعا کی قبولیت کا ایک اور نسخہ

۱۱۵۹ ۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین ابن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن اشعث نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایھا الناس ان اللہ عزوجل طیب لا یقبل الا طیبا، و ان اللہ عزوجل امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال

(یا ایھا الرسل کلوا من الطیبت) (المؤمنون ۵۱)

وقال یاایھا الذین امنوا کلوا من طیبات مارزقنا کم (البقرۃ ۱۷۲)

(۱۱۵۴) ۔۔۔۔۔ اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ (۱۰/۵۳) من طریق ابی العباس بن حکویہ بہ

(۱۱۵۶) ۔۔۔۔۔ اخرجہ ابو نعیم (۲/۳۶۲) من طریق سیار بہ

(۱۱۵۸) ۔۔۔۔۔ ابو کدینۃ ھو یحیی بن المهلب البجلی روی عن لیث بن ابی سلیم وروی عنہ الاشجعی عبیداللہ بن عبدالرحمن

اے لوگو بے شک اللہ عزوجل پاک ہے اور پاک شی کے سوا قبول نہیں کرتا، اور بے شک اللہ عزوجل نے اہل ایمان کو بھی اسی کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ اور فرمایا کہ اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔ اور ارشاد فرمایا کہ اے اہل ایمان ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کا ذکر فرمایا۔ جو لمبا سفر کرتا ہے۔

اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یارب یارب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام،
وغذی بالحرام فانّی یستجاب لہ

لمبا وقت سے انسان بکھرے ہوئے بالوں والا غبار آلود چہرے والا آسمان کی طرف پریشان حال ہاتھ اٹھاتا ہے۔ اے میرے رب اے میرے رب کہہ کر پکارتا ہے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہوتا ہے۔ اس کا پینا حرام کا ہوتا ہے اور پہناوا اور لباس حرام سے ہوتا ہے الغرض اس کی پرورش حرام کے ساتھ ہوتی ہے پھر کہاں سے قبولیت ہوگی اس کے لئے۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک اور طریقے سے فضیل بن مرزوق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰ ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو علی بن حسن بن ابو عیسیٰ ہلالی نے ان کو ابراہیم بن سلیمان زیات نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو فضیل بن مرزوق نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے اس کے شروع میں یاایھا الناس نہیں کہا۔

۱۱۶۱ ہمیں خبر دی ہے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابو احمد محمد بن احمد بن غطریف نے ان کو ابو محمد یعقوب اسحاق بن ابراہیم بزاز نے ان کو حسن بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن داؤد نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے تم کثرت کے ساتھ یہ قول پڑھا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی کچھ (گھڑیاں) کی ساعات ہوتی ہیں ان ساعات میں کوئی سائل خالی واپس نہیں کیا جاتا۔

دعا میں اپنی عبادت کا جزا مانگنا منع ہے

۱۱۶۲ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ فرماتے ہیں۔

ایک آدمی نے ستر سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی، اور وہ اپنی دعا میں یہ کہتا تھا۔ اے میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ اے میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ لہٰذا اس کا انتقال ہو گیا تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا وہ جنت میں چالیس سال رہا جب اس کے چالیس سال پورے ہو گئے تو اسے کہا گیا کہ جنت سے نکل جا۔ تم نے اپنے عمل کی جزا پوری کر لی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے ہاتھوں میں پھینک دیا گیا۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ دنیا میں میں کس چیز پر یقین کروں؟ دنیا میں اس نے کوئی ایسی چیز نہ پائی جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور اس کی بارگاہ میں عاجزی و زاری کرنے سے زیادہ اچھی ہو۔

چنانچہ یہ کہنا شروع کیا اے میرے رب میں نے تیری بات سنا تھا جبکہ میں دنیا میں تھا کہ تو بعض لغزشوں سے صرف نظر کرتا ہے لہٰذا تو آج میری اس لغزش سے صرف نظر فرما چنانچہ وہ مستور جنت میں چھوڑ دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم واحکم۔

---

(۵۱) اخرجہ مسلم (۲/۷۰۳) من طریق ابی اسامۃ عن فضیل بہ.

ایمان کا تیرھواں شعبہ

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا

وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (آل عمران ۱۷۳)

وہ لوگ جنہیں ان لوگوں نے کہا کہ لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں لہٰذا ان سے ڈرو (اس بات نے) ان کا ایمان اور زیادہ کر دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذالذی ینصرکم من بعدہ

وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون (آل عمران ۱۶۰)

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمادے تو کوئی بھی تمہارے اوپر غالب نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں بے یار و مددگار چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے سوا تمہاری مدد کرے اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم

ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون (الانفال ۲)

بے شک مومن وہ لوگ ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جس وقت ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے بس وہی اس کو کافی ہے۔

اور اس کے علاوہ دیگر آیات بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے توکل کا ذکر فرمایا۔

خلاصہ کلام

امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ توکل کا خلاصہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور اس پر پکا یقین رکھنا ہے۔ اہل بصیرت نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صحیح توکل وہ ہے جو اسباب کے کٹ جانے ختم ہو جانے سے ہو جب سبب آ جائے مقصود کے لئے تو توکل ختم ہو جاتا ہے۔

کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ ہر وہ معاملہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے کوئی طریقہ بیان فرمایا ہے تاکہ اس راستہ پر چلیں جب انہیں وہ پیش آ جائے تو ان سے توکل اس راستے پر چلنے میں واقع ہوگا۔ اور مقصود کی طرف اس کو بطور سبب اختیار کرنا اگر وہ یہ راستہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو کامیاب کرے گا اور ان کی مراد تک انہیں پہنچے گا تو وہ علم کو اس بارے میں

میں ان میں سے ہوں گا اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا کہ تو ان میں سے ہوگا۔ اس کے بعد ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بھی یہی سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ سے پہلے عکاشہ سبقت لے گیا ہے۔

بخاری و مسلم نے اپنی صحیح میں اس کو حدیث ہشیم وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

اور حدیث بریدہ میں جھاڑ پھونک کی رخصت مذکور ہے۔ اور اس کو اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے ان کو مالک بن مغول نے ان کو حصین نے ان کو شعبی نے ان کو عمران بن حصین نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا لا رقیۃ الا مـن عین او حمۃ۔ دم پھونک نظر بد اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔

واللہ اعلم کہ نظر اور بخار کے لئے دم پھونک زیادہ بہتر ہیں اس لئے کہ ان میں نقصان زیادہ ہے بخلاف ہر کسی چیز و نشانہ کا ظاہر ہوتا ہے۔ اور سعید بن جبیر کی روایت ابن عباس سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے لوگوں سے مراد وہ لوگ ہوں جو دنیا کے حالات و معاملات سے ناآشنا تھے اور دنیا میں آفات و عوارض کے لئے جو قدرت کی طرف سے اسباب موجود ہیں وہ لوگ ان سے بالکل غافل اور بے خبر تھے البتہ (وہ اپنی فطری سادگی کی بنا پر) یہ نہیں جانتے تھے کہ اس دنیا کیا ہے؟ جادو منتر کیسے ہوتا ہے؟ اور دوا دارو، چیزوں کے قائم مقام اور متبادل بھی کچھ نہیں جانتے تھے سوائے اللہ سے دعا مانگنے اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کے۔

(اور اس مذکورہ امکان اور احتمال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے) جو نبی کریم سے مروی ہے۔

"اکثر اهل الجنة البله"

اہل جنت کی اکثریت سادہ لوح بھولے بھالے ہوں گے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا کی لذات سے اور دنیا کی زینت سے اور اس میں جو دھوکے ہیں اور مکر و فریب ہیں ان سے غافل تھے وہاں سے بھولے بھالے تھے۔ ان کو نہیں جانتے ہوں گے۔

(ایسی ہی نیک خواتین کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں۔)

ان الذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات (النور ۲۳)

بے شک وہ لوگ جو پاک دامن (گناہ سے اور بدکاری سے) ناواقف بے خبر صاحبان ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں کو غافلات فرمایا ہے یعنی جو بدکاری سے غافل ہیں جن کا اس طرف دھیان بھی نہیں ہے۔ (مترجم)

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت میں غافلات سے وہ عورتیں مراد لی ہیں جن کو بدکاری کی تہمت لگائی ہے حالانکہ وہ تو اس کو سوچتی تک نہیں ہیں۔ اور نہ ہی بے حیائی کا تصور کبھی ان کے دل میں گذرا ہے اور نہ ہی انہیں اس بات کی ہمت ہو سکتی ہے۔ (جسم تصور سے دیکھئے اور سوچئے کہ وہ برائی سے بے دھیان اور غافل عورتیں کیسی سادہ اور بھولی بھالی ہوں گی؟) ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں تعریف فرمائی ہے کہ وہ لوگ بھی مذکورہ چیزوں سے غافل اور بے خبر ہوں گے معالجوں کے علاج سے۔ منتر پڑھنے والوں کے منتر اور جادو اور جھاڑ سے اور ان چیزوں میں سے کسی چیز کو وہ اچھا بھی نہیں سمجھتے ہوں گے اور نہ ہی اس کو استعمال کریں گے ایسے ہی ستر ہزار بغیر حساب

(۱۱۲۳) اخرجه البخاری (۸/۱۳۰) و مسلم (۱/۱۹۹، ۲۰۰) من طریق هشیم به.

حساب کے جنت میں جائیں گے۔

(یعنی اس حدیث میں ان لوگوں کی تعریف مذکور ہے۔ ورنہ بعض مواقع پر تو داغ دلوانا یا دوا ثابت ہے۔ (مترجم)

چنانچہ اس کے جواز پر اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت

- اسعد بن زرارہ صحابی کو کانٹا چبھ جانے کی وجہ سے داغ دیا تھا یا دلوایا تھا۔
- ... اور ایک دوسرے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا تھا اس نے ان کی رگ کاٹی تھی پھر اس کو داغ دیا تھا۔ یہ واقعے داغ دینے کی رخصت پر دلیل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۱۱۶۴: ... پھر تحقیق ہم نے روایت کی ہے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الشفاء فی ثلاثة. فی شرطة محجم، او شربة عسل، او کیة بنار، وانا انهی امتی عن الکی.

تین چیزوں سے شفا ہے۔ ● یا پچھنے لگانے سے۔ ● یا شہد پینے میں۔ ● یا آگ کے ساتھ داغ دینے میں۔

اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے روکتا ہوں۔

یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کے قصے کے بعد ہی ارشاد فرمایا ہے۔ اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ ابی بن کعب کے قصے کے بھی بعد یہ نہی وارد ہوئی ہو۔ واللہ اعلم۔ مگر بطور تنزیہ ہے بطور تحریم نہ ہو۔ کیونکہ صحیح میں حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطة حجام، او شربة عسل، او لذعة بنار، وما احب ان اکتوی.

اگر کسی چیز میں تمہاری دواؤں میں سے خیر (شفا) ہے تو وہ پچھنے لگانے والے کے پچھنے میں، یا شہد کا گھونٹ پینا، یا آگ کا داغ

(یعنی داغ لگانا) اور میں آگ کے ساتھ داغ دینے کو پسند نہیں کرتا۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہ نہی تنزیہ پر مبنی ہے۔ (یعنی نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا

۱۱۶۵: ... ہم نے روایت کیا ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا تھا۔

مگر اس کے باوجود ہم نے داغ دیئے لہذا ہم نہ ہی کامیاب ہوئے نہ ہی فلاح پائی۔"

اس روایت میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے۔ کیونکہ اگر نہی تحریمی ہوتی تو عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہونے کے باوجود داغ نہ دیتے، ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ نہی تنزیہی تھی لہذا انہوں نے مکروہ اور غیر مناسب کا ارتکاب کیا لہذا ان سے وہ فرشتہ الگ ہو گیا جو انہیں سلام کرتا تھا لہذا وہ اس پر شرمندہ ہو گئے تھے۔ اسی لئے انہوں نے وہ قول کیا جو اوپر مذکور ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا تھا ہم نے داغ دینے کا کام کیا لہذا ہم ناکام ہوئے۔

(۱۱۶۴): اخرجہ البخاری (۱۰/ ۱۳۶) فتح من طریق سالم الافطس عن سعید بن جبیر بہ.

ہم نے ان احادیث کی سندیں جو احادیث داغنے اور جھاڑ پھونک اور دوا کے بارے میں آئی ہیں کتاب السنن کبریٰ کے چوتھے حصہ میں ذکر کر دی ہیں۔

پرندوں کے ساتھ نیک فال یا بدشگونی پکڑنا

بہرحال باقی رہا پرندوں کے ساتھ نیک یا بد فال پکڑنا۔ وہ اس طرح ہوتا تھا کہ لوگ جب کسی کام کے لئے گھر سے نکلتے تو کسی پرندے کو اس کے آشیانے سے اڑاتے تھے پھر وہ اگر دائیں طرف اڑ جاتا تو اسکے ساتھ نیک فال پکڑتے اور جہاں جانا ہوتا چلے جاتے اور اگر پرندہ بائیں طرف اڑ جاتا تو اس سے بدشگونی پکڑتے اور اپنے کام کے لئے نہ جاتے بلکہ بیٹھ جاتے (یہ سوچ کر کہ اب کام نہیں ہوگا) چنانچہ یہ سب اہل جاہلیت کے افعال وخیالات ہیں جنہیں وہ لازم سمجھتے تھے اور تدبیر وتصرف کی نسبت خدا کی طرف نہیں کرتے تھے۔ اہل اسلام میں سے جو شخص اس طرز پر کرے گا وہ تنبیہ اور سزا کا مستوجب ہوگا تعریف وثنا کا نہیں۔

۱۱۶۸: ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو سلمہ بن کہیل نے ان کو عیسیٰ بن عاصم نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الطیرۃ شرک وما منا الا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل.

بدشگونی پکڑنا شرک ہے اور ہم میں سے کوئی بھی اس سے نہیں بچ سکتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو توکل سے دور کر دیتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ بدشگونی پکڑنا شرک ہے اس طرز پر جس پر اہل جاہلیت اس کا عقیدہ رکھتے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا "وما منا الا"۔ اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے۔ اور آپ کا یہ قول کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر ہ مطلب ہے کہ ہر ایک کے دل میں اس میں سے کچھ نہ کچھ واقع ہے اس میں سے یعنی بدشگونی سے واقع ہو چکا ہے تو عادت جاری ہے اس کی بنا پر اور تجربہ جو کچھ بتاتا ہے اس کی بنا پر لیکن (ہم میں سے ہر بندہ) اس پر مطمئن نہیں ہوتا اور اس پر پکا نہیں ہوتا بلکہ اپنے اعتقاد کو درست کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی تصرف کرنے والا نہیں ہے لہٰذا ہم میں سے ہر وہ بندہ جس کے دل میں یہ بدشگونی آتی ہے۔ (اس خیال کو جھٹک دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرتا ہے اور اس کے ساتھ شر سے پناہ مانگتا ہے اور اپنے کام پر اور ارادے پر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جاری رہتا ہے۔ جیسے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا رأیت من الطیرۃ ما تکرہ فقل اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک

کہ جب کسی بات کی بدشگونی تیرے سامنے آئے جسے تو ناپسند کرتا ہے تو یوں کہہ دے اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لاتا ہے اور برائیوں کو تو ہی دفع کرتا ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف تیری طرف سے ہے۔

ہم نے کتاب السنن میں کچھ اسی طرح کی احادیث ذکر کر دی ہیں۔

(۱۱۶۸) اخرجہ ابو داود (۳۹۱۰) والترمذی (۱۶۱۴) وابن ماجہ (۳۵۳۸) والحاکم (۱/۱۸) من طریق سلمۃ بن کہیل بہ وقال الترمذی حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث سلمۃ بن کہیل وقال الترمذی سمعت محمد بن اسماعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول فی ھذا الحدیث وما منا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل قال سلیمان ھذا عندی قول عبداللہ بن مسعود وما منا

۱۱۶۸..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن علی محمد سبیعی نے آخری روایت میں ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو بشر بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن عتبہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ لاطیرۃ وخیرھا الفال بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور اس سلسلے کی اچھی چیز نیک فال (یعنی نیک گمان کرنا) ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا الفال یارسول اللہ کہ فال کیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم

نیک کلمہ جسے تم میں کوئی سنے۔

بخاری ومسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے ابوالیمان کی شعیب بن ابی حمزہ کی روایت سے۔

اسلام میں نیک فال کی حیثیت

۱۱۶۹..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن راشد نے ان کو سہل نے میرا خیال ہے کہ وہ ابن بکار ہے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سمع کلمۃ من رجل فاعجبہ فقال قد اخذنا فالک من فیک.

ایک آدمی سے ایک جملہ سنا جو آپ کو پسند آیا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تیری نیک فال لی ہے تیرے منہ سے (یعنی چونکہ تیرے منہ سے اچھی بات سنی ہے اور تیرے منہ سے اچھی بات نکلی ہے انشاء اللہ اچھائی ہوگی۔)

۱۱۷۰..... ہمیں خبر دی ہے علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے باپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی سے بدشگونی نہیں پکڑتے تھے اور آپ جب کسی غلام کو یا کسی عامل کو یا نمائندے کو سفر میں بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور یہ خوشی آپ کے چہرہ اقدس پر دکھائی دیتی اور اگر اس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تو ناپسندیدگی چہرے پر محسوس کی جاتی۔ اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے اگر اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی چہرے پر نظر آجاتی اگر کسی بستی کا نام ناپسند کرتے تو بھی ناپسندیدگی نمایاں نظر آتی۔

بدشگونی سے بچنے کی دعا

۱۱۷۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی بن موئل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب ابو احمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو عروہ بن عامر نے وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدشگونی پکڑنے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا:

احسنھا الفال ولا ترد مسلما فاذا رأیت من الطیرۃ ما تکرہ فقل

(۱۱۶۸)..... اخرجہ البخاری (۱۷۸/۷) ومسلم (۱۷۴۶/۴) من طریق أبی الیمان عن شعیب. بہ

(۱۱۶۹)..... اخرجہ ابوداود (۳۹۱۷) واحمد (۳۸۸/۲) من طریق وھیب عن سھیل عن رجال عن أبی ھریرۃ.

(۱۱۷۰)..... اخرجہ ابوداود (۳۹۲۰) واحمد (۳۴۷/۵) من طریق ھشام. بہ

(۱۱۷۱)..... اخرجہ ابوداود (۳۹۱۹) من طریق سفیان عن حبیب بن أبی ثابت. بہ

بڑھ جاتے ہیں پھر کعب نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان بدشگونی لینے کے بعد بھی اس کام کو جاری رکھے تو یہ دعا کرے۔

اللهم لا طير الا طيرك ولا خير الا خيرك ولا رب غيرك.

اے اللہ تیرے شگون کے سوا کوئی شگون نہیں ہے اور تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں ہے اور تیرے سوا دوسرا کوئی رب نہیں ہے۔

کعب یہ کہہ کر خاموش ہو گئے تو عبداللہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا بک۔ گناہ سے پلٹنا اور نیکی کی طاقت رکھنا بھی تیرے فضل کے ساتھ ہے کعب نے کہا کہ یہ جملہ عبداللہ نے کہا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک یہ قول توکل کی اصل ہے اور جنت میں بندے کے لئے خزانہ ہے۔ یہ مذکورہ دعا پڑھ کر بدشگونی پیدا ہونے کے بعد یہ پڑھ کر پھر بھی جاری رہتا ہے تو اس کو کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچاتی۔ عبداللہ نے کہا آپ یہ بتائیے کہ اگر کوئی انسان اس ارادے پر جاری نہ رہے اور ارادے کو ترک کر دے؟ تو کعب نے کہا اس نے اپنے دل کو شرک کا کھانا کھلایا۔

ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کا مہر نبوت دیکھنا

۱۱۸۱ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابو رمثہ نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اچانک دیکھا تو آپ کے کندھے کے پیچھے سیب کی شکل جیسی کچھ بڑھا ہوا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ۔ میں طبیب کا کام کرتا ہوں آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کا علاج کر دوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

طبيبها الذي خلقها

اس کا طبیب اور معالج وہی ذات ہے جس نے اس کو بنایا تھا۔

امام احمد بن حنبل کی تشریح

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاج سے اس لئے منع فرمایا تھا کہ وہ چیز مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نشانیاں آپ کی صفت میں مذکور ہیں یہ ان میں سے ایک تھی۔

اللہ تعالیٰ پر توکل بھروسہ روزی کا باعث ہے

۱۱۸۲:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمن نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے انہوں نے سنا عبداللہ بن ہبیرہ سے اس نے سنا ابوتمیم جیشانی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن داؤد حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن انس قرشی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن ہبیرہ نے ان کو ابوتمیم جیشانی نے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

(۱۱۸۰) اسناده: ابو كثير المصري له ترجمة في التقريب روى له مسلم وغيره.

(۱۱۸۱) اخرجه ابو داود (۴۲۰۷) واحمد (۲/۲۲۷ و ۲۲۸) من طريق اياد بن لقيط به.

ولفظ ابي داود: والله الطبيب بل انت رجل رفيق. طبيبها الذي خلقها

لو توكلتم على الله حق توكله لرزقتم كما يرزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا

کہ اگر تم اللہ پر ایسا توکل اور بھروسہ کرو جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق دیا جائے گا جیسے پرندے کو رزق دیا جاتا ہے

صبح کرتا ہے خالی پیٹ بھوکا ہوتا ہے شام کرتا ہے پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ بعض کی ایک روایت میں ہے۔

اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دیتا ہے جیسے وہ پرندے کو رزق دیتا ہے صبح کرتا تو بھوکا خالی پیٹ ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

۱۱۸۳۔ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا علاوہ ازیں دوسری اسناد کی مثل ہونے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

بے شک تم لوگ اگر اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندے کو رزق دیتا ہے صبح کو بھوکا ہوتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ کمانا چھوڑ کر بیٹھ جائے بلکہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے رزق کی تلاش کرے اس لئے کہ پرندے سے تشبیہ دی گئی ہے اور پرندہ پر توڑ کر نہیں بیٹھتا ہے بلکہ جب صبح کرتا ہے تو اپنے رزق کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اگر اللہ پر توکل کریں رزق کی تلاش میں جانے میں آنے میں کام کرنے میں اور یہ خیال کریں کہ خیر اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کی طرف سے ہے تو جب واپس آئیں گے تو سلامتی کے ساتھ آئیں گے اور مال لے کر آئیں گے جیسے پرندہ صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتا ہے لیکن لوگ جاتے ہیں تو اپنے قوت بازو پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں اپنی مضبوطی پر اعتماد کرتے ہیں اور جا کر خیانت اور دھوکہ کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور خیر خواہی نہیں کرتے ہیں۔ یہ تمام اللہ پر توکل کے خلاف ہیں

۱۱۸۴۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد سراج نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد نے ان کو محمد بن اسحاق سراج نے ان کو ابو کریب نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابو نجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں

ولا تتبدلوا الخبيث بالطيب (النساء)

پاک مال کے بدلے میں خبیث مال ناپاک مال نہ لیجئے (یا اچھے مال کے بدلے میں برا مال نہ لیجئے)۔

حضرت مجاہد نے فرمایا کہ رزق حلال کے تیرے پاس آنے سے قبل جو تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے رزق حرام میں جلدی نہ کیجئے اس آیت

(۱۱۸۲ ۔ ۱۱۸۳) اخرجه الترمذي (۲۳۴۴) من طريق حيوة بن شريح به

واخرجه ابن ماجة (۴۱۶۴) من طريق عبد الله بن هبيرة به

وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو تميم الجيشاني اسمه عبد الله بن مالك.

(۱۱۸۴) عزاه السيوطي في الدر المنثور (۲/۱۱۷) الى عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم والمصنف.

اخرجه ابن جرير الطبري (۴/۱۵۳) من طريق سفيان به بلفظ الحرام مكان الحلال

ومن طريق عيسى عن ابن ابي نجيح عن مجاهد بلفظ "الحلال بالحرام".

سے یہ مراد ہے۔

اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے کوئی نہیں مرے گا

۱۱۸۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو خبر دی ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب نے ان کو مطلب بن حنطب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں حکم دے دیا ہے۔ اور میں نے ایسی بھی کوئی چیز نہیں چھوڑی اللہ نے جس چیز سے تمہیں روکا ہو مگر میں نے بھی اس سے تمہیں منع کر دیا ہے۔ بے شک جبرائیل امین نے میرے دل میں یہ بات پھونک دی ہے کہ ہرگز کوئی نفس نہیں مرے گا اس وقت تک جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے لہٰذا طلب اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو۔

۱۱۸۶: ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل شافعی نے ان کو اسحٰق بن بنان انماطی نے ان کو ہیثم بن ولید بن شجاع نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ رزق مؤخر یا رکا ہوا نہ سمجھو اس لئے کہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق کے آخری لقمے تک نہ پہنچ جائے لہٰذا اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور رزق کی تلاش میں خوبصورت طریق اختیار کرو یعنی حلال کو طلب کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔

تشریح:..... اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق کی تلاش کا حکم دیا ہے مگر آپ نے طلب میں اجمال کا حکم دیا ہے (یعنی خوبصورت طریقہ) اور خوبصورت طلب اور تلاش یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے رزق حلال تلاش کرے۔ حرام طریقے سے رزق تلاش نہ کرے، اور تلاش رزق میں نہ تو اپنی قوت بازو پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور نہ ہی اپنے حیلے اور اپنی تدبیروں پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی فرمانا

۱۱۸۷: ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی نے ان کو زہری نے ان کو ایک آدمی نے بنی سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا چنانچہ میرے والد نے میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱۱۸۵) أخرجه المصنف من طريق الشافعي في مسنده (ص ۲۳۳)

وأخرجه المصنف في كتاب الأسماء والصفات (ص ۱۹۹) عن أبي سعيد بن أبي عمرو في آخرين عن أبي العباس محمد بن يعقوب به

(۱۱۸۶) أخرجه الحاكم (۴/۲) من طريق عبد الله بن وهب به

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

وانظر السنة لابن أبي عاصم (۱/۱۸۳)

(۱۱۸۷) أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۸۹۸) من طريق الزهري عن رجل من بلي به بلفظ.

إذا أردت أمرا فعليك بالتؤدة حتى يريك الله منه المخرج أو حتى يجعل الله لك مخرجا

سرگوشی کی۔ واپس آنے پر تو میں نے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ نے آپ سے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ جب کسی کام کا ارادہ کریں تو اپنے اوپر صبر کو لازم کر لیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی راستہ اور فراخی فرمادیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۱۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو علی بن بندار نے ان کو محمد بن احمد بن یحییٰ ترمذی نے ان کو ابو حفص عمر بن عمیرہ تمیمی نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو العباس بن کیال نے ان کو علی بن سعید نے ان کو صنعانی نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابو دنیا نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ہے ابن ابی مریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو عیاش بن عباس نے ان کو عبدالملک بن مالک غفاری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ ان کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے ان کو خالد بن رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا تجھے زیادہ فکر و غم کرنے کی ضرورت نہیں ہے

(۱۱۸۸)... قال العراقي كما في إتحاف السادة (۸/۱۶۹) ورواه أبو نعيم من حديث خالد بن رافع وقد اختلف في صحبته ورواه الأصبهاني في الترغيب والترهيب من رواية مالك بن عمرو المعافري مرسلا

قال الزبيدي:

وقد رواه ابن منده في المعرفة والديلمي وابن النجار من حديث ابن مسعود ورواه عبد الله بن أحمد في زوائد الزهد والخرائطي وابن أبي الدنيا وأبو نعيم والبيهقي وابن عساكر من حديث مالك بن عبد الله المعافري

ورواه البغوي وابن قانع وابن أبي الدنيا وأبو نعيم والبيهقي وابن عساكر من حديث خالد بن رافع وقال البغوي ولا أعلم له غيره ولا أدري له صحبة أم لا.

ورواه ابن يونس في تاريخ من دخل مصر من الصحابة من طريق عياش بن عباس عن أبي ... المعافري وبعضهم مالك بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم نظر إلى ابن مسعود فقال لا تكثر همك ما يقدر يكون وما ترزق يأتيك.

وقال الحافظ في الإصابة. خالد بن رافع ذكره البخاري فقال يروي عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنه مالك بن عبد الله

وقد ذكره ابن حبان فقال يروي المراسيل

وأخرج حديثه ابن منده من طريق سعيد بن أبي مريم عن نافع بن يزيد المصري عن عياش عن عبد الله المعافري أن جعفر بن عبد الله بن الحكم حدثه عن خالد بن رافع أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره

قال سعيد وحدثنا يحيى بن أيوب وابن لهيعة عن عياش عن مالك بن عبد الله قال ابن منده وقال غيره عن عياش عن جعفر عن مالك مثله

ورواه البغوي من رواية سعيد عن نافع وذكر الاختلاف في صحبة خالد.

وأخرجه ابن أبي عاصم من طريق سعيد بن أبي أيوب عن عياش بن عباس عن مالك بن عبد الله المعافري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره، ولم يذكر خالد بن رافع والاضطراب فيه من عياش بن عباس فإنه ضعيف

وقال في ترجمة مالك بن عبد الله المعافري قال ابن يونس ذكر أنه شهد فتح مصر له رواية عن أبي ذر روى عنه أبو قبيل وقال أبو عمر روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا تكثر همك ما يقدر يكن وما ترزق يأتك.

قال الحافظ هذا الحديث أخرجه ابن أبي خيثمة وابن أبي عاصم في الوحدان والبغوي كلهم من طريق أبي مطيع معاوية بن يحيى عن سعيد بن أيوب عن عياش بن عباس القتباني عن جعفر بن عبد الله بن الحكم عن مالك بن عبد الله المعافري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقال البغوي لم يروه غير أبي مطيع وهو متروك الحديث.

وأخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق من طريق أخرى عن القتباني فقال عن مالك بن عبادة الغافقي.

آتے ہیں اور قرآن کو سنتے ہیں جیسے تھکے ہارے (یعنی وضو کے) ان کے آزاد شدہ بھی آزاد نہیں ہوں گے۔ (یعنی جہنم سے نہیں بچیں گے۔) یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس میں اس لفظ کا مفہوم ہے جو مرفوع حدیث سے ثابت ہے۔

کمزور اور عورت کا جہاد اور رزق میں فراوانی کے اسباب

١٩٧: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبد الجلیل بن عاصم مدینی نے ان کو ہارون بن یحییٰ حاطبی نے ان کو عثمان بن عمر بن خالد نے اور ایک دفعہ یوں کہا عثمان بن خالد بن زبیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے باپ نے ان کو علی بن ابو طالب نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیکی کرنا اور احسان کرنا، بدکاری و شریف الاصل کی طرف سے ہوتا ہے اور کمزوری کا جہاد (حج) کرنا ہے اور عورت کا جہاد اپنے شوہر کی خدمت کرنا (یا اس کے لئے آراستہ ہونا ہے) شوہر سے محبت اور دوستی کرنا آدھا دین ہے۔ جو انسان میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔ صدقہ کے ساتھ رزق (اترو اتو) آگے زیادہ کرو۔ صدقہ کر کے رزق بڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ مومن کا رزق ایسی جگہ سے بنائے جہاں سے وہ خیال و گمان کرتے ہیں (بلکہ ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (مترجم)

ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (خرچ میں) میانہ روی کرتا ہے تنگ دست نہیں ہوتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ہم نے صرف اسی اسناد کے ساتھ اسی طرز پر محفوظ کیا ہے اور یہ اسی اعتبار سے ضعیف ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو۔ اس فقرے کا مفہوم یوں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ ان کے سارے رزق ایسی جگہ سے ہوں جہاں سے ان کا گمان ہے اور یہ معاملہ فی الحقیقت اسی طرح ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے (زیادہ تر) بندوں کو رزق ایسی ہی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے وہ اس کا خیال کرتے ہیں۔ جیسے تاجر کو رزق اس کی تجارت سے دیتا ہے۔ کسان کو رزق اس کی کھیتی سے دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور کبھی ان کو ایسی جگہ سے بھی رزق دیتا ہے جہاں سے ان کو خیال و گمان نہیں ہوتا۔ جیسے وہ آدمی جس کو کوئی کان مل جاتی ہے یا کوئی خزانہ مل جاتا ہے۔ یا اس کا کوئی قریبی رشتے دار فوت ہو جاتا ہے اور وہ اس کا وارث بن جاتا ہے۔ (اور یوں اس کو رزق مل جاتا ہے) یا رزق دیا جاتا ہے بغیر شکل دکھلانے اور بغیر سوال کے۔ اور ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ کی کوئی جد و جہد اور کوشش سے کے نظر نہیں ہوتا۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے اور اپنے بندوں کے

---

(١٩٧) عزاه السيوطي في جمع الجوامع (١٠٠٢٢) إلى العسكري في الأمثال والبيهقي في الشعب

ونقل السيوطي أن البيهقي قال: ضعيف بمره

قال ابن عبد البر في التمهيد

عثمان بن خالد ولا أعرفه ولا الزبيري عنه

وقال الحافظ في اللسان

أما عثمان فذكره ابن حبان في الثقات وهارون ذكره العقيلي في الضعفاء (٣/٣٦١)

لئے ایک طریقہ بیان فرمایا ہے لوگوں کے۔ نیز ان کے مطلوب ومقصود کے لئے اسباب بنائے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اسی راستے پر چلیں اور اپنے مقصود تک پہنچنے کے لئے اللہ پر بھروسہ کریں اس طریقے سے انحراف نہ کریں اور توکل کو اسباب سے الگ نہ کریں۔ ان احادیث میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہمارے قول کو غلط ثابت کرے۔

۱۱۹۸ ..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو علی بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو شبابہ نے ان کو ورقاء نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں:

اہل یمن حج کرنے آتے تھے مگر سامان سفر تیار نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مکہ کا قصد بلا زاد کرتے اور لوگوں سے سوال کرتے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وتزودوا فان خیر الزاد التقوی (البقرہ ۱۹۷)

سامان سفر تیار کر لیا کرو بے شک بہترین سامان سفر تقویٰ ہے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں یحییٰ بن بشر سے اس نے شبابہ سے روایت کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ آیت مقدسہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے زائرین کو بھی سامان سفر تیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور پھر ارشاد فرمایا:

ان خیر الزاد التقوی

بہترین سامان سفر تقویٰ ہے۔

یعنی بے شک بہترین سفر وہ ہے جو اپنے مالک کو تقویٰ دے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہترین سفر خرچ تقویٰ ہے کا مطلب ہے کہ لوگوں کے سفر خرچ پر بھروسہ نہ کرے کہ پھر ان کو تکلیف پہنچانے اور ان کے لئے تنگی کرے۔ جو شخص دیہات میں بغیر سفر خرچ کے داخل ہوتا ہے توکل کرنے والا۔ وہ یہ امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا بندہ گزارے گا جو اپنے سفر خرچ سے اس کے ساتھ ہمدردی کرے گا یہ بعید والی چیز ہے اللہ تعالیٰ نے آیت میں جس سے منع کرنے کا اشارہ فرمایا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس کے مستحب ہونے کا کوئی معنی نہیں ہے بلکہ مستحب یہی ہے کہ یا تو سفر خرچ تیار کرے ورنہ اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک سفر خرچ موجود نہ ہو جائے۔

۱۱۹۹ ..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن معاویہ نے قیسرانی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو ابن ثوبان نے مسح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابومنیب جرشی نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرماتے

(۱۱۹۸) أخرجه البخاري (۳/۳۸۳ و ۳۰۵ فتح) عن يحيى بن بشر عن شبابة به.

(۱۱۹۹) أخرجه أحمد (۲/۵۰، ۹۲) عن أبي النضر به

وقال الهيثمي في المجمع (۵/۲۶۷) رواه الطبراني وفيه عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وثقه ابن المديني وأبو حاتم وغيرهما وضعفه أحمد وغيره وبقية رجاله ثقات.

وقال الهيثمي (۶/۴۹) رواه أحمد وفيه عبد الرحمن بن ثابت وثقه ابن المديني وغيره وضعفه أحمد وغيره وبقية رجاله ثقات.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

بعثت بین یدی الساعۃ بالسیف حتی یعبد اللہ وحدہ لاشریک لہ وجعل رزقی تحت ظل رمحی

وجعل الذلۃ والصغار علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فھو منھم۔

میں قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اس وقت تک کے لئے (تلوار استعمال کروں) جب تک کہ اللہ تعالیٰ اکیلے کی عبادت کی جانے لگے اس کے ساتھ کوئی شریک نہ کیا جائے۔ اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے بنا دیا گیا ہے اور ذلت و رسوائی ان کے لئے مقرر کر دی گئی ہے جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو بھی جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

یہ ابو عبداللہ کی روایت کے الفاظ ہیں اور ابن یوسف کی روایت میں و من تشبہ بقوم فھو منھم کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ اگر صبر کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ رزق کا انتظار کرتے رہنا اس کو طلب کرنے اور مانگنے سے افضل ہوتا بایں وجہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دے رکھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو دو صورتوں میں سے افضل صورت سے محروم نہ کرتے اور غیر افضل اور ارذل اور کمتر صورت اپنے رسول کو پیش نہ آنے دیتے۔ شیخ حلیمی نے اپنے اس موقف پر ابو الہیثم بن تیہان کے واقعے سے حجت پکڑی ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اور فاروق تینوں کے جب سخت بھوک لگی تھی تو تینوں بزرگ ابو الہیثم کے گھر چلے گئے تھے اور اس نے تینوں کو کھانا کھلانے کی سعادت حاصل کی تھی۔

امام احمد بن حنبل کا موقف

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو کتاب دلائل النبوۃ کی چوتھی جلد میں ذکر کر دیا ہے۔ اور اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ جس شخص کو کھانے کی مجبوری پیش آ جائے اور کھانا اس کو نہ مل سکے اور کوئی شخص اس کے حال سے واقف بھی نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ کسی ایسے بندے کو اپنی حالت بیان کر دے جس کے بارے میں اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اس کی ضرورت پوری کر سکتا ہے مگر یہ کہ خاموش رہے اور زبردستی صبر کرے۔ (تو کوئی حاجت پوری کرے گا۔)

فراخی رزق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

۱۴۰۰ ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب عدل نے اور احمد بن محمد بن عبداللہ قطان نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ابو حرب بن ابو الاسود نے ان کو طلحہ بصری نے وہ کہتے کہ ہم مسلمانوں میں سے کوئی شخص جب مدینے میں آتا تو اگر اس کی وہاں کسی کے ساتھ جان پہچان ہوتی تو اس کے پاس پہنچ جاتا اور اگر کسی کے ساتھ جان پہچان نہ ہوتی تو مسجد کے صفہ پر (اصحاب صفہ کے ساتھ) ہی رہنے لگتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ہمیں کوئی پاؤ بھر کھجوریں تقسیم فرماتے تھے اور پہننے کے لئے ریشم کا یا موٹا کپڑا دیتے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو دو آدمیوں یا کئی نے صفہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور آپ کو پکارا یا رسول اللہ کھجور نے ہمارے پیٹوں کو جلا ڈالا ہے (یعنی شدید گرمی کا دن ہے) اور ہمارا لباس جو موٹا ریشم یا اون کا تھا وہ پھٹ گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر کی طرف بڑھے اور اس پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور آپ نے تکلیف کی شدت کو ذکر کیا جو آپ کی قوم کو پہنچی تھی یہاں تک کہ فرمایا، تحقیق مجھ پر اور میرے ساتھی (صدیق) پر ایسا وقت بھی آیا تھا کہ دس دن سے

زیادہ عرصہ گزر گیا تھا کہ میرے لئے اور میرے ساتھی کے لئے کھانے کی کوئی چیز سوائے بریر کے کھانے کے نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حرب سے کہا کہ بریر کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا پیلو کی کھجوریں۔ (یعنی پیلو کے درخت کا پھل ہی کھانے کو میسر تھا اور کچھ نہیں تھا۔

تو ہم لوگ اپنے ان بھائیوں انصاریوں کے پاس آئے اور ان کا زیادہ تر کھانا کھجوریں ہوتی تھیں، انہوں نے ہمیں اس پر شریک کر لیا اور اللہ ہمدردی بخشی اللہ کی قسم اگر میرے پاس تمہارے لئے گوشت اور روٹی میسر ہوتی میں اس کے ساتھ تمہارا پیٹ بھروں گا لیکن وہ وقت قریب ہے کہ تم پاؤ گے کہ تمہارے ایک ایک بندے کے پاس کھانے کا تھال بھرا ہوا صبح کو الگ آئے گا اور شام کو دوسرا آئے گا۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ سے لوگوں نے پوچھا کیا ہم لوگ آج بہتر ہیں یا اس وقت بہتر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم لوگ آج بہتر ہو اس دن سے۔ آج تم لوگ ایک دوسرے سے شدید محبت کرتے ہو اور اس وقت تمہارا بعض بعض کی گردنیں مارے گا (یعنی تم لوگ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرو گے) میرا اندازہ ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دوسرے سے شدید بغض رکھو گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام احمد حنبل فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب صفہ بھوک پر صبر نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی جو خواہش اور آرزو تھی اس سے انہوں نے رسول اللہ کو آگاہ کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حالت تبدیل فرمائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کا اس کی اس بات کا انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو ایسا جواب دیا تھا جس سے ان کی تسکین فرمائی تھی تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی حاجت آن پڑے تو اس کو دوسرے انسان سے طلب کرنا توکل علی اللہ کے منافی نہیں ہے جبکہ طلب کرنے والا اللہ پر توکل کرتے ہوئے طلب کرے کہ میرے مطلوب اور مقصود میں کامیابی اللہ تعالیٰ ہی عطا کرے گا (اور یہ طلب اسباب کو اختیار کرنے کی حد تک ہے)۔

ایک صحابی کی بھوک کی شکایت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے معاش کا انتظام کرنا

۱۲۰۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اخضر بن عجلان نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں۔

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی پھر وہ واپس لوٹ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس ایک گھرانے والوں کی طرف سے آیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کی طرف لوٹ کر جاؤں گا تو ان میں سے ایک نہ ایک بھوک سے مر چکا ہوگا۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا آپ جائیں کیا آپ کے پاس کوئی شئی موجود ہے تو لے کر آئیں۔ فرمایا کہ وہ چلا گیا اور جا کر ایک ٹاٹ اٹھا کر لے آیا اور ایک پیالہ اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ ٹاٹ ہے کچھ تو اس میں سے نیچے بچھاتے ہیں اور کچھ اوپر اوڑھتے ہیں۔ اور اس پیالے میں سے پانی پیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ ان دونوں چیزوں کو مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں کون

(۱۲۰۰) اخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۱۵/۳ و ۵۳۹/۲)

وقال الحاكم هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه

وقال الذهبي: صحيح سمعه جماعة من داود وهو في مسند أحمد ۳/۴۸۷

واخرجه أحمد (۴۸۷/۳) من طريق عبدالصمد بن عبدالوارث عن أبيه عن داود. به.

(۱۲۰۱) اخرجه المصنف في الآداب للبيهقي (۷۱۵) عن أبي عبدالله الحافظ وأبي سعيد بن أبي عمرو كلاهما عن أبي العباس محمد بن يعقوب به

خرید کرتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں اے اللہ کے رسول۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک دوسرے آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں یا رسول اللہ دو درہم کے بدلے میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں تیری ہے۔ آپ نے اس آدمی کو بلا کر فرمایا جاؤ ایک درہم کے بدلے کلہاڑی خرید کرو اور ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید کرو اس نے ایسا کیا اور حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وادی میں نکل جاؤ کوئی جھاڑی کوئی کانٹا اور کوئی لکڑی نہ چھوڑو (سب کاٹ کر بیچو) اور پندرہ دن کے بعد میرے پاس آنا کہتے ہیں کہ وہ چلا گیا۔ چنانچہ اس کو دس درہم مل گئے واپس لے کر آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پانچ درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید لے اور پانچ درہم کے کپڑے خرید لے اپنے گھر والوں کے لئے۔ عرض کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے جو حکم فرمایا تھا اللہ نے میرے لئے اس میں برکت دی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو قیامت کے دن آتا اور تیرے چہرے پر مانگنے کا داغ ہوتا مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لئے مناسب ہے درد دینے والے خون کے لئے یا پریشان کرنے والے قرض کے لئے یا کوٹ دینے والے فقر کے لئے (مراد ہے بہت زیادہ محتاجی۔)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں کمانے کا حکم ہے اور سوال کرنے مانگنے سے نہی ہے خصوصاً جب کہ کمانے پر قادر ہو۔

۱۲۰۲۔۔۔ ہم نے کتاب السنن میں نبی کریم سے جو روایت کی ہے وہ حدیث بھی اس مفہوم کو بیان کرتی ہے حدیث یہ ہے:

لاتحل الصدقة لغنی و لا لذی مرة سوی

کہ مالدار کے لئے صدقہ لینا حلال نہیں ہے اور صحت مند تندرست آدمی کے لئے بھی حلال نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

صدقہ میں غنی اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے اور صحت مند کمانے والے کے لئے بھی کوئی حق نہیں ہے۔ اگر انسان پر کمانا لازم نہ ہوتا۔ تو اپنی حالت کو اپنے نفس پر ہی مارتا اس لئے کہ صدقہ لیتا تو اس پر کمائی پر قدرت کے باوجود حرام ہے۔

۱۲۰۴۔۔۔ اور ہم نے تمام توکل کرنے والوں کے سردار اور رب العالمین کے تمام رسولوں کے سردار سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال فئی میں سے (جو اللہ تعالیٰ ان پر فئی فرماتے تھے) سال بھر کا خرچہ اپنے گھر والوں کا رکھ لیتے تھے اس کے بعد باقی جو کچھ بچتا اس کو بیت المال کے دیگر مصارف میں لگاتے تھے۔

۱۲۰۵۔۔۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور میں مقابلے کے لئے جب دشمن کے سامنے آئے تو آپ کے جسم پر دو زرہیں تھیں۔

فتح مکہ کے دن آپ مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو اس کے سر پر لوہے کا خود تھا۔

۱۲۰۶۔۔۔ مکرر ہے۔ اور ہم نے یہ بھی روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں موچ آ جانے کی وجہ سے سینگی لگوا کر خون نکالا تھا۔

(۱۲۰۲)۔۔۔ اخرجه المصنف فی السنن الکبری (۷/۱۳)۔

(۱۲۰۴)۔۔۔ اخرجه ابن ابی شیبة (۱۲/۳۳۱) واحمد (۱/۴۹) من حدیث عمر رضی اللہ عنه قال

کانت اموال موالی بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسوله مما لم یوجف علیه المسلمون بخیل ولا رکاب فکانت للنبی صلی اللہ علیه وسلم خاصة فکان یحبس منها لنفقة سنة وما بقی جعله فی الکراع والسلاح عدة فی سبیل اللہ

(۱۲۰۶)۔۔۔ اخرجه ابوداود (۳۸۵۵) والترمذی (۲۰۳۸) وابن ماجة (۳۴۳۶) من حدیث اسامة بن شریک.

وقال الترمذی حسن صحیح

امراض میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کرنا اور کرانا

۱۲۰۷۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک دوائیں بھی روایت کی ہیں جن کا آپ نے حکم دیا تھا۔ نیز یہ کہ آپ نے فرمایا تھا دوا علاج کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں نازل کی مگر اس کے لئے اللہ نے شفا بھی رکھی ہے۔ سوائے بڑھاپے کے۔

نیز آپ نے دم کرنے جھاڑ پھونک کرنے کا بھی حکم فرمایا تھا۔ اور اس کی اجازت دی تھی۔ اور ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص استطاعت رکھے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے سے چاہیے کہ ضرور نفع پہنچائے۔

صحابہ کے سوال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۲۰۸۔ ابو خزامہ کی ایک روایت میں ہے جس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں جب ہم کسی دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ یا کسی منتر و کلام سے جھاڑ پھونک یا دم کرتے ہیں یا کوئی پرہیز کی چیز جس سے ہم پرہیز کرتے ہیں کیا یہ چیز اللہ کی تقدیر میں سے کسی شئی کو رد کر سکتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہ من قدر اللہ

بے شک یہ سب چیزیں استعمال کرنا خود اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔

ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ابن شہاب سے کہ ابن ابی خزامہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس کے والد نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر آگے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

یہ حدیث اس باب میں اصل ہے اور بنیادی یعنی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ان اسباب کو استعمال میں لائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بیان فرمایا ہے اور ان کے استعمال کی اجازت فرمائی ہے اور استعمال کے وقت وہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ سب چیزیں اسباب محض ہیں مسبب خود اللہ تعالیٰ ہے اور ان کے استعمال کے بعد جو منفعت پہنچے وہ اللہ کی تقدیر سے ہے۔ اگر وہ چاہے تو وہ انسان کو اس سبب کے استعمال کے باوجود نفع سے اور فائدے سے محروم کر دے۔ لہٰذا یقین اور اعتماد دوا پر یا دم وغیرہ پر نہیں ہوگا بلکہ صرف اللہ پر ہوگا اس کا فائدہ پہنچانے کے بارے میں جب سبب موجود ہو نہ کہ دوا موجود ہو بھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی کو نصیحت اور توکل کی تدبیر

۱۲۰۹۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے۔ ح۔ اور ہم کو خبر دی ابو سہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حنب نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن

(۱۲۰۷) اخرجہ مسلم (۴/۱۷۲۹) من حدیث جابر بن عبداللہ۔

(۱۲۰۸) اخرجہ المصنف من طریق الحاکم فی المستدرک (۴/۱۹۹) وقال الذہبی صحیح

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت

۱۲۱۴: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ابن شہاب سے مرسلاً ذکر کیا ہے نبی ﷺ کے بارے میں کہ ان دو مذکورہ آدمیوں سے ایک اپنی حجت اور دلیل میں لاغر اور کمزور ہو گیا یعنی دلیل پیش نہ کر سکا پھر جب فیصلہ دوسرے کے حق میں ہو گیا تو اس نے یہ بات کہی لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا آپ اپنا حق طلب کیجئے اس وقت تک کہ آپ عاجز آ جائیں اگر آپ عاجز آ جائیں تو پھر آپ یہ کہئے

حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

یہ حقیقت ہے کہ تم دونوں کے درمیان فیصلہ تمہارے دلائل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ توکل کو طلب سے الگ کرنا غیر پسندیدہ بات ہے۔

۱۲۱۵: معاویہ بن قرہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم توکل کرنے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم دوسروں کے مال کا سہارا کرنے والے ہو۔ اور بندوں کا سہارا کرنے والے کیا میں تمہیں متوکل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ایک انسان زمین کے پیٹ میں دانہ ڈال دیتا ہے اس کے بعد اپنے رب پر توکل کرتا ہے۔ (ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم متوکلون ہیں مطلب ہے اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم متاکلون ہو یعنی پرائے مال پر نظر رکھنے والے لوگوں کے مال پر تکیہ کرنے والے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۱۲۱۶: ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ تحقیق راستہ واضح ہو چکا ہے۔ نیکیوں اور بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ بنو۔

۱۲۱۷: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو طلق بن غنام نے ان کو مسعودی نے ان کو جواب بن عبیداللہ نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں اے قراء کی جماعت اپنے سر اٹھاؤ کس قدر راستہ واضح ہے خیرات میں نیکیوں میں مسابقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ بنو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدبیر

۱۲۱۸: ... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان آدمی مسجد میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں تیر تھے جن کو جوڑ رہا تھا۔ وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کی راہ میں کون میری مدد کرے گا؟ نافع کہتے ہیں حضرت عمر نے اسے طلب فرمایا چنانچہ آپ کے پاس لایا گیا

(۱۲۱۴) أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱۰/۱۸۱) فقال أخبرنا أبو نصر بن قتادة أنبأنا أحمد بن إسحاق بن شيبان أنبأنا معاذ بن نجدة ثنا كامل بن طلحة ثنا ليث بن سعد ثنا عقيل عن ابن شهاب قال.

اختصم رجلان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أحدهما يهون بحجته ثم يبلغ القضي رسول الله صلى الله عليه وسلم للآخر فقال المقضي عليه حسبي الله ونعم الوكيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي الله ونعم الوكيل يحركه مرتين أو ثلاثا قال اطلب حقك حتى تعجز ... الخ.

(۱۲۱۵) الأثر في المنهاج للحليمي (۲/۱۲) ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ للمنهاج للحليمي (۲/۱۳)

(۱۲۱۸) أيوب هو السختياني.

حضرت عمر نے فرمایا کوئی اس کو مجھ سے اجرت پر اپنی زمین پر کام کرنے کے لئے لے گا؟ چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا اے امیر المومنین میں ان کو مزدوری پر لیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا تم اس کو ہر مہینے کتنی اجرت دو گے؟ اس نے بتایا کہ اتنی اتنی مزدوری دوں گا۔ حضرت نے فرمایا اس کو لے جاؤ تاکہ یہ زمین پر چند مہینے کام کرے۔ اس کے بعد حضرت عمر نے پوچھا ہمارے مزدور نے کیا کیا؟ یعنی مزدور کیسا ہے؟ اس نے کہا مزدور اچھا ہے جناب اے امیر المومنین۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اس مزدور کو لے آنا اور اس کی مزدوری بھی ساتھ لے آنا جو کچھ جمع ہوئی ہے۔ وہ شخص مزدور کو لے آیا اور ایک تھیلی درہم کی بھری ہوئی لے آئے۔ آپ نے اس جوان سے کہا کہ یہ اپنی مزدوری لے لو اگر تم اب چاہو تو جہاد کرو چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

حضرت قیس بن عاصم کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۲۱۹:...ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبید اللہ بن یزید منادی نے ان کو وہب بن جریر بن حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف نے ان کو حکیم بن قیس بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، اور یہ کہ تم میں سے جو بڑا ہو اسی کو سردار بنانا جب تم لوگ ایسا کرو گے تو اپنے آباؤ اجداد کے نائب بن جاؤ گے اور اپنے میں سے چھوٹے کو سرپرست نہ بنانا۔

اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے برابر والوں میں ذلیل وحقیر کر دے گا۔ تم اپنے آپ کو اور مال کو لازم پکڑو اور مال کمانے یا مال بنانے کو بھی اس لئے کہ مال سخی اور شریف کی یاد دہانی کرتا ہے اور سخی کی عزت ہے اور بخیل اور کمینہ خصلت سے بے پرواہ کرتا ہے اور مستغنی کرتا ہے اپنے آپ کو لوگوں سے مانگنے سے بچانا اس لئے کہ سوال کرنا انسان کی خسیس اور ذلیل ترین کمائی ہے اور میں جب مرجاؤں تو مجھ پر نوحے اور بین نہ کرنا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نوحے اور بین نہیں کئے گئے تھے۔ اور مجھے ایسی زمین میں دفن کرنا جہاں بکر بن وائل میرے دفن کی جگہ نہ جان سکیں اس لئے کہ میں دور جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کیا کرتا تھا۔

۱۲۲۰:...ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ سلمان نے ایک وسق (ساٹھ صاع) اناج خریدا۔

بعض نے کہا کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خریدا اور یہ فرمایا کہ:

ان النفس اذا احرزت رزقها اطمئنت

انسان کا نفس جب اپنے رزق کو محفوظ کر لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

۱۲۲۱:...ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد نے ان کو مروان نے ان کو سہل بن ہاشم نے ان کو

(۱۲۱۹)...اخرجه ابو حاتم السجستانی فی (المعمرون والوصایا) ص ۱۳۵

(۱۲۲۰)...اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۱/۲۰۲) من طریق سالم مولیٰ زید بن صوحان قال کنت مع مولای زید بن صوحان فی السوق فمر علینا سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه وقد اشتری وسقا من طعام فقال له زید یا ابا عبد اللہ تفعل هذا وانت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال: ان النفس اذا احرزت رزقها اطمأنت وتفرغت للعبادة وأیس منها الوسواس

واخرجه ابو نعیم ایضا من طریق ابن ابی غنیة عن ابیه عن سلمان ان النفس اذا احرزت رزقها اطمأنت.

(۱۲۲۱)...اخرجه الحلیمی فی المنهاج (۲/۲۱۳) بنحوه.

سے پوچھا گیا کہ کمائی کونسی اچھی اور زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انسان کے اپنے ہاتھ کا کسب یعنی ہنر اور ہر پسندیدہ تجارت۔ یا برکت والی تجارت۔ اسی طرح اس کو راوی نے مرسل ذکر کیا ہے اور اس کو جریر اور محمد بن عبید نے وائل سے مرسل روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے فرمایا بعض نے اس روایت کو مسند کیا ہے غلط ہے جو کہ۔

۱۲۲۶ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو سعید بن عمیر نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسب میں افضل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کسب مبرور۔ یعنی پسندیدہ کام۔ کسب مبرور، مقبول۔ یا وہ کسب جس میں غش ملاوٹ اور بے ایمانی سے کام نہ لیا جائے۔ یعنی ناجائز معنوی حرام ہو۔ اس کو شریک نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲۷ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو وائل بن داؤد نے ان کو جمیع بن عمیر نے ان کو ان کے پھوپھی ابو بردہ نے فرماتے ہیں رسول اللہ سے پوچھا گیا۔ کون سا کسب اور پیشہ اور کمائی پاکیزہ ہے یا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر تجارت جو پسندیدہ ہو یا برکت ہو۔

۱۲۲۸ ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن سراج نے ان کو مطین نے کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کے لئے یہ حدیث ذکر کی اور کہا کہ وہ سعید بن عمیر ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کو مسعودی نے روایت کیا ہے وائل سے اور انہوں نے غلطی کی ہے اس کی سند میں۔

۱۲۲۹ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن نضر نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو مسعودی نے وائل بن داؤد سے ان کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں پوچھا گیا یا رسول اللہ! کون سا کسب اور کمائی پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر برکت والی تجارت (یعنی جس میں اللہ تعالیٰ برکت دے دے)۔

سچا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا

۱۲۳۰ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو کلثوم بن جوشن نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا امین اور مسلم تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(۱۲۲۵) اخرجه المصنف في السنن (۵/۲۶۳) من طريق محمد بن عبيد عن وائل به وقال البيهقي: هذا هو المحفوظ مرسلا. وقال عنه عن سعيد عن عمه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الكسب أفضل قال كسب مبرور.

(۱۲۲۶) أخرجه المصنف من طريق الحاكم في علوم حديث (۲/۱۰) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۲۲۷) أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۱۰) وقال الحاكم: وائل بن داود وابنه بكر ثقتان ولقد ذكر يحيى بن معين أن عم سعيد بن عمير البراء بن عازب. وإذا اختلف الثوري وشريك فالحكم للثوري.

(۱۲۲۹) أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۱۰) وقال الحاكم هذا خلاف ثالث على وائل بن داود إلا أن الشيخين لم يحتجا بالمسعودي ومحله الصدق.

(۱۲۳۰) أخرجه الحاكم (۲/۶) من طريق كثير بن هشام به.

وقال الحاكم: كلثوم هذا بصري قليل الحديث ولم يخرجاه وقال الذهبي: صحيح. يعني كلثوم. أبو حاتم: روى عنه وسمع هذا منه كثير بن هشام.

جو مال صدقہ نہیں کر سکتا وہ یہ پڑھے

۱۲۳۱:... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے دراج سے ان کو ابو الہیثم نے ان کو ابو سعید خدری نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص حلال طریقے سے مال کمائے اور اپنے نفس کو کھلائے اور اس کو پہنائے۔ پس جو شخص جو اللہ کی مخلوق میں سے اس کے سوا ہے یہ چیز اس کے لئے زکوٰۃ ہے اور جو آدمی مسلمان ہے مگر اس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے جاہے چاہئے کہ وہ اپنی دعا میں یہ پڑھے

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات

تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ ہوگی۔ اے اللہ رحمتیں نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مغفرت نازل فرما مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں پر مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اور فرمایا کہ مؤمن جو خیر کرتا ہے وہ سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت ہوگی۔

اس کو ابن خزیمہ نے یونس بن عبد الاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور دیگر نے ابن وہب سے۔

رزق حلال کے طلب کی فضیلت

۱۲۳۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے اور ان کو اجازت دی محمد بن عبد الوہاب نے ان کو علی بن ہشام نے ایک آدمی سے میرا گمان ہے کہ وہ حسن حنائی فروش تھا یا جیسے کہا محمد سے اس نے مسکن سے اس نے اس کو مرفوع نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ مال حلال کو طلب کرنا اللہ کی راہ میں بہادروں کے ساتھ مقابلے کی مثل ہے جو شخص رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گذارتا ہے وہ اسی حال میں رات گذارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔

۱۲۳۳... علی بن ہشام کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے حضرت مالک بن دینار سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بہادروں سے مقابلہ نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہادروں سے مقابلہ کیا ہے؟ محمد بن واسع نے فرمایا حلال طریقے سے کمانا اور عیال پر خرچ کرنا۔

زمین کے خزانوں کا بیان

۱۲۳۴:.. ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابو محمد عمرو بن اسحٰق بن ابراہیم بخاری نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مصعب بن عبد اللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ مخزومی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اطلبوا الرزق فی خبایا الارض۔

رزق کو زمین کے خفیہ خزانوں سے تلاش کرو۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو آپ کی مراد اس کے ساتھ کھیتی اور کاشت کاری کرنے کے لئے زمین کو چیرنا مراد ہوگا۔ (اس دور میں تو انسان بہت

(۱۲۳۱)... اخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۳/۹۸۰ و ۹۸۱)

وعبد اللہ بن محمد بن مسلم هو ابن حبیب الفریابی المقدسی (سیر ۱۴/۳۰۹)

(۱۲۳۴)... قال الهیثمی (۴/۶۳) رواه ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط وفیه هشام بن عبد اللہ بن عکرمة ضعفه ابن حبان

سارے طریقوں سے زمین سے رزق طلب کر رہا ہے۔ (مترجم)

۱۲۳۴: ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو مصعب بن عبداللہ بن مصعب نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ نے ان کو عبدالرحمن بن حارث نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

التمسوا الرزق في خبايا الارض

رزق تلاش کرو زمین کی خفیہ جگہوں میں۔

۱۲۳۵: ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن صوفی نے ان کو بہلول انباری نے ان کو مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اس کی مثل۔ اور مصعب نے کہا یعنی خفیہ چیزیں معدن اور کانیں ہیں۔

بہترین کمائی کیا ہے؟

۱۲۳۶: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن عمار مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن ابوسعید مقبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خير الكسب كسب يدي العامل اذا نصح

بہترین کمائی کام کرنے والے کے ہاتھوں کی کمائی ہے جب خیر خواہی کرے

اس کو ابن خزیمہ نے علی بن حجر سے انہوں نے محمد بن عمار سے روایت کیا ہے۔

پیشہ ور عند اللہ محبوب ہے

۱۲۳۷: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن مہدی ابلی نے ان کو شیبان بن فروخ نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو شیبان نے ان کو ابوالربیع سمان نے ان کو عاصم بن عبداللہ نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان الله يحب المؤمن المحترف.

(۱۲۳۴) أخرجه المصنف في الآداب (۸۵۹) بنفس الإسناد

(۱۲۳۶) أخرجه أحمد (۲/۳۳۴) عن أبي عامر العقدي عن محمد بن عمار كشاكش به

(۱۲۳۷) أخرجه ابن عدي في الكامل (۱/۳۹۲) عن الحسن بن سفيان به في ترجمة أبو الربيع السمان أشعث بن سعيد

وقال ابن عدي

أبو الربيع السمان في أحاديثه ما ليس بمحفوظ وهو مع ضعفه يكتب حديثه ولكثر ما عندنا عنه ما ذكرته

وأخرجه الطبراني في الكبير (۱۲/۳۰۸ رقم ۱۳۲۰۰) من طريق أبي الربيع السمان أيضا وقال الهيثمي في المجمع (۴/۶۲) فيه عاصم بن عبيد الله وهو ضعيف!!

وقال الهيثمي في المجمع (۴/۶۲) فيه عاصم بن عبدالله وهو ضعيف!

بے شک اللہ تعالیٰ پیشہ اختیار کرنے والے مومن کو پسند کرتے ہیں۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں یوں ہے الشاب المحترف۔ ہنرمند جوان کو پسند کرتے ہیں۔

اس روایت میں ابوالربیع کا عاصم سے تفرد ہے اور وہ اس راوی قوی نہیں ہیں۔

۱۲۴۱:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو بہلول بن عبید نے ان کو ابو اسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

کسب المرء بیدہ

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کھانا۔

علی بن ہشام کا قول

۱۲۳۹:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو بہلول بن عبید نے ان کو ابو اسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا ..... اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۲۴۰:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ میں تو صرف یہی پسند کرتا ہوں کہ مسلمان کو ہنرمند ہونا چاہئے اس لئے کہ جب مسلمان محتاج ہو گا تو سب سے پہلے اپنے دین کو خرچ کرے گا۔

کسی بندھی روزی پر قائم رہنا

۱۲۴۱:... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یعقوب بن ابو یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو فروہ بن یونس نے ان کو ہلال بن جبیر نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

من رزق فی شیئ فلیلزمہ۔

جو شخص کسی بھی ذریعہ سے رزق دیا جانے اسے چاہئے کہ اس ذریعہ کو لازم پکڑے مضبوط کرے (یعنی لگی ہوئی روزی کو نہ چھوڑے)۔

۱۲۴۲:... ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو فروہ بن یونس کلابی نے ان کو ہلال نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(۱۲۳۸) أخرجه ابن أبي حاتم في العلل (۱۸۰۱) من طريق بهلول به

وقال ابن أبي حاتم قال أبي هذا الحديث بهذا الإسناد باطل. بهلول ذاهب الحديث.

(۱۲۴۱، ۱۲۴۲) قال الزبيدي في الإتحاف (۶/۴۸۲) رواه البيهقي لكن في سنده محمد بن عبد الله الأنصاري وهو ضعيف عن فروة بن يونس وقد ضعفه الأزدي عن هلال بن جبير وفيه جهالة.

من رزقه الله رزقا فی شیئ فلیلزمه

جس کو اللہ تعالیٰ کسی طریقے پر رزق عطا کرے اسے چاہیے کہ اس طریقے کو لازم کر لے۔ اس میں بھی سعت کے الفاظ کافی ہیں۔

۱۲۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے بغداد میں ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی نے ان کو زبیر نے ان کو عبید نے ان کو حضرت نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ میں تجارتی سفر کے لئے مصر اور شام جایا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے مال خیر کی مد رزق دیتا تھا کثرت کے ساتھ ایک دفعہ میں نے عراق کا سفر کیا۔ چنانچہ میری اصل پونجی بھی واپس نہ ملی۔ میں ام المومنین سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا (ان کو خبر ہوئی تو) فرمایا کہ بیٹے اپنی تجارت کو لازم پکڑے۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔

اذا فتح لاحد کم رزق من باب فلیلزمه۔

جب تم میں سے کسی کا رزق ایک دروازے سے کھول دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ اسی کو لازم کر لے۔

۱۲۴۴:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ابو ضحاک نے ان کو زبیر بن عبید نے ان کو نافع نے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے غلام تھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مصر میں میرا آنا جانا رہتا تھا۔ پھر میری رائے یہ ہوئی کہ میں عراق جاؤں گا چنانچہ میں سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو السلام علیکم کہا سیدہ نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا کہ عراق سیدہ نے پوچھا کہ کیا ہوا، تیری تجارت کے مقام کا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جس وقت تم میں سے کسی ایک بندے کے لئے رزق کمانے کا طریقہ تقسیم کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ اس کے لئے یہ طریقہ بدل جائے یا معلوم ہو جائے۔ یہ ابو ضحاک کا شک ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے (اس بات پر توجہ نہ دی اور میں) عراق چلا گیا چنانچہ (سب کچھ مال ضائع ہو گیا) اصل پونجی بھی واپس نہ ملا سکا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "غنی ہونے میں کوئی حرج نہیں"

۱۲۴۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد عبدالرحمن بن ابو حامد مقری نے اور ابو صادق عطار نے ان سب کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان ابن بلال نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن سلیمان بن ابو سلمہ نے انہوں نے سنا معاذ بن عبداللہ جہنی سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے چچا سے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر ان کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر غسل کا نشان تھا اور آپ خوش بھی تھے۔ ہم لوگوں نے خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے صحبت کی ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ہے کہ آپ خوش ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! اللہ کا شکر ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنی ہونے کا ذکر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی ہونے یعنی مالدار بننے میں کوئی حرج نہیں ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے (یعنی ناجائز کاموں سے بچے) اور صحت و تندرستی اور مالدار ہونے سے بھی زیادہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے اور دل کی خوشی اور سرور اللہ کی نعمتوں میں سے ہے۔

(۱۲۴۳) ۔ الصحیحۃ سلسلۃ الاسلام فی ہٰذا الباب (۹۶۳)

(۱۲۴۴) ..... الآداب للمصنف (۹۶۴)

(۱۲۴۵) ۔ اخرجہ المصنف بطریق الاسلاد فی الآداب (۹۶۵)

١٢٣٦: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نے ان کو سوار بن عبداللہ بن شعیب نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ذکر کی ہے مذکورہ حدیث کی طرح مگر انہوں نے کہا ہے اس کے آخر میں۔ (من القسیم) (قسم کے بجائے) ابوعبداللہ حافظ نے فرمایا کہ وہ شخص جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا تھا وہ سوار بن عبداللہ عنبری تھے۔

١٢٣٧: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور دیگر دوسروں نے۔ سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو بی بی ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کیا تمہارے ہاں کوئی بکری ہے؟ ام ہانی نے بتایا کہ نہیں ہے۔ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم لوگ اسے لے لو۔ یوں فرمایا کہ تم بکری لے لو۔ اس لئے کہ اس میں برکت ہے۔

١٢٣٨: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے دونوں کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا اور میں حاضر ہو گیا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کپڑے پہن لوں اور ہتھیار سنبھالوں چنانچہ میں سب کچھ کر کے میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نیچے سے اوپر تک اور اوپر سے نیچے تک اچھی طرح نظر اٹھا کر دیکھا۔ اس کے بعد فرمایا۔

اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ میں تجھے ایک لشکر میں روانہ کروں اللہ تعالیٰ تجھے مال غنیمت عطا کرے گا اور تجھے سالم واپس لائے گا اور میں تیرے لئے مال کی نیک خواہش کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں مال میں رغبت نہیں رکھتا ہوں بلکہ اسلام میں رغبت رکھتا ہوں۔ اور یہ خواہش رکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ رہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عمرو اچھا اور حلال مال نیک آدمی کے لئے ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زمین کے برکات کے بارے میں

١٢٣٩: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ سوسی نے ان کو ابوجعفر بغدادی نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو مالک بن انس نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو حضرت ابوسعید خدری نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں جس میں زمین کی برکتیں ذکر فرمائی ہیں۔

اور فرمایا کہ بے شک یہ مال ہرا بھرا ہے (یعنی تر و تازہ اور پسند آنے والا ہے) اور اچھا ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ حاصل کرے اسے چاہیے کہ وہ اس کو اس کے حق پر خرچ بھی کرے (یعنی جائز مقاصد کے لئے استعمال کرے) تو یہ بہترین مددگار ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے بلال بن ابومیمونہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید نے نبی کریم سے اور آپ نے اس کی مثل فرمایا۔

(١٢٣٦) اخرجه المصنف من طريق الحاكم (٢/٢)

(١٢٣٧) اخرجه ابن ماجة (٢٣٠٤) من طريق هشام به

[illegible] البوصيري [illegible] وفي الزوائد إسناده صحيح ورجاله ثقات

(١٢٣٨) اخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (٢/٢) وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي

(١٢٣٩) اخرجه النسائي في الكبرى كما في تحفة الأشراف ٣/٤٢٣

في الرقائق عن هارون بن عبدالله عن معن عن مالك به

جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت عطا کی جاتی ہے اور بہترین مال وارث وہ ہے جو شخص اپنا مال مسکین یتیم اور مسافر کو دیا کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت

۱۲۵۰ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو ابو النضر نے ان کو مرجّی بن رجاء نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو صلہ رحمی کرنے کے لئے مال سے محبت نہیں کرتا۔ تا کہ مال کے ساتھ اپنے مالی حقوق ادا کرے اور مال کے ذریعے اپنے رب کی مخلوق سے مستغنی ہو جائے۔

میں نے کتاب شعبۃ الایمان (مصنف شیخ حلیمی میں) اس حدیث کو اسی طرح پایا ہے۔ دوسرے لوگوں نے اس میں کہا ہے کہ یہ ابو النضر سے ہاشم بن قاسم سے مرجّی بن رجاء سے اور سعید نے قتادہ سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۲۵۱ ۔۔۔ ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے سلمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن حامد متویہ نے ان کو احمد بن عبداللہ بن مالک ترمذی نے ان کو ابو سالم اور اس نے علاء بن مسلمہ سے ان کو ابو نضر سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ۔ اور اس کے راوی نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن میں مال کے بارے میں ڈرتا بھی ہوں۔ اور یہی کلام بعینہ حضرت سعید بن مسیب کے قول کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

"مال سے محبت" اس کے حقوق ادا کرنا ہے

۱۲۵۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سعید بن مسیب نے انہوں نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ جو مال سے محبت نہیں کرتا (مال سے محبت کرتا تو) اس کے ذریعہ صلہ رحمی کرتا اور اس کے ساتھ اس کی امانت یعنی اس کے مالی حقوق ادا کرتا۔ اور اپنے رب کی مخلوق سے مستغنی و بے پرواہ رہتا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو ذکر کیا سفیان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کچھ رقم دینار کی شکل میں چھوڑی اور کہا کہ اے اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں یہ رقم صرف اس لئے جمع کی تھی کہ میں اس کے ذریعہ اپنے اور اپنے دین کی حفاظت کروں گا۔ اس کو وکیع نے روایت کیا ہے سفیان سے انہوں نے کہا تا کہ میں اس کے ذریعہ اپنی عزت کو حفاظت کروں گا۔

(۱۲۵۱) ۔۔۔ العلاء بن مسلمة هو : ابن عثمان الرواس مولى بنی تمیم بغدادی یکنی ابا سالم متروک ورماہ ابن حبان بالوضع روی له الترمذی (التقریب)

(۱۲۵۲) ۔۔۔ اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۲/۱۷۳) من طریق اللیث. به

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۴: ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابوالحسین محمد بن جعفر بن ... نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد قیس البصری نے ان کو ابراہیم بن محمد التیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ... علی نے ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

دینک لمعادک و درہمک لمعاشک ولا خیر فی امرء بلا درھم

آپ کا دین آپ کی آخرت کی ضرورت کے لئے ہے اور آپ کا روپیہ پیسہ آپ کی دنیوی اور معاشی ضرورت کے لئے ہے۔
اور روپے پیسے کے بغیر کسی بھی معاملے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۲۵۵: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شیخ ابو احمد نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو احمد بن شبیب نے ان کو ان کے باپ نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خالد بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ نکلے ایک دیہاتی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ (۹۔۳۴)

جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں مگر اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے جو شخص سونے چاندی کو جمع کر کے رکھے اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ وعید اور دھمکی اس وقت تک تھی جب تک زکوٰۃ کا حکم نہیں آیا تھا جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنا دیا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں کوئی پرواہ نہیں کرتا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تا اور میں اس کی تعداد جانتا ہوں تو میں اس کی زکوٰۃ دوں گا اور اس میں اللہ کی طاعت کے ساتھ عمل کروں گا۔

اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے اور فرمایا کہ احمد بن شبیب نے فرمایا ہے۔

۱۲۵۶: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ابن زہری سے ان کو عبیداللہ نے انہوں نے حضرت عمر کا ذکر کیا یا عمر کا انہوں نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کسی بھی دوسری جگہ اگر مجھے موت آئے تو مجھے سب سے زیادہ پسند ہو گا کہ مجھے موت اس حال میں آئے کہ میں اپنے گھر کے کسی کام میں مصروف ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کر رہا ہوں۔

اس کو عبیداللہ کے سوا دوسروں نے روایت کیا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت عمر سے مروی ہے (یعنی راوی کو شک نہیں ہے) اور اس نے یہ

(۱۲۵۴) عزاہ السیوطی فی جمع الجوامع الی المصنف فقط

(۱۲۵۵) اخرجہ البخاری تعلیقاً (۲۷۱/۳ فتح) عن احمد بن شبیب بہ.

(۱۲۵۶) قال ابن حجر فی تخریج احادیث الکشاف:

رواہ الثعلبی من روایۃ القاسم بن عبداللہ عن ابیہ عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً واسنادہ ضعیف

ورواہ ابن سعد فی الطبقات والسعید ... عن ابن وھب عن یونس عن ابن شہاب عن نافع عن ابن عمر ورواہ البیہقی فی الشعب فی الثالث عشر

اضافہ بھی کیا ہے انہوں نے اس آیت کو تلاوت کیا۔

واٰخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ (المزمل ۲۰)

اور دوسرے لوگ وہ ہیں جو دھرتی پر چلتے ہیں اللہ کے فضل کی تلاش کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۲۵۷:... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو مغیرہ بن سعد بن اخرم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس بندے کا کوئی نقصان نہیں ہے جو صبح کرتا ہے تو اسلام پر ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو بھی اسلام پر ہوتا ہے دنیا میں سے (تھوڑا بہت) جو بھی اس کو ملے۔

حضرت سعد بن عبادہؓ کی وضاحت

۱۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے مجد اور بزرگی عطا فرما اور عظمت و بزرگی بڑے اعمال و افعال کے بغیر نہیں ہوتی اور بڑے بڑے کام مال کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اے اللہ تھوڑے مال سے میرا کام نہیں بنتا اور نہ ہی میں اس کے ساتھ اپنے کام بنا سکتا ہوں (اس دعا کا اثر ہوا اور اللہ نے اختیار دیا کہ) کہ ان کا ایک منادی گھر سے ہو کر اعلان کرنے والا تھا یا اعلان کرتا تھا کہ جو شخص گوشت اور چربی کھانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ سعد بن عبادہ کے پاس آئے۔ (یعنی ان کا دستر خوان وسیع تھا جس سے لوگ آ کر کھاتے تھے۔)

حضرت حسن بصریؒ کا معمول

۱۲۵۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو موسیٰ بن عکرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے حسن بصری سے پوچھا اے ابو سعید میں اپنا قرآن شریف کھول کر جو نہی پڑھنا شروع کرتا ہوں تو شام ہو جاتی ہے۔ حسن بصری نے فرمایا آپ قرآن کو صبح و شام پڑھا کیجئے اور پورا دن اپنے فائدے میں اور اپنے کام کاج میں رہا کیجئے۔

فائدہ..... اس لئے کہ اگر صرف پڑھنے میں لگے رہیں گے تو گھر کا کام اور بیوی بچوں کے کھانے کے مسائل پیدا ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں گھریلو ناچاقیاں پیدا ہوں گی اور مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ (مترجم)

حضرت ابو قلابہ کی وضاحت

۱۲۶۰:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو یزید نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو قلابہ نے کہا۔

آپ اپنے بازار کو لازم کر لیجئے اس لئے کہ اس میں لوگوں سے بے پرواہ ہوتا ہے اور دین میں صلاح اور درستگی ہے۔

(۱۲۶۰) اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ (۲/۲۸۳) من کلام ایوب قال.
الزم سوقک فانک لا تزال کریماً علی اخوانک ما لم تحتج الیھم.

فائدہ..... مطلب یہ ہے کہ اگر بازار سے مربوط ہوں گے تو تجارت کریں گے اور مالی طور پر خوش حال ہوں گے تو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچیں گے اور دینی کاموں میں خرچ بھی کریں گے۔)

۱۲۶۱: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں ابو قلابہ نے میرے پاس ایک تحریر بھیجی اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

الزم سوقک، واعلم ان الغنی معافات.

آپ اپنے بازار سے ضرور وابستہ رہئے یقین جانئے کہ مالدار ہونا بہت سی پریشانیوں سے عافیت کا ذریعہ ہے۔

۱۲۶۲: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن شاہین نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ زینی نے ان کو محمد بن صدران نے ان کو حکم بن سنان نے ان کو ایوب سختیانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا اے ایوب مجھ سے تین باتیں یاد کرلو۔

● ..... دشمنوں کے دروازے پر جانے سے بچنا۔

● ..... خواہشات نفس کی مجلسوں سے بچنا۔

● ..... اپنے بازار سے (تجارت کے لئے) وابستہ رہنا اس لئے کہ صاحب مال ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۳: ... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو بکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا کہ تم یہ جان لو کہ میرے گھر والوں کو لکڑی کی گٹھری کی ضرورت ہے یا سبزی کی مٹھی کی ضرورت ہے تو میں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔

ایوب کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا اپنے بازار سے وابستگی رکھئے اس لئے کہ مالدار ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۴: ... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی سے کہا گیا تھا کہ کیا آپ دراہم سے محبت کرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ دراہم مجھے فائدہ دیتے ہیں اور (زمانی پریشانیوں سے) میری حفاظت کرتے ہیں۔

بشر بن حارث کی نصیحت

۱۲۶۵: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو علی بن علاء بن جعفر بافرجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد برقی سے وہ کہتے تھے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو میرے پاس بشر بن حارث تعزیت کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا اے بیٹے اپنی والدہ سے اچھا سلوک کرنا اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اپنے بازار سے وابستہ رہنا (یعنی تجارت کرتے رہنا) اور میری نصیحت کو قبول کرنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس کو قبول کرلیا ہے۔ جب بشر جانے لگے تو ایک آدمی ان کے پاس اٹھ کر چلا گیا اور جا کر کہا اے ابو نصر اللہ کی قسم میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ کے بندے آپ مجھ سے کیسے محبت نہیں کرو گے؟ نہ تو میں آپ کا رشتہ دار ہوں اور نہ ہی میں آپ کا پڑوسی ہوں۔ (مطلب ہے کہ عام طور پر اختلاف ہوتا ہے وابستگی آپس میں اور رحمات سے ہوتی ہے۔)

حضرت عبداللہ بن مبارک کی تجارت سے اغراض صالح

۱۲۶۶: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا

(۱۲۶۳) ۔ اخرجه يعقوب بن سفيان في تاريخه (۲: ۲۳۳) من طريق حماد عن أيوب.

ابراہیم بن بشار سے جو کہ حضرت ابراہیم بن ادہم کے خادم تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن فضیل سے سنا کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے کہتے تھے: آپ ہم لوگوں کو تو زہد اور ترک دنیا کا حکم دیتے ہیں اور دنیا داری میں کمی کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی باتیں کرتے ہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے تجارتی سامان خراسان کے شہروں سے بلد الحرام تک آتے ہیں تو یہ کیسی بات ہے؟ آپ تو ہمیں اس کے خلاف حکم دیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اے ابوعلی میں اس لئے کرتا ہوں تاکہ میں اپنے چہرے کی حفاظت کروں اور اس کے ساتھ میں اپنی عزت کی تعظیم یا اکرام کروں اور اس کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت میں مدد لوں۔ میں جب بھی جہاں بھی اللہ کا کوئی حق (اپنے اوپر) دیکھتا ہوں اس کی طرف لپکتا ہوں اور اسے میں پورا کرتا ہوں تو فضیل نے ان سے کہا اے ابن مبارک کتنی پیاری بات ہے اگر یہ بات پوری ہو جائے؟

١٢٩٧: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن زمعہ نے کہتے ہیں کہ مجھے ابن ابی رزمہ نے کہا کہ عبداللہ سے کہا گیا کہ ایک آدمی نے کہا ہے: اگر لوگ عبادت کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا رزق ان کو بیٹھے بیٹھے پہنچا دیتے۔ تو عبداللہ نے فرمایا یہ بات درست نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو روزی کمانے کی ذمہ داری دے رکھی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔

وآخرون يضربون في الأرض يبتغون من فضل الله (مزمل ٢٠)

اور کچھ ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہیں۔

عہد رسول میں کچھ لوگ تھے جن کے پاس مال تھے۔ اور حضرت ابوایوب کے پاس ایک باغ تھا۔ اور اسی طرح فلاں فلاں آدمی تھے (یعنی مالدار تھے) اور کچھ دوسرے لوگ وہ بھی تھے جن کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ مہاجروں میں سے بھی اور انصار میں سے بھی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی پر بھی تنگی اور سختی نہیں کی تھی۔ اور ان کو یہ نہیں فرمایا کہ ایک دن رات کی روزی رکھ لو باقی صدقہ کر دو بلکہ ان کو بروقت اور پہلے انتظام کر کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فضیلت کے مواقع کی ان کو خبر دیتے تھے۔ (تاکہ وہ ان پر خرچ کریں۔)

١٢٩٨ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابن رزمہ نے کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین بن شقیق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن مبارک سے فرماتے تھے اپنے عیال کے لئے سعی اور کوشش کرنے کی مثل بھی فضیلت کی چیز میں نہیں حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ میں بھی نہیں۔

پہلے گھر کی ضروریات پوری کریں

١٢٩٩ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو منصور محمد بن احمد بن بکر صوفی قیری صاحب احول نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو اسماعیل بن حمید نے ان کو ابراہیم بن نصر سوانی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان ثوری نے وہ فرماتے ہیں۔

جب آپ جہاد پر جانے کا ارادہ کریں تو دیکھئے کہ آپ کے گھر میں دانے ہیں؟ (یعنی گھر کے اخراجات پورے ہیں؟) اگر ہیں تو پھر ضرور جہاد پہ جائیں اگر نہیں ہیں تو پہلے دانے طلب کیجئے پھر بات کیجئے (یعنی پہلے گھر کی ضروریات پوری کیجئے۔)

(١٢٩٧) ابن ابی رزمہ ہو عبدالعزیز

(١٢٩٩) أخرجه أبونعيم في الحلية (٧/٢١) من طريق الفريابي عن سفيان الثوري بلفظ:

إذا أردت أن تتعبد فأحرز الحنطة.

❶ ۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ میرا رزق میرے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ لہٰذا میں اس کے لئے اہتمام اور فکر نہیں کرتا ہوں۔

❷ ۔۔۔ اور میں جانتا ہوں کہ میرا عمل اور کام میرے سوا دوسرا کوئی نہیں کرے گا لہٰذا میں اسی میں مصروف رہتا ہوں۔

❸ ۔۔۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ موت میرے پاس اچانک آجائے گی لہٰذا میں اس سے پہلے اپنے کام کو سمیٹتا ہوں۔

❹ ۔۔۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہوں لہٰذا میں اس سے شرم و حیا کرتا رہتا ہوں۔

۱۲۷۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو یوسف بن عمر زاہد نے ان کو حسن بن موسیٰ بن اسحٰق نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو ابواسحاق طالقانی نے ان کو زافر نے ان کو ابو رجاء نے ان کو عباد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہنا توکل علی اللہ ہے۔

تکمیل معرفت عاجزی اور تواضع سے ہوتی ہے

۱۲۷۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے انہوں نے سنا محمد جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ معرفت باللہ کامل ہوتی ہے عاجزی اور تواضع کے ساتھ اور تواضع کامل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ پر راضی رہنے کے ساتھ۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ معرفت مکمل ہوتی ہے۔

عاجزی سے اور عاجزی مکمل ہوتی رضا سے۔

ابوعثمان کی نصیحت

۱۲۷۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد رازی نے کہتے ہیں کہ ابوعثمان (مشہور واعظ) اپنی تقریر اور وعظ میں کہتے تھے۔

اے اللہ کے بندو کس چیز کے لئے اپنے دل کو مشقت میں ڈالتے ہو۔ اور اپنے بھائیوں سے جھگڑتے ہو۔ اور سردار و بڑا بننے کی طلب میں اور عزت بنانے کی ہوس میں اپنے دوستوں اور یاروں سے دشمنی مول لیتے ہو؟ اور اپنے سے اونچے کے ساتھ حسد کر کے اپنی زندگی کی ہلاکت و تباہی کا کام کیوں کرتے ہو؟؟ آپ تو ایسے ہو گئے ہیں جیسے کہ آپ کا اس بات پر ایمان ہی نہیں ہے جس نے یہ فرمایا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ وہی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے؟! آپ علم کو اپنے ظاہر میں استعمال کیجئے خواہ آپ تاجر ہیں یا محنت کش ہیں یا کاشت کار ہیں۔ طلب کرنے میں احسن طریقہ اختیار کیجئے۔ حرام اور مشتبہ سب چھوڑ دیجئے۔ بے شک کوئی سانس لینے والا اس وقت تک ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق پورا پورا نہ پالے۔ اور جب تک اپنا حصہ اپنے رزق سے اپنی حکومت سے اور عزت سے پورا پورا وصول کرلے۔ اگر کوئی بندہ اپنے رزق سے بھاگے گا تو اس کا رزق اس کو پالے گا۔ جیسے کہ اگر وہ موت سے فرار اختیار کرے گا تو موت اس کو پالے گی۔

اور فرمایا کہ یقین، یقین کرنے والوں کو دنیا کا پورا پورا حصہ طلب کرنے سے مانع نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ یقین قلیل کے ساتھ راضی ہو کر زیادہ کو ترک کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور کثرت کی (لالچ) سے زہد اور بے تعلقی سکھاتا ہے۔ اتباع رسول اور اتباع صحابہ کرنے کے لئے۔ کیونکہ وہ لوگ امام المتوکلین تھے اور زاہدوں کے پیشوا تھے۔ اس کے باوجود آپ کا مال محفوظ ہوگا۔ اور جو آپ کا نہیں ہے اس سے آپ کو کمل مایوس

(۱۲۷۴) ۔۔۔ اخرجه ابونعیم فی الحلیة (۸/۱۳۵) من طریق عمر بن الحسن به

(۱۲۷۵) ۔۔۔ اخرجه المصنف من طریق ابن ابی الدنیا فی التوکل (۱۹)

اور نہ تعلق ہونا ہوگا۔ اور جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ آپ سے خطا کرنے اور نہ ملنے والا نہیں تھا اور جو کچھ نہ ملے وہ ملنے والا نہیں تھا۔ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ پر یقین کرنا روزی کی طلب سے منع کرتا ہے یا بقدر ضروری روزی کی تلاش سے مانع ہے وہ شخص یقین کو نہیں سمجھا ہے اور اس نے سلف صالحین کے طریقوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات گذر چکی ہے کہ انبیاء اور ان کے اتباع کرنے والے سچے توکل والے تھے۔ ان کی مخالفت کرنا یا ان کے طریقے کے خلاف کرنا حق کی مخالفت کرنا ہے۔ اور ان کی موافقت کرنا حق کی موافقت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

۱۲۷۸۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمٰن نے ان کو ابو عثمان سعید بن اسماعیل نے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

و کفی باللہ وکیلا (سورۃ نساء ۸۱)

کافی ہے اللہ تعالیٰ کارساز۔

اور ارشاد فرمایا:

الا تتخذوا من دونی وکیلا (سورۃ اسراء ۲)

یہ کہ مت بناؤ میرے سوا کوئی دوسرا کارساز۔

اللہ تعالیٰ ایسا کارساز ہے جو کہ کافی ہے اس لئے کہ وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور وہ ہر شے کی حفاظت کرنے والا ہے وہ غالب ہے حکمت والا ہے وہ غنی ہے تعریفوں کا مستحق ہے اسی پر توکل ہوتا ہے، اور وہ بھروسے کے قابل ہے جیسا کہ وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے اس کو اپنے بندے کی ضرورت پوری کرنے اور کفایت کرنے کے لئے کسی اور کی ضرورت نہیں تو ایسا ہی توکل توکل کیا ہوا ہے اور ایسا ہی کفایت کیا ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کے ساتھ انسان غنی اور مستغنی ہو جاتا ہے اس کی تمام مخلوقات سے اس کے ساتھ اور وہ اپنی ضروریات پوری کرنے میں اپنے رب کے سوا کسی غیر کا محتاج نہیں۔

اس سلسلہ میں واعظ نے بڑا لمبا کلام کیا ہے اس کے بعد فرمایا اللہ پر توکل کرنا اسی پر اکتفاء کرنا ہے صرف اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔

۱۲۷۹۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بوشنجی نے کہ ان سے توکل کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی اپنی قوت سے بیزاری کرنا اور دوسروں کی یعنی دوسری تمام تر مخلوقات کی ایسی قوت سے بیزار کرنا۔

یعنی نہ تم کچھ کر سکتے ہو اور نہ کوئی اور مخلوق کچھ کر سکتی ہے سب کچھ اللہ کرتا ہے یہی توکل ہے۔

۱۲۸۰۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابو بکر رازی نے انہوں نے سنا الکتانی سے وہ کہتے تھے۔ توکل دراصل اتباع علم ہے اور حقیقت میں یقین کا استعمال کرنا ہے۔

۱۲۸۱۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابو الحسن فارسی سے انہوں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ فرماتے ہیں۔

توکل اللہ تعالیٰ سے عطا ہونے والے سبب کو اختیار کرنا ہے۔

۱۲۸۲۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو استاذ ابو سہل محمد بن سلیمان نے توکل یہ ہے کہ تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نقش

(۱۲۸۰)۔۔۔۔ الکتانی هو: محمد بن علی بن جعفر ابوبکر الکتانی له ترجمة فی طبقات الصوفیة للسلمی (ص ۳۷۳)

دینے والا یا نقصان دینے والا ہونے کا کھٹکا بھی نہ ہو اور ہر حال میں اپنے آپ کو اسی کے سپرد کرنا جو بھی حال تجھ پر آئے یہاں تک کہ تیرا دل اس سے پریشان نہ ہو۔

اور یہ بھی فرمایا کہ توکل مخلوق سے امید توڑنا اور ان سے حیلہ اور تدبیر کی طلب چھوڑ دینے کا نام ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ توکل رگوں کی طرف گردن اونچی کر کے دیکھنا اور اس میں جو نقص اور عیب ہے اس میں نظر کرنا پھر سب سے لوٹ کر اس ذات کی طرف رجوع کرنا جس کو کسی بھی حال میں نقص لاحق نہیں ہوتا۔

فقراء کے تین درجات ہیں

۱۲۸۳ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا فارس بن عیسیٰ سے اور وہ اہل حقائق کے علوم کا ادعا رکھتے تھے۔ اس نے سنا جنید صوفی بن محمد سے وہ کہتے تھے۔ فقیر تین قسم ہیں:

1. ــــ ایک فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور اگر اسے بن مانگے دیا جائے تو نہ لے بلکہ انکار کر دے۔ ایسا فقیر تو فرشتوں میں سے ہے۔
2. ــــ وہ فقیر جو سوال نہ کرے اور اس کو بن مانگے ملے تو وہ لے لے یہ مقربین میں سے ہے۔
3. ــــ وہ فقیر جو سوال کرے اور اس کے سوال کا کفارہ صدقہ کرنا ہے۔

فارس کہتے ہیں کہ طلب کرنے کی شرط یہ ہے کہ شروع میں طالب غیر معتقد ہو یہ کہ طلب کے لئے کوئی سبب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تمیز کرنے والا اور نہ ہی کوئی قصد کرنے والا زید کی طرف نہ کہ عمر کی طرف اور نہ ہی عمرو کی طرف سوائے زید کے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی رزاق ہے وہ رزق طلب کرتا ہے جہاں سے امر کرتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ عطا کنندہ ہوگا اور بندہ سبب ہوگا اور اللہ تعالیٰ مسبب ہوگا اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسے کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندوں کو دیتا ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص کو جو توکل کرنے کے ساتھ پرندوں کی طرح کوشش بھی کرے) متوکل ثابت کیا ہے، اور توکل کے ہوتے ہوئے تحصیل رزق کی تگ و دو اور کوشش توکل میں خلل نہیں ڈالتی باوجود عدم مطالب کے، اور اپنی کوششوں میں سے ارادہ کرنے والا تو مذکورہ صورت کے ساتھ کوشش اور سعی کے باوجود توکل کرنے والا ہوگا۔ پرندے کی طرح کہ کوشش وہ بھی کرتا ہے مگر اس کے باوجود نبی کریم نے اس کے توکل کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس کی تمثیل دی ہے اور انسان کو پرندے کی تعریف کرتے ہوئے کوشش سے منع نہیں فرمایا۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس مسلک کی طرف گیا ہے وہ اللہ کے حکم سے اس میں کسب و عمل کرتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش و کسب کے اختیار و اجازت کو اس کی معاش کا سبب بنایا ہے اور اس نے اس چیز کی اس کو ہدایت بھی دی ہے اور اس پر اس کی اعانت بھی کی ہے اور اس کو اس نے اس کے ساتھ نفع بھی دیا ہے۔ اس کے بعد جو شخص ان میں سے دنیا میں بے رغبتی کرے اور آخرت میں رغبت کرے۔ اس نے اس سے کمتر روزی کے ساتھ اکتفا کیا۔ اور باقی کا صدقہ کر دیا جسے اصحاب رسول میں سے فقراء کیا کرتے تھے۔ یا ایسے شخص نے اکتفا کیا اتنی روزی کمانے پر جو سب سے کم ہو اس کے بعد وہ عبادت کے ساتھ مشغول ہو گیا۔

رجاء بن ابو سلمہ کا قول

۱۲۸۴ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو رجاء بن ابو سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسان بن ابو سنان سے کہا کہ کیا آپ اپنے نفس کو فاقہ احتیاج کے بارے میں نہیں بتاتے؟ انہوں نے کہا میں بتاتا ہوں۔ میں اس سے کہتا ہوں۔ جب چھٹی ہوتی تو میں بچہ والوں کا اور عزیزوں کے ساتھ جاتا تھا اور میں ایک پیسہ یا دو پیسے کما کر اولاد کا اسی کے ساتھ خرچ کرتا اور خوش رہتا۔

ابن شوذب فرماتے ہیں کہ حسان بن ابوسنان کا ایک کاروباری تاجر شریک تجارت تھا جو کہ اہل بصرہ میں سے تھا اور حسان خود اھواز میں مقیم تھے۔ وہ کاروباری کر کے اپنے شریک تجارت کے پاس بصرہ جاتے تھے۔

سال کے آخر میں دونوں اکٹھے ہوتے اور آپس میں تجارت کا حساب وکتاب کیا کرتے تھے۔ اور منافع آپس میں تقسیم کرتے تھے چنانچہ حسان اپنے منافع میں سے اپنی ضرورت کی روزی کے حساب سے لے لیتے تھے اور باقی منافع جو بچ جاتا اس کو صدقہ کر دیتے تھے۔ جب کہ ان کا ساتھی منافع کے ساتھ زمین خرید کرتا اور تعمیر کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حسان بصرہ میں پہنچے تو دوست کے پاس گئے اور جتنی مال تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ صدقہ کر دیا ان سے گھر والوں کی ضرورت کا ذکر کیا گیا جو حاجت پیش تھی انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا؟

لہذا اس کے بعد انہوں نے گھر کے خرچ کے لئے تیس سو درہم قرض لیا اور گھر والوں کے پاس بھیج دیا۔

۱۲۸۵ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواحمد عبدلی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن سیار سے کہتے تھے کہ اسود بن سالم راستہ بتانے کی ڈیوٹی کرتے تھے جب انہیں ایک پیسہ مل جاتا وہ اپنے وقت آتے تھے۔ (اسی روز اسی سے گذر بسر کرتے پھر اگلے روز پھر چلے جاتے)۔

۱۲۸۶ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد نجدی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

(۱) ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (الطلاق)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

مسروق نے فرمایا کہ اس کا مخرج اور راستہ یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے لہذا وہی اس کو دے گا وہی اس کو اس سے روکے گا۔

(۲) ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے وہی اس کو کافی ہے۔

فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ جو بھی اللہ پر توکل کرے اللہ اس شخص کی کفایت کرے مگر جو شخص اس پر توکل کرے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کا اجر بڑا کر دیتا ہے۔

(۱۲۸۴) . اخرجہ المصنف من طریق یعقوب بن سفیان فی التاریخ (۲/۱۸ و ۱۹)

(۱۲۸۶) . عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۶/۲۳۲) الی سعید بن منصور و المصنف

ان اللہ بالغ امرہ

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے امر تک پہنچنے والا ہے۔ اس شخص کے بارے جو اللہ پر توکل۔ اور جو شخص توکل نہ کرے۔

قد جعل اللہ لکل شیء قدرا

اللہ نے ہر شئی کے لئے ایک اندازہ بنایا ہے یعنی ایک وقت مقرر فرمایا ہے۔

۱۴۸۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ نے ان کو اصمعی نے ان کو ابو بلال نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں ابوصہبا نے کہا یعنی صلہ بن اشیم نے۔

میں نے رزق کو تلاش کیا گمان سے لہٰذا اس نے مجھے تھکا دیا مگر صرف ایک دن کا رزق (ہی ملتا تھا) لہٰذا میں نے سوچ لیا کہ یہی میرے حق میں بہتر ہے اور جس آدمی کا رزق ایک ایک دن کا یعنی روز بہ روز کا ہو مگر وہ اس کو نہ سمجھے کہ یہی اس کے لئے بہتر ہے وہ شخص کمزور سوچ کا مالک ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اس مسئلہ میں ایک تیسری توجیہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص قوی عزم کا مالک ہے اور صبر کو کسب سے خالی کرنے پر قدرت رکھتا ہے، اور دعا مانگنے کی طرف آگے بڑھنے کو ترک کرنے پر بھی قادر ہے اور ایسا ہے کہ جب اپنے آپ کو زبردستی روکتا ہے اور زبردستی صبر پر ایک مدت تک مجبور رکھتا ہے مگر اس کی تکلیف اور پریشانی اس سے دور نہیں ہوتی۔ اور وہ پھر بھی اسباب کو تلاش نہیں کرتا، اور اس سب کچھ پر زبردستی صبر اختیار کرنے پر نادم بھی نہیں ہوتا۔ یا زیادہ تر اوقات میں وہ اس بات پر شک بھی نہیں کرتا کہ وہ صبر ہی ہے جس کا اثر اس پر زیادہ ہے یا اسباب کو تلاش کرنا۔ تو ایسے آدمی کے لئے صبر کرنا ہی افضل ہے۔

اور جو شخص کمزور ارادے کا مالک ہے، جو کہ صبر بھی نہیں کر سکتا مگر بہت تکلیف کے ساتھ، اور جب صبر کرتا ہے تو وہ دوران صبر اس بات کا شاکی رہتا ہے کہ کیا صبر ہی اس کے لئے زیادہ بہتر تھا؟ یا اسباب کو تلاش کرے؟ اور وہ ایسا ہے کہ ایک وقت میں وہ صبر کرتا ہے تو وہ اپنے صبر پر قائم اور ثابت بھی نہیں رہ سکتا بلکہ صبر کو چھوڑ کر اسباب کو تلاش کرنے لگتا ہے تو ایسے آدمی کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اسباب کو تلاش کرنے اور استعمال کرنے والوں کے ساتھ ہی رہے۔ شیخ نے اس کی مثال کثرت سے نفلی روزے رکھنا اور نفلی نمازیں پڑھنا قرار دیا ہے، جب اس سے ملول نہ ہو اور اس سے عاجز نہ آئے اور اس کو بوجھ بھی نہ سمجھے۔ لہٰذا اکثر اہل معرفت اسی پر ہیں۔

کسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۱۴۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن علی بن یحییٰ سراج سے وہ کہتے ہیں ابن سالم سے بصرہ

(۱۴۸۷)...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۴۱/۲) من طريق الحسن. به بلفظ.

طلبت الدنيا من مظان حلالها فجعلت لا أصيب منها إلا قوتاً أما أنا فلا أعني فيه وأما هو فلا يجاوزني لما رأيت ذلك قلت أي نفسي جعل رزقك كفافاً فاربعي فربعت ولم تكد.

وأخرجه ابن أبي الدنيا في محاسبة النفس (۱۳۳)

(۱)...... في هامش الأصل مانصه:

آخر الجزء العاشر يتلوه إن شاء الله في الذي يليه

حدثنا أبو عبدالرحمن السلمي قال: سمعت عبدالله بن علي بن يحيى السراج يقول سئل ابن سالم

اللہ کے ساتھ یقین کی تین علامات ہیں۔ جو کچھ موجود ہو اس کے ساتھ حفاظت کرنا۔ جو چیز موجود نہ ہو اس کی طلب نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف پکے امیدوار رہنا۔

اللہ کی رحمت کے ساتھ غنی ہونے کی تین علامات ہیں۔ فقراء اور مساکین کے ساتھ عاجزی اور تواضع کرنا۔

اغنیاء اور دولت مندوں کی تعظیم ترک کرنا۔ ابنائے دنیا اور متکبر لوگوں کا میل جول ترک کرنا۔

توکل کا عملی مظاہرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا

۱۲۹۳ـــ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن جعفر بن مطر سے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز بردعی سے انہوں نے سنا ابو یعقوب نہرجوری سے فرماتے تھے کہ

توکل اپنی مکمل حقیقت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عمل میں آیا تھا۔ خصوصاً اس حالت میں جب انہوں نے جب جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ آپ کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کا اپنا نفس اللہ کی محبت میں غائب ہو چکا تھا لہٰذا انہوں نے اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا وہ بغیر کسی واسطے کے اللہ سے ڈر کر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور یہ بات توحید کی علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کے لئے اپنی قدرت کے اظہار کی علامات اور دلیل ہے۔

۱۲۹۴ـــ اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے نہرجوری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

توکل وہ حال میں صحیح ہے کہ اسباب خود اللہ تعالیٰ پر دلالت کریں اور اسباب کے فقدان کے وقت اسباب سے صرف نظر کر کے صبر کرنا۔ اور سکون حاصل کرنے کی طلب میں اللہ کی طرف رجوع کرنا یہاں تک کہ سکون حاصل ہو جائے۔

۱۲۹۵ـــ انہوں نے اپنی اسناد ساتھ فرمایا کہ میں نے ابو یعقوب نہرجوری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ توکل اختیار کو ترک کر دینے کا نام ہے۔

فرمایا کہ توکل وہی کرتا ہے جو ولایت کے ساتھ اور خلابت کے ساتھ اور کفایت کے ساتھ تو معروف ہو اور ولایت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی اور محبت کرنا اور خلابت اللہ کی یاد کے لئے ہر وقت فارغ رہنا کفایت اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر اکتفا کرنا۔ اہل توکل کے درپے (آزار نہ ہونا) اس لئے کہ وہ اللہ کے چنے ہوئے لوگ اور اس کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ وہ اسی سے ضیافت چاہتے ہیں یعنی اللہ کے مہمان بنتے ہیں اور وہی ان کی ضیافت کرتا ہے۔ اور وہ اسی کے گھر میں مہمان بن کر اترتے ہیں اور وہی ان کو مہمانی دیتا ہے اور بہت اچھے طریقے سے دیتا ہے۔ وہ لوگ صرف اسی پر توکل کرتے ہیں۔ وہی ان کو کافی ہوتا ہے۔ وہ لوگ اپنے فقر کے باوجود غنی ہیں۔ اور ان کے ماسوا سب لوگ ان کے غنا کی وجہ سے ان کے محتاج ہیں۔ جو شخص اللہ پر توکل کرنے کا انکار کرتا ہے وہ نادان اور کم علم کہلاتا ہے۔

توکل پر ایک مکالمہ

۱۲۹۶ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو دنیا نے ان کو علی بن ابو مریم نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب حضرت حذیفہ مرعشی اور سلیمان خواص اکٹھے ہوئے اور یوسف بن اسباط بھی لہٰذا انہوں نے فقر اور غنا کا تذکرہ کیا۔ سلیمان خاموش بیٹھے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہوتا ہے جس کے لئے سر چھپانے کا اپنا گھر ہو۔ تن چھپانے کے لئے کپڑا ہو اور زندگی گذارنے کے لئے کوئی درست رہنمائی اور ہدایت ہو جو اس کو دنیا کی فضول اور غیر ضروری چیزوں سے روک دے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہے۔ جو لوگوں کا محتاج نہ ہو۔

لہٰذا سلیمان سے کہا گیا کہ اے ابوایوب آپ کیا کہتے ہیں؟ تو وہ رو پڑے اس کے بعد فرمایا۔ میں جامع خطا تو کل نہیں سمجھتا ہوں، اور جامع شر نا امید اور مایوسی کو سمجھتا ہوں۔ اور سچا غنی وہ ہے جو اپنے دل کو اللہ کی طرف سکون دیتا ہے یقینی طور پر اسی کے خطا ہے۔ اور تو کل کرتے ہوئے اسی کی معرفت سے اور اسی کی عطا سے اور اسی کی قسمت سے راضی ہو کر۔ چنانچہ غنی ایسا ہوتا ہے سچا غنی۔ کہ اگر وہ شام کرتا ہے دراں حال کہ بھوکا ہوتا ہے تو صبح کرتا اس حال میں کہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں والا محتاج ہوتا ہے۔ (سلیمان کی یہ بات سن کر) سب لوگ رو پڑے۔

توکل کے مختلف انداز

۱۲۹۷ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل اصفہانی نے ان کو ابوتراب نے ان کو حاتم اصم نے ان کو شقیق بلخی نے فرماتے ہیں کہ

ہر ایک کا اپنا ایک مقام ہے کوئی اپنے مال پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنے نفس پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنی زبان پر توکل کرتا ہے، کوئی اپنی تلوار پر بھروسہ کرتا ہے۔ کوئی اپنی حکومت پر بھروسہ کرتا ہے۔

اور کوئی صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ بہر حال اللہ پر توکل کرنے والا سکون اور آرام پالیتا ہے، اللہ نے اس کو توکل کے ساتھ بلندی عطا کی ہے اور اس کا مقام بلند کر دیا ہے اور فرمایا کہ۔

وتوکل علی الحی الذی لا یموت

اس زندہ ذات پر توکل کیجئے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

بہر حال جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے راحت وسکون وآرام طلب کرتا ہے قریب ہے کہ وہ اس سے کٹ جائے لہٰذا وہ محروم ہو جائے۔

۱۲۹۸ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے فرماتے ہیں کہ استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں جو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا

ماذا ابقیت لنفسک

اپنے آپ کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

اللہ ورسولہ

اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ نے فرمایا کہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کلی طور پر مخلوق سے لاتعلق ہو جانا۔ اور اس میں رسول کو داخل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبے اور مقام کی وجہ سے ہے جو ایمان میں آپ کو حاصل ہے، اور تعلق کی حقیقت سبب کے ساتھ مسبب اعلیٰ تک وصول اور رسائی تک بے شک اس پر اس کا منقطع ہونا لازم ہے یعنی جس وقت وہ مکمل ہو جائے بھروسہ کرنے والا اور پکا ہو جائے اس میں۔ خبر دے اگر چاہے سبب سے اور اگر چاہے تو مسبب سے کیونکہ سب کچھ اس کے نزدیک ایک ہی ہے بوجہ تعلق ہونے فروع کے سب میں اصل کے ساتھ۔

۱۲۹۹ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ

سفیان نے کہا کہ ابو حازم کہتے ہیں۔

میں نے ساری دنیا کو دو چیزیں پائی ہے ایک چیز وہ جو میرے لئے ہے اور دوسری جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے کے لئے ہے۔ وہ چیز جو میرے لئے ہے اگر میں اس کو اس کے وقت سے پہلے طلب کروں اور زمین و آسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کرڈالوں تو بھی میں اس چیز پر قادر نہیں ہو سکوں گا۔

اور جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ وہ کسی اور کے لئے ہے۔ میں اس کے لئے زمین و آسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کر کے بھی نہیں پا سکوں گا، لہذا میں اس کی امید کیوں کروں؟ میرا رزق میرے غیر سے روک لیا گیا ہے، جیسے دوسروں کا رزق مجھ سے روک لیا گیا ہے لہذا ان دو میں سے میں کس چیز میں اپنی عمر اور اپنی زندگی برباد کروں۔

ابو حازم کی وضاحت

۱۳۰۰۔۔۔ سفیان کہتے ہیں کہ ابو حازم سے کہا گیا تھا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ اس نے کہا میرا بہترین مال میرا اللہ پر یقین ہے اور اس چیز سے میری مایوسی جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

۱۳۰۱۔۔۔ فرماتے ہیں کہ بعض امراء نے ابو حازم سے کہا، آپ اپنی ضرورت حاجت ہمارے سامنے لائیں۔

اس نے کہا بہت دوری ہے بہت دوری ہے (یعنی میری عقل سے بعید بات ہے کہ) میں اپنی حاجت آپ کے سامنے پیش کروں (بلکہ میں تو اپنی حاجتیں اس کے آگے پیش کرتا ہوں) جس سے حاجتیں پوشیدہ نہیں ہیں، وہ مجھے جو کچھ عطا کرتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہوں۔ اور جو کچھ وہ مجھ سے روک لیتا ہے اس سے راضی ہوں۔

۱۳۰۲۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابو دنیا نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ طفاوی نے ان کو عبیداللہ بن شمیط بن عجلان نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے۔

مؤمن اپنے نفس سے کہتا ہے (یہ دنیا کی زندگی) تین دن کی ہے، جس میں سے کل کا دن تو گذر چکا ہے۔ اور اس میں جو کچھ ہونا تھا وہ بھی ہو چکا ہے۔ اور وہی آنے والی کل یعنی آنے والی صبح اس کی امید ہے ممکن ہے کہ شاید آپ اس کو نہ پا سکیں۔ اگر آپ کل آنے والی صبح ان لوگوں میں سے ہو۔ جو کل موجود ہوں گے تو تیرا کل کا رزق کل ہی تیرے پاس آ جائے گا۔ اور کل صبح سے پہلے ایک دن اور ایک رات باقی ہے۔ اس میں بہت سے نفوس ہلاک ہوں گے۔ شاید تو بھی اسی میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہو لہذا ہر دن کی اپنی ہی فکر کافی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۱۳۰۳۔۔۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوبکر نے ان کو محمود ابن خداش نے انہوں نے سنا اشعث بن عبدالرحمٰن سے ان کو ایک آدمی نے جسے عبدالملک کہا جاتا تھا اس نے حسن بصری سے انہوں نے فرمایا۔

اے ابن آدم تو روزانہ سال بھر کا غم نہ اٹھا اس لئے کہ ایک دن میں جو کچھ غم ہے وہی کافی ہے اگر تیری عمر نے سال بھر وفا کی تو اللہ تعالیٰ تیرا رزق بھی تیرے پاس پہنچائے گا۔ اگر تیری عمر نے سال بھر وفا نہ کی تو جو کچھ آپ طلب کر رہے ہیں وہ آپ کا نہیں ہے۔

(۱۲۹۹)۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان في التاريخ (۱/ ۶۷۹ و ۶۸۰)

وأخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/ ۲۴۳) من طريق سفيان عن أبي حازم سلمة بن دينار

(۱۳۰۲)۔۔۔ أخرجه المصنف في الزهد الكبير له (۵۰۳) من طريق ابن أبي الدنيا به

اور جو اس کو دینے سے منع کردے اس کی برائی نہیں کرتا اس لئے کہ وہ دینے کو اور نہ دینے کو اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔

حضرت ابراہیم خواصؒ کہتے ہیں

۱۳۱۴ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن نے ان کو حسن بن مقیم بغدادی نے۔ ان کو ابو اسحاق حناط نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے کہ ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تھا تھوڑی سی دیر انہوں نے اپنا سر جھکایا اس کے بعد فرمایا جب عطا کرنے والا خود منع کرنے والا بھی ہے تو پھر کون عطا کرسکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب معطی ہے تو مانع بھی تو وہی ہے۔ دونوں اسمٰی کے صفاتی نام ہیں اور عطا کرنا اور عطا روک دینا دونوں اس کی صفتیں ہیں تو پھر باقی کیا رہا۔)

توکل کے درجات

۱۳۱۵ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو ابوعلی روذباری نے فرماتے ہیں۔

کہ توکل کے تین طبقے اور تین درجے ہیں۔ توکل کا پہلا درجہ اور پہلا زینہ یہ ہے کہ جب اسے عطا کیا جائے تو شکر کرے دوسرا زینہ ہے کہ عطاء کرنا یا نہ کرنا اس کے نزدیک ایک جیسا ہو۔ تیسرا زینہ نہ دینا یعنی نہ ملنا پھر اس کے ساتھ بھی شکر کرنا اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے باوجود یکہ اس کو یہ علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عطا کرنے کا اختیار ہے۔

۱۳۱۶ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن نے انہوں نے سنا ابوعلی حسن بن یوسف قزوینی سے انہوں نے سنا ابراہیم مولا سے انہوں نے سنا حسن بن علی نے انہوں نے سنا ابوالحسین نوری سے وہ فرماتے تھے۔

فقیر کی صفت ہے کہ وہ نہ ہونے کے وقت سکون سے ہوتا ہے۔ اور چیز موجود ہونے کے وقت خرچ کرتا اور ایثار کرتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کا جواب

۱۳۱۷ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے سنا ابوعمرو دمشقی سے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن جلاء سے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا کہ بندہ اللہ کے سپرد کب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا جب وہ اپنی ذات سے اور اپنے فعل و عمل سے مایوس ہو جائے اور اپنے تمام احوال میں اللہ کی طرف پناہ لے لیتا ہے، اور جب اللہ کے سوا اس کا کسی سے تعلق نہ رہے۔ (پھر وہ اللہ کے حوالے ہو جاتا ہے۔)

۱۳۱۸ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے انہوں نے سنا احمد بن علی سے انہوں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابو یزید (بسطامی) سے پوچھا گیا بندہ متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) کب بنتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ موجود اور غیر موجود پر تعلق سے اپنے دل کو کاٹ لیتا ہے (اس وقت وہ متوکل علی اللہ ہوتا ہے؟)

توکل کی حقیقت!

۱۳۱۹ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے انہوں نے سنا ابوبکر واسطی سے جب ان سے توکل کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا کہ مشقتوں کے مصائب پر صبر کرنا اس کے بعد اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کرنا۔ اس کے بعد اسی کا حکم

(۱۳۱۷) ابو عبداللہ بن الجلاء هو احمد بن یحیی له ترجمة فی طبقات الصوفية للسلمی (ص ۱۷٦)

(۱۳۱۸) ابو یزید البسطامی وهو طیفور بن عیسی (طبقات الصوفية للسلمی ص ٦٧)

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جو تقسیم کی ہے میں اس کے ساتھ راضی ہوں اور میں نے اپنا معاملہ اپنے خالق کے سپرد کر دیا ہے۔

فقد احسن اللّٰہ فیما مضی

ویحسن ان شاء فیما بقی

جو کچھ زندگی گذر گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور جو کچھ باقی رہ گئی ہے انشاء اللہ اس میں بھی احسان ہی فرمائیں گے۔

۱۳۲۹:...... ہمیں سنائے ابو عبد الرحمٰن نے ان کو شعر سنائے احمد بن محمد بن یزید نے اپنے ذاتی کلام سے فرماتے ہیں۔

سل اللّٰہ من فضلہ واتقہ

فان التقی خیر ما یکتسب

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کیجئے اور اسی سے ڈرتے رہئے بے شک اللہ سے ڈرنا بہترین عمل ہے۔

ومن یتق اللّٰہ یصنع لہ

ویرزقہ من حیث لا یحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ بناتے ہیں۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں
جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت توکل کو بار بار پڑھنا

۱۳۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو کہمس نے ان کو ابو السلیل نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔
بے شک میں قرآن مجید کی ایک ایسی آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت خود پوری کرے گا وہ آیت یہ ہے۔

ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (۲،۳:۶۵)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ نکالتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر اس آیت کو فرماتے رہے اور اس کو دہراتے۔

۱۳۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو اصمعی نے اور ان کو خبر دی ہے ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ہمدان میں ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبید اللہ بن عبد الرحمٰن سکری نے ان کو زکریا بن یحییٰ منقری نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو نصیحت کی اور فرمایا۔ اے میرے بھائی تو طالب ہے اور مطلوب بھی ہے۔ تجھے وہ تلاش کرتا ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا اور تو خود اس چیز کو تلاش کر رہا ہے جس چیز کی تجھے ضرورت نہیں ہے۔ جس سے تیری کفایت کر لی گئی ہے۔ اے میرے بھائی آپ نے بہت سے حرص کرنے والے محروم دیکھے ہوں گے اور بہت سارے دنیا سے بے رغبتی کرنے والے رزق پانے گے۔

۱۳۳۲:...... ہمیں خبر دی ابو سعد زاہد نے ان کو عبد الرحمٰن بن محمد ادریسی نے مصر میں ان کو عمر بن عراک نے کہتے ہیں کہ مجھے ابو القاسم قرشی نے کہا کہ ایک آدمی بنان حمال (سامان بردار) کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کیجئے اس لئے کہ میرا رزق بہت تنگ ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم میں نے آج اپنے گھر کا ایک تھال کیا وہ درہم کے بدلے میں فروخت کیا ہے جو پچھلے چودہ سال سے میرے پاس تھا اس نے کہا اے قوم

نے سنا محمد بن حمید سے، کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہارون بن مغیرہ سے۔ اس نے سفیان ثوری سے، انہوں نے کہا کہ حضرت واصل بن احدب نے اس آیت کو تلاوت کیا:

وفی السماء رزقکم وما توعدون (الذاریات ۲۲)

تمہارا رزق آسمانوں میں اور جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔

احدب نے کہا کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے میرا رزق آسمانوں میں اور میں اس کو زمین میں تلاش کروں؟ اللہ کی قسم میں ان کو زمین میں کبھی بھی تلاش نہیں کروں گا۔ پھر وہ کوفے کے ایک ویرانے میں داخل ہو گئے دو دن تک کوئی خبر نہ آئی جب تیسرا دن ہوا تو وہ کھجور کے تازہ خوشے کے ساتھ واپس آئے اور ان کا ایک بھائی تھا جو کہ ان سے بھی زیادہ نیک نیت تھا۔ ان کو دو خوشے موصول ہوئے چنانچہ ان کا یہی حال تھا یہاں تک کہ دونوں کے مابین موت نے فاصلہ پیدا کر دیا۔

قریب اصمعی اور اور ایک اعرابی کی سرگذشت

۱۳۳۷ ۔۔۔ ان اخبار میں سے ہے جن کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابو الحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو ابو رجا محمد بن احمد قاضی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابو الفضل عباس بن فرج ریاشی سے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا عبدالملک بن قریب اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں بصرہ کی جامع مسجد میں آیا جب میں بصرے کی گلیوں سے گذر رہا تھا میں نے وہاں ایک دیہاتی آدمی کو دیکھا۔ جو اچانک میرے آگے آ گیا، انتہائی سخت مزاج اور خشک مزاج آدمی تھا اونٹنی پر سوار تھا تلوار حائل کر رکھی تھی اس کے ہاتھ میں کمان تھی قریب ہوا اور اس نے سلام کیا اور میرے بارے میں دریافت کیا کہ کس قبیلے سے تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ بنی اصمع سے تعلق ہے مجھے کہنے لگے کہ تو اصمعی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں، اور پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس جگہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جاتا ہے، اس نے پوچھا کہ کیا رحمن کا بھی کوئی کلام ہے جسے بندے پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں ہے اے اعرابی اس نے کہا کہ اس میں سے کچھ آپ میرے سامنے پڑھیں میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنی اونٹنی سے نیچے اتریں وہ نیچے اترا اور میں نے تلاوت کی ابتدا کرتے ہوئے سورۃ والذاریات پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا۔

وفی السماء رزقکم وما توعدون۔

تمہارا رزق آسمانوں میں ہے اور جو کچھ تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

لہٰذا اعرابی نے کہا اے اصمعی! کیا یہ رحمن کا کلام ہے؟ میں نے کہا جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ وہ کلام ہے جس کو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے لہٰذا اس اعرابی نے کہا بس اتنا کافی ہے اور اٹھ کر وہ اپنی اونٹنی کے پاس گیا اور جا کر اسے اپنی تلوار سے ذبح کر دیا اور اس کی کھال اتاری اور مجھ سے کہنے لگا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں میرے ساتھ مدد کریں لہٰذا ہم لوگوں نے اس کو آنے جانے والے لوگوں میں تقسیم کر دیا اس کے بعد اس نے اپنی تلوار توڑ دی۔ اور کمان بھی توڑ ڈالی اور انہیں ریت کے نیچے دبا دیا اور پیچھے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ دیہات کی طرف اور وہ یہ پڑھ رہا تھا وفی السماء رزقکم وما توعدون، بار بار اس کو دہرا رہا تھا۔ جب وہ مجھ سے بصرے کی باغات میں غائب ہو گیا تو میں اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور اسے ملامت کرنے لگا میں نے اس اپنے آپ سے کہا اے اصمعی تم نے تو تیس سال تک قرآن کو پڑھا اور اس آیت کو اور اس جیسی بہت سی آیات کو پڑھا مگر مجھے ایسا متنبہ نہ ہوا جیسے یہ شخص اعرابی متنبہ ہوا ہے۔ جو کہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ رحمن کا بھی کوئی کلام ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے معاملے میں وہ فیصلہ فرمایا جو میں پسند کرتا

شادی نہیں کر رہے؟ انہوں نے اس بات کی شکایت میرے آگے کر دی۔ وہ بولے کہ آخر میں شادی کر لوں تو میں کہاں سے خرچ کروں گا؟ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن محمد عبداللہ سے کہی (کہ وہ کہتے ہیں میں کہاں سے خرچ کروں گا؟) انہوں نے یہ بات اپنے والد سے کہی۔ ان کے والد نے کہا کہ اس کو وہی رزق دے گا جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ میں رزق دیتا ہے اور ہاتھ سے اوپر اشارہ بھی کیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے شادی کر لی فرماتے ہیں کہ ہم نے بعد میں اس کے دستر خوان پر سبزی کھائی۔

متوکل کی ایک اور پہچان

۱۳۳۴۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد حافظ سے انہوں نے ابو العباس بن عطاء سے جو کہ توکل کے بارے میں سوال کئے گئے تھے۔ اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سوال کیا ابو العباس بن عطاء سے توکل کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے توکل کرتا ہے کہ اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں وہ متوکل نہیں ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ

۱۳۳۵۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کے پاس گئے تو ان کے آگے کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا ہے اے بلال؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کھجوریں ہیں جس نے اکٹھی کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اس کی وجہ سے جہنم میں تیرے لئے کر دی ہو؟ بلال انہیں خرچ کر دے اور عرش والے کی طرف سے رزق کی کمی کا خوف نہ کیجئے۔ (بھوک سے مرنے کا خوف نہ کر)

روح بن عبادہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے اس کو عوف سے روایت کیا ہے انہوں نے محمد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کے پاس تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ انہوں نے کھجوریں جمع کر رکھی تھیں۔ اور اس نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۱۳۳۶۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو روح بن عبادہ نے پھر اس نے اس کو مذکورہ حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو مبارک بن فضالہ نے یونس بن عبید سے اس نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو موصول روایت کیا ہے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے بشر بن فضل نے اور یزید بن زریع نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے یونس سے مرسلا اور اس کو روایت کیا ہے بکار بن محمد سیرین نے ابن عون سے اس نے محمد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے بطور موصول روایت کے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے معاذ بن معاذ اور محمد بن ابو عدی نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے ابن عون سے بطور مرسل روایت کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرندوں کا ہدیہ بھیجنا

۱۳۳۷۔ ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین

(۱۳۳۵) اخرجه المصنف فی دلائل النبوۃ (۶/ ۳۴۸) من طریق عبداللہ بن عون عن محمد بن سیرین به

نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سوید نے انہوں نے سنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیہ بھیجے گئے تھے۔ آپ نے ایک پرندہ اپنے خادم کو کھلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کوئی چیز چھپا کر نہ رکھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر آنے والی صبح کا رزق خود لے آتے ہیں۔

۱۳۴۸:۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے۔ ان کو ابویعقوب یوسف بن حسین صوفی نے رقہ میں جس کو اس نے یاد کیا ہمیں بیان کیا احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو بیان کیا مروان بن معاویہ فزاری نے۔ ہلال بن سوید عنقلی سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیہ کئے گئے آپ نے ایک تناول فرمایا، خادم نے دو کو چھپا کر رکھا اور کل صبح کو خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تمہیں ذخیرہ کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔

رزق سے مایوس نہ ہونے کا بیان

۱۳۴۹:۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو سلام بن شرحبیل نے ان کو حبہ بن خالد نے اور سواء بن خالد نے دونوں کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ کسی چیز کو درست کر رہے تھے ہم نے آپ کی مدد کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں رزق سے مایوس نہ ہونا جب تک تمہاری زندگی سر ہلانے کی بقدر باقی ہے۔ انسان کو اس کی ماں جب جنم دیتی ہے تو سرخ ہوتا ہے (کی طرح) ہوتا ہے بغیر بالوں کے پھر اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے۔

فقر وغنی کے سد باب مشیت خداوندی ہے

۱۳۵۰:۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ نے ان کو شعیب بن حرب نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن رفاء نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو بشیر بن سلمان نے ان کو سیار نے ان کو طارق نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جس انسان کو کوئی حاجت پیش آجائے اور وہ اسے لوگوں کے آگے پیش کرے اس کی غربت اور فاقہ کا سد باب نہیں ہوگا اور جو وہ اس کو اللہ کے آگے پیش کرے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے یا جلدی والے اجل سے یا جلدی والے غنی سے۔ اور شعیب کی روایت میں ہے یا جلدی مالداری کے ساتھ۔

(۱۳۴۷، ۱۳۴۸) أخرجه أحمد (۳/ ۱۹۸) عن مروان به

وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/ ۲۴۱) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير هلال بن العطلي وهو ثقة

وقال الهيثمي (۱۰/ ۲۴۰): رواه أبو يعلى ورجاله ثقات

(۱۳۴۹) أخرجه ابن ماجه (۴۱۶۵) وأحمد (۳/ ۴۶۹) من حديث أبي معاوية به

وقال البوصيري في الزوائد: إسناده صحيح وسلام بن شرحبيل ذكره ابن حبان في الثقات ولم أر من تكلم فيه وباقي رجال الإسناد ثقات

(۱۳۵۰) أخرجه الترمذي (۲۳۲۶) والمصنف في الآداب (۱۸۶) من طريق بشير به.

وقال الترمذي حسن صحيح غريب والحديث سبق برقم (۱۰۴۵)

فوت شدہ عمل فجر اور ظہر کے درمیان ادا کرے

١٣٦٢: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید بن اخت نمیر نے اور عبید اللہ بن عبداللہ نے دونوں نے اس کو خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن عبدالقاری نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی ورد اور وظیفہ کو چھوڑ کر سو جائے سے جو ہے کہ وہ اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے۔

اس کے لئے لکھ دیا جائے گا جیسے کہ اس نے اس کو رات میں ہی پڑھ لیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ۔ جب ہم اپنے گھر اور حویلی میں داخل ہوئے تھے تو تعداد کافی تھی یا متعدد گھر تھے۔ پھر ہم تھوڑے ہو گئے ہیں یا یوں کہا کہ اب ہم کم ہو گئے ہیں۔ صاحب دل تھے۔ ہمارے جھگڑے ہوئے (جس سے ہم متفرق ہو گئے ہیں) ہم اچھی اور پیاری کیفیت سے تھے ہمارے مابین اچھے اخلاق تھے اب ہمارے اخلاق برے ہو گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ لوگ اس گھر کو چھوڑ دیں اور اس سے بہتر پسند کریں۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو اسی طرح موصول پایا ہے حدیث اول کے ساتھ مگر اس اسناد کے ساتھ غلط ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس گھر کے ترک کرنے اور چھوڑنے کا حکم دیا تو جس سے چھٹکارا دلوانے کے لئے حکم دیا تھا اور اس خیال سے نجات دلانے کے لئے کہ ان کو جو پریشانی آئی ہے وہ اس گھر میں آنے کی وجہ سے ہے اور اس کو یحییٰ بن عبدالعزیز نے ابراہیم ہجری سے۔ ابوالاحوص نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٣٦٣: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو مسکین بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو حضرت ابن مسعود سے کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے انہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ ایک حویلی میں رہتے تھے اور ہم کثیر تعداد میں تھے اب ہم تھوڑے ہیں اور ہم کم ہو گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھر سے نکل جاؤ۔ اور اس جگہ سے منتقل مکانی کرلو یہ بہت بری جگہ ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

١٣٦٤: اور اسی کو روایت کیا ہے عکرمہ بن عمار نے بھی اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مفہوم میں اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں۔

١٣٦٥: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر بن ریسان نے ان کو خبر دی اس نے جس نے سنا تھا فروہ بن مسیک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زمین جو ہمارے پاس ہے اسے ابین کہا جاتا ہے یہ ہماری سرسبز زمینوں میں سے تھی اور ہماری خوراک کا ذریعہ تھی اب یہ وبا والی ہو گئی ہے اس کی وبا شدید ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسے چھوڑ دیجئے بے شک وبا سے تو ہلاکت ہے اور

(١٣٦٢) اخرجہ مسلم (١/٥١٥) من طریق یونس بہ

(١٣٦٣) عزاہ فی الکنز الی مصنف فقط

ولهت قلوبهم وشغلت بالله

اہل جنت وہ لوگ ہوں گے کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ سے بے انتہا محبت کرتے ہوں گے اور ہر وقت اللہ کے ساتھ
یعنی اس کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتے ہوں گے۔

امام اوزاعی علیہ الرحمہ کی تحقیق البلہ کے بارے میں

۱۳۷۰: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن فراس مکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبید اللہ بن جارود نیشاپوری نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں حضرت اوزاعی سے بلہ کے بارے میں پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کا مطلب ہے شر سے اندھا خیر کے ساتھ بینا (جو برائی کو تو نہ دیکھے بھلائی کو دیکھے۔)

۱۳۷۱: میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی کو سے انہوں نے ابو عثمان سے اس قول کے بارے میں کہ اکثر اہل جنت بلہ ہوں گے، فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی دنیا کے اعتبار سے کم سمجھ اور اپنے دین کے اعتبار سے فقیہ اور انتہائی سمجھدار ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھے کے بارے میں تحقیق

۱۳۷۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن الفضل بن عبادۃ اللہ کاتب نے صیداء میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو عمر بن حباب سلمی نے ان کو یعلی بن اشدق نے ان کو عبداللہ بن جراد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیس الاعمی من عمی بصرہ

اندھا وہ نہیں ہے جس کی نظر اندھی ہو۔

ولکن الاعمی من تعمی بصیرتہ

بلکہ اندھا وہ ہے جس کی بصیرت اور فہم اندھی ہو۔

۱۳۷۳: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن احمد بن صالح بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا ابو سعید بن حریہ قاضی نے ان کو منصور بن اسماعیل فقیہ نے فرمایا یا اندھا وہ ہے پھر شعر کہا:

لیس العمی الا تری

بل العمی الا تری

عجزا بین

الصواب والخطا

اندھا پن یہ نہیں ہے کہ تم نہ دیکھ سکو بلکہ اندھا پن یہ ہے کہ تم دیکھ نہ سکو تمیز کرنے والی درستگی اور غلطی کی توضیح اور غلطی میں تمیز نہ کر سکے۔
حقیقت میں یہ ہے اندھا پن۔

توکل کا باب ختم ہوا۔

(۱۳۷۳) عزاہ العجلونی للمصنف

ایمان کا چودھواں شعبہ

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل ایمان کی شرط ہے

۱۳۷۴ اس بارے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ابی ایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین (رواہ البخاری عن آدم)

تم میں سے کوئی ایک بھی کامل مومن نہیں ہو سکتا اس وقت تک جب تک کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے نزدیک اس کی اولاد سے اور اس کے ماں باپ سے اور سارے جہاں کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

اس کو بخاری نے آدم سے روایت کیا ہے۔

اور اس کو امام مسلم نے ایک دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مؤمن کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے اہل سے اور مال سے اور تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہیے

۱۳۷۵ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے اور حسین بن حسین نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو عبد العزیز بن صہیب نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من اھلہ ومالہ والناس اجمعین۔

تم میں سے کوئی آدمی بھی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو جاؤں اس کے اہل خانہ سے اور اس کے مال سے اور تمام لوگوں سے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا۔ یعقوب بن ابراہیم سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے انہوں نے اسماعیل سے۔

اللہ اور رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ایمان کی لذت پا لیتا ہے

۱۳۷۶ ... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی

(۱۳۷۴) اخرجه البخاري (۱/ ۱۰) عن آدم ومسلم (۱/ ۶۷) من طريق محمد بن جعفر عن شعبة به.

(۱۳۷۵) اخرجه البخاري (۱/ ۱۰) ومسلم (۱/ ۶۷) كما قال المصنف.

(۱۳۷۶) اخرجه [illegible] من طريق ابي داود الطيالسي في مسنده (۱۹۹۹)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تین صفات ایسی ہیں جس شخص میں وہ موجود ہوں وہ ان کے ساتھ ایمان کی حلاوت اور لذت[۱] پالیتا ہے۔

❶ ــــ وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔

❷ ــــ یہ کہ وہ شخص جس کے نزدیک آگ میں جھونک دیا جانا کفر کی طرف لوٹ جانے سے زیادہ محبوب ہو اس کے بعد کہ اللہ نے اسے (اسلام کی دولت کے ساتھ) اس آگ سے اللہ نے اسے بچالیا تھا۔

❸ ــــ یہ کہ وہ انسان کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لئے کرے۔ ابوداؤد کو شک ہے کہ راوی نے اللہ فرمایا تھا یا فی اللہ فرمایا تھا۔

۱۳۷۷ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کوئی ایک بھی تم میں سے ایمان کی لذت نہیں پاسکے گا یہاں تک کہ کسی انسان سے محبت کرے تو صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے نزدیک آگ میں ڈال دیا جانا باوجود اللہ نے اس کو اس سے بچالیا ہے زیادہ پسندیدہ ہو کفر کی طرف لوٹ جانے سے اور یہاں تک کہ اللہ اور اللہ کا رسول اس کے نزدیک ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس کو مسلم نے دوسرے طریقہ سے شعبہ سے پہلے الفاظ کے مطابق یا اس سے قریب قریب روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوقلابہ نے اور ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے محبت کرنے کی وجہ

۱۳۷۸ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن احمد بن علی جعدوئی نے شہر بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نوفلی نے ان کو محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہی تمہیں اپنی نعمت میں سے روزی دیتا ہے۔ اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے گھر والوں سے محبت رکھو میری محبت کی وجہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی

۱۳۷۹ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مقام مرو میں۔ ان کو ابوالموجہ بن عمرو نے ان کو عبدان بن عثمان بن جبلہ نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابو جعد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کے لئے تیاری کر رکھی ہے؟ بولا کہ نہیں تیاری تو نہیں کی ہے سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ

(۱۳۷۷) ــــ أخرجه البخاري (۸/۱۷) عن آدم. ومسلم (۱/۶۶) من طريق محمد بن جعفر عن شعبة به و (۱/۶۶ و ۶۷) من طريق أبي قلابة عن أنس ومن طريق ثابت عن أنس

وانظر الشعب رقم (۴۰۵)

(۱۳۷۸) ــــ أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۳/۱۴۹ و ۱۵۰) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۱) ــــ في المستدرك (البخاري)

(۱۳۷۹) ــــ أخرجه البخاري (۸/۴۹) ومسلم (۴/۲۰۳۳) كما قال المصنف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہی ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں کئی جہات سے روایت کیا ہے۔ اور امام مسلم نے محمد بن یحییٰ بن عبد معمر سے انہوں نے کئی جہات سے روایت کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قیامت کے دن انبیاء و شہداء و صدیقین اور صلحاء کی رفاقت کا سبب ہوگی

۱۳۸۰ ... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو شعبی نے وہ فرماتے ہیں کہ۔ ایک آدمی انصار میں سے رسول اللہ کی خدمت آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ بڑی پکی بات ہے کہ آپ مجھے بہت محبوب ہیں میری ذات سے میری اولاد سے میرے گھر والوں سے میرے مال سے اگر میں آپ کی بارگاہ میں حاضری نہ دوں اور آپ کو جب تک دیکھ نہ لوں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں ابھی مر جاؤں گا (یہ کہہ کر وہ انصاری صحابی رو پڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ بولے کہ آپ نے ذکر کیا تھا کہ آپ کی وفات قریب ہے اور مرا تب ہم نے بھی ہے آپ تو نبیوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ اور ہم اگر جنت میں داخل بھی ہوئے تو ہم تو آپ کے قریب نہیں ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ابھی تک کوئی خبر نہیں دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر آیت اتار دی۔ فرمایا کہ:

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین (النساء ۶۹)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہی ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء میں سے اور صدیقین شہداء اور صالحین میں سے یہ بہترین رفاقت ہے یہ اللہ کی طرف سے محض فضل ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا کافی ہے۔

چنانچہ نبی کریم نے اس صحابی سے فرمایا:

ابشر

آپ خوش ہو جائیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۱۳۸۱ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو الاسود نضر بن عبد الجبار نے اور ابن بکیر نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو زہرہ بن معبد بن عبد اللہ بن ہشام قرشی تیمی نے ان کو ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام نے (یہ بڑی خوش نصیب تھے کہ جب یہ چھوٹے بچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرا تھا اور اس کے لئے دعا فرمائی تھی) وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول آپ میرے نزدیک سب چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نفس کے سوا جو میری ذات کے سوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (ابھی اس سے ایمان کی تکمیل نہیں ہوگی) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تیرے نفس سے بھی۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ آپ اب اللہ کی قسم میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الآن یا عمر

(۳)... آپ کے کا اسم مبارک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جس کا انتخاب فرمایا تھا اور جس کے ساتھ آپ کو موسوم کیا تھا۔

(۴)... آپ کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعریف کرنا تشبیہ یا آپ کی پیدائش سے قبل یہاں تک کہ آپ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پہچان لیا اور ان کی امتوں نے بھی کہ ان کو پہچان لیا آپ کے، بچے آپ کو پہچاننے سے بھی پہلے اور آپ کی امت کے بھی آپ کو پہچاننے سے پہلے۔

(۵)... آپ کی صورت کا حسین ہونا اور آپ کی سیرت کا بھی حسین ہونا۔

(۶)... اور آپ کے خصائل و عادات کا کریم ہونا۔

(۷)... آپ کی فصاحت و بلاغت (یعنی آپ کا فصیح و بلیغ ہونا)

(۸)... آپ کا یہ فرمان کہ اوتیت بجوامع الکلم، کہ مجھے کلام کی جامعیت عطا کیا گیا ہوں۔ میرے لئے بات مختصر کر دی گئی ہے۔

(۹)... آپ کا اپنی امت پر رحیم اور شفقت کرنا۔

(۱۰)... اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کی طرف دنیا میں جو عظیم بھلائیاں بھیجی ہیں۔ (یہ دس)

(۱۱)... اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام امتوں کے لئے سفارش کرنا۔

(۱۲)... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے بے رغبت ہونا۔

(۱۳)... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے شدائد و مصائب پر صبر کرنا۔

(۱۴)... آپ کا سب سے بڑا مقام ہونا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مرتبہ و مقام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ عظمیٰ کی اور سب سے اونچا مقام اور سب سے اونچا منصب، منصب نبوت و رسالت ہے، اسی منصب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بلند اقسمت کے نکات ہیں اور بڑی عظمتیں اور خوبیاں ہیں، ان میں سب سے بڑی خصوصیت اور سب سے بڑی عظمت آپ کی عالمگیر رسالت ہے۔

(۱۵)... آپ کی رسالت کا جنات اور انسانوں کے لئے عام ہونا۔

(۱۶)... آپ کی نبوت و رسالت کا مشرق سے لے کر مغرب تک سب کے لئے شامل ہونا۔

(۱۷)... یہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

(۱۸)... آپ سید المرسلین ہیں۔

(۱۹)... آپ دنیا میں اپنی رفعت کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ عزت والے ہیں۔

(۲۰)... آپ آخرت میں اپنے مرتبے کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ تعریف کے مستحق ہیں۔

(۲۱)... آپ وہ ہیں کہ سب سے پہلے جن کے لئے زمین پھٹے گی اور آپ زمین سے باہر تشریف لائیں گے۔

(۲۲)... آپ سب سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں لوگوں کے لئے سفارش کرنے والے ہوں گے۔

(۲۳)... آپ کی سب سے پہلے سب امتوں کے لئے سفارش قبول ہوگی۔ (مراد ہے شفاعت کبریٰ)

(۲۴)... آپ صاحب لواء الحمد ہوں گے۔

(۲۵)... آپ ہی صاحب حوض کوثر ہوں گے جس پر پینے کے لئے سب لوگ آئیں گے۔

(۴۶) آپ کی زندگی اور بقا کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔

(۴۷) اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید میں آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں فرمایا وہ تو آپ کی نسبت کے ساتھ پکارا ہے۔

(۴۸) اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی نبوت و رسالت کے نام کے ساتھ پکارا ہے۔

(۴۹) تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ناموں کے ساتھ پکارا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت کے ساتھ پکارنے کے لئے تمام جماعت میں آپ کو انتخاب فرمایا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں نے بحمد اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ایک کتاب تصنیف کی ہے (جس کا نام ہے) دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الرسالۃ من وقت ولادتہ الی حال وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(نبوت کے دلائل اور صاحب رسالت کی پیدائش سے وفات تک آپ کے حالات کی معرفت۔)

میں نے اس کتاب میں وہ اخبار و آثار ذکر کئے ہیں جن کے اندر ان تمام امور کا بیان ہے جن کو شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ان تمام امور کا یہاں پر بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہے لہٰذا میں نے اس کتاب میں ان امور کی طرف ہر فصل میں صرف اشارہ کر دینے پر اکتفا کیا ہے جس سے اس کا مقصود و مطلوب واضح ہو جاتا ہے۔

فصل

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں

۱۳۸۵: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن محمد بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو سعید بن سوید نے ان کو عبدالاعلیٰ بن ہلال سلمی نے ان کو عرباض بن ساریہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم ہے اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی گوندھا ہوا تھا یعنی ابھی پانی اور مٹی کی ملی جلی کیفیت میں تھا یا ان کا خمیر تیار ہو رہا تھا۔ اور عنقریب اس بارے میں خبر دوں گا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ میرے بارے میں دی جانے والی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا۔ اور اسی طرح دیگر انبیاء کی مائیں بھی خواب دیکھتی رہی ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ نے خواب دیکھا جب آپ کو جنم دیا کہ ایک روشنی ہے جس نے اچھی طرح پائی کی وجہ سے شام کی محلات روشن کر دیئے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابو مریم نے سعید بن سوید سے انہوں نے حضرت عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور ام الکتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) میں خاتم النبیین ہوں۔

بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی تقدیر میں ایسے تھا پہلے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے۔

اور ایک قول کے مطابق آپ کے والد عبداللہ کا اس وقت انتقال ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائیس مہینے کے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان میں کون سی بات سچی تھی۔

اور ابن اسحاق نے کہا کہ عبدالمطلب کا اس وقت انتقال ہوا جب نبی کریم آٹھ سال کے ہو گئے۔

اور آپ کی والدہ آمنہ بنت وہب کا انتقال مقام ابواء میں اس وقت ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال کے ہو گئے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب آمنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو آپ کے دادا عبدالمطلب کے پاس پیغام بھیجا کہ آج رات تمہارا بچہ پیدا ہوا ہے۔ آپ آ کر اسے دیکھئے۔ چنانچہ جب وہ آپ کو دیکھنے کے لئے آئے تو آپ کی والدہ نے عبدالمطلب کو اپنی ولادت کی خوشخبری کے ساتھ وہ بات بھی سنائی جو آپ کے پیٹ میں موجود ہونے کے وقت انہوں نے خواب دیکھا تھا اور وہ بات بھی بتائی جو آپ کے بارے میں دعا کرنے اور آپ کا نام رکھنے کی بابت ان کو کہی گئی تھی۔ لہذا آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کو اٹھا کر کعبے کے اندر لے گئے (اور دعا کی) اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے ان کو یہ پوتا عطا کیا ہے۔ چنانچہ ابن اسحاق نے عبدالمطلب کی دعا اور ان کے وہ اشعار درج کئے ہیں جو انہوں نے آپ کو کعبے میں لے جا کر کہے تھے۔

اور دادا نے آپ کو دودھ پلوانے کے لئے حلیمہ بنت ابوذویب سے بات کی۔ ابوذویب (کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔)

ابوذویب عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد کا نام:..... آپ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبدالعزی بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن ہے۔

آپ کے رضاعی بہن بھائی:..... عبداللہ بن حارث، آنیسہ بنت حارث، حذافہ بنت حارث یعنی شیماء۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ وہ رسول اللہ کو گود میں لیتی تھیں اور پرورش کرتی تھیں یعنی اپنی والدہ کے ساتھ مل کر۔ جب آپ ان کے پاس ہوتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تارح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسماعیل بن ابراہیم بن آزر وھو تارخ بن ناحور بن ساروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم ابوالبشر صلوات اللہ علیہم اجمعین.

۱۳۸۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن عبداللہ نے۔ پھر انہوں نے اس سے کوئی نسب ذکر کیا اور آزر کے بارے کہا کہ اس کا نام بزبان توراۃ تارح بن ناحور ہے بن ساروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن سام بن نوح بن

(۱۳۸۸) ۔ اخرجہ المصنف فی الدلائل (۱/ ۱۰۵ و ۱۰۲) بنفس الاسناد.

(۱۳۸۹) دلائل النبوۃ (۱/ ۱۸۰)

لامک بن متوشلخ بن خنوخ بن مھلیل بن قینان بن شیث بن آدم۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلمہ بن فضل نے محمد بن اسحق سے اور اس کی مخالفت بھی کی ہے اس کی بعض روایات میں۔ ابو عبداللہ حافظ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا نسب عدنان تک صحیح ہے اور اس کے بعد جو نسب ہے وہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ اور بعض اس کو تبدیل کرتے ہیں۔

۱۳۹۰: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن الفضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن منذر نے کہا کہ مجھے محمد بن طلحہ تیمی نے املاء کروایا اور یوں کہا کہ محمد بن عبداللہ کہا اور مذکور کی مثل نسب ذکر کیا معد بن عدنان تک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین رشتہ دار

سب لوگوں میں سے رسول اللہ کے قریب ترین رشتہ دار بنو عبدالمطلب بن ہاشم (یعنی تیجے دادا کی اولاد) اور وہ یہ ہیں۔ عباس۔ آل ابو طالب۔ آل حارث اور آل ابو لہب اور ابو طالب۔

اور عبداللہ رسول اللہ کے والد۔ یہ ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ عبدالمطلب کی دیگر اولاد میں سے۔

عبد شمس کے بیٹے اور مطلب یہ ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشم بن عبد مناف کے بھائی ہیں۔

پھر ان کے قریب ان کے والد کی طرف سے ان کے بھائی ہیں نوفل بن عبد مناف کے بیٹے ہیں۔

پھر ان کے قریب بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ اور بنو عبدالدار بن قصی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے تمام قبائل کو ذکر کیا ہے اس کے بعد ابراہیم نے کہا۔

عبدالمطلب کی اولاد

عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد دس افراد تھے اور چھ لڑکیاں تھیں وہ یہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آٹھ تھے

(۱) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت عبداللہ (۴) ابو طالب (نام عبد مناف تھا) (۵) زبیر (۶) حارث (۷) حجل (۸) مقوم (۹) ابو لہب (۱۰ نام عبدالعزیٰ)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں

(۱) صفیہ بنت عبدالمطلب (۲) ام حکیم بیضا ۔ بنت عبدالمطلب (۳) عاتکہ بنت عبدالمطلب (۴) امیمہ بنت عبدالمطلب (۵) اروی (۶) برہ۔

ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار محمد بن عبداللہ کو جنم دیا اور اسی طرح آمنہ بنت وہب نے عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر نے۔ اس کے بعد انہوں نے والدین کے نسب ذکر کئے۔

اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم میں سب سے زیادہ شرف والے تھے حسب کے اعتبار سے اور افضل تھے نسب کے اعتبار سے ماں کی طرف سے بھی اور باپ کی طرف سے بھی۔

۱۳۹۱: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے بطور املاء کرانے کے انہوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے کہا ان کو ربیع بن سلیمان نے اور سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابو عمار شداد نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمایا۔اس کا مطلب ہے:

شرف لک ولقومک۔

یہ شرف واعزاز ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔

۱۳۹۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو شافعی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن ابو نجیح نے ان کو مجاہد نے اس قول باری کے بارے میں:

وانہ لذکر لک ولقومک

فرمایا کہ محاورۃ کہا جاتا ہے ممن الرجل؟ آدمی کہاں سے ہے یا کون سے لوگوں میں سے تو کہا جاتا ہے من العرب عرب سے ہے۔ پھر یوں کہا جاتا ہے کہ من ای العرب عرب کون سی قوموں سے ہے جواب دیا جاتا ہے کہ میں "قریش قریشی ہوں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

۱۳۹۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن بکر نے ان کو عبدالغفار بن قاسم نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن اللہ تعالیٰ أخرجنی من النکاح، ولم یخرجنی من السفاح

اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح کے نتیجے میں پیدا کیا ہے اور مجھے بدکاری کے نتیجے میں پیدا نہیں کیا۔

فصل:۔۔۔۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی

۱۳۹۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

میرے پانچ نام ہیں:

❶۔۔۔ میں محمد ہوں۔

❷۔۔۔ میں ہی احمد ہوں۔

❸۔۔۔ میں ماحی (مٹانے والا ہوں) وہ جس کے ساتھ اللہ نے میرے ساتھ کفر کو یا کفار کو مٹاتا ہے۔

❹۔۔۔ میں حاشر ہوں۔ (اکٹھا کرنے والا) تمام لوگ میرے قدموں میں جمع ہوں گے۔

❺۔۔۔ اور میں ہی عاقب ہوں (پیچھے والا یعنی آخر والا) یا یعنی جن کے سوا کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابو الیمان سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے عبد بن محمد سے اس نے ابو الیمان سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے حدیث معمر سے تو زہری سے نقل کیا ہے اور اس میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ ما العاقب۔ یہ عاقب کیا ہوتا ہے۔ زہری نے کہا:

الذی لیس بعدہ نبی

وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۱۳۹۶)۔۔۔ اخرجہ المصنف عن محمد بن علی مرسلاً (کنز العمال ۳۱۸۶۹)

(۱۳۹۷)۔۔۔ اخرجہ البخاری (۹/۹۳۰ و ۹۳۱ فتح) ومسلم (۱۸۲۸/۴)

۱۳۹۸ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفر نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے۔ مذکورہ ہی نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ اس کے کہ اس نے لفظ عفر کا ذکر کیا ہے اور اس کو یونس بن یزید نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤوف اور رحیم کے نام سے بھی موسوم کیا۔ اور مناسب ہے کہ یہ الفاظ زہری کا قول ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

اور اس کو روایت کیا ہے عقیل بن مسلم نے نافع بن جبیر بن مطعم سے۔ وہ ولید بن عبدالملک بن مروان کے پاس گئے اور عبدالملک نے ان سے کہا کیا آپ کو رسول اللہ کے اسمائے گرامی یاد ہیں جو حضرت جبیر بن مطعم شمار کرتے تھے؟

انہوں نے کہا کہ جی ہاں وہ چھ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حاشر صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقب صلی اللہ علیہ وسلم۔ ماحی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بہرحال حاشر اس لئے کہ آپ بھیجے گئے قیامت کے ساتھ۔ تمہارے لئے ڈرانے والے عذاب شدید سے پہلے۔

عاقب اس لئے ہیں کہ وہ تمام انبیاء کے آخر میں آئے ہیں۔ اور ماحی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا اس آدمی کے گناہ کو جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

۱۳۹۹ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو عقبہ بن مسلم نے پھر اس کو مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۱۴۰۰ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوجعفر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے۔ ہمیں خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم علوی فقیہ نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ابوموسیٰ نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے کئی نام بتایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حاشر اور مقفی اور نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہوں۔

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ مسعودی کی روایت میں ہے۔ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کئی نام ذکر فرمائے ان میں سے چند ہم نے یاد کئے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے جریر سے۔

(۱۳۹۸) اخرجه مسلم (۴/۱۸۲۸)

(۲) دلائل النبوة (۱/۱۵۶)

(۱۳۹۹) اخرجه المصنف في الدلائل (۱/۱۵۵) من طريق الليث بن سعد به.

(۱۴۰۰) دلائل النبوة (۱/۱۵۶)

واخرجه مسلم (۱۸۲۸/۴)

دس اسماء رسول

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ دس اسماء گرامی ہیں جو کہ احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں اسماء اعلام ہیں (اسم ذات ہیں) جس کے ساتھ دوسرے اشخاص سے ممتاز و منفرد کرنا مقصود ہوتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ذرا سا بھی غور و فکر کرتا ہے وہ یہ بات اچھی طرح جان لیتا ہے کہ لوگوں کے جتنے بھی نام ہیں ان میں سے کوئی ایک نام بھی ایسا نہیں ہے جو حسن و خوبی اور فضل کو اس قدر جامع ہو جس قدر یہ دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور فضل کے جامع ہیں۔ اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہے جو اپنی تعریف کی انتہا تک پہنچ جائے، اور حمد اسی موقع پر مدح کے مفہوم میں ہے۔ اور احمد وہ ہے جو حمد کا زیادہ حقدار ہو اور یہ بھی مدح ہے۔

و محمد هو البالغ فی حمده

و احمد هو لاحق با لحمد

۱۴۰۱: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بکیر نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمن نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو دیکھو تو سہی کہ اللہ قریش کے سب و شتم اور لعنت کرنے کو مجھ سے کس طرح پھیرتے ہیں اور ہٹا دیتے ہیں؟ وہ لوگ گالیاں دیتے ہیں مذمم کو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور وہ لعنت بھی کرتے ہیں تو مذمم کو جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۱۴۰۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی ہے احمد بن عبید نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سفیان نے ان کو ابو زناد نے پھر مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کیا آپ لوگ تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیوں اور برائی کرنے کو کس طرح مجھ سے ہٹاتے ہیں وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم کو لعنت کرتے ہیں اور جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن عبداللہ سے انہوں نے سفیان سے۔

بعض اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر و تشریح

حاشر کی تشریح:...... اس کا مطلب ہے پہلا وہ شخص جو قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا، اس کے بعد باقی لوگ جو آپ کے ماسوا ہیں وہ آپ کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، اور آپ پہلے انسان ہوں گے جو میدان حشر کی طرف جن کو لے جایا جائے گا۔ پھر لوگ آپ کے بعد آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

ماحی کی تشریح:...... اس کی تفسیر بھی حدیث میں گذر چکی ہے (حاشر کا لفظی معنی ہے اکٹھا کرنے والا۔ اور ماحی کا معنی ہے مٹانے والا) اور یہ بات تو معلوم ہے کہ حاشر و ماحی جمع کرنے والا گناہوں کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (یا کفر کو باطل کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفات مجازاً ہیں حقیقتاً تو یہ صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے دیئے ہیں کہ آپ کے

(۱۴۰۱) اخرجه ابن حبان (۸/۱۴۹) رقم ۶۳۹۹ (الاحسان) من طریق عطاء بن میناء عن ابی هریرة.

(۱۴۰۲) اخرجه البخاری (۶/۵۵۴، ۵۵۵ فتح) عن علی بن عبدالله عن سفیان

حشر کو یعنی جمع کرنے کے لئے لے جانے کو سبب بنایا ہے آپ کے ماسوا کے اکٹھے کرنے کا اور آپ کی نبوت کو سبب بنا دیا ہے باطل کے بھاگنے کا خواہ وہ کفر ہو یا کفر کے سوا کچھ اور ہو تو تقدیری طور پر ایسے ہوا جیسے کہ وہی حاشر ہیں اور وہی ماحی ہیں۔

مقفی کی تشریح:...... مقفی کا معنی ہے متبع (اتباع کرنے والا)۔

ایک دوسرا احتمال:...... احتمال ہے کہ مقفی سے مراد مقفی لابراہیم ہو یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنے والا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا تھا کہ

ان اتبع ملة ابراهيم حنيفا (النحل ۱۲۳)

آپ یکسو ہو کر ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کیجئے۔

دوسرا احتمال:...... یہ بھی احتمال ہے کہ مقفی اور متبع سے مراد موسیٰ اور عیسیٰ اور ان کے علاوہ دیگر انبیاء بنی اسرائیل کا متبع مراد ہو اس لئے کہ آپ نے ان کی قوم کو ان کی اتباع کرنے سے اپنی اتباع کی طرف پھیر دیا۔ یا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیت اور نصرانیت سے لوگوں کو حنفیہ سمحا کی طرف پھیر دیا۔

عاقب کی تشریح:...... بہرحال عاقب اور خاتم کی تفسیر حدیث میں گذر چکی ہے۔

نبی الرحمۃ کی تشریح:...... یہ ہے کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا

انا رحمة مهداة

میں اللہ تحفہ دی ہوئی رحمت ہوں۔

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں

۱۴۰۳...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو معاذ بن مثنی نے اور تمام نے دونوں کو خبر دی یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ بزاری نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے آپ نے فرمایا:

انما بعثت رحمة ولم ابعث عذابا

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں عذاب بنا کر نہیں۔

یہ شاید اس لئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی امید رکھتے تھے۔

۱۴۰۴...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يا ايها الناس انما انا رحمة مهداة

اے لوگو میں ہدیہ دی ہوئی رحمت ہوں۔ یعنی میں تم لوگوں کو ہدیہ تحفے کے طور اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔ (تابعی نے صحابی کا واسطہ ترک کر دیا ہے) اور اس کو زیادہ بن یحییٰ حسانی نے روایت کیا ہے۔ مالک بن سعیر سے انہوں نے اعمش سے موصولاً بیان کیا ہے (یعنی صحابی کا واسطہ بھی مذکور ہے) اس میں ابو ہریرہ کا ذکر ہے۔

(۱۴۰۳) ...... اخرجه البخاری فی التاریخ کما ذکر (۳/۱۹۹)

(۱۴۰۴) ...... اخرجه المصنف فی الدلائل (۱/۱۵۸) من طریق وکیع به.

۱۴۰۵ ۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اس کے آخر میں یہ نہیں کہا۔ یعنی میں تمہیں بطور تحفہ دیا گیا ہوں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعثت اس لئے فرمائی کہ آپ کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائے اور آپ کی زبان کے ذریعے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے جب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا جب ان پر احسان فرمایا۔

ارشاد فرمایا:

واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا
وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها (آل عمران ۱۰۳)

یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے ہی تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی پھر تم اس کے محض احسان سے باہم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم لوگ جہنم کے کنارے پر تھے پھر اللہ ہی نے تم کو اس سے بچا لیا۔

نبی التوبہ کی تشریح: ۔۔۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں جب وہ توبہ کرتے ہیں خواہ ان کے گناہ بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں۔ شاید پہلی شریعتوں کا معاملہ اس سہولت کا نہیں تھا اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

انا نبی التوبة

میں توبہ کی قبولیت اور سہولت کی بشارت دینے والا نبی ہوں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۴۰۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن مسعود نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی ہوتا تھا میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں جب وہ گناہ کرتا تو صبح کو اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ملتا کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے۔ اور اس گناہ کا کفارہ فلاں فلاں عمل ہے شاید کہ وہ گناہ زیادہ کرے یا وہ کفارے پر عمل کرے۔ ابن مسعود فرماتے ہیں۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہی بات بنی اسرائیل والی اس قرآنی آیت کے بدلے میں عنایت کرے (بلکہ مجھے یہ آیت زیادہ محبوب ہے)

ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحيما. (النساء ۱۱۰)

جو شخص کسی برائی کا عمل کرتا ہے اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

نبی الملحمة نبی الملاحم (جنگوں والا نبی)

"جنگ والا نبی"

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ نبی الملحمة اس لئے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے اوپر کفار کے ساتھ جہاد کرنا فرض کر دیا تھا۔ اور پھر اس جہاد کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک باقی رہنے والی شریعت بنا دیا۔ تمام شہر یا تو تلوار کی دھار سے یا تلوار کے خوف سے فتح ہوئے تھے۔ سوائے

(۱۴۰۵) ۔۔۔ أخرجه المصنف في الدلائل (۱/۱۵۷ و ۱۵۸) من طريق زياد بن يحيى الحساني.

(۱۴۰۶) ۔۔۔ عزاه السيوطي في الدر (۲/۲۱۹) إلى ابن جرير وعبد بن حميد والطبراني والمصنف

مدینہ منورہ کے وہ فتح ہوا تھا قرآن کے ساتھ۔

(نوٹ)...... یہ کہنا کہ تمام تلوار کی دھار یا خوف سے فتح ہوئے یہ غلط ہے۔ بلکہ اسلام پوری دنیا میں اخلاق سے پھیلا ہے۔ البتہ تلوار اس لئے استعمال کی گئی تاکہ کفاروں کی شان وشوکت کو توڑے اور ان کی حکومتوں کا خاتمہ ہو۔ وہ مسلمانوں کی زیر نگین ہو کر رہیں۔ (از ابن شائق عفا اللہ عنہ)

۱۴۰۷...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمر بن عبد العزیز بصری نے ان کو ابو عبد اللہ حافظ اور ابو ذر محمد بن ابو الحسین بن ابو القاسم اور عطا نے اور ابو محمد عبد اللہ بن محمد حسن جرجان نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ اور بن یعقوب حافظ نے دونوں کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو محمد بن حسن بن زبالہ نے ان کو مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام بستیاں تلوار کے ساتھ فتح ہوئی تھیں جب کہ مدینہ قرآن کے ساتھ فتح ہوا تھا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے۔ اس میں محمد بن حسن بن زبالہ مخزومی کا تفرد ہے۔

اور وہ اسی کے ساتھ معروف بھی ہے۔ اور حدیث ابو غزیہ انصاری سے بھی مروی ہے جو کہ مدینے کے قاضی ہیں وہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنی سند کے راویوں کے ضعف کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

اور یہ مذکورہ الفاظ ہمارے شیخ ابو عبد اللہ کی حدیث کے ہیں۔ اور اسی طرح کہا ہے الفقیہ نے بصری سے اور یہ واقع ہوا ہے ابو ذر اور میر جانی کی روایت میں۔ یعنی یہ الفاظ آئے ہیں کہ مکہ فتح ہوا تھا تلوار کے ذریعہ اور مدینہ فتح ہوا تھا قرآن کے ذریعے۔

دونوں نے اس کو لکھے الفاظ پر محمول کیا ہے۔ اور محفوظ ابو عبد اللہ کی روایت ہے۔

۱۴۰۸...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم نے اور حسن بن سہل نے دونوں نے کہا۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ میرے نام اور میری کنیت کو جمع نہ کیا کرو۔ میں ابو القاسم ہوں۔ اللہ تعالیٰ عطاء فرماتے ہیں اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ یہ الفاظ ابو مسلم کی حدیث کے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت رکھنا ممنوع ہے

۱۴۰۹...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو ابن سیرین نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میری کنیت کے ساتھ کوئی

(۱۴۰۷)...... رواہ المصنف فقط کما فی الکنز (۳۴۸۰۳)

(۱۴۰۸)...... دلائل النبوۃ (۱/ ۱۶۳) من طریق یعقوب بن سفیان و ابو مسلم: ابراھیم بن عبداللہ عن ابی عاصم بہ.

کنیت رکھے اور نہ ہی میرے نام کے ساتھ نام رکھا جائے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم کنیت رکھنے کی نہی مطلقاً اکثر ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

احتمال ہے کہ نہی اس شخص کی طرف راجع ہو جو شخص دونوں کا یعنی نام اور کنیت کے درمیان جمع کرتا ہے۔ (یعنی ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا نام رکھنا منع ہے۔)

فصل:...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کی اشاعت وتشہیر فرمائی

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۱)...... ورحمتی وسعت کل شیئی فسا کتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ھم بایاتنا یؤمنون. الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل (الاعراف ۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز پر محیط ہے میں لکھ رکھوں گا ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوۃ ادا کریں گے اور وہ لوگ جو ہماری آیات کے ساتھ ایمان لائیں گے۔ جو لوگ نبی امی کی اتباع کریں گے جس کے بارے میں وہ تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

اس آیت میں واضح طور پر مذکور ہے کہ رسول نبی امی کے بارے میں اہل کتاب نے لکھا ہوا پایا ہے۔

(۲)...... واذ قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (الصف ۶)

(وہ وقت یاد کیجئے) جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو مجھ سے پہلے جو کتاب تورات اتری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں اس کا نام احمد ہوگا۔

اس آیت میں ہر سابق رسول کی زبان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اعلان ہے۔

(۳)...... ورفعنالک ذکرک (الشرح ۴)

ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔

بعض تفاسیر میں یوں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی شہرت عطا کی اور آپ کے تذکرے کو پہلے لوگوں میں اونچا فرمایا۔ اس سے پہلے کہ آپ کو پچھلے لوگوں میں رسول بنا کر بھیجا جاتا۔

توراۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات

۱۳۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ان کو خبر دی ہے ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو قاسم بن نصر بزاز نے ان کو سریج بن نعمان نے۔ ان کو فلیح نے ان کو ہلال نے ان کو علی نے ان کو عطاء بن یسار نے وہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے توراۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے بارے میں بتایئے انہوں نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم بے شک آپ کی تعریف توراۃ میں موجود ہے بعض وہ صفات جو قرآن میں ہیں۔ وہ اس طرح ہے۔ اے نبی بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا،

(۱۳۰۹)...... اخرجہ البخاری (۵۳/۸) وابوداود (۴۹۶۵) من طریق محمد بن سیرین واحمد (۳۵۵/۲) من طریق ابی زرعۃ کلاھما عن ابی ھریرۃ.

بشارت دینے والا۔ ڈرانے والا اور حفاظت کرنے والا آپ میرے بندے ہیں آپ میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) رکھا ہے آپ نہ ہی شور کرنے والے ہیں اور نہ ہی تند خو ہیں، اور نہ ہی بازاروں میں چلانے والے ہیں اور نہ ہی برائی کا جواب برائی سے دیتے ہیں بلکہ آپ درگذر کرتے اور معاف کرتے ہیں۔ میں ان کو ہرگز وفات نہیں دوں گا جب تک کہ میں ان کے ہاتھ کج ملت کو سیدھا اور درست نہ کردوں یعنی کہ سب لوگ یوں کہنے لگ جائیں لا الہ الا اللہ۔ اور میں آپ کے ذریعہ اندھی آنکھوں بہرے کانوں اور ہدایت سے عاری بند دلوں کو کھول دوں گا۔ عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت کعب سے ملا میں نے ان سے سوال کیا۔ لہٰذا دونوں نے کہیں ایک حرف کا بھی اختلاف نہیں کیا تھا۔ ہاں صرف اتنی بات ہے کہ کعب فرماتے تھے۔ دونوں اندھی آنکھیں دونوں بہرے کان۔ اور بند شدہ دل (یہی فرق تھا)

اس کو بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن سنان سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے۔ اور ہم نے اس کے شواہد ذکر کئے ہیں۔ اور وہ روایات بھی جو کعب الاحبار سے اور وہب بن منبہ وغیرہ سے نقل کی ہیں کتاب دلائل سے پانچویں جلد میں۔

۱۳۱۱ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو منصور طاہر بن عباس بن منصور مروزی نے جو کہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے وہ کہتے تھے کہ ان کو خبر دی ابن مظفر بن موسیٰ بزاز نے ان کو ابو جعفر طحاوی نے ان کو حسین بن کثیر نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے ان کو صالح بن سعید نے ان کو مقاتل بن حیان نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں۔

وما كنت بجانب الطور اذ نادينا (القصص ۴۶)

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کوہ طور کے کنارے موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا تھا۔

وہ کہتے تھے کہ اس سے مراد ہے جس وقت ہم نے آپ کی امت کو پکارا حالانکہ وہ ابھی تک اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے یہ کہ وہ تیرے ساتھ ایمان لے آئیں جس وقت آپ کی بعثت کی جائے گی۔

فصل: ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور آپ کی سیرت

ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں ابو ہالہ کی حدیث ذکر کی ہے اور ام معبد کی حدیث اور ان دونوں کے ماسوا دوسروں کی صفت کے بارے میں ذکر کی ہیں لہٰذا ہم نے یہاں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

۱۳۱۲ ...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے مزکی سے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ان احادیث میں جو پڑھی گئیں مالک کے سامنے ربیعہ بن عبدالرحمن سے کہ انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ انتہائی لمبے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ نہ ہی آپ بالکل سفید رنگ تھے۔ اور نہ ہی گندم کے رنگ کے (بلکہ آپ سرخ سفید گندمی رنگ والے تھے) آپ کے سر کے بال نہ تو زیادہ گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چپڑے تھے (بلکہ دونوں چیزوں کا حسین امتزاج لئے ہوئے تھے۔) اللہ تعالیٰ نے آپ کی عمر کے چالیسویں سال کے آخر میں منصب رسالت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

(۱۳۱۰) ...... اخرجه البخاري (۳۴۲/۴ فتح) عن محمد بن سنان عن فليح بن سليمان. به

وانظر دلائل النبوة (۳۷۳/۱، ۳۸۳)

(۱۳۱۲) ...... اخرجه البخاري (۵۶۴/۶ فتح) ومسلم (۱۸۲۴/۴) من طريق مالك.

بھیجا تھا۔ نبوت ملنے کے بعد آپ دس سال مکے میں رہے اور مدینے میں دس سال رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی اس وقت آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بخاری ومسلم نے ان کو اپنی اپنی صحیح میں حضرت مالک کی روایت سے نقل کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے زبیر بن عدی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم کی جب روح قبض کی گئی تو وہ اس وقت تریسٹھ سال کے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی عمر میں مماثلت

۱۴۱۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو میرے دادا ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ نے ان کو محمد بن عمرو زنیج نے ان کو حکام بن سلم نے ان کو عثمان بن زائدہ نے زبیر بن عدی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب انتقال ہوا اس وقت آپ تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔ اور حضرت عمر جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے زنیج سے اور زہری نے بھی اسی طرح کہا ہے حضرت عروہ سے حضرت عائشہ سے اور عمرو بن دینار سے اور ابوجمرہ سے ان کو ابن عباس سے حضرت ابن عباس نے دونوں روایتوں میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے۔ اور عمار بن ابن ابو عمار نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے ہے کہ پندرہ سال رہے۔

مگر ابوجمرہ کی روایت اور عمرو کی روایت سے زیادہ بہتر ہے محفوظ ہونے کے اعتبار سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک

۱۴۱۴:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسعودی نے ان کو عثمان بن عبداللہ ہرمز نے ان کو نافع بن جبیر نے ان کو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد تھے، آپ کا سر بڑا تھا داڑھی گھنی تھی۔ ہتھیلیاں اور پاؤں فربہ تھے اور گوشت سے پر تھے رنگ آپ کا سرخ وسفید تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی یا دھاری تھی آپ جب چلتے تو آگے کی جانب جھکے جھکے چلتے۔ جیسے آپ اوپر سے نیچے کی طرف چل رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ جیسا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں

۱۴۱۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمرو بن عبداللہ مولیٰ عفرہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن محمد نے اور وہ اولاد علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف بیان کرتے تو یوں فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۱۳) ۔۔۔ أخرجه مسلم (۱۸۲۵/۴) عن محمد بن عمرو

(۱۴۱۴) ۔۔۔ الحديث بنفس الإسناد في الدلائل (۲۱۱/۱) وأخرجه الترمذي (۳۶۳۷) وأحمد (۹۶/۱ و ۱۲۷) من طريق المسعودي وقال الترمذي: حسن صحيح

نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے بلکہ لوگوں میں متوسط قامت کے تھے نہ بہت زیادہ گھونگھریالے بالوں والے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ گھونگھریالے ہوئے تھے۔ آپ نہ تو بہت موٹے تھے۔ اور نہ ہی بالکل سوکھے دبلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس گول تھا۔ سفید سرخی لئے ہوئے۔ آپ کی دونوں آنکھیں سیاہ تھیں۔ آپ کی پلکیں لمبی تھیں۔ ہڈیوں کے سرے یعنی جوڑ موٹے تھے۔ آپ کے جسم پر بال نہ تھے۔ بال صرف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک موٹی دھاری تھی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب آپ چلتے تو (یوں آگے کو) جھکتے ہوئے چلتے (جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں اور جب آپ ادھر ادھر متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ گھوم جاتے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ سب لوگوں میں کشادہ کف یعنی سخی تھے۔ اور زبان کے نہایت سچے تھے اور سب لوگوں میں نرم لہجے والے تھے۔ اور اپنی قوم کے اعتبار سے سب سے باعزت تھے۔ اور سب سے زیادہ عہد داری کا پاس رکھنے والے تھے آپ کو جو شخص اچانک دیکھتا آپ کی وجاہت سے اس پر ہیبت طاری ہو جاتی۔ اور جو شخص آپ کو جان کر میل جول کرتا وہ آپ سے محبت کرتا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر شخص یہ کہتا کہ میں نے آپ جیسا نہ پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد دیکھوں گا۔

۱۴۱۶ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے ان کو ابو جعفر نے ابن حسن اور علی بن محمد اور احمد بن عبدہ نے تینوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن یونس نے عمر سے ۔ نے اس کو اسناد کے ساتھ ذکر کیا۔ مذکور کی مثل مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

لم یکن بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد و الکتد اجرد ذو مسربة.

ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی سے سنا وہ صفت نبی کی تفسیر میں کہتے تھے۔ الممغط الذاھب طولا ممغط کا مطلب ہے لمبا ہونے میں زیادتی۔ اور تمیم الممتردد کا مطلب ہے بعض کا بعض میں داخل ہونا چھوٹا ہونے کی وجہ سے متصف ٹھگنا ہونا بہت چھوٹا ہونا تو برا تھے۔ اور قطط وہ جس کے بال میں سخت گھونگھریلا پن ہو۔ اور وہ آدمی جس کے بال میں تھوڑا سا خم ہو۔ اور مطھم اور بادن زیادہ گوشت والا۔ اور مکلثم بمعنی گول چہرے والا اور مشرب جس کی پیشانی پر سرخی ہو۔ اور ادعج آنکھوں کی شدید سیاہی والا۔ اور اھدب لمبی پلکوں والا۔ اور الکتد بمعنی کندھوں والا۔ اور مسربة باریک بال یعنی بالوں کی باریک لکیر جیسے کوئی باریک شاخ ہے جو لٹک رہی ہو سینے سے ناف تک۔ اور شثن ہاتھوں پیروں کی موٹی انگلیوں والا اور تقلع کا مطلب قوت کے ساتھ چلنے والا اور الصبب کا مطلب ہے جھکتے ہوئے چلنے والا۔
کہتے ہیں مائل ہوا ہے جھکنے یا ڈھلنے کی طرف جلیل المشاش اس سے مراد ہے کندھوں یا جوڑوں کے سرے اور العشیر الصحبة۔ صحبت اور دوستانہ تعلق اور البدیھة کا مطلب ہے اچانک اور کہتے ہیں۔ بدھتہ بامر یعنی اچانک بات۔ بجاعت کے ساتھ میں نے فلاں کام کیا ہے یعنی اس کو اچانک کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور

۱۴۱۷ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو زہیر نے ان کو ابو اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت براء سے کہا گیا تھا کیا رسول اللہ کا چہرہ تلوار کی مثل تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ سورج کی مثل تھا۔

(۱۴۱۵) اخرجہ الترمذی (۳۶۳۸) من طریق عیسیٰ بن یونس. بہ.

(۱) فی شمائل الرسول ابن کثیر: اجرد ذو مسربة ص ۱۵ ط الائمة العربیة.

(۲) المصدر نفسہ المکی ص ۵۱.

(۱) فی الشمائل لابن کثیر (معرفة) ص ۵۰

(۱۴۱۶) اخرجہ الترمذی (۳۶۳۸) من طریق عیسیٰ بن یونس. بہ وقال الترمذی. حسن غریب لیس اسنادہ بمتصل

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اپنی صحیح میں ابونعیم سے انہوں نے زہیر سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث سے علاوہ وازیں انہوں نے کہا ہے نہیں بلکہ مثل سورج کے اور چاند کے گول تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے ایک دوسری روایت میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ نے سرخ پوشاک یا سرخ رنگ کی چادر زیب تن فرما رکھی تھی میں آپ کی طرف دیکھنے لگا کبھی میں آپ کو دیکھوں اور کبھی میں چاند کو دیکھوں لہذا وہ میری نگاہ میں چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۱۴۱۸۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو اشعث نے ان کو ابو اسحٰق نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے اس آخری حدیث کو ذکر فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ وسفید تھے

۱۴۱۹۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی اور روذ باری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن ابومسرۃ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو اسرائیل نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے سامنے کے بال سفید سیاہ ملے ہوئے تھے آپ جب تیل لگاتے تو ظاہر نہیں ہوتے تھے۔

آپ کے بال جب خشک ہو کر بکھرتے تو ظاہر ہوتے تھے اور آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے۔

ایک آدمی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔

جابر نے فرمایا کہ نہیں بلکہ چاند سورج کی مثل گول تھا۔

جابر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے کندھا ۔ کے پاس آپ کی مہر نبوت کو دیکھا کبوتری کے انڈے کی مثل۔ آپ کے جسم کی مثل تھی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریقے سے اسرائیل سے۔

۱۴۲۰۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمسی نے ان کو حسن بن حمید نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میرے لئے آپ رسول اللہ کی صفت بیان فرمایئے انہوں نے فرمایا۔

اے بیٹے اگر آپ ان کو دیکھتے تو بس آپ سورج طلوع ہوتا دیکھتے (جیسے سورج طلوع ہو رہا ہے۔)

(۱۴۱۷)۔۔۔ أخرجه البخاري (۶/۵۶۵. فتح) عن أبي نعيم. به.

(۱۴۱۸)۔۔۔ أخرجه الترمذي (۲۸۱۱) من طريق أشعث. به.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لانعرفه إلا من حديث الأشعث.

(۱۴۱۹)۔۔۔ أخرجه مسلم (۴/۱۸۲۳) من طريق عبيدالله عن إسرائيل. به.

(۱۴۲۰)۔۔۔ أخرجه المصنف في الدلائل (۱/۲۰۰) من طريق عبدالله بن موسى التيمي. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۸/۲۸۰) رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجاله وثقوا.

زمین پر لگتے تھے۔ ان سے پانی کے چشمے پھوٹتے (جب پانی میں رکھتے تو برکت ہو جاتی) جب آپ اپنی جگہ سے مڑتے تو پورے پورے بنتے تھے۔ قوت اور اعتدال سے چلتے تھے نرمی اور وقار سے چلتے تھے جب چلتے تو تیز تیز چلتے ایسے لگتا جیسے اونچائی سے نیچے آ رہے ہوں۔ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے جسم سمیت متوجہ ہوتے۔ نگاہیں نیچی رکھتے تھے آسمان کی طرف دیکھنے سے زیادہ زمین کی طرف دیکھتے۔ کسی کو دیکھتے تو بنظر توجہ دیکھتے۔ جو سامنے ملتا اس کے ساتھ سلام کرنے میں آپ خود پہل فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو

فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نطق بیان کیجئے؟

انہوں نے جواباً فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دکھوں اور غموں والے ہمیشہ سوچ فکر کرنے والے تھے (آپ کی زندگی محنت ومشقت سے عبارت تھی) وہاں راحت و آرام نام کی کوئی شئی نہیں تھی۔ بغیر ضرورت کے کلام نہیں فرماتے تھے۔ طویل خاموشی رکھتے تھے۔ کلام کا آغاز اور اختتام دونوں فصاحت کے ساتھ کرتے تھے۔ اور جامع کلمات اور جدا جدا کلمات ارشاد فرماتے تھے۔ نہ زیادہ گوئی کرتے نہ کم الفاظ بولتے تھے۔ آپ نرم خو تھے۔ نہ موٹے تھے نہ ہی پتلے تھے اللہ کی نعمت کو بڑا قرار دیتے خواہ وہ چھوٹی بھی ہوتی۔ اور اللہ کی نعمتوں میں سے کسی شئی کو برا نہیں کہتے تھے۔ اور ذائقہ والی چیزوں کے ذائقہ کو برا نہیں کہتے تھے۔ اور نہ ہی بدذائقگی کو تعین کرتے اور اس کے علاوہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ذائقوں کے دلدادہ نہیں تھے۔ اور نہ ہی ان کے مداح تھے۔ دنیا اور اور دنیاوی مفاد کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے۔ جب اس کا حق ادا کیا جائے۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی پر غصہ آیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بدلہ لیا ہو۔ اپنی ذات کے لئے کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ اپنے لئے کبھی انتقام لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے تو ہاتھ کو پلٹتے تھے۔ جب بات کرتے تو ہاتھ بھی ساتھ استعمال کرتے۔ اپنی دائیں ہتھیلی اپنے بائیں انگوٹھے کے اندر والے حصے پر مارتے تھے۔ جب کسی سے ناراض ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور یوں اس کو ہوشیار کر دیتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو اپنی نگاہیں نیچی کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم پر ظاہر اور واضح ہو جاتا۔ غیر ضروری امور کے درپے ہونے سے رک جاتے تھے کہتے ہیں حسین نے اس تفصیل کو ایک زمانے تک بیان نہ کیا چھپائے رکھا فقیر کو بیان کیا پھر میں نے ان کو یہ حاجت بیان کی اور میں نے اس کو اس کی طرف اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقت کرنے والا پایا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے ان کو کس سے پوچھا تھا تو میں نے ان کو یہ بتایا کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونے کے بارے میں آپ کے بیٹھنے اور نکلنے کے بارے میں آپ کی شکل وصورت کے بارے میں سب کچھ بیان کیا اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

کہتے ہیں کہ حسین نے کہا میں نے اپنے والد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے اور داخل ہونے کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے جواباً کہا کہ آپ کے دخول کی تو حضور کو اپنے نفس کے لئے اجازت تھی آپ جب اپنے گھر آ جاتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو اوقات چار حصوں میں منقسم تھے

آپ کے اوقات چار حصوں میں تقسیم تھے:

(۱)...... ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔

(۲)...... ایک حصہ آپ کے اہل وعیال کے لئے۔

دے کر یا نرم بات کہہ کر لوٹاتے۔ آپ کی فراخ قلبی لوگوں پر حاوی تھی اخلاق میں ہو یا معاملہ میں لہذا اسی وجہ سے آپ کی حیثیت لوگوں کے لئے ان کے باپ کی طرح ہو گئی تھی۔ اور حق میں سب برابر ہو گئے تھے۔ آپ کی محفل بردباری، حیا، صبر اور امانت کی محفل بن گئی تھی تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فوقیت لے جاتے ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی کرتے بڑے کی تعظیم کرتے آپ کی محفل میں چھوٹے پر شفقت کرتے اور ضرورت مند کو سب ایثار کرتے تھے اور اس کی ضرورت پوری کرتے تھے یا حسین نے یوں کہا کہ آپ کی محفل میں مسافر کی حفاظت ہوتی تھی۔

جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

تو حسین نے جواب میں فرمایا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی سے رہتے تھے۔ نرم خلق والے تھے لوگوں کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے اور نرم پہلو والے تھے۔ لوگوں کو توڑنے والے سخت دل اور بے رحم نہیں تھے آپ شور و غل کرنے والے نہیں تھے۔ بے حیائی کی گالیاں بکنے والے نہیں تھے۔ (یعنی آپ گالی نہیں دیتے تھے) نہ ہی عیب گیری یا عیب جوئی کرنے والے تھے۔ نہ ہی کسی کی بلا وجہ تعریف کرنے والے تھے۔ ایسے کام سے قصداً غفلت و لاپرواہی کرتے تھے۔ جس کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ نہ ہی اس کا خیال کرتے اور نہ ہی اس میں کوئی دلچسپی لیتے تین چیزوں کو انہوں نے اپنے دل سے نکال دیا تھا۔ کسی کو ملامت نہیں کرتے تھے منہ پر بھی کسی کو عیب نہیں لگاتے (یعنی کسی کی برائی نہ کرتے) نہ ہی کسی کی غیبت یا کمزوری تلاش کرتے۔ بات صرف وہی کرتے جس میں ثواب کی امید کرتے۔ آپ جب کلام کرتے۔ اہل مجلس خاموش ہو جاتے اور نگاہیں نیچی کر لیتے تھے ایسے محسوس ہوتا جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ جب بول کر خاموش ہوتے تب وہ بولتے اور کسی شئی کے بارے آپ کے سامنے اس میں اختلاف و تنازعہ نہیں کرتے تھے۔ جو شخص بھی ان میں سے بولتا سب خاموش ہو کر اس کی بات سنتے یہاں تک کہ وہ اس سے بات کر کے خاموش ہو جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ہنستے جس پر لوگ ہنستے اور آپ اس پر تعجب اور حیرانی کا اظہار کرتے جس پر سب لوگ حیران ہوتے اور گفتگو میں اگر نا پسندیدہ بات بھی ہوتی تو اس پر آپ صبر کرتے اور اس کے سوال پر بھی یہاں تک کہ آپ کے صحابہ کرام ان کو بلا لیتے یا روک دیتے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت کی چیز مانگ رہا ہے تو اس کی مدد کرو کسی احسان لینے والے سے تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے۔ آپ کسی کی بات کو بیچ میں نہیں کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ پوری کر لے پھر ان کو کاٹتے نہی کے ساتھ یا اٹھنے کے ساتھ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حسین نے جواب دیا کہ رسول اللہ کی خاموشی چار وجہ سے ہوتی تھی:

(۱) ... بردباری سے عفو و درگزر کی وجہ سے۔

(۲) ... تقدیر و اندازہ کے لئے۔

(۳) ... سوچ اور فکر کے لئے پھر تقدیر و اندازہ۔

(۴) ... لوگوں میں تسویہ اور برابر نظری اور لوگوں کے مابین اجتماع کے لئے ہوتی تھی۔

بہر حال آپ کا تذکرہ یا فکر کرنا ان چیزوں میں ہوتا جو فنا ہو جائیں یا باقی ہیں۔ یہ سب ہوا آپ کا صبر اور علم ہوتا۔ آپ کو کوئی چیز غضب ناک نہیں کرتی

تھی اتنی ہی کوئی چیز آپ کو گھبراہٹ دلاتی تھی آپ ؐ چار باتوں میں جمع ہو گیا تھا

(۱)۔۔۔ اچھائیوں کو آپ کا اخذ کرنا تا کہ ان میں آپ کی اطاعت کی جائے۔

(۲)۔۔۔ بری باتوں سے آپ کا اجتناب کرنا تا کہ اس سے بچا جائے۔

(۳)۔۔۔ ایسی رائے میں آپ کا اجتہاد اور پوری کوشش کرنا جو امت کی بہتر اصلاح کا باعث ہو۔

(۴)۔۔۔ لوگوں کے لئے وہ کام کرنا اور اس کا انتظام کرنا جو ان کے دنیوی اور اخروی فائدے کو جمع کردے۔

فصل:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت اور آپ کے بیان فصاحت کا معاملہ سب سے زیادہ مشہور ہے اور سب سے زیادہ واضح ہے اس قدر کہ ہمیں اس کی تعریف کرنے کی ضرورت واحتیاج نہیں ہے کیسے مشہور نہ ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی کتاب مقدس بیان کرنے کے عظیم منصب پر فائز فرمایا۔ اور اپنی کتاب مقدس میں فرمایا۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم (النحل ۴۴)

ہم نے آپ کی طرف ذکر اتارا ہے (نصیحت واحتیاط) تا کہ آپ لوگوں کے لئے وہ چیز بیان کریں جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ مذکورہ ارشاد اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کو بیان کرنے اور فصاحت وبلاغت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اس لئے کہ اگر آپ کو فصاحت وبلاغت کما حقہ آتی تو اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی عظیم کتاب کی تبیین کا فریضہ سپرد نہ فرماتے اور نہ ہی آپ اس کے اعلیٰ درجات کی طرف ترقی فرما سکتے جن کو اللہ نے خود پسند فرمایا ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب ہوتا کتاب اللہ کی تبیین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے خطاب کے معانی کے کشف کے لئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فصیحانہ سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کر یہ بات آئی ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ نہایت فصیحانہ انداز میں آسمان پر رواں بادلوں کے بارے میں سوال فرمایا وہ حدیث جو کہ مذکور ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۴۳۱۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم بن احمد فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبادہ عوام نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث نے یعنی تیمی نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے اس دن جس دن آسمان پر سیاہ ولدار بادل چھائے ہوئے تھے ان کے بارے میں اپنے اصحاب سے سوال فرمایا۔ تم اس آسمان میں پھیلی ہوئی شاخوں کو کیسا دیکھتے ہو؟

لوگوں نے جواب دیا حضور یہ کتنی خوبصورت ہیں اور کتنی تخت والدار ہیں اور تہہ بہ تہہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کی بنیاد اور اصل کو کیسا دیکھتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور کتنی ہی خوبصورت بادلوں کی اصل اور بنیاد ہے اور کس قدر جماؤ اور مضبوطی ہے۔ آپ نے پوچھا تم ان کی سیاہی کو کیسا پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ کس قدر خوبصورت ہے ان کی سیاہی۔ اور کس قدر شدید ہے ان کی سیاہی۔ آپ نے فرمایا کیسا پاتے ہو تم ان کی چکی اور گردش کو؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کس قدر خوبصورتی ہے۔ اور کس قدر شدید ان کی گردش ہے آپ نے فرمایا تم ان کی بجلی کو کیسا پاتے

(۱۴۳۰)۔۔۔ دلائل النبوۃ (۱/ ۲۸۵، ۲۹۲) من طریق مالک بن اسماعیل بہ.

ہو بادلوں کی چمک کر۔ یہ بجلی چمک زیادہ ور چمک کرتا لوگوں نے جواب دیا کہ حضور بہت تیز ہے تو پھر کس طرح چمک رہی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اس بھی بارش کا کیا خیال ہے؟ چنانچہ اس کے بعد ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس قدر فصیح ہیں ہم نے آپ سے زیادہ فصیح اور کلام کو درست کرنے والا کبھی نہیں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حق ہے اور میرے لئے ضروری تھا ایسا ہونا چاہئے تھا۔ اس لئے کہ قرآن اتارا گیا ہے فصیح ترین عربی میں۔ (یعنی اس لئے مجھے بھی فصاحت کا علم رکھنا ضروری ہے۔)

ابو عبید نے مذکورہ بیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فصیح ترین الفاظ کا عربی میں مفہوم بیان کیا

ابو عبید نے فرمایا:

قواعد: ... یعنی سحاب کی بنیادیں قواعد السحاب اور اصول معترضہ آسمان کے کنارے پر۔

بواسق: ... ان کی فروع مستطیلہ۔ آسمان میں وسط تک اور دوسرے کنارے تک۔

جون: ... شدت سیاہ۔

رحاها: استدارت السحاب بادل کی گردش۔ آسمان پر۔

الخفق: اعتراض من البرق فی نواحی الطرف دو کناروں پر بجلی کا چمکنا۔

الومیض: ان یلمع قلیلا ثم یسکن۔ تھوڑا سا چمک کر خاموش ہو جانا ساکن ہو جانا۔

یشق شقا: استطارته فی الجو الی وسط السماء۔ فضا میں آسمان کے وسط تک چمک پھیلنا۔

الحیا: المطر الواسع الغزیر۔ شدید اور مسلسل وسیع بارش۔

١٤٣٣ ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

عربی زبان سے محبت کا بیان

١٤٣٤ ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو احمد بن حسن شیبانی نے ان کو ابو جعفر نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو یحیی بن بریدہ نے اور محمد بن فضل خراسانی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ عربی زبان سے محبت کرو اس لئے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ ثابت ہو گیا اور فصیح الفاظ کی تلاش کی جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور آپ کے

(١٤٣٢) أخرجه ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير (٦/٢٧٥) من طريق عباد بن عباد المهلبي عن موسى بن محمد به.

(١٤٣٤) ... أخرجه الحاكم (٤/٨٧) والعقيلي في الضعفاء (٣/٣٤٨) من طريق العلاء بن عمرو الحنفي، به.

وقال العقيلي:

منكر لا أصل له وقال الحاكم تابعه محمد بن الفضل عن ابن جريج

قال الذهبي: أظن الحديث موضوعاً

(١) المنهاج للحليمي (٢/٧٧ و ٧٨)

صورتیں الفاظ کی گویا کہ ایک معنی پر ہوتی ہیں کہ جس کی کئی صورتیں ہوں اس کو ان میں سے ذکر کرتے ہیں مختلف جہات سے۔ فرمایا مختصر اور جامع و بہتر ترتیب کرتے۔

شیخ حلیمی کا ارشاد

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبات اور تحریریں مواعظ میں تعبیر کے باب اور حکمت کی کتب کے بیان میں جو شخص یہ چاہے کہ واضح طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کے بارے میں علم میں اضافہ کرے اور ان کی بلاغت کے بارے میں تو وہ ان میں نظر ڈالے اور غور کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں اور میرے لئے بات کو انتہائی مختصر کر دیا ہے۔

۱۳۳۶ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن حمدان صیرفی نے ان کو احنف بن قیس نے ان کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں جامع ترین کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے بات مختصر کر دی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے فرمایا۔

۱۳۳۷ ہم نے ابن مسیب سے ثابت شدہ حدیث میں روایت کیا ہے جو کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم سے مروی ہے:

بعثت بجوامع الکلم

میں جامع ترین کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

جوامع الکلم سے مراد قرآن ہے

امام بیہقی "بعثت بجوامع الکلم" سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مراد قرآن لیا ہے۔ اور اسی پر اس حدیث کا سیاق بھی دلالت کرتا ہے جو اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور شیخ حلیمی نے جوامع الکلم کو کلام نبی پر محمول کیا ہے۔ جب کہ دونوں کا احتمال موجود ہے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

۱۳۳۸ ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے اور ابوالحسین بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ہاشم بن بشیر نے ان کو عبدالرحمن بن اسحاق قرشی نے ابن ابو بردہ سے ان کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کلام کے آغاز اور اس کے اختتام عطا کیا گیا ہوں اور اس کے جوامع عطا کیا گیا ہوں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں بھی سکھایئے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کی پڑھنے کے لئے تشہد والتحیات سکھائی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جوامع الکلم سے مراد وہ الفاظ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو سکھلائے تھے جس نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ مجھے وہ کلمات سکھلائیں جن سے میں دعا کیا کروں۔ چنانچہ آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا۔

سل ربک الیقین والعافیۃ

تم اپنے رب سے یقین اور عافیت مانگو۔

لوگوں کے لئے آدھا معاملہ ہوگا۔ اور قریش کے لئے آدھا ہوگا۔ لیکن قریش ایسی قوم ہیں جو عہد سے تجاوز کرلیں گے۔ پھر اس کے بعد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ذکر کیا جو آپ نے جو کچھ لکھا تھا۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع کلمات میں سے یہ عبارت بھی ہے۔

جامع کلام

مسلمان اپنے خون کے بدلے دیئے جائیں۔ اور ان کی ذمہ داریوں کے لئے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کرے گا۔ مسلمان اپنے ماسوا پر بھاری قوت میں۔ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور کوئی صاحب عہد اپنے عہد میں نہیں مارا جائے گا۔

ان مذکورہ کلمات کی اگر علیحدہ علیحدہ شرح و بسط سے وضاحت لکھی جائے تو یہ اپنی جگہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے بڑے بامعنی کلام اور بامعنی تشریح کو تقاضا کرتے ہیں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہم نے اس روایت کی اسناد کتاب الخراج میں کتاب السنن میں ذکر کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جیسی سے کثیر الفاظ ہیں مگر یہ مقام اس سے زیادہ کا متحمل نہیں ہے۔

۱۴۳۲......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید خلیل بن احمد بن محمد قاضی بستی نے ان کو ابو العباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابی خیثمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عتیک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص بغیر قتل یا چوٹ کے (بستر کی موت) مرجائے اس کا اجر اللہ کے ذمے لازم ہوجاتا ہے۔ (اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حتف انفہ) کی موت کا لفظ استعمال فرمایا تھا جب کہ یہ ایسا کلمہ تھا کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کلمے کو حضور سے قبل کسی عرب کو استعمال کرتے نہیں سنا تھا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوعیت کے بہت سے الفاظ ہیں جن کی طرف آپ سے قبل کسی نے سبقت نہیں کی تھی۔

فصل:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر مہربان ہونا اور شفیق ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم با لمؤمنین رؤف الرحیم (التوبہ ۱۲۸)

(لوگو) تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں۔ اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

۱۴۳۳......ان روایات میں سے ہے جن کی ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے کہتے ہیں کہ حضرت فارسی نے فرمایا دیکھئے کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کسی ایک بندے کی شفقت اور رحمت کے بارے میں اس طرح تعریف فرمائی ہے۔ جس طرح اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قیامت میں جب سب لوگوں کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات چھوڑ کر امتی امتی پکار رہے ہوں گے یہ بات امت پر آپ کی شفقت کی دلیل ہے۔ اور آپ اللہ کی بارگاہ میں یہ عرض کریں گے کہ

(۱۴۳۲)......اخرجه الحاکم (۲/۸۸) من طریق محمد بن إسحاق به.

تنبیه: فی المستدرک: محمد بن عبدالله بن عتیک اخبرنی سلمة عن ابیه و الصحیح (اخی بنی سلمة) بدلاً من (اخبرنی) انظر السنن الکبری (۹/۱۶۶)

شیخ حلیمی کا قول

❶ شیخ حلیمی فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے دو مینڈھے قربانی کئے تھے اور پہلے کی قربانی کرتے ہوئے دعا کی تھی:

اللھم عن محمد و ال محمد

اے اللہ اس کو قبول فرما محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف۔

اور دوسرے کو ذبح کر کے دعا کی تھی:

اللھم عن محمد و من لم یضح من امة محمد

اے اللہ یہ قبول فرما محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔

یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت پر شفیق ہونے اور محسن ہونے کے بارے میں زیادہ بلیغ ہے۔

❷ ایک دوسری روایت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر مجھے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف میں ڈالنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے کا، ہر نماز کے وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (اس حدیث میں بھی آپ کے اپنی امت پر شفیق ہونے کی دلیل ہے۔ مترجم)

❸ اسی طرح یہ حدیث بھی ہے کہ۔ آپ رمضان المبارک کی تیسری شب تراویح پڑھانے تشریف نہیں لائے تھے جب مسجد میں لوگ کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ اگلے دن فرمایا کہ میں نے دیکھا تھا تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ یعنی کثرت سے تراویح کے لئے جمع ہوئے تھے مگر میرے آنے میں میرے لئے کوئی چیز اور مانع نہیں تھی سوائے اس بات کے کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے اوپر تراویح بھی فرض کر دی جائے گی۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے جو فرمایا کہ میں نے اندیشہ کیا کہ کہیں تم پر تراویح فرض نہ ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فرض ہو گئی تو تم لوگ اس کی فرضیت کے حق کی رعایت نہیں کر سکو گے فرض کے تارک ہو کر اپنے سے پہلے کی امتوں کی طرح تم بھی برائی کے قائل اور برائی کا اسوہ قرار پاؤ گے۔ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحمت ہے امت پر۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے آپ کو افضل ترین جزاء عطا فرمائے بحیثیت نبی اور رسول ہونے کے پوری امت کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کو سراج منیر کا لقب عطا فرمایا ہے (آپ اپنی امت کے لئے روشنی اور ہدایت کا چراغ ہیں جیسے چراغ کے بغیر اندھیرا ہوتا ہے آپ کے بغیر بھی امت کے لئے اندھیرا ہے ہدایت کی روشنی فقط آپ کے ذریعے سے مل سکتی ہے۔ اس لئے آپ سراجا منیرا ہیں۔ مترجم)

سراجا منیرا (الاحزاب ۴۶)

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے ذریعے سے لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے ہدایت اور قرآن کی روشنی کی طرف نکالا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

(۱) سنن ابن ماجة باب ۱، سنن الترمذی باب ۱۰۲۰

(۲) البخاری المواقف باب ۲۴، ابن ماجة الصلاة باب ۹

(۳) انظر المنهاج ص ۱۹۶ ج ۲

كتاب انزلناه اليك لتخرج الناس من الظلمات الى النور (ابراہیم)

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جائیں۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بھی عقل مند انسان ان باتوں اور بھلائیوں میں غور و فکر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنے نبی کے توسط سے اپنے بندوں کو عطا فرمائی ہیں اور ان نعمتوں کے جو قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور ان کی شفاعت کے ذریعہ عطا کرے گا۔ تو وہ یہ بات اچھی طرح جان لیتا ہے کہ اللہ کے حقوق کے بعد سب سے زیادہ ضروری بندوں پر اللہ کے نبی کا حق لازم اور ضروری ہے اور کسی کا حق ضروری نہیں ہے۔ اور شیخ نے اس بارے میں بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔

فصل: ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی اور دنیا کی سختیوں پر آپ کا صبر کرنا

یہ اس لیے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے لئے منتخب فرمایا تھا اور اسی بات کی آپ کو وصیت بھی فرمائی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا لنفتنهم فيه ورزق ربك خير وابقى (طٰہٰ ۱۳۱)

اور ہرگز اپنی نگاہوں کو ان چیزوں اور اسباب کی طرف نہ اٹھائیں جن کا ہم نے ان لوگوں کو فائدہ دے رکھا ہے جو ان کے جوڑے ہیں دنیا کی زندگی کی طرف تا کہ ہم ان کو اس میں آزمائش میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا۔

۱۴۴۹ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن احمد تاجر نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو عمر بن یونس نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو سماک حنفی نے ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اس وقت آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا آپ نے ازار سے کی چادر قریب کی اس چادر کے علاوہ آپ کے اوپر اس وقت کوئی دوسری نہیں تھی چٹائی کے نشان آپ کے پہلو پر نمایاں تھے۔ میں نے رسول اللہ کے خزانے میں (وہ سامان جس میں کھانے پینے کا سامان رکھا رہتا تھا) نظر دوڑائی تو اس میں مٹھی بھر جو پڑے ہوئے تھے یعنی ایک صاع کے برابر ہوں گے اور اسی کی مثل کیکر کے پتے ایک کونے میں پڑے تھے اور دیکھا تو ایک چمڑا بھی لٹکا ہوا تھا میں نے جلدی سے اپنی نگاہوں کو اٹھایا یعنی (یہ تو سرکار دو جہاں کے گھر میں دیکھ کر مجھے بے ساختہ رونا آ گیا۔) آپ نے فرمایا ابن خطاب تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے نہ رلائے اس چٹائی نے آپ کے پہلو مقدس پر نشان ڈال دیئے ہیں اور یہ آپ کا خزانہ اس میں کیا کچھ ہے وہ بھی میرے سامنے ہے اور دوسری طرف دیکھتا ہوں تو یہ قیصر و کسریٰ ہیں جو پھلوں اور نہروں میں پڑے ہیں (یعنی ان کے پاس تمام سامان دنیا کی فراوانی ہے۔)

آپ کا یہ حال ہے حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ اس کے برگزیدہ ہیں (اور یہ آپ کے گھر کا حال ہے) حضور نے فرمایا اے ابن خطاب کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کے لئے دنیا ہو میں نے کہا بالکل راضی ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۴۵۰ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن سعد نے

(۱۴۴۹) اخرجه مسلم (۱۱۰۵/۲ ۔ ۱۱۰۶) عن زهير بن حرب به

نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال نے یعنی ابن خباب نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے آپ چٹائی پر آرام فرما رہے تھے چٹائی کے نشانات آپ کے جسم پر پڑ چکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کوئی بستر بچھا لیتے تو یہ نشان نہ پڑتے۔

حضور نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا مطلب؟ اور کیا ہے دنیا کے لئے اور کیا ہے میرے لئے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا نسبت؟ اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری مثال اور دنیا کی مثال اس کے سوا کچھ نہیں جیسے کوئی ایک سوار جو سخت گرمی کے دن سفر کر رہا ہو۔ لہذا وہ کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے دن کا ایک لحظ ٹھہر جائے یا کچھ دیر آرام کرلے پھر اس سائے کو اور اس درخت کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

۱۳۵۱......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل بن سالم اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام حضور کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے مابین اختیار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو پسند کر لیا اور دنیا کی خواہش نہیں کی۔

۱۳۵۲......ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ آپ اللہ کے بندے اور نبی بنیں یا بادشاہ اور نبی بنیں۔ جبرائیل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ عاجزی کیجئے لہذا رسول اللہ نے فرمایا بلکہ بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔

۱۳۵۳......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی سبیعی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو ثابت بن محمد عابد نے ان کو حارث بن نعمان لیثی نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یوم القیمۃ

اے اللہ مجھے بحالت مسکین زندہ رکھ اور مجھے بحالت مسکین موت دے اور قیامت میں مجھے مساکین کی جماعت کے ساتھ ملا دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ایسا کیوں یا رسول اللہ؟

فرمایا اس لئے کہ وہ جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اے عائشہ یتیم مسکین سے محبت رکھنا انہیں قریب کرنا اللہ تعالیٰ قیامت میں تجھے قریب کریں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ اسناد سے زیادہ صحیح وہ اسناد ہے جو اسی کے مفہوم میں ہے۔

۱۳۵۴......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن عفان یعنی حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے:

اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا

(اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا رزق بقدر روزی بنا (یعنی بقدر قوت لا یموت بنا)

(۱۳۵۰)......اخرجہ الحاکم (۴/۳۰۹ و ۳۱۰) من طریق موسی بن اسماعیل عن ثابت بن یزید. بہ وصححہ الحاکم ووافقہ الذھبی

(۱۳۵۳)......اخرجہ الترمذی (۲۳۵۲) من طریق ثابت بن محمد العابد الکوفی. بہ

وقال الترمذی: حدیث غریب

اللہ علیہ وسلم نے دستر خوان پر کھانا نہیں کھایا۔ حتی کہ فوت ہو گئے اور نہ ہی روٹی گوشت کے شوربے سے حتی کہ فوت ہو گئے۔ امام بخاری نے صحیح میں اس کو معمر سے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی کو بھی دینے کی رقم نہ تھی

۱۴۵۸..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ حرفی نے بغداد میں ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون حربی نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبد الرحمن نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی گئی جو کی روٹی اور پگھلائی ہوئی چربی سے۔ ایک صبح میں نے سنا آپ فرما رہے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آل محمد پر ایسی صبح نہیں آئی کہ گھر میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور رکھی ہوں مگر اس وقت بھی رسول اللہ کے گھر میں نو بیویاں موجود تھیں۔ آپ کی ایک زرہ تھی جو آپ نے مدینے میں کسی یہودی کے پاس رہن رکھوائی اور اس سے ایک صاع گندم یا جو لئے مگر اس کو چھڑانے کے لئے بھی رقم نہ تھی جس سے اس کو چھڑا لائیں۔

۱۴۵۹..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزاز نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کے چھال بھرے ہوئے تھے۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۴۶۰..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن اعلیٰ آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابو بردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا آپ نے ہم لوگوں کے لئے ایک موٹی چادر اور ایک عمدہ اوپر اوڑھنے کی چادر خوشبو کی ہوئی نکالی اور فرمایا

فی هذا قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم

اس چادر میں رسول اللہ کی روح مبارک نکالی گئی تھی۔ (یعنی حضور ان کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن رافع سے ان کو عبد الرزاق نے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا

۱۴۶۱..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابو زاہریہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابو المجیمہ نے اور وہ اصحاب رسول میں تھے

(۱۴۵۸) أخرجه أحمد (۱۳۳/۳ و ۲۳۸) من طريق قتادة. به.

وأخرجه ابن ماجة (۲۴۳۷) من طريق الحسن بن موسى. به المرفوع منه فقط

وفی الزوائد هذا إسناد صحيح رجاله ثقات ورواه ابن حبان فی صحيحه من طريق أبان العطار عن قتادة به

وأصل الحديث رواه البخاری فی صحيحه فی كتاب البيع

واختلف شراحه فی أنه موقوف أو مرفوع لكن رواية المصنف ترد على من قال بوقفه على أنس

(۲) فی مسند أحمد (۲۳۸/۳): أخذ منه طعاما فما وجدلها ما يفتكها به

(۱۴۵۹) أخرجه البخاری (۲۸۲/۱۱ فتح) عن أحمد بن رجاء عن النضر. به.

(۱۴۶۰) أخرجه مسلم (۱۶۴۹/۳) عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق. به.

فرماتے ہیں۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر رکھا پھر دعا کی اے رب ایک نفس کھانے والا دنیا میں آرام اور نعمت سے رہنے والا ہے قیامت کے دن بھوکا ہوگا اے رب نفس بھوکا ننگا دنیا میں کھانے پینے والا اور نعمتوں والا ہے قیامت میں۔ اے رب انسان اپنے نفس کا اکرام کرتا ہے اور وہ اس کو ذلیل کرنے والا ہے۔ اے رب بعض انسان نفس کو ذلیل کرتے ہیں اور وہ ان کو عزت دینے والا ہوتا ہے۔ اے رب یہ نفس زبردستی دنیا میں گھستا ہے اور زبردستی آسائشیں چاہتا ہے ان چیزوں میں جو اللہ اور اس کے رسول نے بطور مال فے دی ہیں۔ (یعنی مفت دی ہیں) ایسے نفس کے لئے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے خبردار جنت کا عمل سخت ہے سخت ہے اونچی جگہ کے ساتھ خبردار جہنم کا عمل آسان ہے نرمی کے ساتھ۔ خبردار اے رب ایک لمحہ کی شہوت و خواہش طویل حزن وغم کا وارث بناتی ہے۔ فرمایا کہ اسھو نرم زمین کو کہتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ جہنم کا ہر کام آسان اور جنت کا ہر کام مشکل ہے)۔

۱۲۶۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صغانی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ اللہ کے نبی پر کوئی عشاء اور صبح جمع نہیں ہوئی کہ آپ نے دونوں وقت کا کھانا گوشت روٹی کھایا ہو مگر جماعت کے ساتھ۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

حدیث میں میں نے اسی طرح کی وضاحت پائی ہے مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ وضاحت کس نے کی تھی اور ابو عبید نے کہا وہ کہتے ہیں۔ آپ نے اکیلے نہیں کھایا مگر لوگوں کے ساتھ۔

احمد بن یحییٰؒ کی وضاحت

احمد بن یحییٰ نے کہا ضفف یہ ہے کہ لقمہ مقدار طعام سے زیادہ ہو اور حفف یہ ہے کہ وہ کھانے کی مقدار کے مطابق ہو۔

اور یہ کہا گیا کہ ضفف تنگی اور سختی کو کہتے ہیں آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ کام اس کے لئے ممکن نہیں ہوا مگر تنگی اور سختی کے ساتھ۔

۱۲۶۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عثمان نے ان کو ابو سعید نے ان کو ابن ابو مسرہ نے ان کو حمیدی نے دونوں کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے اور معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو مالک بن اوس بن حدثان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

قبیلہ بنو نضیر کے اموال رسول اللہ پر اللہ کی طرف سے فئی کئے گئے تھے جن پر مسلمانوں نے پیدل اور گھڑ سوار دستوں کے ساتھ حملہ نہیں کیا تھا اور وہ مال خالص رسول اللہ کے لئے تھا، آپ اس میں سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے تھے لہذا اس میں سے تقریباً سال بھر کا خرچہ رکھ لیتے تھے

(۱۲۶۱) ۔۔۔ أخرجه ابن سعد في الطبقات (۷/۳۲۲) عن ابن لهيعة عن سعيد بن سنان. به.

(۱۲۶۲) ۔۔۔ قال ابن الأثير في النهاية (۳/۹۵):

الضفف: الضيق والشدة: أي لم يشبع منهما إلا عن ضيق وقلة.

وقيل إن الضفف اجتماع الناس يقال ضف القوم على الماء يضفون ضفاً أي لم يأكل خبزاً ولحماً وحده ولكن يأكل مع الناس.

وقيل الضفف أن تكون الأكلة أكثر من مقدار الطعام والحفف أن تكون بمقداره.

(۱۲۶۳) ۔۔۔ أخرجه البخاري (۸/۶۲۹. فتح) ومسلم (۳/۱۳۷۶ و ۱۳۷۷) من طريق سفيان. به.

(۱) ۔۔۔ يعني يحيى بن أبي مسرة

اور باقی جو کچھ بچ جاتا اس کو مسلمانوں کی جہادی تیاری اسلحہ وغیرہ ساز وسامان میں خرچ کرتے تھے۔ اس کو بخاری مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کچھ جمع نہیں فرماتے تھے

۱۳۶۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی اور جعفر بن محمد نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صبح کے لئے کچھ جمع نہیں کرتے تھے۔

۱۳۶۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید عبدالرحمن بن شیبان نے ہمدان میں ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ حضور کی خدمت میں یہ تین پرندے ہدیہ کئے گئے ایک آپ کے خادم نے آپ کو کھلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو باقی دو بھی لا کر پیش کئے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں نے آپ کو منع نہیں کیا تھا کہ کل صبح کے لئے کوئی شئی چھپا کر نہ رکھنا اللہ تعالیٰ ہر دن کا رزق خود لاتا ہے۔

۱۳۶۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو فضل بن صالح اسری نے ان کو اعمش نے ان کو طلحہ بن مصرف نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال ہمیں کھانا کھلایئے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس کھجوری ایک تھیلی کے سوا کچھ نہیں ہے وہ بھی میں نے اپنے لئے چھپا کر رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کیا آپ کو ڈر نہیں لگتا کہ اللہ اس کو جہنم کی آگ میں دھنسا دے اے بلال خرچ کیجئے اور صاحب عرش سے رزق کی تنگی کا خوف نہ کیجئے۔

۱۳۶۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو سلیمان بن محمد بن ناجیہ مدینی نے ان کو ابو عمرو احمد بن مبارک مستملی نے ان کو ابو خالد فراء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میرے رب نے پیش کیا ہے کہ وہ بطحاء مکہ کو سونا بنا دے میں نے عرض کی نہیں اے میرے رب مگر میں تو پیٹ بھروں گا ایک دن اور بھوکا رہوں گا دوسرے دن۔ جب میں بھوکا رہوں گا عاجزی کروں گا گڑ گڑاؤں گا اور جب پیٹ بھروں گا میں تیری حمد کروں گا اور تیرا ذکر کروں گا۔

۱۳۶۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے فوائد میں اور ان کو ابو علی اسماعیل بن صفار نے اس طرح کہ انہوں نے ان کے سامنے حدیث کو

(۱۳۶۴) ۔۔۔ أخرجه الترمذي (۲۳۶۲) عن قتيبة. به

وقال الترمذي: هذا حديث غريب وقد روى هذا الحديث عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً.

(۱۳۶۵) ۔۔۔ أخرجه ابن حبان في المجروحين (۸۹/۳) عن أحمد بن الحسن عن عبدالجبار عن يحيى بن معين. به

والحديث ضعيف لأن في إسناده هلال بن سويد الأزدي أبو ظلال القسملي قال ابن حبان: كان شيخاً مغفلاً يروى عن أنس ماليس من حديثه لايجوز الاحتجاج به بحال

(۱۳۶۶) ۔۔۔ أخرجه الحكيم الترمذي والطبراني في الكبير عن عائشة (كنز العمال ۱۶۱۸۸).

(۱۳۶۷) ۔۔۔ أخرجه الترمذي (۲۳۴۷) عن سويد بن نصر عن عبدالله بن المبارك. به

وقال الترمذي: هذا حديث حسن

وعلى بن يزيد ضعيف الحديث ويكنى أبا عبدالملك.

(۱۳۶۸) ۔۔۔ أخرجه المصنف في الدلائل (۳۳۵/۱) بنفس الإسناد.

پڑھا گرستا شوال ۳۳۹ھ میں ان کو خبر دی حسن بن عروہ بن یزید نے ان کو عباد بن عباد مہلبی نے ان کو مجالد بن سعید نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصاریوں کی ایک عورت ملنے آئی اس نے گھر میں پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ چمڑے کا ٹکڑا تھا دہرا کیا ہوا جب وہ واپس چلی گئی تو اس نے میرے پاس ایک بستر یعنی بچھونا بھیجا جس کے اندر اون بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا بچھونا ہے اے عائشہ؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تو اور اس نے آپ کا بچھونا دیکھ لیا لہٰذا اس نے جا کر یہ بچھونا بھیج دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ واپس کر دیجئے اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔

نبوی ایثار

۱۴۶۹ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن معبد نے کہا تھا کہ بشر سے سنا کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اگر ہم لوگ چاہتے کہ ہم پیٹ بھریں تو ہم پیٹ بھر سکتے تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر ایثار کرتے اور دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۴۷۰ــــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے۔ اور ہمیں خبر دی جامع بن احمد ابوالخیر وکیل نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو بکر بن سلیم صواف نے ان کو ابوطوالہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر تو تیار رہو فاقہ کرنے کے لئے۔)

۱۴۷۱ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو شداد بن سعید نے ابوالوازع سے اس نے عبداللہ بن مغفل سے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور نے فرمایا دیکھئے اگر آپ سچ کہتے ہیں تو پھر فقر کے لئے تیار ہو جائیے فوراً بس فقر اس آدمی کی طرف اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے جتنی کہ سیلاب اپنے مقام انتہاء کو پہنچتا ہے۔

حضرت ابوسعید کی مرسل روایت ہے

۱۴۷۲ــــ امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اسی کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شداد بن ابی طلحہ راسبی سے اور وہ اس کو روایت کرنے میں اکیلے ہیں۔

۱۴۷۳ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ابوسعید سے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی کسی حاجت کی شکایت کی تو حضور نے فرمایا صبر کر اے ابوسعید! بے شک فقر اس آدمی کی طرف جو مجھ سے محبت کرے بہت تیزی سے آتا ہے اس سیلاب

(۱۴۷۰) ــــ أخرجه الشجري (۲/۲۰۳) من طريق محمد بن عبدالله بن رسته عن ابراهيم بن المنذر الحزامي به
وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۷۴) رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير بكر بن سليم وهو ثقة
(۱۴۷۳) ــــ أخرجه أحمد (۳/۴۲) عن هارون بن معروف عن ابن وهب به
وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۷۴) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح إلا أنه شبه المرسل

سے بھی جو وادی کے اوپر سے نیچے کی طرف یا پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف آئے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۴۷۴ ۔۔۔ اور اسی معنی میں روایت کی گئی ہے حضرت ابوذر سے کہ وہ نبی کریم کی خدمت میں آئے اور فرمایا کہ بے شک میں محبت کرتا ہوں تم سے اے اہل بیت۔

۱۴۷۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو محمد حاجب طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابی ورودی نے ان کو محمد بن فضل نے عبداللہ بن سعید مقبری سے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے۔

ایک آدمی انصار میں سے آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں (یہاں پر اصل میں غیر واضح عبارت ہے۔)

پھر انصاری اپنے سامان کی طرف چلا گیا وہاں جا کر دیکھا تو کچھ بھی موجود نہیں تھا، یکایک اس کی نگاہ ایک یہودی پر پڑی، جو اپنی کھجوروں کو پانی لگا رہا تھا۔ انصاری نے یہودی سے پوچھا کیا میں تیری کھجوروں کو پانی لگاؤں؟ یہودی نے کہا ہاں لگاؤ ہر ڈول کا یعنی ہر دفعہ پانی لگانے کا اتنا اتنا پھل تجھے ملے گا۔ اور انصاری نے اس پر شرط رکھی کہ اس سے حررہ بادری اور حشفہ کھجوریں نہیں لے گا اور ان میں سے اچھی والی لے گا چنانچہ انصاری نے یہودی کی کھجوروں کو پانی لگایا۔ تقریباً دو صاع کھجوروں پر لہٰذا جب اسے مزدوری میں کھجوریں ملیں تو وہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں سے لائے ہو اس لئے کہ آپ کسی بھی شی کے بارے میں پوچھتے تھے جو لائی جاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیہ کی ان کھجوروں میں سے ایک صاع اپنی بیویوں کے پاس گھر میں بھیج دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا صاع کھجوروں کا خود بھی کھایا اور صحابہ کرام نے بھی مل کر کھایا۔ انصاری سے آپ نے فرمایا کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر آزمائش کے لئے تیار ہو جاؤ فوری طور پر۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آزمائش اس آدمی کی طرف اس پانی سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے جو بہتا ہوا پہاڑ کی بلندی سے دھرتی کے نشیب کی طرف آتا ہے۔ اس بندے کی طرف جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کے بعد دعا فرمائی اے اللہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو اس کو ایسا رزق دے جس سے وہ کسی سے سوال کا محتاج نہ رہے اور ایسا رزق دے جو اس کو کافی ہو جائے اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے۔ عبداللہ بن سعید اس روایت میں قوی نہیں ہے۔

۱۴۷۶ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن بشر بن یوسف نے اور عبداللہ بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عمرو بن واقد نے ان کو ابو حفص نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبیس نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان لایا اور مجھے سچا مانا اور اس بات کی گواہی دی کہ جو کچھ میں حق لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے بس تو کم دے اس کے مال کو اس کی اولاد کو اور جلدی کر اس کی موت کو اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان نہ لائے اور مجھے سچا نہ مانے اور وہ اس بات کی گواہی نہ دے کہ جو کچھ میں لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیری طرف سے پس زیادہ کر تو اس کے مال کو اور اس کی اولاد کو اور لمبا کر اس کی عمر کو۔

عمرو بن واقد اس کی اسناد میں متفرد ہے۔

۱۴۷۷ ۔۔۔ روایت کیا گیا ہے اس کی مثل عمرو بن غیلان ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

---

(۱)　غیر واضح فی الأصل

(۱۴۷۶)　أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۵/۱۷۹۶) فی ترجمة عمرو بن واقد وهو ضعیف

(۱۴۷۷)　عمرو بن غیلان بن سلمة الثقفی مختلف فی صحبته له حدیث رواه ابن ماجة (التقریب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پانچ خصوصیات جو کسی دوسرے نبی کو نہیں ملی

۱۳۷۹ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہشیم نے ان کو سیار نے ان کو یزید فقیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی رسول نہیں دیا گیا تھا۔

❶ ــــ ہر نبی اپنی امت کی طرف خاص طور بھیجا جاتا تھا جب کہ میں ہر کالے اور گورے کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

❷ ــــ میرے لئے غنیمتیں حلال کردی گئی ہیں جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئی تھی۔

❸ ــــ اور میرے لئے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے یا فرمایا مسجد بنا دی گئی ہے جب آدمی کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہ وہی نماز پڑھ سکتا ہے جہاں ہو۔

❹ ــــ اور میں رعب کے ساتھ مدد دیا گیا ہوں مہینے بھر کی مسافت تک۔

❺ ــــ اور میں شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہوں۔

۱۳۸۰ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے پھر اسی مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور ان کو بخاری نے صحیح میں محمد بن سنان سے انہوں نے ہشیم سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے مجاہد سے انہوں نے فرمایا کہ اسود واحمر سے مراد جن و انس ہیں۔

۱۳۸۲ــــ ہم نے اس کو روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میں بھیجا گیا ہوں جنوں اور انسانوں (دونوں) کی طرف۔

آپ کی نبوت کے عالمگیر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے آپ خاتم النبیین ہیں

امام بیہقی فرماتے ہیں مذکورہ دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب ۴۰)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ خاتم وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو جیسے کسی بھی امر کے اختتام کے بعد کوئی شئی نہیں ہوتی۔ جیسے کتاب کے ختم ہو جانے کے بعد آگے پھیلنا نہیں ہوتا جیسے تھیلے پر مہر لگا دینے کے بعد اس میں سے کسی چیز کا اخراج نہیں ہو سکتا۔

۱۳۸۳ــــ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو خوبصورت گھر بنائے اور اس کی تزئین و آرائش کرے ہر طرح مکمل کرے اور خوبصورت بنائے مگر مکان کے کونوں میں سے کسی ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے تاکہ لوگ اسے دیکھیں۔

(۱۳۷۹) ــــ مسلم برقم (۵۲۱)

چنانچہ لوگ اس کو دیکھنے کے لئے چلے آئیں اور دیکھنے کے بعد انہیں اچھا لگے اور خوب بھلا لگے اور بہت ہی پسند آئے مگر جب اس ایک کم لگنے والی اینٹ کی کمی کو دیکھیں تو یہ کہیں کہ یہ اینٹ آپ نے کیوں نہ لگائی عمارت بالکل مکمل ہو جاتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار میں وہی آخری اینٹ ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے انہوں نے عبد الرزاق سے۔ اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابو صالح کی روایت سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہ آپ نے فرمایا میں اینٹ کی جگہ ہوں اور میں نے ختم کیا ہوں۔

۱۳۸۴ ـــ اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حضرت جابر بن عبد اللہ کی حدیث سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں آخری اینٹ کی جگہ ہوں میں نے آ کر نبوت والی عمارت کو پکا اور محکم کر دیا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں نے انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے۔

اور ہم نے اس حدیث کو نقل کیا ہے دلائل النبوت کی چوتھی کتاب میں۔

۱۳۸۵ ـــ ہمیں خبر دی ابو ذکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو منصور محمد بن منصور نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو محمد بن مرزوق نے ان کو سلیم بن حیان نے ان کو سعید بن میناء نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ میری مثال انبیاء میں اس آدمی جیسی ہے جس نے گھر کو پکا بنایا اس کو خوب مضبوط کیا مگر اس نے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ مکان کو دیکھنے کے لئے کوئی آیا اس نے دیکھا اس نے دیکھ کر کہا کہ کتنا خوبصورت ہے یہ مکان مگر یہ ایک اینٹ کی کمی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسی اینٹ کی جگہ پر ہوں میرے ساتھ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

آپ سید المرسلین ہیں

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت کے خاتم ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ سید المرسلین ہے۔

۱۳۸۶ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ہقل بن زیاد نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابو عمار نے ان کو عبد اللہ بن فروخ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سے باہر آنے کے لئے پھٹے گی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حکم بن موسیٰ سے۔

حضور تمام اولاد آدم کے سردار ہیں اس دعویٰ کی پہلی دلیل کتاب اللہ سے سرداری کی تشریح

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ رسول کی عظمت اور شرف رسالت کے منصب کی وجہ سے ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ

(۱۳۸۳) ... أخرجه مسلم (۴/۱۷۹۰) عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق. به

وأخرجه البخاري (۴/۲۲۶) ومسلم (۴/...۱۷۹۱) من طريق أبي صالح السمان. به

(۱۳۸۵) ... أخرجه المصنف في الدلائل (۱/۳۶۵ و ۳۶۶) من طريق سليم بن حيان. به

وقال البيهقي: رواه البخاري في الصحيح عن محمد بن سنان عن سليم بن حيان

ورواه مسلم عن أبي بكر بن أبي شيبة عن عفان (عن سليم). به

(۱۳۸۶) ... أخرجه مسلم (۴/۱۷۸۲) عن الحكم بن موسى. به

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے بھی اولادِ آدم کے سردار ہیں کہ آپ کے آثار ونشان اور کارنامے سب سے زیادہ ہیں

آپ کے اولادِ آدم کے سردار ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ تمام انبیاء سے اپنے آثار وعلامات اور نشانات اور کارناموں کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہیں۔

یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ وہ انسان جس کے کارنامے جس کی خوبیاں کم ہوں یقیناً وہ بھی صاحب فضیلت ہوتا ہے تو کیا خیال ہے اس ذات مقدس کے بارے میں کہ جس کے کمالات جس کی خوبیاں جس کی عظمت کے نشانات کثیر التعداد ہوں وہ صاحب فضیلت کیوں نہیں ہوگا بلکہ وہ تو افضل ہوگا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء ہیں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام اور آپ کی عظمت کے نشانات اور آپ کی سچائی کے دلائل وآیات کی بابت اخبار واحادیث کثیرہ ذکر کی ہیں ان کی اسناد کے ساتھ ہم نے ان کو اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر کردیا ہے جو شخص ان پر مطلع ہونے کا ارادہ کرے اس کتاب کی طرف رجوع کرے اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

ہمارے نبی کریم کی افضلیت کی ایک دلیل

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ جو چیز ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کو آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں کیا بالکل۔ بلکہ یا تو نبی یا رسول کے لقب کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ یا محمد یا احمد کے ساتھ نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

یاایھا النبی. یاایھا الرسول.

لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر تمام انبیاء علیہم کو ان کے نام لے کر خطاب فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ (البقرۃ ۳۵)

اے آدم ٹھہرے رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں۔

یا ادم انبئھم باسمائھم (البقرۃ ۳۳)

اے آدم بتادے ان لوگوں کو ان چیزوں کے نام۔

یا نوح انہ لیس من اھلک (ہود ۴۶)

اے نوح بے شک وہ (تیرا بیٹا) تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔

یا ابراھیم اعرض عن ھذا (ہود ۷۶)

اے ابراہیم اعراض کر تو اس سے۔

یوسف اعرض عن ھذا (یوسف ۲۹)

اے یوسف منہ پھیر تو اس سے۔

یاموسیٰ انی انا اللہ (القصص ۳۰)

اے موسیٰ بے شک میں ہی اللہ ہوں۔

یاعیسی ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ (المائدہ ۱۱۶)

سے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا اپنا معبود ٹھہرا لیں۔

شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑا تفصیلی کلام کیا ہے۔

افضلیت کی ایک اور دلیل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر ایک اور چیز دلالت کرتی ہے وہ ہے جس کے بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے کہ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد استعمال کی جائے گی جنت کے اندر اگر آپ افضل الانبیاء نہ ہوتے تو دیگر نبیوں کے صرف نام سے پکارے جاتے نبی کریم کے نام سے کنیت استعمال نہ کی جاتی۔ آپ کے نام کے ساتھ تخصیص دلیل ہے اس بات کی کہ آپ دیگر تمام سے افضل ہیں کہ آپ کے باپ آدم آپ کے نام کے ساتھ پکارے جائیں گے۔

۱۴۳۰:۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو ابو اسامہ حسین بن ربیع نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے رضی اللہ عنہ نے۔

فاما نذهبن بك فانا منهم منتقمون او نرينك الذي وعدناهم فانا عليهم مقتدرون (الزخرف ۴۱-۴۲)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام فرمایا کہ آپ کو اپنی امت میں سے جو

اپنی طرف اٹھا لیا اور نعمت باقی رہ گئی۔

۱۴۳۱:۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو نصر بن عربی نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں اس امت میں دو امانتیں تھیں ایک تھے رسول اللہ اور استغفار، ایک امان چلی گئی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک امان باقی رہ گئی ہے۔ یعنی استغفار۔

امام بیہقی کا قول

ایک سوال اور اس کا جواب

امام حلیمی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قول

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض (البقرة ۲۵۳)

یہ جماعت رسل ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

یہ آیت بعض انبیاء کی بعض پر فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

لا تفضلوا بين انبياء الله

اللہ کے نبیوں کے مابین کسی کی فضیلت قائم نہ کرو۔

اور اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے

لا تخيروا بين انبياء الله

اللہ کے نبیوں کے درمیان بہتری کا حکم نہ لگاؤ۔

تو ان تمام مذکورہ نصوص کا جواب یہ ہے کہ یہ اہل کتاب کے مقابلے میں اور ان کے رد میں وارد ہوئی ہیں۔ کیونکہ وہ از خود اپنی مرضی سے بعض کو بعض پر فضیلت دیتے اور بعض کو گھٹاتے بڑھاتے رہتے تھے یہاں تک کہ بسا اوقات یہ بات ان میں فساد اعتقاد تک پہنچ جاتی تھی۔ اور بعض دفعہ ان کے واجب اور ضروری حقوق کی کمی اور ضیاع تک نوبت پہنچتی تھی۔

بہرحال جب یہ تخییر و ترجیح کا عمل ایک مسلم کی طرف سے ہو جو ان میں سے افضل پر واقفیت چاہتا ہو تو یہ ممنوع نہیں۔ واللہ اعلم۔

دوسرا سوال اور اس کا جواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول:

لا ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متٰی.

کسی ایک کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر ہوں یونس بن متی سے۔

اس حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے صاف منع فرمایا ہے کہ مجھے کسی پر فضیلت نہ دی جائے پھر افضل الانبیاء اور افضل الرسل کہنا چہ معنی دارد۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی یا تو یہ توجیہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ماسوا کو مراد لیا ہے یعنی انا، میں والی ضمیر حضور کے لئے نہ ہو بلکہ ہر کسی کے لئے ہو یعنی کوئی بھی شخص اپنے آپ کو یونس بن متی پر بھی فوقیت نہ دے۔

دوسرا جواب یہ ہے ان کی ضمیر اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے تو پھر یہ توجیہ کی جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اپنے لئے تواضع اور اپنے رب کے لئے عاجزی کی راہ اختیار کی ہے اور اپنے نفس کو تو ڑ دینے کی اور کسر نفسی کی راہ اپنائی ہے۔ اس طرح کی ایک مثال آپ کے فرمان میں ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ سے کہا گیا تھا یا خیر البریہ۔ اے ساری مخلوق سے بہتر ہستی تو آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تواضع و عاجزی کرنے کے لئے اپنے رب کے آگے اپنے سامنے اپنی تعریف میں زیادتی اور مبالغہ پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور اس لئے آپ یہ فرماتے تھے:

لاتطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم فانما انا عبد فقولوا عبداللہ ورسولہ

مجھے یوں بڑھا کر نہ گھٹانا جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا کر گھٹایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

ہم نے اس موضوع پر کلام کیا ہے اپنی کتاب دلائل النبوۃ کی جز اول میں۔

ایک اور سوال اور اس کا جواب

پھر سوال ہوتا ہے کہ اگر حضور افضل الانبیاء ہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ حضرت ابراہیم کے بارے میں ہے کہ:

واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا

اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیل بنایا تھا۔

جب کہ یہ منصب خلت حضور کو حاصل نہ تھا تو حضرت ابراہیم ہی افضل ٹھہرے۔ تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنا خلیل بنایا تھا ان لوگوں کے مقابلے میں جو ان کے زمانے میں اعداء اللہ تھے۔ ان کے سوا تمام نبیوں پر نہیں۔ اور وہ خلت اس طرح تھی کہ اللہ نے ان کو اپنی معرفت کی ہدایت دی تھی اور اس وقت ان کو اپنی توحید کی اطلاع اور واقفیت عطا کی تھی جب کفر دھرتی پر چھا چکا تھا۔

اور دنیا میں اس وقت کوئی امام ایسا نہ تھا جو اللہ کو پہچانتا اور اس کی پہچان کرواتا۔ لہٰذا اس وقت اللہ نے ان کو اپنا خلیل بنایا پھر صورت بنایا کہ آپ کو ہدایت کا اہل ٹھیرایا پہلے پہل۔ جس کے بعد ان کا امر فرمایا اور نبی فرمایا لہٰذا ان کی اطاعت ہی ظاہر ہے۔

اور دوسرے نمبر پر ان کو آزمایا تو ان کی طرف سے صبر کو پایا۔ تیسرے نمبر پر اس وقت اور اس زمانے میں وہ اللہ کے خلیل تھے اور اہل زمین پورے کے پورے اللہ کے دشمن تھے اس لئے کہ اللہ کی اطاعت کنندہ دھرتی پر صرف وہ صرف وہی تھے اور ان کے سوا سارے لوگ خاص طور نافرمان تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضور کو اللہ نے خلیل نہیں بنایا تھا تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا تھا قرآن مجید اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳۱)

فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالیں گے جب حضور کی اتباع اللہ کی محبت کا فائدہ دیتی ہے تو ہمارا خیال ہے جو اس بات کا مستحق کہ جس کی اتباع کی جائے وہ بطریق اولیٰ اللہ کے محبوب ہونے جب وہ محبوب ٹھیرے تو محبت کا درجہ خلت سے بڑا ہے تحقیق اہل علم نے حبیب اور خلیل کے مابین کلام کثیر کے ساتھ فرق کیا ہے اور وہ اہل معانی وتفسیر کی کتب میں موجود ہے۔ اور مذکورہ ہے۔

۱۴۹۳... میں نے سنا ابوعبدالرحمن سلمی سے کہتے تھے میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوالقاسم الاسکندرانی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوجعفر ملطی سے وہ کہتے تھے انہوں نے بتایا علی بن موسیٰ رضا سے ان کو ان کے والد نے ان کو جعفر بن محمد نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں۔

واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا (النساء ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل ٹھیرایا تھا۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ آیت میں ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہونے کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ خلیل معنی میں ظاہر ہے۔ اور اللہ نے محبت کا نام محمد علیہ السلام کے لئے باقی رکھا اس کے تمام حال کی وجہ سے اس لئے کہ حبیب اپنے حبیب کے حال کے اظہار کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس کے اخفاء اور ستر کو پسند کرتا ہے تاکہ اس کے سوا اس پر کوئی ایک بھی مطلع نہ ہو سکے اور حبیب اور محب کے درمیان کوئی دخل نہ دے۔ چنانچہ اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس طرح فرمایا جب اس کے لئے محبت کا حال ظاہر کیا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳۱)

یعنی اللہ کی محبت کی طرف کوئی طریقہ اور راستہ نہیں ہے سوائے اس کے حبیب کی اتباع اور پیروی کرنے کے۔

یعنی اللہ کے حبیب کی اطاعت بغیر اللہ کی محبت کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے اور وہ نہیں واصل ہو سکتا حبیب کی طرف کسی بھی شئی کے ساتھ اس کے حبیب کی متابعت سے زیادہ حسن ہو یعنی اس کی رضا ہے۔

۱۴۹۴ ابوعبدالرحمن سلمی نے کہا محبوب کی اتباع لازم ہوتی ہے۔ محبت کا نام اس لئے نہیں واقع حبیب پر اس لئے کہ اس کو حامل اس سے نکل عظیم تر ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں محبت کے لفظ سے تعبیر کیا جائے۔ اس لئے کہ اس کی اتباع کرنے والے اسی اتباع کی بدولت اس درجے کے مستحق ٹھیرتے ہیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱۴۹۴ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین حسنی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد شاہ عدل نے ۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن حلیمویہ نے دونوں کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو مسلمہ بن علی خشنی نے ان کو عمر بن واقد نے قاسم بن مخیمرہ سے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجی بنایا اور مجھے حبیب بنایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم ہے میرے جلال کی قسم ہے تم لوگ میرے حبیب کو میرے خلیل پر ترجیح دینا اور میرے نجی پر ترجیح دینا اور مسلمہ بن علی یہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

۱۴۹۵ ـــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو عبدالرحمن بن محمد محاربی نے ان کو محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے کہا گیا یا رسول اللہ آپ اتنی زحمت کرتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے ہاں سے یہ فرمان آ چکا ہے کہ اس نے آپ کی تمام اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں۔

۱۴۹۶ ـــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ الحلاب نے ۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر بن عبداللہ بن اسماعیل ہاشمی نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو نضر بن حریش صامت نے ان کو مشمعل بن ملحان طائی نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر (الفتح)

ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر عبادت کی یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے۔ اور خوب عبادت کی یہاں تک کہ آپ سوکھی ٹہنی کی طرح ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ایسے کر رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں حضور نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں۔ اور عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کیا پس میں نہ ہوں شکر گذار بندہ۔

۱۴۹۶ ـــ یہ روایت اصل میں دوبارہ درج ہے صرف فرق ایک نام کا ہے پہلی میں نضر بن حریش ہے اور دوسری میں تمر بن حریش ہے باقی مکمل سند اور متن ایک ہی جیسا اس لئے ہم نے دوبارہ اس کو نہیں لکھا۔

۱۴۹۷ ـــ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو ابومسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن زیاد و سکری نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی وحی جب آپ کے اوپر نازل ہوئی تو آپ اپنے قدموں کے اگلے حصے پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔

طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی (طٰہٰ ۱،۲)

ہم نے قرآن اس لئے نہیں اتارا آپ پر کہ آپ پریشان ہوں۔

(۱۴۹۴) ... تنزیہ الشریعة (۱/۳۳۳) قال ابن عراق: قال ابن الجوزی لایصح تفرد به مسلمة بن علی الخشنی وهو متروک. اهـ
وتعقب بان البیهقی اخرجه فی الشعب وضعفه والخشنی وان ضعف فلم یجرح بکذب وهو من رجال ابن ماجة

(۱۴۹۵) ... عزاه السیوطی فی الدر (۶/۷۰) الی المصنف وابن عساکر.

(۱۴۹۷) ... ابویحیی بن ابی مسرة هو: عبدالله بن احمد بن ابی مسرة المکی.

۱۴۹۸:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے کہا کہ اگر عبادت آپ رسول اللہ سے اخذ کریں بالکل آپ کے مطابق حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت میں مشابہت نہیں ہوگی مگر پرائے متکبر کی طرح ہوکر۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ رسول اللہ کی محبت ایمان ہے اور ہم نے یہ بیان کردیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا کیا خوبیاں اور محاسن عطا فرمائے تھے جو کہ درحقیقت آپ کی محبت کی طرف متقاضی تھے اور محبت کے دواعی تھے آپ کے فضائل سے محبت کرنا اور اس کے مدائح کا اعتقاد کرنا اور ان کا اعتراف کرنا۔ اور ان کے ذکر کرنے میں منہمک رہنا اور آپ کے اوپر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا، اور آپ کی اطاعت کو لازم رکھنا اور آپ کی دعوت کو غالب کرنے کے لئے ابھارنا اور شریعت کو قائم کرنا۔ اور آپ کی شفاعت کا مستحق بننے کے لئے سبب تلاش کرنا اور آپ کی امت میں سے ہونے پر خوش ہونا اور آپ کی دعوت پسند کرنے والا ہونا اور دائمی طور پر تلاوت قرآن کرنا جو ان کے بارے میں حجت ناطق ہے یہ تمام آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کے ساتھ محبت کرنے کے تقاضے میں جو شخص وہ تمام کام کرے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور ان کے امثال یعنی ان سے ملتے جلتے دیگر اعمال کا خوگر ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے۔

درود پڑھنے کا بیان

۱۴۹۹:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو قبیصہ نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمن بن عیسیٰ سبیعی نے کوفہ میں ان کو احمد بن حازم بن ابوعزرہ نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ابوالطفیل بن ابی بن کعب سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی ایک چوتھائی گذر چکی آپ کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا۔ لوگو اللہ کو یاد کرو آگئی ہے آنے والی اس کے پیچھے آنے کی پیچھے آنے والی موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آچکی ہے۔ موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آچکی ہے۔ چنانچہ انس بن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کثرت کے ساتھ آپ کے اوپر رحمت کی دعا کرتا ہوں (درود پڑھتا ہوں) میں وہ کتنی آپ کے اوپر پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر آپ چاہیں اس نے کہا کہ ایک چوتھائی اور فرمایا جو کچھ تو چاہے اور تو اس سے بھی زیادہ کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے پوچھا کہ آدھا وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا کہ جس قدرت چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا پھر دو تہائی وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر پورا وقت تیرے لئے رحمت مانگنے (درود پڑھنے میں) صرف کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیری ہر فکر و ضرورت خود بخود پوری ہوگی اور تیرے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے۔ یہ لفظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں اور ابن عبدان نے اپنی روایت میں چوتھائی اور دو تہائی کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ اور اس نے حدیث کے آخر میں یہ کہا ہے کہ میں نے کہا کہ میں اپنی ساری دعا آپ کے اوپر (درود پڑھنے) رحمت مانگنے کو بناؤں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرے گا جو کچھ بھی ارادہ ہوگا اور تجھے بخش دے گا۔

(۱۴۹۹)..... سنن ترمذی (۲۴۵۷)

نبی مومنوں کے ساتھ ان کے نفسوں سے بھی زیادہ اہم ہیں اور ان کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس ماؤں والی حرمت زوجیت کو رسول اللہ کی وفات کے بعد بھی برقرار رکھا۔ جب تک وہ بقید حیات رہیں چنانچہ ارشاد فرمایا:

ماکان لکم ان توذوا رسول اللہ و لا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا (۲۱/۱۱ ب ۵۳)

تمہیں اس بات کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ تم رسول کی ایذا رسانی کرو اور نہ یہ کہ تم ان کی وفات کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو کبھی بھی۔

لہذا ہمارے اوپر لازم ہے ان کے حقوق کی حفاظت کرنا ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی۔ ان پر درود اور رحمت بھیجنے کے ساتھ اور ان کے لئے استغفار کرنا اور ان کی مدحتوں اور ان کی حسن ثنا کا ذکر کرنا اس بنا پر کہ اولاد پر اپنی ماؤں کی جنہوں نے ان کو جنم دیا ہوتا ہے حقوق ہوتے ہیں جب کہ ان ماؤں کے حقوق ان سے زیادہ ہیں اس مرتبہ کی وجہ سے اور اس مقام کی وجہ سے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل ہے۔ اور اس زہد و تقویٰ و عظمت کی بنا پر جو انہیں اس امت کی تمام عورتوں پر حاصل ہے۔

۱۵۰۳ــــ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوحمید ساعدی سے کہ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوات پڑھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو:

اللھم صل علی محمد و ازواجه و ذریته کما صلیت علی ابراهیم و بارک علی محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے برکتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام پر بے شک آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔

۱۵۰۴ــــ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم سے روایت ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ پورے پیمانے کے ساتھ تولا جائے یا ناپا جائے جب وہ ہم لوگوں اہل بیت پر رحمت کی دعا کرے تو اسے چاہئے۔ یوں پڑھے۔

اللھم صل علی محمدن النبی و ازواجه امهات المؤمنین و ذریته کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ نبی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو کہ مومنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک آپ تعریف اور بزرگی والے ہیں۔

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس کی دیگر فضائل کے ساتھ کتاب الفضائل میں۔

۱۵۰۵ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی احمد بن ابوالعباس زوزنی نے ان کو ابوبکر بن حب نے ان کو ابوبکر محمد بن سلیمان باغندی نے دونوں کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے ان کو سعید بن عمرو سکونی نے ابن ابی لیلیٰ سے ان کو حکم نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے ان کو ابولیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اور میری اولاد اس کے نزدیک اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میرے گھر والے اس کے گھر والوں سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔

(۱۵۰۵) ــــ قال الهیثمی فی المجمع (۱/۸۸) رواه الطبرانی فی الأوسط والکبیر وفیه محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی وهو سیء الحفظ لایحتج به.

فی الجملہ حب رسول میں حب صحابہ بھی داخل ہے

اور مجموعی طور پر حب نبی میں حب اصحاب رسول بھی داخل ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی مدح کی ہے۔

(۱) ...... ارشاد فرمایا:

محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم (الفتح ۲۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ترین ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔

(۲) ...... اور ارشاد فرمایا:

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة فعلم ما فی قلوبهم
فانزل السکینة علیهم واثابهم فتحا قریبا (الفتح ۱۸)

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو چکا جب وہ تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے جان لیا تھا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر سکینہ نازل فرمایا اور انہیں فتح قریب کا اجر عطا فرمایا۔

(۳) ...... اور ارشاد فرمایا:

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنهم ورضوا عنه (التوبہ ۱۰۰)

ایمان کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والے خواہ مہاجرین میں سے ہوں یا انصار میں سے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی احسان کے ساتھ اور نیکی کے ساتھ اتباع کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا اور وہ اللہ سے راضی ہو چکے۔

(۴) ...... اور ارشاد فرمایا:

والذین امنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک هم المؤمنون
حقا لهم مغفرة ورزق کریم (الانفال ۷۴)

اور وہ لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کی اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ لوگ ہی مومن ہونے میں سچے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت والا رزق ہے۔

جب صحابہ کرام اس عظیم مقام پر فائز کئے گئے ہیں تو پھر مسلمانوں کی جماعت سے وہ اس بات کا استحقاق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان سے محبت کریں اور ان کی محبت کی ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی سے راضی ہو جاتا ہے تو اس کو اپنا پیارا اور محبوب بنا لیتا ہے۔ اور بندے کے ذمے لازم ہے کہ وہ اس سے محبت کرے جس کو اس کا آقا و مالک محبوب رکھتا ہے۔

۱۵۰۶ ...... ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکرموا اصحابی

میرے صحابہ کی عزت کرو۔

۱۵۰۷ ...... اور ایک دوسری روایت میں ہے:

(۱۵۰۵) ...... قال الهیثمی فی المجمع (۱/۸۸) رواه الطبرانی فی الاوسط والکبیر وفیه محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی وهو سیء الحفظ لا یحتج به

ان سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ در اصل مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ ہی سے ان سے بغض رکھے گا اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے در حقیقت اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی در حقیقت اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی قریب ہے کہ وہ اس کو اپنی پکڑ میں لے لے۔

ہم نے اس حدیث کے کئی شواہد کتاب الفضائل میں ذکر کیے ہیں۔

۱۵۱۲ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب بن ابراہیم نے ان کو ابوالربیع نے اور محمد بن ابوبکر نے۔ اور یہ الفاظ ابوربیع کے ہیں۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تم نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے۔ اس شخص نے جواب دیا اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم ان کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنا میں حضور کے اس فرمان سے خوش ہوا کہ بے شک تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اور اس کے رسول سے اور ابوبکر سے اور عمر سے اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہ کر سکوں گا۔

اور محمد نے اپنی حدیث میں فرمایا۔ اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا مگر اس لیے ان کے ساتھ ہوں گا کہ میں خصوصاً ان کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ اس کو مسلم صحیح میں ابوالربیع سے اور بخاری نے سلیمان بن حرب سے اس نے حماد سے اس کو روایت کیا ہے۔

امام بیہقی کا ارشاد

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ صحابہ کی محبت ایمان میں سے ہے؟ تو ان کی محبت یہ ہے کہ ان کے فضائل کا عقیدہ رکھا جائے اور ان کا اعتراف کیا جائے اور ان سے ہر شخص صاحب حق کو اس کا حق دیا جائے (یعنی جو جس کا مقام ہے وہ اس کو دیا جائے) اور اسلام میں ان میں سے ہر صاحب غنی کے لیے اس کا غنا ہے اور ہر صاحب مرتبہ کے لیے رسول کے نزدیک مرتبہ اور مقام ہے۔ (اور محبت ہی کا تقاضا ہے کہ) ان کے محاسن کو پھیلایا جائے اور عام کیا جائے اور ان کے حق میں خیر کی دعا کی جائے اور اس کی اقتدا کی جائے جو کچھ دین کے ابواب ان سے منقول ہو کر آیا ہے اور اگر (تاریخ وغیرہ میں کوئی بات) نامناسب ملے تو اس کی اتباع نہ کی جائے اور اپنی بات سے کسی کو ان میں سے ترجیح نہ دی جائے اور ان میں جو باہم مشاجرات باہم رنجش واقع ہوئی ہو اس میں گھسنے کی بجائے اس سے سکوت کیا جائے۔

اہل سنت والجماعت کے اوصاف

۱۵۱۳ ـــ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو ابوسعید جعفی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے کہ اہل السنت والجماعت کے اوصاف میں سے ہے جو شخص رک جائے باز آ جائے ان امور سے جن میں اصحاب رسول نے اختلاف کیا ہے ہر ایک کو ان میں سے خیر کے سوا یاد نہ کرے۔ یعنی صحابہ کے مشاجرات اور اختلاف واندرونی معاملات سے صرف نظر کرنا سکوت اختیار کرنا اور سب کو خیر کے ساتھ یاد کرنا اہل السنت کے اوصاف میں سے ہے۔ (مترجم)

(۱۵۱۱) ـــ اخرجه الترمذی (۳۸۶۲) عن محمد بن یحیی عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد. به.

وقال الترمذی: هذا حدیث غریب (وفی شرح السنة ۱۴ / ۷۱ حسن) لانعرفه إلا من هذا الوجه.

(۱۵۱۲) ـــ اخرجه مسلم (۴ / ۲۰۳۲ فتح) عن سلیمان بن حرب عن حماد بن زید. به.

ایمان کا پندرھواں شعبہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر واکرام

یہ مرتبہ اور مقام محبت کے مقام سے اونچا ہے اس لئے کہ ہر محبت کرنے والا تعظیم کرنے والا نہیں ہوتا۔ یہ دیکھئے کہ ایک باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے لیکن باپ کی بیٹے سے محبت بیٹے کے اکرام کا تقاضا کرتی ہے اس کی تعظیم کی نہیں۔ اور دیکھئے کہ ایک بیٹا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی محبت باپ کی تعظیم اور اس کے اکرام کی جامع ہوتی ہے۔ یعنی اس میں اکرام بھی ہے اور تعظیم بھی۔ اور کبھی آقا بھی اپنے غلاموں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان کی تعظیم نہیں کرتا۔ اور غلام بھی اپنے آقاؤں سے محبت کرتے ہیں اور وہ ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں لہذا ہم نے اس تمہید سے یہ بات سمجھ لی کہ تعظیم کا مرتبہ محبت سے اونچا ہے۔

محبت کا داعی اور سبب وہ ہے جو محبت کرنے والے سے محبت کرنے والے پر خیرات اور بھلائیاں بہادے اور تعظیم کا داعی وسبب وہ ہے جو تعظیم کرنے والا اس ذات اعلیٰ صفات سے محبت کرتا ہے جو کہ قابل تعظیم ہوتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ تعظیم کرنے والے کی حاجات متعلق ہوتے ہیں جن کا پورا ہونا صرف اسی ذات اور ہستی سے وابستہ ہوتا ہے جس کی تعظیم ہو رہی ہے۔ اور تعظیم کرنے والے کے ذمے تعظیم کے قابل ذات کی سنت اور طریقہ لازم ہوتا ہے۔ جس کے بغیر اس کا قیام وبقا نہیں ہوتا بسبب اس کے نایاب ہونے کے اگرچہ کوشش کرے اور سخت جدوجہد کرے۔ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ پس معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جلیل ہیں بہت بڑے ہیں مزید عزت والے ہیں، ہمارے اوپر زیادہ لازم ہیں اور زیادہ ضروری ہیں۔ انہوں نے ہی ہمیں غلاموں پر ان کے آقاؤں کے حقوق سکھلائے ماں باپ کے اولاد پر حقوق کی تعلیم دی، اور رسول اللہ کے ہم پر اس لئے بھی حقوق ہیں کہ انہوں نے ہمیں آخرت میں جہنم سے بچایا اور انہیں کی بدولت اور انہیں کی برکت سے ہماری روحیں ہمارے بدن ہماری عزتیں ہمارے مال ہمارا گھر ہماری اولادیں دنیا میں محفوظ ہوئیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہمیں اس بات کی رہنمائی فرمائی، ہم نے ان کی اطاعت کی اور آپ نے ہمیں نعمتوں والے باغات میں جگہ دی، کون سی ایسی نعمت ہے جو ان نعمتوں کے برابر ہو سکے؟ اور کون سا احسان اور رہنمائی ہے جو اس طرف رہنمائی کرے؟ پھر اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر ان کی اطاعت کو لازم کر دیا اور ان کی نافرمانی کرنے پر ہمیں جہنم کی وعید سنائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے پر ہمیں جنت کا وعدہ دیا۔ پھر کون سا مرتبہ ہے جو اس مرتبہ کے مشابہ ہو؟ اور کون سا درجہ ہے جو عمل میں اس درجے کے مساوی ہو پھر ایسی صورت میں ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں، اور آپ کی جلالت شان کا اقرار کریں، اور آپ کی تعظیم کریں اور آپ کے مرتبے اور مقام کی جلالت کے پیش نظر آپ کا ڈر اور لحاظ کریں اس سے بڑھ کر جتنی کہ ہر غلام اپنے آقا کا خوف اور لحاظ کرتا ہے، اور ہر بیٹا اپنے والد کا لحاظ کرتا ہے۔ اور اسی کی مثل کے ساتھ کتاب اللہ ناطق ہے اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کے اوامر وارد ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) ۔۔۔ فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون (اعراف ۱۵۷)

پس وہ لوگ جو رسول اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور آپ کی تعظیم کی اور آپ کی مدد کی اور اس نور وروشنی کی اتباع کی جو آپ کے پاس نازل کی گئی ہے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فلاح اور کامیابی آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کی تعظیم کے ساتھ جوڑی گئی ہے (گویا کہ فلاح آپ کے ساتھ ایمان اور ان کی تعظیم کے ساتھ وابستہ ہے) اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ تعزیر سے اس مقام پر تعظیم ہی مراد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۲) ـــ انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ (الفتح ۹،۸)

بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر تاکہ تم لوگ ایمان لاؤ اللہ پر
اور اس کے رسول پر اور اس کی تعظیم وتوقیر کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ رسول اللہ کا اپنی امت پر یہ حق ہے کہ آپ ان کے نزدیک معزز ہوں وہ آپ کی تعظیم وتوقیر کریں آپ کے مرتبے کی عظمت کا لحاظ اور خوف رکھیں یونہی چھوڑنا اور لاپرواہی کرنا نہ کریں جیسے ہمسفر برابر کے لوگ ایک دوسرے کا لحاظ کئے بغیر معاملہ کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔

(۳) ـــ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (النور ۶۳)

نہ کرو رسول اللہ کو پکارنا اپنے مابین جیسے بعض تم میں سے بعض کو پکارتا ہے۔

اس آیت کے معنی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ حضور جب تمہیں بلائیں تو ان کے بلانے کو تم ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھو کہ ان کی اجابت وفرمانبرداری میں بعض عذر اور بہانے کر کے تاخیر کر بیٹھو جو عذر بہانے تم ایک دوسرے کے لئے کرتے ہو۔ بلکہ حضور کی تعظیم کرو یعنی فوری بات مانو اور جلدی اطاعت کرو۔ اس لئے کہ صحابہ کرام کے لئے ان کی نماز بھی حضور کی بات اور بلانے کا جواب تاخیر سے دینے کے لئے عذر اور جواز قرار نہیں دی گئی تھی جس وقت آپ نے ان میں سے ایک کو بلایا تھا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا ان کو یہ جتلانے کے لئے کہ جب نماز صحابہ کے لئے ایسا عذر نہیں بن سکی جس کی وجہ سے حضور کی اجابت میں تاخیر جائز ہو سکے جب نماز اس چیز کا عذر نہ بن سکی تو اس کے علاوہ یا اس سے کمتر چیز کیسے عذر بن سکے گی شیخ نے اس سلسلے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۵۱۲ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبد اللہ بن محمد نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبد اللہ بن ابی بکر نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی حالانکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے حضور کی آواز کا جواب نہ دیا۔ (نماز کے بعد جب آئے تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا چیز رکاوٹ تھی آپ نے مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا؟

استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (الانفال ۲۴)

اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب وہ تمہیں بلائیں اس لئے کہ انہوں نے زندہ کیا تم کو۔

پھر فرمایا کہ اچھا تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں ایک سورۃ سکھلاؤں گا اس جیسی کوئی سورۃ اللہ نے نازل نہیں فرمائی نہ تورات میں نہ انجیل میں نہ زبور میں ابی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے میرے ہاتھ کا سہارا لیا جب مسجد کے آخر میں پہنچے تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی آپ نے ایسا ایسے فرمایا تھا حضور نے فرمایا ہاں یہ ام القرآن ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ نے اس کی مثل تورات، انجیل، زبور میں نہیں اتاری وہ سات لمبی سورتیں ہیں جو دیا گیا ہوں اور بے شک وہ قرآن عظیم ہے اور تحقیق حدیث روایت کی گئی ہے ابو سعید بن معلی کی حدیث میں۔ (یا مراد ہے کہ سات آیات میں جو سورۃ فاتحہ مراد ہوگی۔)

---

(۱) ـــ ظاہر واضح

(۱۵۱۲) ـــ اخرجہ المصنف من طریق الحاکم فی المستدرک (۱/۵۵۸)

شیخ حلیمی نے ذیل کی آیات کا مطلب بیان کیا ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہا گیا ہے کہ آیت کا معنی یہی۔ لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً یا یہ کہ اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ پکارتے تھے اور آپ سے کہتے یا محمد۔ اے محمد۔ اے ابوالقاسم چنانچہ انہیں اس بات سے روک دیا گیا ہے اس آیت کے ذریعے۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں اور یوں کہیں یارسول اللہ۔ یا نبی اللہ۔ اور ہر ایک میں دونوں امور میں آپ کی جلالت شان ہے اور تعظیم ہے۔

۱۵۱۵ ...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو حسن بن رشیق نے بطور اجازت کے۔ کہتے ہیں کہ زکریا ساجی نے ذکر کیا کہا کہ حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا شافعی سے وہ کہتے تھے مکروہ ہے کسی آدمی کے لئے کہ وہ یوں کہے رسول کہتا ہے بلکہ آپ کی تعظیم کرتے ہوئے یوں کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ آیات ذکر کی ہیں جو حضور اطاعت کے لازم ہونے کے بارے میں آئی ہیں۔ اس کے بعد وہ آیات ذکر کی ہیں۔ جو حضور کے بعد حضور کی بیویوں سے نکاح کرنے کی حرمت کے بارے میں آئی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ذکر کیا ہے۔

یایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیمٌ (الحجرات)

اور اس کے بعد والی آیات بھی۔ اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سننے جاننے والا ہے۔

۱۵۱۶ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ (الحجرات)

اللہ رسول سے پیش قدمی نہ کرو کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے آگے کسی بات کا فتویٰ نہ دو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کوئی فیصلہ فرمائے۔

اور اس قول کے بارے میں کہ ولا تجھروا لہ بالقول یعنی آپ کے سامنے زور سے بات نہ کرو۔ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ آواز نہ دو بلکہ نرم بات کہو۔ یوں کہو یارسول اللہ اور اس قول کے بارے میں کہا۔ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی یہ وہ لوگ ہیں اللہ نے تقویٰ کے لئے جن کے دلوں کو آزمایا ہے۔ مراد ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو خالص کر دیا ہے یا اخلاص عطا کر دیا ہے اور اس قول کے بارے میں کہا۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں۔ یعنی بنو تمیم کے دیہاتی مراد ہیں۔

۱۵۱۷ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد کعبی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

یایھا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ (الحجرات)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی نہ کرو۔

اس سے قتال کی حالت مراد لی ہے اور وہ مراد لی ہے جو ان کے دین کے احکامات ہیں فرماتے ہیں کہ اس مذکور میں کسی بھی شئی میں کسی چیز کا

(۱۵۱۶) ...... عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۶/ ۸۳) إلی عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ والمصنف

۱۵۲۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

نہ اونچا کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے۔ (الحجرات ۲)

تو ابوبکر صدیق نے کہا میں آپ کے ساتھ سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات کروں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ سے جا ملوں۔

۱۵۲۲ ۔۔۔ ہم نے روایت کیا زہیر سے کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر اس آیت کے اترنے کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو اسے ایک راز کی بات کہنے والے بھائی کی طرح سنائی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ بعد دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔

۱۵۲۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے جامع منصوری میں ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حاتم بن ابی صغیرہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوالحجاج نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے رات میں ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور وضو کیا اور آپ کے پیچھے میں نماز پڑھنے لگا کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کر لیا چنانچہ میں پیچھے سرک گیا اور پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اس کے بعد حضور نے پلٹ کر فرمایا کیا ہو گیا جب بھی میں اپنے برابر کھڑا کرتا ہوں تو تم پیچھے سرک جاتے ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کسی کو بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس لئے کہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں اللہ سے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے فہم اور میرے علم کو زیادہ کرے۔

یہ الفاظ حدیث فقیہ کے ہیں۔ اور اس کو صوفی نے اسی کے مفہوم میں روایت کیا ہے فرق یہ ہے کہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ کہا ہے۔ کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر میں نماز پڑھے حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کو اللہ نے عطا فرمایا ہے۔ میری یہ بات آپ نے پسند فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے زیادتی فہم وعلم کی دعا فرمائی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو ذکر فرمایا ہے:

إنما المؤمنون الذين امنوا بالله ورسوله وإذا كانوا معه على امر جامع لم يذهبوا حتى يستاذنوه (النور ۶۲)

آیت کے آخر تک۔

پکی بات ہے مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور جب وہ حضور کے ساتھ کسی طے شدہ معاملے میں ساتھ ہوتے ہیں تو اجازت لے کر ہی جاتے ہیں۔

شیخ نے اس آیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں دلیل پکڑنے کی بابت تفصیل سے کلام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے۔

(۱۵۲۱) ۔۔۔ اخرجه الحاكم (۲/۴۶۲) من طريق محمد بن عمرو بن ابي سلمة عن ابي هريرة وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي

(۱) ۔۔۔ سقط من الأصل وأثبتناه من المستدرک.

(۱۵۲۳) ۔۔۔ اخرجه الحاكم (۳/۵۳۴) من طريق يحيى بن سعيد عن حاتم بن أبي صغيرة به.

کہتے ہیں کہ حضرت عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے بولے اے قوم اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں میں قیصر و کسریٰ کے پاس گیا ہوں نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے حواری اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے اصحاب محمد آپ کی تعظیم کرتے تھے کہ حضور اگر کھنکار بھی کرتے تو لوگ اسے ہاتھوں پر لے لیتے اور اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے، جب حضور صحابہ کو کوئی حکم دیتے تو صحابہ حکم کی بجا آوری کے لئے ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو قریب ہوتا کہ آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے آپس میں لڑ پڑیں گے جب حضور کے سامنے گفتگو کرتے تو آوازیں پست کر لیتے اور گھور کر آپ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

۱۵۲۶......ہم نے حدیث بریدہ میں روایت کیا ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے تو ہم تعظیم کی وجہ سے اپنے سر اوپر کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۵۲۷......ہم نے روایت کی ہے حضرت براء بن عازب کی روایت میں جنازے کے قصے میں کہ حضور بیٹھ گئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

ہم نے ان دونوں حدیثوں کی اسناد کو کتاب المدخل کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۲۸......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ بن سماک نے ان کو عبدالرحمن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو سعید بن عامر نے۔ ان کو شعبہ نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو اسامہ بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام بیٹھے تھے ایسے (ادب کی وجہ سے) پرسکون جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں چنانچہ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا کچھ دیہاتی آگئے اور بولے یا رسول اللہ ہمارے اوپر حرج ہے فلاں فلاں چیزوں میں جن میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے حرج ختم کر دیا ہے مگر وہ آدمی دوسرے مسلمان کو ناحق قرضدار بنائے یا تکلیف پہنچائے یہی ہے وہ جو در اصل حرج میں واقع ہوا اور ہلاک ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خیر کیا ہے جو انسان عطا کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق، لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم دوا علاج کریں؟ آپ نے فرمایا علاج کرو اللہ تعالیٰ نے زمین پر کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا بھی رکھی ہے سوائے بڑھاپے کے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ شیخ فرمایا کرتے تھے کیا تم میرے لئے کوئی دوا جانتے ہو؟ اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بوسے دینے لگے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اپنے چہرے پر رکھ لیا میں نے محسوس کیا کہ یہ کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے اور ٹھنڈے سے زیادہ ٹھنڈے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے کا انداز

۱۵۲۹......ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ بن عبداللہ حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے کہتے ہیں کہ ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ زیاد بن علاق سے ان کو اسامہ بن شریک نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے تھے (گویا کہ) ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۵۲۸)...... اخرجه ابو داؤد (۳۸۵۵) والترمذی (۲۰۳۸) وابن ماجة (۳۴۳۶) والحاكم (۴/۳۹۹) من طريق زياد بن علاقة به وقال الترمذی: حسن صحيح

(۱)...... مسند احمد ص ۲۷۸ ج ۴ "فسلمت عليه"

(۲)...... السابق الناس بدلاً من الانسان

کرنے اور اہل مدینہ کی تعظیم اور اکرام کرنا۔

اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے کہ جب آپ کا ذکر آئے تو کلام پر یقین کیا جائے یا بعض مرویات احادیث کا ذکر ہو تو کان اور دل کو اسی طرف متوجہ کرنا اس کے بعد یقین اور اذعان پیدا کرنا اور اس کو قبول کرنا۔ اور اس کے معارضے اور مخالفت سے بچنا اور آپ کے بارے میں ضرب الامثال بیان کرنے سے بچنا (یہ سب آپ کی تعظیم میں شامل ہے) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی معنی اور اسی مفہوم میں ہم نے ابن عمرو بن مغفل کی حدیث اور ان دونوں کے علاوہ کی حدیث کتاب المدخل میں ذکر کر دی ہے۔

۱۵۳۹...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مغفل کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ان کی قوم کے ایک آدمی نے (پتھر وغیرہ) پھینک کر مارا انہوں نے فرمایا مت پھینک۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ اس سے شکار نہیں ہوتا اور اس سے دشمن قتل نہیں کیا جاتا لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے یا آنکھ کو نکال دیتا ہے۔ فرمایا کہ وہ آدمی باز نہ آیا انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اور آپ باز نہیں آرہے میں کبھی بھی آپ سے بات نہیں کروں گا۔

۱۵۴۰...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عمر جذاف نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ سے کہ عورتوں کو مسجد کی طرف جانے کی رات کو اجازت دو لیکن ان کے بعض بیٹوں نے کہا اللہ کی قسم ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے وہ مساجد کو خیانت گاہ بنا دیں گی۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ وہ سلوک کرے (جس کے تم مستحق ہو) میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ سے۔

حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۵۴۱...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن ابورجاء نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان بن مسلم نے۔ ح۔ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو ابونعمان محمد بن فضل نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے ان کو ابوبرزہ اسلمی نے یہ کہ جلیبیب نامی انصاری جو ان تھا وہ عورتوں کے پاس جاتا تھا ان سے باتیں کیا کرتا تھا ابوبرزہ نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم لوگ اللہ سے ڈرا کرو تم لوگوں کے پاس جلیبیب نہ آیا کرے (یا تم لوگ اس کو اپنے پاس حدود نہ دیا کرو۔)

اور لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جس کے ہاں بیوہ (یا بے شوہر) عورت ہوتی وہ اس کا رشتہ نہیں کرتے تھے (شاید کہ رسول اللہ کو اس کی حاجت ہو اپنے لئے یا دیگر کسی بھی مسلمان کے لئے) یہاں تک وہ جان لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت ہے یا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصار کے آدمی سے کہا اے فلانے آپ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھ سے کر دیجئے۔ اس شخص نے فوراً کہا بالکل آپ کا حکم میری آنکھوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسے اپنی ذات کے لئے نہیں مانگ رہا ہوں اس نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے؟ وہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۵۳۹) اخرجه البخاری (۱/۱۰۲ فتح) من طریق عبداللہ بن بریدۃ عن عبداللہ بن مغفل

(۱۵۴۰) اخرجه مسلم (۱/۳۲۷) عن علی بن خشرم عن عیسیٰ بن یونس به.

نے فرمایا۔ جلیبیب کے لئے۔ اس شخص نے کہا پھر میں لڑکی کی ماں سے مشورہ کروں۔ چنانچہ اس نے گھر میں آ کر اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگا ہے (اس نے بھی سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے رشتہ مانگ رہے ہیں) اس نے جواب دیا بالکل حاضر ہے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ کو اس کا رشتہ دے دیا ہے۔ شوہر نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے اس کا رشتہ نہیں مانگ رہے ہیں ماں نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے مانگ رہے ہیں۔

اس نے بتایا کہ جلیبیب کے لئے مانگ رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہیں دیں گے۔ سخت انکار کیا جب لڑکی کا والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کرنے کے لئے جانے لگا تو لڑکی نے (جو کہ سن چکی تھی) اپنے پردے سے یا حجلہ عروسی سے آواز دے کر کہا کہ کون ہے جس نے تم لوگوں سے میرا رشتہ مانگا ہے والدین نے لڑکی سے کہا رسول اللہ نے مانگا ہے۔ لڑکی بولی کیا تم لوگ میرے بارے میں رسول اللہ کے حکم کو رد کرو گے بس مجھے تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دو۔ وہ مجھے ضائع نہیں کریں گے چنانچہ اس کا والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور جا کر کہا کہ حضور آپ جو چاہیں ہماری بیٹی کے بارے میں فیصلہ کریں وہ آپ کے حوالے ہے لہٰذا اس کے بعد رسول اللہ نے اس لڑکی کو جلیبیب کے ساتھ بیاہ دیا۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ثابت سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے لئے اس لڑکے کے ساتھ بیاہنے پر کیا دعا کی تھی؟ اس نے پوچھا کہ کیا دعا کی تھی؟ اسحاق نے کہا کہ حضور نے دعا کی تھی۔ اے اللہ اس لڑکی پر خیر کو انڈیل دے بار بار انڈیل دے اور اس کی زندگی کو مشقت کی زندگی نہ بنا۔

ثابت کہتے ہیں کہ حضور نے اس لڑکی کو اس کے ساتھ بیاہ دیا کہتے ہیں کہ اچانک رسول اللہ ایک غزوے میں گئے اللہ نے آپ کو بہت سارا مال فئے دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کسی کو گم پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں گم ہے فلاں گم (آپ نے پوچھا کہ اور کوئی غائب ہے لوگوں نے کہا کہ اب کوئی نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری نظر میں اب بھی ایک غائب ہے اور وہ جلیبیب ہے۔ اسے مقتولین میں تلاش کرو انہوں نے اس کو مقتولین میں تلاش کیا اور اسے سات مقتولین کے پہلو میں پڑا ہوا پایا پہلے اس نے سات کو قتل کیا پھر ان کے کسی آدمی نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سات کافروں کو قتل کیا پھر یہ خود بھی قتل ہو گیا ہے یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے پھر رسول اللہ نے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھایا کیونکہ اس کے لئے کوئی تختہ یا چارپائی نہیں تھی سوائے رسول اللہ کی بانہوں کے یہاں تک کہ حضور نے اس کو خود قبر میں رکھ دیا۔ ثابت کہتے ہیں کہ انصار میں سے کوئی بیوہ زیادہ فراخ خرچ والی اس سے نہیں تھی۔ مسلم نے اس حدیث کا آخر نقل کیا ہے اسحاق بن عمر بن سلیط سے اس نے معاذ سے اور سب صحیح ہیں ان کی شرط پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید کے لئے پیغام نکاح بھیجنا

۱۵۴۴ ..... ہم نے روایت کیا ہے یہ حدیث ثابت صحیح میں فاطمہ بنت قیس سے جب رسول اللہ نے اس کو پیغام نکاح بھیجا تھا اسامہ بن زید کے لئے اس نے اسے ناپسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اللہ کے رسول کی فرمانبرداری تیرے لئے بہتر تھی وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس سے نکاح کر لیا تو اللہ نے اس میں خیر پیدا فرما دی تھی اور میں اسامہ پر رشک کیا کرتی تھی۔

(۱۵۴۱) ..... اخرجه أحمد (۴/۴۲۲) عن عفان. به
وقال الهيثمي في المجمع (۹/۳۶۸) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.
وقال الهيثمي في المجمع (۹/۳۶۸) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.
(۱) ..... إنه لفظة تستعملها العرب في الإنكار (نهاية)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور سلامتیاں بھیجنے کی التجا کریں ان کو یہ خبر دینے کے بعد کہ اللہ کے فرشتے رسول اللہ پر رحمتیں بھیجتے ہیں لوگوں کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا مرتبہ ہے کہ فرشتے بھی ان پر باوجود یہ کہ وہ شریعت کی تکلیف سے الگ ہیں وہ اللہ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ تقرب حاصل کرتے ہیں تو امت تو زیادہ و بہتر طور پر زیادہ حق دار ہے۔

۱۵۲۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعباس محمد بن یعقوب نے ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبدالسلام وراق نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نعیم بن عبداللہ المجمر سے یہ کہ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری وہ ہی عبداللہ بن زید ہے یہ وہ ہے جو نماز کی ندا لگاتا تھا۔ اس نے خبر دی ابومسعود انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ تشریف لائے اور ہم لوگ سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے تھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بشیر بن سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کیسے آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجیں جو اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے؟ حضور خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش یہ سوال نہ کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا۔ کہو:

اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد. (والسلام كما قد علمتم)

اور سلام ویسے ہے جیسے کہ تم جانتے ہو۔

یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۱۵۲۸۔۔۔ اس کو روایت کیا ہے کعب بن عجرہ نے نبی کریم سے اور وہ صحیحین میں منقول ہے۔

۱۵۲۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے مالک سے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن سلیم زرقی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوحمید ساعدی نے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوٰۃ بھیجیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہو:

اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما صليت على ال ابراهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته كما باركت على ال ابراهيم انك حميد مجيد.

۱۵۵۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے حسن بن علی بن عفان سے ان کو زید بن حباب نے ان کو مسعودی نے عون بن عبداللہ سے ان کو ابوفاختہ نے جو کہ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ مخزومی ہیں۔ ان کو اسود بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات بھیجو تو ان پر صلوٰۃ بھیجنے کو بہت اچھا کرو بے شک تم لوگ نہیں جانتے ہو شاید کہ یہ ان پر پیش کیا جائے۔ ہم نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن بس ہمیں آپ بتا دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو۔

اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك

(۱۵۲۷)۔۔۔ اخرجه مسلم (۱/۳۰۵) عن يحيى بن يحيى التميمي.

(۱۵۲۹)۔۔۔ اخرجه البخاري (۱۱/۱۹۹ فتح) عن عبدالله بن مسلمة عن مالك.

(۱۵۵۰)۔۔۔ اخرجه الديلمي عن ابن مسعود مرفوعاً وقال الحافظ ابن حجر: المعروف انه موقوف عليه (كنز العمال ۲۱۹۳)

۱۵۵۶ ... ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے محمد بن جبیر سے انہوں نے عبدالرحمن سے اور دوسرے طریق سے عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے عبدالرحمن سے روایت کیا ہے مگر اس میں رحمتیں کا ذکر نہیں ہے بلکہ سجدہ کا فقط ذکر ہے اور عبدالواحد نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ شکر ادا کر لیا۔

۱۵۵۷ ... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو ابو عبدالرحمن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عبدالرحمن بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو عاصم بن عبیداللہ بن عاصم نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ پر صلوات پڑھے گا (اللہ سے میرے لئے رحمت طلب کرے گا) اس کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے جب تک وہ میرے لئے رحمت مانگتا ہے اب انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس عمل کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شعبہ سے اور اس کو روایت کیا یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت اتارے گا اب انسان کو چاہئے کہ وہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجنے میں کثرت سے کام لے۔

۱۵۵۸ ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید نے ان کو شعبہ نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں دس رحمتیں

۱۵۵۹ ... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قروی نے ان کو ابو ثابت انصاری نے ان کو ان کے والد نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اس کام کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

۱۵۶۰ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسن بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول تلاوت کیا

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر رحمتوں اور سلامتی کی دعا کرو۔

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ سلیمان مولیٰ حسن بن علی ہمارے پاس آئے اور انہوں نے عبداللہ بن ابو طلحہ انصاری سے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی نمایاں تھی ہم نے سوال کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا ہے اس نے کہا ہے اے محمد

(۱۵۵۷) اخرجہ احمد (۳/۴۴۵) وابن ماجۃ (۹۰۷) من طریق شعبۃ.

(۱) فی الاصل (عن ابی علقمۃ بن مسعود)

بے شک آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں ہیں کہ اگر تیری امت کا ایک آدمی آپ کے اوپر رحمت بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت کروں اور کوئی اگر ایک بار تیرے لئے سلامتی مانگے تو میں دس بار اس کو سلامتی عطا کروں آپ نے عرض کیا کیوں نہیں جی ہاں میں راضی ہوں۔

۱۵۶۱ ـــ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو میرے بھائی نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ثابت بنانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابو طلحہ انصاری نے فرمایا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ان لوگوں کے پاس تشریف لائے انہوں نے آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے لوگوں نے کہا حضور ہم آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے فرشتہ آیا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص بھی میری امت میں سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی مثل دس رحمتیں اس پر اتارے گا۔

۱۵۶۲ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ فرمایا۔ بیشک اس وقت ہم آپ کے چہرے پر خوشی محسوس کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔

۱۵۶۳ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یعقوب بن محمد نے ان کو ابو القاسم بن ابو الحزمہ نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن کیسان نے ان کو سعید بن ابو سعید نے ان کو عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن میرے ساتھ قریب رہنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود و صلوٰۃ بھیجتا ہوگا۔

۔ اسی طرح فرمایا اور اس کو روایت کیا ہے عباس بن ابو شملہ نے موسیٰ سے انہوں نے عبد بن کیسان سے انہوں نے عتبہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۶۴ ـــ ہم نے اس کو روایت کیا ہے خالد قطوانی نے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عبد اللہ بن کیسان سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد سے انہوں نے ان کے باپ سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن منیع نے ان کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن کیسان نے ان کو عبد اللہ بن شداد بن حاد نے۔ پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن عثمہ نے ان کو عبد اللہ بن کیسان نے ان کو عبد اللہ بن شداد نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور انہوں نے یہ نہیں کہا ان ابیہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود نہ بھیجنے والے کو بخیل قرار دیا ہے

۱۵۶۵ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو احمد بن عمرو نے ان کو ابن وھب نے ان کو عمرو نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو عبد اللہ بن علی بن حسین نے کہ انہوں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک بخیل اور سب سے انتہائی بخیل ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر صلوات اور رحمت نہ بھیجے۔

(۱۵۶۱) ـــ عزاه ابن القیم فی جلاء الأفهام (ص ۳۰) إلى إسماعیل بن إسحاق القاضی عن إسماعیل بن أبی أویس. به

(۱۵۶۳) ـــ أخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۹۰۶/۳)

مجلس قابل حسرت اور افسوس بن جاتی ہے

۱۵۶۱: ہمیں خبر دی احمد بن ابو العباس نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان نے ذکوان سے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اس محفل میں وہ رسول اللہ پر درود نہیں بھیجتے وہ محفل ان پر حسرت اور افسوس بن جاتی ہے۔

اگر چہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں تب بھی انہیں افسوس رہے گا جب اس کا ثواب دیکھیں گے۔

حضرت جبرائیل کی بد دعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین

۱۵۶۲: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو کعب بن عجرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منبر حاضر کرو ہم لوگوں نے منبر سامنے رکھا جب حضور اس کے پہلے درجے پر چڑھے کہا آمین۔ جب آپ دوسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین جب تیسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین جب آپ وعظ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آج ہم نے آپ سے ایسے الفاظ سنے ہیں جو پہلے نہیں سنے تھے آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا مگر اس کی مغفرت نہ ہو سکی لہٰذا اس پر میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو وہ کہنے لگے اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے تیرا ذکر ہوا اور وہ تجھ پر درود نہ پڑھے لہٰذا اس پر میں نے کہا آمین اور جب میں نے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائے وہ شخص جو بوڑھے والدین کو پالے یا دونوں میں سے ایک کو پالے پھر وہ ان کو جنت میں داخل نہ کرائیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا آمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود نہ بھیجنے پر جنت سے محرومی

۱۵۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو القاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے ذکر کیا جاؤں پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس نے جنت والے راستے سے خطا کی۔

یہ روایت مرسل ہے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے اس سے جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۱۵۶۴: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر احمد بن محمد بن ابراہیم مہرجانی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ بن کعب نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

(۱۵۶۱) عزاہ السیوطی فی الدر (۶/۲۲۱) الی النسائی وابن ابی عاصم وابو بکر فی الغیلانیات والبغوی فی الجعدیات والبیهقی فی الشعب والضیاء فی المختارة عن ابی سعید

(۱۵۶۲) اخرجه الحاکم (۴/۱۵۳-۱۵۴) من طریق سعید بن ابی مریم به

وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

انہوں نے عرض کیا کہ ایسے میں اللہ تعالیٰ تیرے ہر فکر و غم میں تجھے کفایت کرے گا۔ اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

۱۵۸۰۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی کل صلوٰۃ (یعنی رحمت بھیجتا رہوں ہر وقت) آپ کے لئے کروں (یعنی ہر وقت درود پڑھوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تیری دنیا اور تیری آخرت کے ہر معاملے میں تجھے کفایت کریں گے۔

یہ حدیث مرسل ہے اور جید ہے اور یہ حدیث ماقبل والی حدیث کے لئے شاہد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں

۱۵۸۱۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقفی نے ان کو ابو عبد الرحمٰن مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابو صخر نے ان کو یزید بن عبد اللہ قسیط نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

۱۵۸۲۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو شقیق نے ان کو عبد اللہ بن سائب نے ان کو زاذان نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی زمین پر گھومنے والے کچھ فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

دُرود شریف پہنچانے کے لئے فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے

۱۵۸۳۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عیسیٰ بن عبد اللہ طیالسی نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو ابو عبد الرحمٰن نے ان کو اعمش نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین احمد بن عثمان آدمی نے ان کو محمد بن یونس بن موسیٰ اصمعی نے ان کو محمد بن مروان سدی نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ من صل علی عند قبری وکل بھا ملک یبلغنی، جو شخص مجھ پر رحمت کی دعا کرے میری قبر کے پاس اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو کہ مجھے وہ درود رحمت پہنچا دیتا ہے اور دنیا و آخرت کے اس معاملے کی کفایت کرتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ ہوں گا یا فرمایا کہ سفارشی ہوں گا۔ یہ الفاظ اصمعی کی حدیث کے ہیں، اور حنفی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے جو شخص مجھ پر رحمت بھیجے میری قبر کے پاس میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر درود و رحمت اور صلوات بھیجے وہ مجھ تک پہنچا دی جاتی ہے۔

(۱۵۸۰)۔۔۔ اخرجہ احمد (۲/۵۲) عن ابی عبد الرحمن المقری. بہ.

واخرجہ ابو داود (۲۰۴۱) عن محمد بن عوف عن المقری. بہ

(۱۵۸۲)۔۔۔ اخرجہ النسائی (۳/۴۳) عن عبد الوهاب بن عبد الحکم الوراق عن معاذ بن معاذ عن سفیان بن سعد ح. وعن محمود بن غیلان عن وکیع وعبد الرزاق عن سفیان عن عبد اللہ بن السائب. بہ.

وقال ابن القیم فی جلاء الافهام (ص ۲۷) ورواہ ابو حاتم بن حبان فی صحیحہ عن ابی یعلیٰ عن ابی خیثمۃ عن وکیع عن سفیان. بہ.

(۱۵۸۳)۔۔۔ اخرجہ ابو الشیخ فی کتاب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما فی جلاء الافهام (ص ۲۲) من طریق الاعمش. بہ بنحوہ

۱۵۸۴ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران اور ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے دونوں نے کہا کہ ہم کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو احمد بن ولید نے ان کو احمد زبیری نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے جو حضور پر سلام بھیجتا ہے مگر یہ درود اور صلوات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں اور فرشتہ یوں کہتا ہے فلاں شخص آپ کے اوپر ایسا ایسے صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

۱۵۸۵ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو ابوسہل عثمان بن حکیم نے ان کو عکرمہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کسی کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی پر رحمت اور درود بھیجے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے) سفیان نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کے لئے صلوٰۃ (درود) بھیجنا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے۔

امام بیہقیؒ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسی ہی روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح فرمایا ہے حضرت سفیان ثوری نے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اگر یہ صلوٰۃ بھیجنا بطور تعظیم اور تکریم کے ہو متعلقہ ہستی کے ذکر کے وقت [1] تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔ اور جس وقت یہ بطور دعا کے اور بطور حصول برکت کے ہو تو یہ غیر نبی کے لئے بھی جائز ہے۔

۱۵۸۶ ــــ اور ہم نے ابن ابواوفی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنا صدقہ لائے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللھم صلی علی ال ابی اوفی

اے اللہ ابواوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔

فصل:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور برکت و رحمت کا معنی اور مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ رہی بات صلات فی اللسان کی تو یہ تعظیم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صلاۃ معہودہ مراد ہے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طلب رحمت کے عمل کا) نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے اس لئے اس میں جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا ہوتا ہے اس کو عربی میں حنی کہتے ہیں اور حنی پیٹھ کے وسط اور درمیان کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ہر چھوٹے کا ہر بڑے کے لئے جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا یعنی جب بڑے کو دیکھے تو بطور تعظیم کے پشت کو خم کرے یہ عادات میں سے شمار ہوتا ہے۔ پھر عام قرأت کو صلوٰۃ کہا جانے لگا۔ جبکہ اس سے مراد نماز کے اندر کے عام ارکان یعنی قیام قعود وغیرہ اعمال جو محض رب تعالیٰ کی تعظیم کے لئے بجالاتے ہیں اسی کو صلات کا نام دیا گیا۔

پھر اہل زبان نے اس کے استعمال میں توسیع کی اور ہر دعا کو صلاۃ کا نام دے دیا جب دعا بطور تعظیم ہو اس ذات گرامی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کے ساتھ پکاری گئی ہو اور جس ذات کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کے لئے ثنا اور تعریف واضح تعظیم ہے۔ اس چیز کو طلب کرنے کے ساتھ جو اس ذات کے لئے مناسب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نظر جمیل۔

کہا گیا ہے کہ صلوات اللہ سے مراد وہ اذکار ہیں جن سے مذکورہ تعظیم کا ارادہ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے اعتراف ہوتا ہے۔ اس کی جلالت

(۱۵۸۴) ــــ ابو أحمد الزبیری هو محمد بن عبدالله بن الزبیر روی عن إسرائیل بن یونس بن أبی إسحاق السبیعی أبو یوسف الکوفی.

(۱) ــــ کلمة غیر واضحة.

عبدیت کا اور اس کے رتبے کی بلندی کا یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے یعنی وہی ان کا مستحق ہے۔ اس کے سوا کسی کے لئے یہ صفات لائق نہیں ہیں لہذا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات (رحمت) نازل فرما تو ہم ان الفاظ کے ساتھ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں عظمت عطا فرما اس کے ذکر کو اونچا کرنے اس کی دعوت کو غالب کرنے اس کی شریعت کو باقی رکھنے کے ساتھ۔ اور آخرت میں ان کو عظمت عطا فرما ان کی امت کے بارے ان کی شفاعت قبول کرنے اور اپنے اجر کو بہت بڑا کرنے اور ان کے ثواب کو بڑا کرنے اور اولین اور آخرین میں ان کی فضیلت کو ظاہر کرنے کے ساتھ مقام محمود کے ساتھ۔ اور قیامت کے دن تمام مقربین پر ان کو تقدیم اور پیشوائی دینے کے ساتھ، یہ تمام امور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم قرار دیے ہیں تاہم ان میں سے ہر شئی کئی کئی درجات اور مراتب رکھتی ہے لہذا یہ ممکن ہے کہ جب آپ کا کوئی بھی امتی حضور پر صلوات بھیجے اور اس کی دعا قبول کر لی جائے اس بارے میں اور اس کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں ان مراتب میں سے کوئی مرتبہ درجات میں سے کوئی درجہ آپ کا زیادہ ہو جائے ہر شئی میں تو البتہ تحقیق صلات اس قبیل سے ہے کہ جس کے ذریعے اس کا حق پورا کرنا مقصود ہے اور اس کی کثرت کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے۔

یہ تقریر دلالت کرتی ہے کہ ہمارا یہ کہنا۔ اے اللہ محمد علیہ السلام پر صلوۃ نازل کر۔ یہ ہماری طرف سے ان پر صلوۃ ہے اس لئے کہ ہم اس بات پر قادر نہیں ہیں اور اس بات کے مالک نہیں ہیں کہ ہم وہ چیز وہ رحمت آپ تک پہنچا دیں جو چیز آپ کی عظمت بڑھا دے یا جس کے ذریعے آپ کی قدر و مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں بلند ہو جائے یقیناً یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہذا یہ بات درست ہوئی اور صحیح ہوئی کہ ہمارا حضور پر درود پڑھنا (یعنی آپ کے لئے رحمت طلب کرنا) اسی بات کے ساتھ حضور کے لئے دعا کرتا ہے اور اسی رحمت کو اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے طلب کرتا ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے لئے ایک اور طریقہ بھی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا جائے الصلوۃ علی رسول اللہ جیسے یہ کہا جاتا ہے السلام علی رسول اللہ۔ السلام علی فلاں۔ رسول اللہ پر صلوت جیسے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ پر سلام ہو یا فلاں فلاں پر سلام ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اولئک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوۃ ہیں اور رحمت ہے۔

اس کا معنی و مطلب یہ ہے کہ ان کے اوپر صلوۃ اور رحمت ہونی چاہئے۔ یا یہ کہ رسول اللہ پر صلوت ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے صلی اللہ علیہ یعنی اللہ کی طرف سے ان پر صلاۃ ہے یا یہ کہ اللہ کی طرف سے ان پر صلات ہو واللہ اعلم اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تمنی کرنا در حقیقت اللہ سے سوال ہی ہوتا ہے۔ کیا آپ نے یہ دیکھا نہیں؟ کہ یوں کہا جاتا:

غفر اللہ لک و رحمک اللہ

اللہ تجھے معاف فرمائے اور تجھے رحم فرمائے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ عبارت اس کے قائم مقام ہے۔

اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کرے۔

بہر حال سلام بھیجنا۔ تو وہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے:

السلام علی النبی۔ السلام علیک ایہا النبی۔ یا سلام علیک ایہا النبی

سلامتی ہو نبی پر تجھ پر سلامتی ہو اے نبی سلام ہو تجھ پر اے نبی۔ تجھ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول۔

اگر کوئی شخص یوں کہہ دے اللھم صل وسلم علی محمد ۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام نازل کر تو یہ الفاظ اور یہ دعا اس کو تشہد اور التحیات میں آپ کے اوپر سلام بھیجنے سے مستغنی کر دے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو

اور السلام علیک کا معنی یہ ہے کہ میں آپ کے اوپر سلام کرتا ہوں۔ اور سلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے کہا جائے گا کہ اللہ کا نام ہے آپ کے اوپر۔ اور اس کی تاویل یہ ہے کہ آپ خیرات سے اور برکات سے خالی نہ ہوں اور ناپسندیدہ امور سے اور مذمتوں سے آپ سلامت رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام اعمال پر ذکر کیا جاتا ہے۔ اس توقع کے ساتھ کہ اس کی برکت سے خیر کے تمام مفہوم حاصل ہوں گے اور اسی میں برکت ہوگی اور خلل و فساد کے عوارض ختم ہو جائیں گے۔

دوسری وجہ: ۔۔۔۔ وہ سلام کا یہ مفہوم ہے کہ چاہیے کہ اللہ کی قضا اور فیصلہ اس کے اوپر سلام ہو اور اس سے مراد سلامتی ہے جیسے مقام اور مقامۃ۔ سلام اور سلامت مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مذمتوں، عیبوں اور نقائص سے پاک رکھے۔ لہٰذا جب ہم یہ کہتے ہیں اللھم سلم علی محمد ۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل کر یا سلام بھیج تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے اللھم اکتب لمحمد فی دعوتہ و امتہ السلامۃ ۔ من کل نقص ۔ اے اللہ محمد علیہ السلام کے لئے سلامتی لکھ دے آپ کی دعوت میں آپ کی امت میں ہر نقص سے اور عیب سے لہٰذا آپ کی دعوت وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی گئی اور ان کی امت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔ اور آپ کا ذکر اونچا ہوتا رہا۔ آپ کے لئے کوئی ایسا امر عارض نہ ہوئے جو آپ کے کام کو کسی بھی اعتبار سے کمزور کر دے۔ واللہ اعلم۔

باقی رہی رحمت تو وہ دو معنوں کو شامل ہے ایک ہے علت اور عیب کو دور کرنا۔ اور دوسرا ہے عمل کی وجہ سے ثواب دینا فی الجملہ یہ رحمت صلاۃ کی غیر ہے اور اس سے مختلف ہے کیا آپ دیکھتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمۃ (بقرہ ۱۵۷) صلاۃ اور رحمۃ کے درمیان واو عاطفہ لا کر فرق کیا گیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو دونوں کے جدا ہونے پر دلالت کرتی ہے حضرت عمر کے نزدیک اور وہ روایت ذیل ہے۔

۱۵۸۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو حضرت عمر نے کہ وہ بہترین تھے یا وہ لے ہیں اور بہتر بلندی اور عظمت ہے۔ (اس آیت میں) الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون. اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ یہ بہترین تھے اور بدلے ہیں اور بہتر عظمت اولئک ھم المھتدون ہے۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اولئک علیھم صلوات من ربھم (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات ہیں۔

کہ اس سے مراد ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ثنا اور مدح اور ان کا تزکیہ مراد ہے۔ اور ارشاد ہے ورحمۃ اس سے مراد ان کی تکلیف کو جھاڑنے اور حاجت پوری کرنا مقصود اور مراد ہے۔

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابو عبدالرحمن نے اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کرلیا اور اس طرح ہماری یہ حدیث انہوں نے پہچانی اور یہ اسناد ضعیف ہے۔

صلوٰۃ۔ رحمت کے بعد برکت کی بحث

برکت یا مبارک بے شک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ برکت دینا مراد ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ یوں کہے۔ اللھم بارک علی محمد۔ برکت اصل میں دوام کو کہتے ہیں۔ برکت ماخوذ ہے برکت البعیر کے محاورے سے جب اونٹ یا ان اونٹ کو دو زانوں بیٹھا تا ہے تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو لازم کرلیتا ہے اسی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے اسے چھوڑتا نہیں ہے۔ کبھی برکت کو بڑھوتری اور زیادتی کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا اصل وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ شئی کا بڑھنا اور زیادہ ہونا اس کے دوام کا موجب ہوتا ہے اور کبھی برکت تیمن اور برکت ڈھونڈھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے لہٰذا اس چیز کے بارے میں جس میں برکت دے دی گئی ہوں مبارک کہتے ہیں اور مبارک شئی کے دوام کا موجب ہوتی ہے۔

اور کبھی تیمن اور مبارک کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی مرغوب اور محبوب کے کیا جاتا ہے۔ اور یہ بات ہمارے مذکورہ قول کے مخالف نہیں ہے۔ اس لئے کہ برکت سے جب دوام مراد لیا جائے تو یہ مستعمل ہوتا ہے اس چیز کے بارے میں جس کے بقاء کی رغبت کی جائے اور مقصود ہو۔ اور جب ہم یہ کہتے ہیں اللھم بارک علی محمد تو اس کا معنی مطلب یہ ہوتا ہے اللھم ادم ذکر محمد دعوتہ و شریعتہ و کثر اتباعہ۔ اے اللہ محمد علیہ السلام کے ذکر کو ہمیشہ قائم رکھ آپ کی دعوت دائمی کر اس کی شریعت کو برقرار رکھ آپ کے تابعداروں کو زیادہ بنا۔ آپ کی شہرت کو عام بنا اور آپ کی امت کو آپ کی برکت سے اور آپ کی سعادت سے بہرہ مند فرما اس صورت کی ان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور ان کو اپنی جنت میں داخل فرما۔ اور انہیں اپنی رضا مندی کے ٹھکانے پر پہنچا لہٰذا اس طرح برکت دینا دوام کو اور کثرت وزیادت کو اور سعادت کو جامع ہوگی۔ واللہ اعلم۔

فصل:..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا نماز میں اور تشہد میں واجب ہے اور نماز سے باہر کے لئے تفصیل ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ اخبار و احادیث ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجنا واجب ہے جیسے ہی آپ کا ذکر جاری ہو اگرچہ اجماع ثابت کرتا ہے ایسا اجماع جس کے ساتھ حجت لازم ہوتی ہے کہ یہ فرض نہیں ہے ورنہ اگر یہ فرض ہوتا تو حضور کا نام ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی اور پہلی التحیات میں اس کی فرضیت آپ کے نام کے ذکر کے وقت دو وجہ پر ہے۔

پہلی وجہ:..... یہ کہ یہ واجب ہو آپ کے ذکر کی وجہ سے نماز کی وجہ سے نہیں جیسے مسبوق آدمی پر (جس کی کچھ رکعات نکل گئی ہوں) امام کی اقتداء کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جو اس پر اصل صلوٰۃ کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا۔

دوسری وجہ:..... یہ کہ یہ کہا جائے کہ نماز کا ایک ہی حال ہے جب نمازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے اوپر صلوات نہ بھیجے یہاں تک کہ نماز کے آخر میں تشہد پڑھے اور آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجے تو اس سے فرض پوری ہو جائے گی اور آپ کا پہلے جو ذکر ہو چکا اس کا

تقاضا بھی پورا ہو جائے گا۔
شیخ حلیمی نے اس فصل میں کلام خاصا طویل فرمایا ہے۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث

بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث یہ ہے کہ ہمارے اکثر اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ وہ واجب نہیں ہے۔

۱۵۸۹۔۔۔ میں نے سنا ابو بکر محمد بن بکر طوسی فقیہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے ابو الحسن ماسرجسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحاق مروزی سے کہ میں یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ آل نبی پر نماز کے آخری تشہد میں صلوٰۃ واجب ہے۔

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ احادیث جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کی بابت مروی ہیں ان میں ابو الحسن کے قول کی صحت کی دلیل موجود ہے۔

آل نبی کے تعین میں اہل علم کا اختلاف

اہل علم نے آل نبی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۵۹۰۔۔۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حرملہ کی روایت میں اس طرف گئے ہیں کہ آل نبی بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں جن پر صدقہ حرام کر دیا گیا ہے اور ان کے لئے ذوالقربی کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ یعنی مال فئے کا پانچواں حصہ اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔ امام شافعی اس قول کے لئے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جسے ہم نے حضرت ثابت سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقہ محمد اور آل محمد کے لئے حلال نہیں ہے۔

۱۵۹۱۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان [1] نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ابو سلمہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے؟ تھے؟ تو دو مینڈھے سینگوں والے سفید و سیاہ خصی ذبح کرتے تھے ایک کو محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرتے تھے دوسرے کو اپنی امت کے اس فرد کی طرف سے کرتے تھے جس نے توحید کی شہادت دی ہو اور حضور کے پیغام پہنچا دینے کی شہادت دی ہے۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آل کا اسم قرابت خاصہ کے لئے ہے عام مومنوں کے لئے نہیں ہے۔

۱۵۹۲۔۔۔ وہ حدیث جو شروع میں روایت کی گئی ہے کہ آل ہر متقی پرہیزگار ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کو نوح نے ابو ہرمز سے روایت کیا ہے اس نے اس کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو ہرمز کی حالت یہ ہے کہ اس کو اہل علم بالحدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کو ترک کر دیا ہے۔

---

(۱)۔۔۔ فی الأصل (عبید)

(۱۵۹۲)۔۔۔ لفظ الحدیث

آل محمد کل تقی (إن أولياؤه إلا المتقون)

قال المناوي في الجامع الأزهر (۱/۳) رواه الطبراني في الصغير عن أنس قال الهيثمي (۲۶۹/۱۰) فيه نوح بن أبي مريم ضعيف وقال ابن حجر سنده واه جداً

البتہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں تاویل کی ہے وہ یہ کہ انہوں نے اس سے مراد ہر تقی من القرابت مراد لیا ہے۔ یعنی جو مذکورہ قرابت رسول میں متقی ہو۔

اہل بیت کا لفظ ازواج رسول کے لئے خاص ہے

بہر حال ازواج رسول کی تفصیل یہ ہے کہ اہل بیت کا اسم انہیں کے لئے مختص ہے حقیقتاً اور وہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نسب کی مناسبت کی وجہ سے اہل بیت کہتے ہیں۔

۱۵۹۳ ۔۔۔ اور ہم سے حدیث ثابت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں ہے کہ آل محمد اسی مال سے کھائیں گے۔

۱۵۹۴ ۔۔۔ اور سیدہ عائشہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ آل محمد نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا جب سے مدینے میں آئے ہیں گندم کی روٹی سے مسلسل تین راتیں یہاں تک کہ حضور فوت ہو گئے۔

۱۵۹۵ ۔۔۔ اور فرماتی ہیں کہ ہم لوگ آل محمد مہینہ مہینہ کے رہتے تھے ہم لوگ آگ نہیں جلاتے تھے (یعنی پکانے کے لئے۔)

۱۵۹۶ ۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تین دن بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہاں آل سے حضور کی ازواج مراد لی ہیں۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ازواج رسول آل کے نام میں داخل ہیں۔

۱۵۹۷ ۔۔۔ اور ہم نے ابوحمید ساعدی کی حدیث میں روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے وقت آپ کی ازواج کو بھی شامل کیا جائے اور ان کا نام بھی لیا جائے لہٰذا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ ''آل پر صلوٰۃ'' بھیجنے کے وقت صلوٰۃ کے حکم میں داخل ہیں۔ اور جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے وہ یہ بھی ہے کہ آپ کے کسی قول اور کسی بھی فعل کا کسی ایسے وصف سے یا کسی ایسے حال سے تقابل نہ کیا جائے جس سے آپ کی تحقیر ہوتی ہو یا کسر شان ہوتی ہو اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایسے نام سے موسوم نہ کیا جائے جو لوگوں میں بطور صنعت و حرفت مشہور ہوں یا متعارف ہوں۔

اور مطلقاً یوں بھی نہ کہا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے۔ یا آپ کی بھوک یا اس کی شدت کا ذکر کر کے یوں بھی نہ کہا جائے کہ آپ مسکین تھے نادار تھے۔ جیسا کہ ایسی حالت میں کسی دوسرے انسان کے لئے از راہ ترس اور شفقت کے یا از راہ مہربانی کے یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح یوں بھی نہ کہا جائے کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ چیز پسند تھی اور دوسرا اس کے مقابلے میں یوں کہہ رہا ہو کہ بہر حال میں تو اس کو پسند نہیں کرتا۔

۱۵۹۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد اور سلیمان بن اشعث نے دونوں کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو ابوزاہدہ نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صراط مستقیم کے ایک سرے پر چھوڑ دیا ہے جب کہ اس کا دوسرا سرا جنت ہے۔

(۱۵۹۳) ۔۔۔ اخرجہ احمد (۱/۴) من حدیث ابی بکر الصدیق۔

۱۴۰۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابو مسلم کجی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو حمید (انس کی باندی) نے انصاری نے کہا کہ میں جمیلہ کو دیکھا کرتی تھی کہ حضرت ثابت جب آتے تو انس کہتے ہیں (انہوں نے کہا) اے جمیلہ مجھے خوشبو دے میں اپنے ہاتھ کو لگاؤں۔ بے شک ابن ام ثابت کی تسلی نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ میرے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے ہاتھ مبارک کو چھوا تھا۔

۱۴۰۶: اسی باب تعظیم کے قریب قریب اہل عرب کی تعظیم بھی ہے اور ان کو عزت دینا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور حضور سے روایت کہ آپ نے فرمایا۔

کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی پھر پوری مخلوق میں سے اولاد آدم کو چنا پھر پوری اولاد آدم میں سے عرب کو چنا پھر عرب میں سے مضر کو چنا پھر مضر میں سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے اولاد ہاشم کو چنا پھر اولاد ہاشم میں سے مجھے چنا۔ لہٰذا میں چنے ہوؤں میں چنا ہوا ہوں جو شخص عرب سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے کرتا ہے اور جو عرب سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے کرتا ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو عروبہ نے ان کو ابو الاشعث نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو محمد بن ذکوان نے حماد بن زید بیٹے کے ماموں نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر مذکورہ کو ذکر کیا طویل حدیث بیان کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا کفر ہے

۱۴۰۸: ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے اور محمد بن عبداللہ بن یزید نے اور عبداللہ بن روح اور یحییٰ بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بدر نے قابوس بن ظبیان سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن احمد بن عبداللہ رقاقی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی صفار نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو ابو بدر شجاع بن ولید نے ان کو قابوس بن ابو ظبیان نے اپنے والد سے انہوں نے سلمان فارسی سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہ تم دین سے نکل جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہدایت دی ہے فرمایا کہ تم عرب سے بغض رکھو گے تو مجھ سے بغض رکھنا ہوگا۔

۱۴۰۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو داؤد بن محمد بن عباس نے کوفے میں ان کو ابو الطیب احمد بن عیسیٰ نے ان کو موسیٰ بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو حضرت براء نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل عرب کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان کے ساتھ بغض نفاق ہے اسی طرح اس کو لائے ہیں اور شعبہ سے عدی بن ثابت سے براء سے بھی مفہوم

---

(۱) كلمة غير واضحة

(۱۴۰۶) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲۲۰۶/۶)

(۱۴۰۸) أخرجه أحمد (۴۴۰/۵) والترمذي (۳۹۲۷) والحاكم في المستدرك (۸۶/۴) من طريق أبي بدر شجاع بن الوليد وصححه الحاكم وقال الذهبي: قابوس تكلم فيه

وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث أبي بدر شجاع بن الوليد.

وسمعت محمدا بن إسماعيل يقول: أبو ظبيان لم يدرك سلمان مات سلمان قبل علي.

(۱۴۰۹) أخرجه الحاكم (۸۷/۴) من طريق ثابت عن أنس بن مالك به.

انصار کے بارے میں مروی ہے۔

۱۹۰۹ — بے شک یہی متن ہیثم بن حماد سے حضرت ثابت سے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ معروف ہے۔

۱۹۱۰ — ابو نصر بن قتادہ نے کہا ان کو خبر دی ابو الحسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو یحییٰ بن یزید اشعری نے ابن جریج سے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کی وجہ سے عرب سے محبت کرو۔

❶ — اس لئے کہ میں عربی ہوں۔

❷ — اور قرآن عربی میں ہے۔

❸ — اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

اس روایت میں علاء بن عمرو کا یحییٰ بن یزید سے تفرد ہے۔

۱۹۱۱ — ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے اور ابو عبداللہ بن برہان نے اور ابو الحسین بن فضل نے اور ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسین بن عرفہ نے ان کو یحییٰ بن مرحوم قطان نے ان کو عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد ساعدی نے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے ساتھ محبت کرو جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا۔

۱۹۱۲ — ہمیں خبر دی ہے ابو سہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم طغامی نے ان کو ابو شہاب معمر بن محمد صوفی نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو مطرف بن معقل نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اہل عرب کو گالی دے وہی لوگ مشرک ہیں۔ اس روایت میں مطرف کا تفرد ہے اور یہ روایت اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۱۹۱۳ — ہمیں خبر دی ہے ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو شیبہ نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ثابت بن عمارہ حنفی نے نعیم بن قیس سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے اہل عرب کے لئے دعا کی ہے میں نے کہا اے اللہ جو شخص ان میں تجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تیرے ساتھ یقین رکھے اور تیری تصدیق کرنے والا ہو اس کے ایام حساب میں معاف کر دینا اور یہی دعا تھی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی۔

(۱۹۱۰) سبق برقم (۱۳۳۴)

(۱۹۱۱) أخرجه ابن أبي عاصم (۲/۹۳۱) من يعقوب بن حميد عن عبد المهيمن بن عباس. به
وأخرجه الطبراني في الكبير (۶/۱۵۰) وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۷) عبد المهيمن ضعيف.

(۱۹۱۲) الطغامي نسبة إلى طغام من سواد بخارى والمشهور منها أبو الحسن علي بن إبراهيم بن أحمد بن عثمان الطغامي صاحب الأوقاف (اللباب ۲/۲۸۲)

(۱۹۱۳) قال الهيثمي (۱۰/۵۲) أخرجه الطبراني. وروى البزار منه اللهم من لقيك منهم مصدقا بك وموقنا فاغفر له فقط. ورجالهما ثقات
أخرجه ابن عدي (۳/۱۰۵۹ و ۱۰۶۰) في ترجمة زيد بن جبير المدني أبو جبيرة
ثنا علي بن العباس ثنا عباد بن يعقوب عن إسماعيل بن عياش. به
وقال ابن عدي: عامة ما يرويه زيد بن جبير عن من روى عنهم لا يتابعه عليه أحد

بے شک مروان کی طرف سے ہے۔ اور بے شک محمد والا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور مخلوقات میں میرے جھنڈے کے قریب تر لوگ اس دن اہل عرب ہوں گے۔

۱۹۱۴ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عمر بن سنان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو زید بن جبیر نے ان کو داؤد بن حصین نے ان کو ابن ابو رافع نے ان کو علی نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص میری عقیدت کا حق نہ پہچانے اور انصار کا اور عرب کا تو وہ تین میں سے ایک ہے یا منافق ہے یا حرامزادہ ہے یا بغیر ہے یا زانی ہے اسے اس کی ماں نے غیر پاکیزگی میں حمل اٹھایا ہے۔ زید بن جبیر اس روایت میں غیر قوی ہے۔

عرب کی فضیلت

اور احادیث عرب کی فضیلت میں اور قریش کی فضیلت میں کثیر ہیں یہ موضوع ان سب کے لانے کا متحمل نہیں ہے اور وہ قول جس کی طرف بعض لوگ مائل ہوئے ہیں عجمیوں کی عربوں پر فضیلت کے بارے میں وہ اس حقیقت کے خلاف ہے جس پر اس امت کا اولین طبقہ تھا۔ اور وہ احادیث جو اس بارے میں آئی ہیں ان میں سے اکثر باطل ہیں۔ اہل علم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ ایسے شخص کے مذہب کے ساتھ اشتغال رکھے۔ اور فضیلت عرب کی بابت جو روایات آئی ہیں ان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اہل رسالت عرب سے بھیجے اور آخری کتاب عرب کی زبان میں اتاری لہٰذا لوگوں پر فرض ہو چکا ہے کہ وہ عرب کی زبان سیکھیں اگرچہ یہ بات فرائض کفایہ میں سے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے امر کو اور اس کی نہی کو اور اس کے وعد کو اور وعید کو سمجھیں اللہ کے رسول کی طرف سے اس کے بیان کو اس کی تبلیغ کو اور آپ نے حکم فرمایا کہ امام اور خلفا قریش سے ہوں گے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں ایک طویل فصل ذکر کی ہے جو شخص چاہے اس میں نظر ڈالے۔

۱۹۱۵ ...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن الازھر نے ان کو علاء نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبد اللہ بن سلیمان نوفلی نے زہری سے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے بارے میں فرماتی ہیں۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً

البتہ تحقیق اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا جب ان میں رسول بھیج دیا ہے۔

سیدہ نے فرمایا یہ عرب کے لئے خاص ہے۔

۱۹۱۶ ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو ہارون بن احمد سمسار نے ان کو ازرق بن علی نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن عائشہ نے ان کو سلیمان نے ان کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں وانہ لذکر لک ولقومک، یہ قرآن نصیحت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب کہ یہ قرآن شرف فضیلت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم۔ ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے۔ اس میں تمہاری نصیحت ہے۔ مراد ہے کہ اس میں تمہارا شرف ہے۔

۱۹۱۷ ...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو یحییٰ بن ابو میسرہ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے

(۱۹۱۷) ...... اخرجہ الحاکم (۴/۵۵۴، ۵۵۳) بنفس الإسناد وصححہ الحاکم وقال الذھبی: عبد العزیز واہ.

(۱) ...... فی المستدرک (ابنہ)

جانے سے اس کے بعد کہ جب اللہ نے اسے اس آگ سے بچالیا ہے۔
بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ بن حجاج کی حدیث سے۔

ایمان کی حلاوۃ کا نصیب ہونا

۱۹۲۳:ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بالویہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد نے دونوں کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پیدا ہو جائیں وہ ایمان کی لذت اور مٹھاس کو پالیتا ہے۔ جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ان کے تمام ماسواء سے زیادہ ہو۔ وہ شخص جو کسی سے صرف اللہ واسطے کی محبت کرتا ہو وہ شخص جو اسلام سے پھر کر یہودی اور عیسائی بن جانے کو اتنا برا سمجھے کہ اگر اسے آگ میں پھینک دیا جائے تو یہ اس کو زیادہ محبوب ہو مگر اسلام کو چھوڑنا پسند نہ ہو۔
اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے حماد سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقیؒ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے ذریعے واضح فرمایا ہے کہ دین کے معاملہ میں پکا ہونا تیز اور حساس ہونا ایمان میں سے ہے اس لئے کہ حلاوۃ کا ذکر ایمان کی مثال ہے، اور آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنے دین کے ساتھ تیزی کرنے اور ہوشیار رہنے والا میٹھی چیز کھانے اور اس کا مزہ لینے والے کی مانند ہے جیسے کہ ایمان میں رغبت رکھنے والا اس کا مقصود اس سے پورا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھنے والا ہو اس لئے کہ اگر وہ ایمان کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھے گا تو اور اس پر پکا ہوگا۔ تو ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرے گا جو اس کے ایمان کو فاسد کردے اور خراب کردے جیسے وہ شخص جو میٹھی چیز کی مٹھاس پالیتا ہے تو وہ ایسا کام نہیں کرتا جس سے اس کا وہ مٹھاس باطل ہو جائے۔ واللہ اعلم۔
اسی باب میں وہ قصہ بھی داخل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر حضرت شعیب علیہ السلام کی خبر بیان فرمائی ہے جب ان کی قوم نے ان سے کہا تھا

لنخرجنک یا شعیب والذین امنوا معک من قریتنا او لتعودن فی ملتنا

اے شعیب ہم تمہیں اپنی اپنی بستی سے نکال دیں گے اور ان کو بھی جو تجھے مان چکے ہیں۔ ورنہ تم لوگ ہمارے دین پر واپس آجاؤ۔
چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں جواب دیا تھا۔

اولو کنا کارھین قد افترینا علی اللہ کذباً ان عدنا فی ملتکم بعد اذنجانا اللّٰہ منھا. الخ

کیا اگرچہ ہم اس کو ناپسند بھی کرنے والے ہوں، اگر ہم تمہارے دین پر واپس آجائیں تو اس وقت ہم اللہ پر بہت بڑا جھوٹ اور افتراء باندھیں گے اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے۔

بے شک اس باب میں متعدد مفہوم ہیں ان سب کا مرجع دین کے ساتھ تیز اور ہوشیار ہونا اور پکا ہونا ہے۔
اول:ـــ یہ کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کے متکبرین کی تحقیر و تذلیل کو نجات قرار دیا جب کہ یہ حقیقت معلوم ہے کہ نجات کی مقابل چیز ہلاکت ہے جس انسان کے نزدیک کفر ہلاکت ہو اور ایمان نجات ہو وہ انسان اپنے دین کے معاملے میں ہوشیار اور حساس ہی ہوتا ہے اور دین

(۱۹۲۳)ـــ أخرجه مسلم (۱/۶۶) من طريق النضر بن سهيل عن حماد. به

گناہ سے بچنے کی دعا کی تھی اور عصمت طلب کی تھی جب عزیز مصر کی عورت نے انہیں اپنے نفس کی بابت بہکایا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعا کی تھی:

رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ۔

اے میرے رب میرے نزدیک قید زیادہ محبوب ہے اس گندے کام سے جس کی طرف وہ مجھے دعوت دیتی ہیں۔

تو گویا واضح ہو گیا کہ یہاں شح اور تیز ہونا احساس ہوا اور بچانا ایمان کے شعبوں کی بابت تھا تاکہ ایمان کم نہ ہو اور ناقص نہ ہو اور یہ تیزی ایسے ہے جب اصل دین کی بابت ہے تو گویا ثابت ہوا کہ ایمان کے شعبوں پر بخیل رہنا ان کی حفاظت کرنا ایسے ضروری ہے جیسے اس کی اصل کی حفاظت لازم اور ضروری ہے تاکہ دین ضائع نہ ہو جائے۔ اور یہی طریقہ ہوتا ہے ہر اس آدمی کا جو فتنے سے ڈرتا ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کہ بخیل بالمال جیسے اپنے پورے مال کے بارے میں بخیل ہوتا ہے وہ اس کے تھوڑے حصے کے بارے میں بھی بخیل ہوتا ہے۔ یعنی جیسے وہ ایک ہزار کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک روپے کے لیے بھی بخل کرتا ہے۔ تاکہ بخل کر کے اس کی حفاظت کر سکے۔ دینے پورے جسم کے بارے میں بخل کرنے والا اپنے اعضاء کے بارے میں بھی بخل کرتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی اپنے دین کو ضائع کرنے سے بخل کرتا ہے جیسے بخیل انسان کوئی روپیہ پیسہ جانے نہیں دیتا اس کے ایک ایک پیسے کے بارے میں شدت بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی دین کی چھوٹی چھوٹی بات کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے تاکہ دین کا کچھ حصہ بھی ضائع نہ ہونے پائے بلکہ وہ اس کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ اور دین پر بخیل رہنے اور دین کی حفاظت میں سے ہے کہ جب کوئی آدمی ایسے لوگوں میں گھرا ہوا ہو جہاں دین کے حقوق اور تقاضے پورے نہ کر سکے بلکہ اسے اندیشہ ہو کہ وہ اسے حرج فتنے میں واقع کر دیں گے اور جب ان سے دور ہو جائے گا تو اپنے لیے دین کی جگہ پائے گا اور وہاں اس سے بہتر حال میں ہوگا تو وہ ایسے لوگوں میں نہ رہے بلکہ وہ ایسی جگہ ہجرت کر جائے جہاں سمجھتا ہے کہ وہاں اس کے لیے خیر ہوگی اور وہ زیادہ موافق جگہ ہوگی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ

جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے والا نکل جائے۔ پھر اس کو اسی اثناء میں موت آ دبوچے

تو اس کا اجر اللہ کے ذمے پکا ہو جاتا ہے۔

۱۹۲۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو خباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لوہار آدمی تھا میرا عاص بن وائل پر قرض تھا میں اس کے پاس اس کا تقاضا کرنے کے لیے گیا اس نے کہا اللہ کی قسم میں تجھے کچھ بھی نہیں دوں گا جب تک کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کریں گے کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں کبھی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مر جاؤ پھر زندہ ہو جاؤ۔ اس نے کہا جب میں مر جاؤں گا پھر اٹھایا جاؤں گا تم اس وقت میرے پاس آنا میرے پاس وہاں مال بھی ہوگا اور اولاد بھی ہوگی اس وقت میں تیرا قرض دے دوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

افرایت الذی کفر بایتنا وقال لاوتین مالا وولدا

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے ہماری آیات کے ساتھ کفر کیا اور کہتا ہے مجھے مال بھی دیا جائے گا اور اولاد بھی۔

اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے اعمش سے روایت کیا ہے۔

(۱۹۲۵) أخرجه البخاري (۶/ ۱۰۳) من طريق شعبة عن الأعمش

۱۹۳۲:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی قاضی نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے حضرت ثابت سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کے راستے میں اتنا ڈرایا گیا ہوں جس قدر کوئی دوسرا نہیں ڈرایا گیا اور البتہ تحقیق میں اللہ کی راہ میں اتنی اذیت دیا گیا ہوں کہ جس قدر کوئی دوسرا اذیت نہیں دیا گیا۔ البتہ تحقیق مجھ پر اور بلال پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ ایک ایک مہینے تک ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی جسے کوئی زندہ چیز کھالے مگر اتنی چیز جسے بلال کی بغل چھپالے۔ اس مفہوم میں احادیث بہت ہیں ان میں سے بعض کو ہم نے دلائل النبوۃ میں ذکر کر دیا ہے اور جب بھی نبی کریم کی خدمت میں انہوں نے شکایت کی جو انہیں تکلیف ہوتی تھی شرمندہ ہی ہوا۔ (ایسے اس سے زیادہ خود حضور کو پہنچی ہوتی تھی۔)

پھر انہوں نے حضور دعا کی درخواست کی اس تکلیف کو ان سے دور کرنے کے بارے میں۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ

۱۹۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے قیس بن ابو حازم سے انہوں نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک چادر کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے تھے کعبہ کے سائے تلے ہم نے عرض کیا کہ کیا آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا نہیں فرماتے کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے نصرت نہیں طلب کرتے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا فرمانے لگے اللہ کی قسم تم سے پہلے لوگوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ زمین میں گڑھا کھود کر دفن کر کے اس کے سر کے اوپر آرا چلا دیا جاتا چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا مگر یہ عذاب اس کو اللہ تعالیٰ کے دین سے نہ پھیر سکتا کسی کا لوہے کی کنگھی سے گوشت اتار دیا جاتا صرف ہڈیاں رہ جاتیں یہ عذاب اس کو اللہ کے دین سے نہ پھیر سکتا اللہ تعالیٰ اس امر کو ضرور پورا کریں گے یہاں تک کہ ایک سوار تم میں سے صنعاء سے حضر موت تک چلے گا اسے صرف اللہ کا ڈر ہوگا یا بھیڑیے کا اس کی بکریوں پر اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا لیکن تم ایسے لوگ ہو جو جلدی کرتے ہو۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں دوسری جگہ سے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

حضرت صہیب کے زبانی اصحاب الاخدود کا واقعہ

۱۹۳۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد یعقوب نے ان کو ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اس کے پاس ایک جادوگر تھا جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے کہا۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری موت قریب ہے مجھے ایک لڑکا دو تا کہ میں اسے جادو سکھلا دوں بادشاہ نے اسے ایک لڑکا فراہم کر دیا جادوگر اسے جادو سکھلاتا رہا بادشاہ اور جادوگر کے درمیان راستے میں ایک راہب رہتا تھا ایک دن وہ لڑکا اس راہب کے پاس چلا گیا اس کی باتیں سنی تو اسے اچھی لگ گئیں اور اس کی سرگوشی بھی اسے اچھی لگی وہ لڑکا

(۱۹۳۲)...... اخرجه الترمذی (۲۴۷۲) عن عبد الله بن عبد الرحمن عن روح بن أسلم أبو حاتم البصری عن حماد بن سلمة. به.
وقال الترمذی حسن غریب.

(۱۹۳۳)...... اخرجه البخاری (۱۲/۳۱۵، ۳۱۶. فتح) عن مسدد عن یحیی عن إسماعیل به.
والحدیث غیر موجود فی صحیح مسلم وانظر تحفة الأشراف.

(۱۹۳۴)...... اخرجه مسلم (۴/۲۲۹۹، ۲۳۰۱) عن هداب بن خالد عن حماد. به.

جب ساحر کے پاس آیا تو اس نے اسے مارا کہ اتنی دیر کہاں رہا چنانچہ جب وہ گھر واپس آتا تو راہب کے پاس بیٹھ جاتا اور گھر میں دیر سے پہنچتا اور گھر والے اسے مارتے کہ دیر سے کیوں آئے۔

چنانچہ لڑکے نے دونوں طرف کی مار کی شکایت راہب سے کردی راہب نے اسے سمجھایا کہ جب جادوگر تجھے مارنے کا ارادہ کرے تو کہہ کہ گھر والوں نے دیر کرا دی تھی۔ اور جب تیرے گھر والے تجھے مارنے لگیں تو تم یہ کہہ دینا کہ جادوگر نے دیر سے چھٹی دی تھی۔ لہذا وہ لڑکا یونہی کرتا رہا کہ اچانک اس نے ایک دن کیا دیکھا کہ کوئی ایک عجیب شکل کا جانور بہت بڑا سا ہے راستے میں آ پڑا ہے اس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لوگوں کو گذرنے نہیں دے رہا چنانچہ لڑکے نے سوچا آج میں راہب کا معاملہ دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ کو پسند ہے یا جادوگر کا معاملہ چنانچہ اس نے پتھر اٹھایا اور دعا کرنے لگا اے اللہ اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک بہتر ہے اور پسند ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو مار دے یہاں تک کہ لوگ گذرنے لگ جائیں یہ کہہ کر اسے پتھر مارا وہ جانور مارا گیا اور لوگ گذر گئے اس نے اس بات کی خبر راہب کو کردی اس نے کہا اے بیٹے تو مجھ سے افضل ہو اور تم عنقریب آزمائے جاؤ گے اگر تم آزمائش میں پڑ جاؤ تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا۔ اب تو وہ لڑکا مادر زاد اندھوں کو بینا کرنے لگا کوڑھیوں کو تندرست کرنے لگا اور تمام بیماروں کو صحت یاب کرنے لگا۔ اسی دوران بادشاہ کا وزیر اندھا ہو گیا اس نے اس لڑکے کے بارے میں سنا تو تحفے بہت سے ہدایا لے کر اس لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے آپ شفا دے دیں یہاں جو تحفے لایا ہوں وہ تجھے دے دوں گا اس نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ دیتا ہے اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کروں اللہ تجھے بھی شفا دے گا۔

چنانچہ اس نے اس کے لئے دعا کی اور اسے شفا ہو گئی اس کے بعد وزیر بادشاہ کے پاس آیا اور اپنی جگہ پر بیٹھا بادشاہ نے پوچھا کہ اے فلاں تیری بینائی کس نے لوٹا دی ہے وزیر نے کہا کہ میرے رب نے اس نے کہا کہ میں نے لوٹا دی ہے؟ وزیر نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا میرے سوا بھی تمہارا کوئی رب ہے اس نے کہا کہ ہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر سزا دی یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا بادشاہ نے اسے طلب کر لیا اور اسے بلا کر کہا اے بیٹے تیرے جادو کی اطلاع مجھے مل چکی ہے کہ تو مادر زاد اندھوں کو بینا کرتا ہے کوڑھ والوں کو ٹھیک کرتا ہے وغیرہ وغیرہ اس نے کہا کہ میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا اللہ شفا دیتا ہے اس نے کہا کون اللہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا رب۔ اس نے پوچھا کہ میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ لڑکے نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

چنانچہ بادشاہ نے اسے بھی سزا میں ڈال دیا اس کو اتنی سزا دی کہ اس نے راہب کے بارے میں بتا دیا چنانچہ راہب کو گرفتار کر کے لایا گیا تو اسے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اس نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس کے سر کی چوٹی پر آرا رکھا اور اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا اب لڑکے سے کہا کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک جماعت اس کو لے کر پہاڑ پر چڑھ لے جائے جب تم چوٹی پر پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اس کو وہیں سے پھینک دو مار دیا جائے وہ لوگ ساتھ لے کر وہاں پر چڑھ گئے جب اوپر چڑھ گئے تو اس نے دعا کی اے اللہ تو میری طرف سے ان کو کافی ہو جا جیسے تو چاہے چنانچہ پہاڑ ان کے ساتھ کانپ اٹھا چنانچہ وہ سارے گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا چلتا ہوا پہنچ آ گیا اور بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ نے میری طرف سے ان کو کفایت کی ہے اور پوری بات بتا دی بادشاہ نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو کشتی میں ایک جماعت کے حوالے کیا جائے جب وہ اس کو لے کر بیچ سمندر میں موجوں میں پہنچیں تو اس کو دوبارہ معلوم کروا کر اپنے دین سے رجوع کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو غرق کر دو اور اسے سمندر کی موجوں کے سپرد کر دو جب اسے لے گئے تو لڑکے نے کہا اے اللہ ان کو میری طرف سے کافی ہو جا جیسے تو چاہے چنانچہ وہ غرق کرنے والے سب کے سب غرق ہو گئے اور لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میری طرف سے اللہ نے ان کو کفایت کی

ہے اس کے بعد لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ میں جو کچھ تجھے کہوں وہ کر لے اگر تم نے وہی کچھ کیا جو میں کہوں گا تو تم مجھے قتل کر سکو گے ورنہ نہیں تم ہرگز مجھے قتل نہیں کر سکتے ہو۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک بڑے میدان میں تم سب لوگوں کو جمع کرو اس کے بعد سب کے سامنے مجھے کھجور کے تنے پر پھانسی دو اور اس کے بعد میری ترکش سے تم تیر نکال کر کہو بسم اللہ رب الغلام اور تیر چلاؤ چنانچہ بادشاہ نے ایسے ہی کیا۔ لڑکے نے کہا تم جب ایسے کرو گے تو تم مجھے قتل کر سکو گے ورنہ تم مجھے قتل ہرگز نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ اس نے تیر اس کی کمان پر رکھا پھر مارتے ہوئے یہی کہا بسم اللہ رب الغلام یعنی لڑکے کے رب کے نام کے ساتھ تیر چلاتا ہوں چنانچہ تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اور لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر کی جگہ رکھا اور مر گیا لہذا سب لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر کہا امنا برب الغلام ہم لڑکے کے رب کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔ لہذا بادشاہ سے کہا گیا دیکھا آپ نے جس بات سے آپ ڈرتے تھے وہی ہو کر رہا کہ ہمارے لوگ ایمان لے آئے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ گلیوں کے سروں پر کھائیاں کھودی گئیں اور ان میں آگ سلگائی گئی اس کے بعد لوگوں سے کہا گیا کہ ایمان سے پھر جاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ اس آگ میں چھوڑ دیئے جاؤ گے اور کارندوں کو حکم دیا کہ جو شخص دین چھوڑ دے اسے بچا لو باقی سب کو پکڑ کر آگ میں جھونک دو۔ لہذا وہ کسی کو بچانے کسی کو آگ میں ڈالنے لگے ایک عورت لائی گئی جو اپنے شیر خوار کو دودھ پلا رہی تھی اور ڈر رہی تھی کہ اپنے بچے سمیت آگ میں ڈال دی جائے گی چنانچہ اس کے بچے نے اسے کہا اے امی تو صبر کر بے شک تو حق پر ہے۔ مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ہدبہ بن خالد سے اس نے حماد سے اور دونوں جگہ کہا ہے لڑکا چلتا ہوا آیا حتی کہ بادشاہ پر داخل ہوا اور کہنے لگا کشتی والوں لوگوں سمیت الٹ گئی ہے علاوہ وہ سب غرق ہو گئے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے معمر نے ثابت سے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس نے آخر میں کہا ہے۔ بس ڈال دیا اس نے ان لوگوں کو کھائیوں میں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا۔

قتل اصحب الاخدود النار ذات الوقود

ہلاک ہو گئے آگ کی کھائیوں والے وہ آگ تھی شعلے مارنے والی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو عزیز الحمید تک پڑھتے گئے فرمایا۔ بے شک وہ لڑکا دفن کر دیا گیا۔ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لڑکا حضرت عمر کے زمانہ حکومت میں نکالا حالانکہ اس کی انگلی بدستور اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جیسے اس نے انگلی رکھی تھی جب قتل کیا گیا تھا۔

۱۶۳۵ ...ہمیں اس کی خبر دی ہے مؤلف نے ان کو صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے پھر اس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں کچھ کم کچھ زیادہ اور کہا ہے کہ کہا عبد الرزاق نے وہ کھائیاں نجران میں تھیں۔

فرعون کی بیٹی کی خادمہ کا بیان

۱۶۳۶ ...ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق بن یحییٰ نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن السائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے سیر کرائی گئی میرے ساتھ ایک پاکیزہ خوشبو گذری میں نے پوچھا کیسی خوشبو ہے؟ فرشتوں نے کہا یہ خوشبو ہے فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی کی ہے اور اس کی اولاد کی ہے وہ اس کے ساتھ کنگھی کر رہی تھی ایک بار کنگھی اس کے ہاتھ سے گر گئی تو اس نے کہا تھا بسم اللہ۔

چنانچہ فرعون کی بیٹی نے سنا تو پوچھا اللہ سے تیری مراد کون ہے؟ کیا میرا باپ مراد ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں بلکہ وہ جو میرا رب ہے اور تیرا بھی رب ہے اور تیرے والد کا بھی رب ہے۔ فرعون کی بیٹی نے پوچھا کہ کیا میں اس بات کی خبر اپنے والد کو دوں؟ اس نوکرانی نے جواب دیا کہ

---

(۱) فی الاصل ابو عبد اللہ محمد الصعانی والصحیح ابو عبد اللہ الحافظ نا الصعانی وھو ابو عبد اللہ الصعانی

مالک ہیں۔ اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ ساری مملکت عرب اس شرط پر کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین چھوڑ دوں وہ بھی ایک طرف اور صرف آنکھ جھپکنے کی دیر تو میں یہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور بادشاہ نے کہا کہ پھر میں تجھے قتل کرا دیتا ہوں انہوں نے جواب دیا کہ تم جو چاہو تمہارا کام تمہیں اس کا اختیار ہے۔ فرماتے ہیں چنانچہ اس نے حکم دیا انہیں پھانسی پر لٹکایا گیا اور تیر اندازوں سے کہا گیا کہ تیروں سے اس کے ہاتھوں اور پیروں کو نشانہ بنایا جائے۔ اور وہ برابر اس پر اس کے عیسائی بننے کی دعوت پیش کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن حذافہ انکار کرتا رہا اس کے بعد اس نے کہا کہ اس کو صلیب سے اتار لو اس کے بعد ایک ہنڈیا یا دیگ میں پانی کھولایا گیا اس کے بعد دو مسلمان قیدی لائے ان میں سے ایک اس کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا گیا اور بادشاہ برابر اس کے عیسائیت کی دعوت پیش کرتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے اس کے بعد حکم دیا کہ اس کو بھی کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دو جب انہیں لے جایا جانے لگا تو وہ رونے لگے چنانچہ بادشاہ کو اطلاع کی گئی کہ وہ رو رہا ہے اس نے سوچا کہ شاید اب یہ شخص اسلام سے رجوع کرنا چاہتا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو واپس لاؤ پھر اس نے ان کو عیسائیت پیش کی اس نے انکار کر دیا اس نے کہا پھر تم کیوں روئے تھے؟ اس نے کہا کہ مجھے اس خیال نے رولایا کہ میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ آپ اسی وقت مجھے گرم پانی میں ڈال دیں گے میں ختم ہو جاؤں گا مگر میری یہ خواہش تھی کہ میرے ہر ہر بال کی جگہ میری روح ہوتی لہذا میرا ہر ہر روح کے ساتھ جس کے ساتھ میں بار بار اللہ کی راہ میں قربان ہو کر اللہ سے جا کر ملتا چنانچہ اس سرکش بادشاہ نے ان سے کہا اگر تم مجھے میرے سر پر بوسہ دو تو میں تجھے چھوڑ دوں گا؟ حضرت عبداللہ بن حذیفہ نے کہا ایک شرط کے ساتھ دوں گا وہ یہ کہ تم تمام مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دو اس نے کہا ٹھیک ہے میں تمام مسلمان قیدی چھوڑ دوں گا حضرت عبداللہ قریب ہوئے اور اس کے سر کو بوسہ دیا اور اس نے تمام قیدی حضرت عبداللہ کے حوالے کر دیے وہ تمام قیدیوں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر حق بنتا ہے کہ ہر شخص حضرت عبداللہ کے سر کو بوسہ دے اور میں تو سب سے پہل کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عبداللہ بن حذافہ کے سر کو بوسہ دیا۔

احمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس حدیث کے بارے میں محمد بن مسلم اور محمد بن ادریس نے پوچھا اور دونوں نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث کبھی نہیں سنی۔

۱۹۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوالفضل عبدوس بن حسین بن منصور نیساپوری نے ان کو ابوحاتم رازی انصاری نے ان کو حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے فرمایا ایک آدمی آتا تھا؟ کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتا تھا کسی شئی کے بارے میں دنیا کے امر سے ابھی شام نہیں ہوئی کہ اسلام اس کو دنیا سے محبوب تر ین یا عزیز تر ین ہو گیا۔

۱۹۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے اور ابو نصر بن قتادہ دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو محمد یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو علی بن نصر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور نے اس کو بکریاں عطا فرمائیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں لہذا وہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بڑا انعام دیتے ہیں کہ انسان کو فاقہ کا خوف نہیں رہتا اور بے شک ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا۔ فقط دنیا کا ارادہ کرتا ہے پس وہ واپس اس حالت میں لوٹتا ہے کہ اس کو اس کا دین زیادہ محبوب ہو جاتا ہے دنیا و مافیہا سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یزید بن ہارون کی حدیث سے حضرت حماد سے۔

۱۹۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب یعنی ابن عطاء نے ان کو ابو سعید نے وہ ابن عروبہ ہیں اور ہشام بن ہند نے وہ دستوائی ہیں ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے ہم ایک مجاہد سے ملے ہم

(۱۹۳۱)...... اخرجہ مسلم (۴/ ۱۸۰۶) عن ابی بکر بن ابی شیبۃ عن یزید بن ھارون عن حماد بہ

ایمان کا سترھواں شعبہ

علم کی طلب

جب مطلق علم کا ذکر ہو تو مراد علم دین ہوتا ہے اور اس کے کئی اقسام ہیں۔

اول:...... بعض اس میں سے اصل کا علم ہے وہ ہے باری تعالیٰ کی معرفت اس کے بارے میں پہلے بات ہو چکی ہے۔

دوم:...... بعض اس میں سے۔ اس چیز کی معرفت جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، چنانچہ علم نبوۃ بھی اسی میں داخل ہے اور وہ علم بھی جس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاءؑ سے ممتاز ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کا علم اور ان کے فیصلوں کا علم۔

سوم:...... بعض اس میں سے۔ اس چیز کی معرفت جس میں احکام کا علم طلب کیا جاتا ہے، اور وہ کتاب وسنت ہے اس نے نصوص اور اس کے معانی، اور نصوص کے مراتب کی تمیز، اور ناسخ اور منسوخ کا علم اور معانی کے ادراک کے لئے اجتہاد کرنا اور قیاس کی وجوہ میں تمیز وفرق کرنا اور اس کی شرائط کا علم اور سلف کے اقوال کی معرفت حاصل کرنا صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال ہوں یا ان کے ماسوا کے اور اجتماع اور اختلاف کی تمیز وفرق کرنا۔

چہارم:...... بعض اس میں سے اس چیز کی معرفت حاصل کرنا جس کے ساتھ کتاب وسنت میں سے احکام کی تلاش ممکن ہو سکے اور وہ علم ہے لسان عرب کا اور ان کی عادات کا تخاطبات میں اور احادیث واخبار کے مراتب کی تمیز وفرق تاکہ ہر خبر اپنے اپنے مرتبے اور مقام پر اتر سکے اور اس لئے اس کا پورا پورا حق دیا جا سکے۔ اس کے بعد شیخ نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کلام کو چلا دیا ہے اور فرمایا۔ کہ جو شخص علم کی طلب کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اہل زبان عرب میں سے نہیں ہے اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ پہلے پہلے زبان کو سیکھے اور اس میں خوب مشق پیدا کرے اس کے بعد قرآن کریم کا علم طلب کرے پھر بھی اس کے لئے قرآن پاک کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہوں گے مگر آثار کے ساتھ اور سنن کے ساتھ، آثار اور سنن کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہو سکیں گے مگر اخبار صحابہ کے ساتھ اور اخبار صحابہ واضح نہیں ہوں گے مگر اس تفصیل کے ساتھ جو تابعین سے آئی ہے۔

بے شک علم دین اسی طرح ہم لوگوں تک پہنچا ہے۔ جو شخص اس کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس چیز کی سے اور اسی درجے سے اس کی طرف درجہ بدرجہ چڑھ جائے۔ اور آنے والا علم کے دروازے پر آئے اور اس کے سامنے آنے کا قصد کرے جب اللہ تعالیٰ اسے مجتہدین کے درجے اور مقام تک پہنچا دے تو اس وقت وہ اختلاف کرنے والوں کے اقوال میں نظر ڈالے اور ان میں سے جس کو چاہے پسند کرے۔ جس کو زیادہ راجح اور زیادہ درست دیکھے اور اس کو چاہیے کہ وہ قیاس بھی کرے جو حدیث بیان کرے اور اس کی بنیاد رکھے مستحکم اصولوں پر اور اولیٰ اور بہتر پر۔

۱۶۵۸...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ علم دو طرح کا ہے۔

اول:...... عام لوگوں کا علم جس میں وسعت نہ ہو وہ عاجز ہوتا ہے اس کے عقل پر نادانی کا غلبہ ہوتا ہے (علم محدود ہوتا ہے) مثلاً یہ کہ نمازیں پانچ ہیں۔

اللہ نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کر دیے ہیں۔ اور بیت اللہ کا حج بھی بشرط استطاعت فرض ہے۔ لوگوں کے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے اللہ نے ان پر زنا کو حرام کر دیا ہے اور قتل چوری شراب یہ سب حرام ہے اور اسی طرح کی دیگر باتوں کا علم جو اسی مفہوم میں ہیں جن کا اللہ

رفع علم کے اسباب کا بیان

۱۶۶۰: ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید احمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن بشر نے ہشام بن عروہ سے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے اور ابو عبداللہ حسین بن حسن غضائری نے دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کریں گے کہ یکایک وہ اس کو لوگوں سے کھینچ لیں لیکن علماء کو قبض کریں گے جب کوئی عالم نہیں رہے گا۔ اور صفار کی روایت میں ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہل ترین سرداروں کو پکڑ لیں گے ان سے دین پوچھیں گے (بھلا وہ دین کہاں سے سمجھانے لگے وہ تو خود بڑے جاہل ہوں گے) بس پھر وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے وہ خود گمراہ ہوں گے لہٰذا وہ لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۱۶۶۱: ــــ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد اصفہانی نے ان کو ابو سعید نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو کریب سے انہوں نے ابو اسامہ سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

اور تحذیر میں یعنی علم کے اٹھ جانے کا جو ڈر ہو دلایا گیا ہے اس میں دلیل ہے اس کے طلب کے وجوب پر اور علم سیکھنے پر ابھارتا اور برانگیختہ کرتا ہے۔ (یعنی رفع علم سے ڈرانے کا مطلب ہی یہی ہے کہ لوگ اس کو سیکھیں۔ اس لئے کہ سیکھنا ضروری ہے۔)

۱۶۶۲: ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو بکر بن مؤمل سے کہتے تھے کہ ان کو بیان کیا فضل بن محمد شعرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو ہلال بن خباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگوں کی ہلاکت کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے جواب دیا جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے یہی وقت لوگوں کی ہلاکت کا بھی ہے۔

علم طلب کرنا فرض ہے

۱۶۶۳: ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو محمد بن علی بن عفان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن زیاد نے ان کو جعفر بن عامر عسکری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن عطیہ بن ابو عاتکہ

(۱۶۶۰، ۱۶۶۱) ــــ أخرجه البخاري (۱/۳۶) ومسلم (۴/۲۰۵۸) من طريق هشام. به.

وأخرجه مسلم (۴/۲۰۵۸) عن أبي كريب عن أبي أسامة وغيره. به

(۱۶۶۱) ــــ أخرجه البخاري (۱/۳۶) و مسلم (۴/۲۰۵۸) من طريق هشام. به.

(۱۶۶۲) ــــ النفيلي هو عبدالله بن محمد

(۱۶۶۳) ــــ أخرجه ابن عدي (۱/۱۸۲) والعقيلي (۱/۲۳۰) وفيه أبوعاتكة طريف بن سليمان منكر الحديث. وقال ابن حبان حديث باطل لا أصل له

وهذا الحديث له طرق كثيرة وانظر تنزيه الشريعة (۱/۲۵۸) جامع بيان العلم (۱/۷و۸) تاريخ بغداد (۹/۳۶۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

۱۷۷۴۔ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس مکی نے اس کے بارے میں ان کو ابو عبداللہ ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عبداللہ ابو یحییٰ نے ان کو مروان نے ان کو عاصم احول نے ان کو مورق عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا سنت کو سیکھو اور فرائض کو سیکھو اور نحو اور لغت کو سیکھو۔ جیسے تم قرآن کو سیکھتے ہو۔

۱۷۷۵۔ ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد میں ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن زبیر کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالوارث بن سعید تمیمی نے ان کو ابو مسلم نے پچاس سال سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عربی زبان سیکھو بے شک وہ مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۷۷۶۔ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے ان کو ابو عبداللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابن عمار نے ان کو معقب نے وہاب بن سالم عمی عبدالوارث بن سعید نے ان کو ابو مسلم نے وہ اہل بصرہ کے ایک آدمی تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا تھا عربی زبان سیکھو بے شک وہ عقل کو بڑھاتی ہے اور مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۷۷۷۔ ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر نے ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو علاء بن عمرو تیمی نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے سنا جو فارسی میں کلام کر رہا تھا طواف کے دوران انہوں نے اس کے بازو سے پکڑ کر کہا عربی زبان کی طرف راستہ تلاش کیجئے۔

زبان کا لہجہ درست ہونا ضروری ہے

۱۷۷۸۔ اور ہم نے روایت کیا ہے حضرت عمر نے غیر قوی اسناد کے ساتھ کہ وہ ایسی لوگوں پر گزرے جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے انہوں نے فرمایا تم نے غلط تیر اندازی کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم ابھی سیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا زبان کے لہجے میں غلطی کرنا میرے نزدیک تمہاری تیر اندازی میں غلطی کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ اور پھر آپ نے ایک مرفوع حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو اپنی زبان کو درست کرتا ہے۔

۱۷۷۹۔ ہم نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے لکھا حضرت عمر کی طرف کہ ابو موسیٰ کی طرف سے تو ان کی طرف عمر نے لکھا کہ آپ اپنے کاتب کو چابک لگوا دے۔

(۱۷۷۵) اخرجه الخطيب في الجامع لأخلاق الراوي (۱۵۰۸) بنفس الإسناد

(۱۷۷۶) اخرجه أبو القاسم الحرفي في فوائده وابن المرزبان في كتاب المروءة والمصنف والخطيب في الجامع عن أبي مسلم البصري عن عمر

ورواه ابن الأنباري في الإيضاح من طريق مجاهد عن عمر (الكنز ۲۹۰۳۲)

(۱۷۷۷) اخرجه أبو القاسم الحرفي والمصنف (الكنز ۲۹۰۳۸)

(۱۷۷۸) اخرجه الخطيب في الجامع (۱۰۹۹)

(۱۷۷۹) اخرجه ابن الأنباري وابن أبي شيبة (الكنز ۲۹۰۵۵)

(۱۷۸۰) اخرجه الخطيب في الجامع (۱۰۸۲) بنفس الإسناد

(۱) في الأصل عمرو بن العاص رضي الله عنهما وما أثبتناه من الجامع لأخلاق الراوي للخطيب

۱۶۸۰ــــ ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن عبیداللہ بن عبداللہ حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر نے ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ربیع سمان نے ان کو عمرو بن دینار نے یہ کہ ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اولاد کو مارتے تھے لہجہ اور تلفظ کی غلطی پر۔

۱۶۸۱ــــ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بے شک وہ قرآن کے بارے میں پوچھے جاتے تھے۔ اور وہ اس بارے میں شعر سناتے تھے۔ (یعنی کسی بھی جملے کی شہادت کے طور پر کوئی شعر پڑھ کر عرب کا استعمال واضح کرتے تھے۔)

۱۶۸۲ــــ ابوعبیدہ سے مروی ہے ان کو یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو مجاہد نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا تھا کہ فاطر السموات کا مفہوم کس طرح ہے حتیٰ کہ میرے پاس دو دیہاتی عربی آئے جو کہ میرے پاس ایک کنویں کا جھگڑا لے کر آئے تھے دونوں میں سے ایک بولا انا فطرتها انا ابتدأتها میں نے اس کو از سر ے بنایا ہے۔ یعنی اسے میں نے کھودا ہے۔ (یعنی مجھے اب عرب کی دیہاتی استعمال سے واضح ہوا کہ اس کا مطلب ہے ابتداء اور پہلی بار بنانے والا۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

۱۶۸۳ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں تم میں سے کوئی شخص جب قرآن میں سے کوئی شے پڑھے اور وہ نہ جانے کہ اس کی کیا تفسیر ہے اسے چاہئے کہ اسے وہ عرب شعراء کے شعروں میں تلاش کرے بے شک وہ عرب کا دیوان ہے۔

۱۶۸۴ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے فوائد شیخ ۔ میں ان کو علی بن بندار نے زنجانی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن رجاء حنفی نے مصر میں ان کو ہارون بن محمد بن ابوسفید ام عسقلانی نے ان کو عثمان بن ابوطالوت حدری نے ان کو بشر بن عمرو بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ذیال بن حرملہ نے ان کو صعصعہ بن صوحان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت علی کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم یا امیر المومنین آپ اس حرف کو کیسے پڑھتے ہیں۔ لا یاکله الا الخاطون. کل واللہ یخطو . یہ سن کر حضرت علی مسکرائے اور فرمایا اے اعرابی لا یاکله الا الخاطئون. اعرابی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا اس کے بعد ابوالاسود دؤلی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا عجمی لوگ دین میں داخل ہو چکے ہیں زیادہ تر لہذا لوگوں کے لئے کوئی ایسی چیز وضع کریں جس کے ساتھ وہ اپنی زبانوں کو اصلاح پر دلیل پکڑ سکیں اور اس کے لئے رفع نصب اور جر کی علامت لگا دی ہے۔ (یہاں تک)

نحوی ترکیب

۱۶۸۵ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن علی نے بن احمد رنانی نے مرو میں ان کو احمد بن جعفر بن محمد بغدادی نے جو کہ ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو ابوامیہ طرطوسی نے ان کو عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی نے ان کو ابوزید نحوی نے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک آدمی حسن بصری کے پاس آئے اور بولے آپ کیا کہتے ہیں اس آدمی کے بارے میں ترک ابیه واخیه۔ حضرت حسن بصری نے کہا یوں کہو ترک اباه واخاه اس آدمی نے کہا اباه اور اخاه سے کیا ہوگا۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا ابیه اور اخیه سے کیا فائدہ ہوگا اس آدمی نے کہا دیکھئے جب بھی میں

(۱۶۸۴)ــــ اخرجه المصنف وابن عساکر وابن النجار (الکنز ۲۹۳۵۷)

(۱)ــــ الحدیث في کنز العمال دون قوله إلی هنا.

ہو نادرت) آپ ہلاک ہو جائیں گے۔

عبید بن جناد نے کہا کہ عطا کہتے ہیں کہ مسعر بن کدام نے کہا اے عطا یہ پانچویں چیز ہے اللہ ہمیں زیادہ کرے اس حدیث میں ہمارے ہاتھوں میں نہیں تھا۔ سوائے اس کے نہیں کہ تھا ہمارے ہاتھوں میں صبح کر تو عالم یا متعلم یا مستمع چوتھا مت ہو نادرت ہلاک ہو جاؤ گے۔

اے عطا ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات میں سے ایک بھی نہیں ہے۔

۱۷۱۰:ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن عبد اللہ خسرو جردی نے ان کو ابو بکر اسماعیل نے ان کو حسن بن علی بن سلیمان قطان نے ان کو عبید بن حماد حلبی نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ اس کے انہوں نے آخر میں اے عطا ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اس روایت میں عطا خفاف متفرد ہے اور یہ مروی ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور حضرت ابو درداء سے دونوں کے قول سے اور ابو درداء کی حدیث میں متبعاً کے الفاظ میں مستمعاً کی جگہ۔

۱۷۱۱:ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حامد بن محمد رفا نے ان کو محمد صالح شیخ نے ان کو عیسیٰ بن زیاد دورقی نے ان کو مسلم بن قعنب نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شے کی عبادت اللہ کے لئے نہیں ہو سکتی۔ عیسیٰ بن زیاد اس اسناد کے ساتھ منفرد ہے۔ اور ایک دوسرے ضعیف طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور یہی الفاظ قول زہری سے محفوظ ہیں۔

۱۷۱۲:ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابو منصور عبد القاہر بن طاہر امام فقیہ نے ان کو ابو العباس احمد بن محمد نے محمد عمروی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو محمد بن یزید بن حکم نے ان کو یزید بن ہارون نے یزید عیاض سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اس سے سلیمان بن یسار سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شی کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہو سکتی اور البتہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ سخت (اور بھاری) ہے۔ اور ہر دین کا ایک ستون ہوتا ہے دین کا ستون فقیہ ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک لحظہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے بیٹھ جاؤں یہ مجھے رات بھر صبح تک شب بیداری کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۷۱۳:ـــــ کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مسیب بن عقبہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابو حاتم ازدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ روایت۔ مگر یزید بن عیاض ضعیف فی الحدیث ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۰۹)..... أخرجه الطبراني في الصغير (۲/۹) من طريق عبيد بن جناد به

وقال الهيثمي في المجمع (۱/۱۲۲) رواه الطبراني في الثلاثة والبزار ورجاله موثقون. اهـ

وقال الطبراني

لم يروه عن خالد الحذاء ولم يروه أيضا عن مسعر إلا عطاء تفرد به عبيد بن جناد

(۱۷۱۲)..... أخرجه الدارقطني (۳/۷۹) من طريق يزيد بن هارون به

ابلیس کی خوشی عالم کی موت پر

١٦١٤: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو عمر ابن قاضی نے مدینۃ الرسول میں ان کو سلیمان بن داؤد مہری نے ان کو ابو ہشام رفاعی نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو سعید اسکاف نے ان کو معروف بن خربوذ نے ان کو ابو جعفر نے انہوں نے کہا کہ ایک عالم کی موت ابلیس کے نزدیک ستر عابد کی موت سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

١٦١٥: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسین نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یزید بن محمد نے ان کو عبدالصمد ثقفی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید نے ان کو ابو سعید روح بن جناح نے ان کو مجاہد نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ایک ہزار عبادت گذار سے بھاری ہوتا ہے۔

روح بن جناح اس روایت کرنے میں متفرد ہے۔

١٦١٦: ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن سعید بن مہران نے ان کو شیبان نے ان کو ابو الربیع سمان نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر چیز کا ایک سہارا یا ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور البتہ ایک فقیہ (دین کی سمجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے ابو الربیع ابو الزناد سے اس روایت میں متفرد ہے۔

عالم سے سفارش کا کہا جائے گا

١٦١٧: اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن حرب نے ان کو محمد بن عبید کنجی نے ان کو بقیہ نے ان کو مقاتل بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابو الزبیر نے اور شرحبیل بن سعید نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم اور عابد دونوں قیامت میں اٹھائے جائیں گے اور عابد سے کہا جائے گا کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیے اور عالم سے کہا جائے گا آپ ٹھہر جائیے پہلے آپ لوگوں کے لئے شفاعت کر دیجئے جن کو آپ نے بہتر ادب سکھایا تھا۔ مقاتل بن سلیمان کا اس حدیث میں تفرد ہے۔

١٦١٨: ان روایات میں سے ہے جن کے ساتھ مجھے اجازت دی تھی ابو عبداللہ نے اور اس میں اجازت دی تھی ابو العباس اصم سے ان کو

(١٦١٤) مذكرة الموضوعات للفتني (ص ٢١)

(١٦١٥) أخرجه الترمذي (٢٦٨١) عن محمد بن إسماعيل عن إبراهيم بن موسى عن الوليد بن مسلم به

وأخرجه ابن ماجه (٢٢٢) عن هشام بن عمار به

وقال الترمذي: هذا حديث غريب ولا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث الوليد بن مسلم

(١٦١٦) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (١٠١٩/٣)

وقال ابن عدي

وهذا الحديث لا أعلم رواه عن أبي الزناد غير أبي الربيع السمان.

(١٦١٧) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (٢٤٣٠/٦) في ترجمة مقاتل بن سليمان أبو الحسن الأزدي

(١٦١٨) عزاه ابن حجر في الفتح (١٤١/١٣) إلى يعقوب بن شيبة من طريق الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن ابن مسعود

ومن طريق أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن ابن مسعود

(١) غير واضح في الأصل

یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو شجاع بن ولید نے بدر نے ان کو ابو خیثمہ نے ان کو ابو اسحاق نے ہبیرہ بن مریم اور ابو الاحوص سے انہوں نے ابن مسعود سے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نہیں آتا کوئی سال مگر جو اس کے بعد آئے گا وہ پہلے سے برا ہوتا ہے۔

لوگوں نے کہا بے شک ہم ایسے ہیں کہ ہمارے اوپر ایک سال خوشحالی کا آتا ہے اور کوئی سال قحط کا حضرت ابن مسعود اللہ کی قسم میں نے تمہارے قحط اور خوشحال سال کو مراد نہیں لیا مگر مراد علم اور علماء کا فقدان ہے تحقیق تمہارے گذشتہ سالوں میں عمر رضی اللہ عنہ تھے اب تم مجھے اس جیسے دکھاؤ۔ یا یہ مراد ہے کہ جو تمہاری گذشتہ سالوں والی زندگی تھی اب وہ کہاں ہے مجھے وہ دکھلا دو ذرا؟

۱۷۱۹۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن سلیمان منصور نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن حارث نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو حجاج بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ہشام بن حسان نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا:

کہ عالم کی موت ایک ایسا فتنہ ہے جسے کوئی شئی نہیں روک سکتی۔ دوسری تعبیر یہ ہے کہ عالم کی موت ایک ایسا خلا ہوتا ہے جو پر نہیں کیا جا سکتا جب تک اختلاف شب و روز باقی ہے (یعنی قیامت تک خلا پر نہیں ہو سکتا) حجاج بن مسلم وہ ابو مسلم صاحب تیج ہیں۔

بہترین عالم کون ہے؟

۱۷۲۰۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو رجاء بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یوسف بن بکر نے مقام جبلہ میں ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو مروان بن جناح نے کہ انہوں نے اس کو حدیث بیان کی میسرہ بن حلبس سے یہ کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ تم لوگ علم سیکھو اس وقت سے پہلے کہ تمہاری طرف لوگوں کو (علم کے لئے) احتیاج ہو بے شک سب لوگوں میں سے عابد ترین شخص وہ عالم ہے جس کی طرف لوگوں کو احتیاج ہو اور وہ لوگوں کو اپنے علم کے ساتھ نفع دے اور اگر لوگوں کو اس کی ضرورت نہ پڑے تو علم کے ساتھ اپنے نفس کو نفع دے جو اللہ نے اس کو علم عطا کیا ہے۔ کیا حال ہوگا تمہارے علماء ختم ہو جا رہے ہیں۔ اور تمہارے جاہل علم حاصل نہیں کر رہے اگر عالم اپنے علم کو بڑھانا چاہے تو علم کو بڑھا سکتا ہے۔ علم کسی شئی کو کم نہیں کرتا۔ اگر بے علم انسان علم حاصل کرنا چاہے تو وہ علم حاصل کر سکتا ہے۔

۱۷۲۱۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن محمد موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یوسف بن سعید خوارزمی نے ان کو محمد بن روح نے ان کو ایوب بن سلیمان ثقفی نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

اگر میں علم کی طلب میں کسی قدر نکل جاؤں جس سے میں اپنی اصلاح کا ارادہ کروں اور ان کی اصلاح کا جن کی طرف میں واپس لوٹ کر آؤں تو میرے نزدیک یہ چیز سال بھر روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور سال بھر عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے اس لئے کہ شیطان نے ابن آدم سے کہا کاش کہ تو عمل کرتا پس تم نے نہ جانا چنانچہ اس نے اسے حصول علم سے روک دیا۔

اگر کسی کو اس کا علم پورا ہوتا تو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو پورا ہوتا۔ حالانکہ ان کے پاس علم کی الواح اور تختیاں تھیں ان میں ہر چیز کی تفصیل تھی۔ مگر انہوں نے (حضرت خضر سے حصول علم کے لئے کہا تھا۔)

هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشدا.

کیا میں آپ کے پیچھے پیچھے اس شرط کے ساتھ چلوں کہ آپ مجھے وہ علم سکھلائیں جو رشد و ہدایت آپ سکھلائے گئے ہیں۔

۱۷۲۲۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر مستملی نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد بن مطر نے ان کو فضل بن حباب نے کئی نے بطور املاء کے ان کو سلیمان

(۱۷۲۲)۔۔۔۔۔ اخرجه احمد (۲/ ۵۰۸) عن يزيد عن حماد بن سلمة به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱/ ۱۲۸) رواه ابويعلى وفيه على بن زيد، وهو ضعيف واختلف في الاحتجاج

عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے پھر اس نے مذکورہ کو مثل حدیث ذکر کی علاوہ اس کے کہ اس نے کہا کہ میں نے سوال کیا انہوں نے فرمایا اور میں اس کے لئے سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ یہ لوگوں کے مابین مشہور ہے مگر اس کی اسناد نہیں ہے۔

۱۷۲۸:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بطور املاء کے بخاری میں ان کو جعفر بن شعیب شاشی نے ان کو ابوطالب ہروی نے ان کو عمرو بن ہارون بن ضحاک نے ان کو عثمان اسدی نے عوف بن عبداللہ سے ان کو عقبہ نے کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا بے شک لوگوں کی ہدایت اس کے عالم پڑوس میں ہے اور اس کے اپنے اہل بیت میں ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ عالم کی مثال اس کے پڑوس اور اس کے اہل بیت میں ان کے درمیان ایک کوئیں جیسی ہے جب انہیں ضرورت پڑتی ہے اس سے پانی پی لیتے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوتے ہیں کہ اچانک جب وہ صبح کرتے ہیں اور اس کا پانی خشک ہو چکا ہو۔

۱۷۲۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ جرجانی ان کو ابوالعباس شیبانی نے ان کو ابونعیم عبید بن ہشام حلبی نے ان کو اصبغ بن محمد راقی نے ان کو کلثوم بن جوشن قشیری نے ان کو عبداللہ بن ابی عیزار نے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی جوان کو دیکھتے جو علم طلب کر رہے ہوتے تو فرماتے تمہیں خوش آمدید ہو حکمت کے چشموں اور اندھیروں کے چراغوں پرانے لباسوں اور جدید قلوب والوں کو۔

۱۷۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوحازم عبدوی حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا معتمر بن سلیمان سے کہتے تھے میرے والد نے مجھے اس وقت لکھا جب میں کوفہ میں تھا اے بیٹے صحیفوں میں دیکھو اور علم کو لکھو بے شک مال فنا ہو جائے گا اور علم باقی رہے گا۔

علم کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں

۱۷۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن محمد بن علی بن بکر عدل سے کیا آپ نے ابراہیم بن محمد بن ہانی کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبدان بن عثمان کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن مبارک نے کہا تھا۔ علم چار چیزوں کے بغیر طلب نہیں کیا جاتا۔

۱۷۳۲:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوحازم حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن احمد ماسرجسی نے ان کو احمد بن محمد حیری نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ہانی نے ان کو ابومحمد بن ہانی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے کہ علم کی طلب چار چیزوں کے بغیر تمام نہیں ہوتی (۱) فرصت ہو۔ (۲) مال ہو (۳) یاد کرنا (۴) پرہیزگاری۔

۱۷۳۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوحازم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ بن زکریا شاشی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یاسین سے انہوں نے سنا محمد بن طالب سے وہ حکایت کرتے تھے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے۔ وہ فرماتے تھے کہ اس علم دین کو کوئی شخص (چاپلوسی کے ساتھ) تحکم اور سینہ زوری زبردستی کے ساتھ اور نفس کے غلبے کے ساتھ طلب نہ کرے کہ کامیاب نہیں ہوگا۔ مگر وہ شخص جو اس کو طلب کرے اپنے نفس کو ذلیل کرنے، گذران اور زندگی کی تنگی اور علماء کی خدمت کرنے کے ساتھ وہ شخص علم دین حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

۱۷۳۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالطیب محمد بن احمد ذہلی سے انہوں نے سنا مسدد بن قطن سے انہوں نے سنا

(۱۷۲۹)...... أخرجه الديلمي (۲۵۰۱) عن ابن مسعود مرفوعاً.

ایمان کا اٹھارھواں شعبہ

علم کا پھیلانا، صاحب علم کے اہل خانہ کو اس سے منع نہیں کرنا چاہئے
کوئی شخص جب عالم کے پاس آئے (تو اس کی کیا ذمہ داری ہے؟)

جو شخص کسی ایسے صاحب علم سے سوال کرے جس کے پاس اس چیز کا علم موجود ہو اور وہ مسائل رہنمائی طلب کرے یا استفادہ کرنا چاہے تو صاحب علم پر واجب ہے کہ اس کو اس چیز کے بارے میں بتلائے صاحب علم کو اس کے چھپانے کا اختیار نہیں ہے۔ استنباط کرنے کے امور میں کتمان سے نصوص میں کتمان کرنا زیادہ سخت گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱) .... ما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم.

تمام اہل ایمان کے لئے تو ممکن نہیں ہے ہو سکتا کہ وہ سارے جا کر (علم دین میں مہارت پیدا کریں) (پھر ایسا کیوں نہیں کرتے ہو) کہ ہر بڑی جماعت سے ایک مختصر جماعت جایا کرے تاکہ دین میں خوب سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی پوری قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ بھی اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جا کر دین کی تعلیم حاصل کرنے والے جب واپس آئیں تو جو کچھ دین کا علم سیکھ کر آئے ہیں وہ ان لوگوں کو بتلائیں جو پیچھے ان سے غائب رہ کر انہوں نے حاصل کیا ہے تاکہ دونوں فریق جو علم سیکھنے گئے اور جو نہیں جا سکے علم رکھنے اور جاننے میں شریک ہو سکیں (اس سے معلوم ہوا کہ ان پر لازم ہے اور علم لینا ان لوگوں کا حق ہے چھپانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ چھپانا گناہ ہے۔ (مترجم)

(۲) .. ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا تكتمونه فنبذوه وراء ظهورهم.

(وہ وقت قابل ذکر ہے) جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا پکا عہد لیا جو کتاب دیئے گئے ہیں کہ تم احکام کتاب کو ضرور بیان کرنا لوگوں کے لئے اور اسے تم مت چھپانا مگر انہوں نے (لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی بجائے) اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں یہ خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس آدمی پر شرط رکھی تھی جس کو اس نے کتاب عطا کی تھی کہ وہ اس کو لوگوں کے لئے بیان کر دے اور بالکل نہ چھپائے تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم دین علم دین رکھنے والوں پر محمول ہے اور معاہدہ ہوا ہے اس شرط کے ساتھ کہ جو ان کے بعد آئے اس تک اس کو پہنچائیں اس شرط پر نہیں ہے کہ اس علم کا حاصل اس کے ساتھ منفرد رہے اور دوسروں سے الگ تھلگ رہ کر اس میں اضافہ کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

(۳) . فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون.

اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کو حکم دیا ہے جو نہیں جانتے کہ وہ جاننے والے سے پوچھیں یعنی بے علم عالم سے پوچھیں تو گویا اسی طرح یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے تو درست جواب دے اور بتلائے۔

ایوب نے ان کو محمد بن ابن ابی بکرۃ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اپنے منیٰ کے خطبے میں ارشاد فرمایا خبردار تم میں سے جو موجود ہیں وہ ان تک اس پیغام کو ضرور بالضرور پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ شاید کہ وہ جن کو یہ پہنچائیں وہ اس پیغام کے لئے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوں ان بعض سے جنہوں نے اس کو سنا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

۱۷۳۰ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عبد اللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے اعمش سے ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سنو اور تم سے ہر وہ شخص سنے گا جو تم سے سنے گا۔

دوسری تعبیر۔ تم سن رہے ہو (ہم سے) اور جو تم سے سنے گا ان میں سے بھی بعض کوئی سنے گا۔

۱۷۳۱ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد قطان نحوی نے ان کو محمد بن جہم سمری نے ان کو الہیثم بن خالد مقری نے ان کو یحییٰ بن متوکل باہلی نے ان کو محمد بن ذکوان ازدی نے ان کو ابو ہارون عبدی نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے تھے خوش آمدید ہو مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے ساتھ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ ہم تمہارے لئے مجلس میں وسعت کریں۔ اور ہم تمہیں حدیث سمجھائیں بے شک تم لوگ ہمارے خلیفہ ہو بعد میں پیچھے رہنے والے ہو۔ اور حدیث والے ہمارے بعد ہوں گے اور نوجوان کا بوسہ لیتے اور اسے کہتے تمہارے بھتیجے جب تم کسی چیز کے بارے میں شک کرو تو مجھ سے پوچھو یہاں تک تم یقین کر لو اگر آپ یقین کے ساتھ لوٹیں تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آپ شک پر لوٹیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

علم سیکھو اور سکھاؤ

۱۷۳۲ ...... سعید بن ابی بن کعب بصری کی حدیث میں راشد حمانی سے یعنی ابو محمد سے ان کو عبد الرحمن بن ابی بکر سے ان کو ان کے والد نے خبر دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو علم سکھاؤ۔

ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے فرماتے ہیں یہ حدیث مجھ سے محمد بن عقبہ سدوسی نے کی یعنی سعید بن ابی بن کعب نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۱۷۳۳ ...... خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو علی بن حکم نے ان کو عطاء نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص علم کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ شخص علم کی بات کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام چڑھائیں گے۔

۱۷۳۴ ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو علی بن حمشاد نے دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبد الوارث نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

(۱۷۳۰) ...... أخرجه أبو داود (۳۶۵۹) من طريق الأعمش. به.

(۱۷۳۱) ...... أخرجه المصنف في المدخل (۶۲۳) من طريق محمد بن الجهم السمري. به.

(۱۷۳۳) ...... أخرجه أبو داود (۳۶۵۸) عن موسى بن إسماعيل. به.

وأخرجه الترمذي وابن ماجة (۲۶۱) وقال الترمذي حسن.

(۱) ...... هكذا في الأصل وفي الإسناد في المستدرك (۱/۱۰۱): عبد الوارث ثنا علي بن الحكم عن عطاء عن رجل عن أبي هريرة مرفوعاً.

کتمان علم پر وعیدیں

۱۷۴۵:... خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے علی بن عبد العزیز نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو عمارہ بن زاذان نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں یا مشکل تشریف لائے عطاء کے پاس اور وہاں سے ان کی حدیث کے بارے میں پوچھا چنانچہ اس نے ان کو حدیث بیان کی ہم نے ان سے کہا کہ آپ اس کو حدیث بیان کر رہے ہیں حالانکہ یہ تو عراقی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص سے علم کے بارے میں دریافت کیا جائے وہ اس کو چھپائے قیامت کے دن اس کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ آگ کی لگام چڑھایا ہوا ہوگا۔

۱۷۴۶:... ہم نے روایت کی ہے ابراہیم بن طہمان کی حدیث کو سماک سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے مذکور کی مثل منصور مرفوع روایت کے حمید اس روایت میں منفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

۱۷۴۷:... اور اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے عطاء سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت کے۔

۱۷۴۸:... ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عمرو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ سب بطرق مذکور ہیں کتاب المدخل میں۔

۱۷۴۹:... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسباط نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو حمید بن ابو سوید نے عطاء بن ابی رباح نے ان کو حضرت ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سکھلاؤ اور شدت نہ کرو بے شک معلم بہتر ہے شدت کرنے والے سے۔ دوسری تعبیر یہ ہے علم سکھلاؤ اور ضرورت ہو بے شک معلم مغرور سے بہتر ہے۔

۱۷۵۰:... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعد بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی فتول عنهم فما انت بملوم۔ پس منہ پھیر لے تو ان سے اعراض کر لے پس آپ کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس آیت میں ہمیں بڑا غمگین اور فکر مند کر دیا اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ کو حکم مل گیا ہے آپ ہم سے منہ پھیر لیں اور ہم سے اعراض برتیں۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین

آپ نصیحت کیجئے بے شک نصیحت فائدہ دیتی ہے مؤمنوں کو۔

۱۷۵۱:... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم عثمان بن احمد حافظ نے انہوں نے سنا ابو الفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ ازدی نے انہوں نے سنا محمد بن احمد بن زہیر سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو ایوب بن متوکل نے انہوں نے کہا کہ خلیل بن احمد جب کسی شخص سے کسی شئی کا فائدہ طلب کرتے یا حاصل کرتے تو اس کا تذکرہ کرتے اور کسی انسان کو فائدہ پہنچاتے تو اس کا تذکرہ نہیں کرتے تھے کہ میں نے ان کو فائدہ دیا۔

(۱۷۴۵) أخرجه الحاكم (۱/۱۰۱) من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس. به.

وصححه الحاكم وقال الحاكم: ذاكرت شيخنا أبا علي الحافظ بهذا الباب ثم سألته هل يصح شيء من هذه الأسانيد عن عطاء فقال لا قلت لم قال لأن عطاء لم يسمعه من أبي هريرة.

(۱۷۴۹) ...أخرجه المصنف في المدخل (۴۲۴) من طريق إسماعيل بن عياش

کثیر بن مرہ حضرمی کی نصیحت

۱۷۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان بن مسھر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کثیر بن مرہ حضرمی سے وہ کہتے ہیں۔ آپ حکمت و دانائی کی باتیں بیوقوفوں کے سامنے نہ کیا کریں اس لئے کہ وہ ایک جھوٹا سمجھیں گے۔ اور جھوٹی باتیں علماء کے سامنے نہ کریں اس لئے کہ وہ تم پر سخت ناراض ہوں گے۔ اہل کے حق سے علم کو نہ روکئے آپ گنہگار ہو جائیں گے۔ اور نااہل کے آگے علم کو بیان نہ کیجئے ورنہ آپ خود جاہل بن جائیں گے۔ بے شک تیرے اوپر تیرے علم کے بارے میں حق ہے بے شک تیرے اوپر تیرے مال میں بھی حق ہے۔

۱۷۶۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح قشیری نے ان کو عبداللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق حنظلی نے ان کو بقیہ نے ولید بن کامل بجلی سے ان کو نضر بن منقرنے عبدالرحمن بن عائذ سے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

جب تم لوگ لوگوں کو کچھ بیان کرنے لگو تو ان کو ایسی بات بیان کرو جو غائب ہو اور ان پر مشقت ہو۔

متعلم اور معلم سخی ہوتے ہیں

۱۷۶۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر احمد بن عاصم بجلی قاضی اصفہانی نے ان کو بیان کیا حوثی عبدالوہاب بن نجدہ نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے نوح بن ذکوان سے ان کو ان کے بھائی نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کے اعتبار سے کون سب سے زیادہ سخی ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ سخاوت کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر میں بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد ان میں زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم سیکھے گا پھر اس کو پھیلائے گا قیامت کے دن آئے گا کہ وہ اکیلا امیر ہوگا فرمایا۔ وہ اکیلا ایک امت یعنی ایک جماعت ہوگا۔

۱۷۶۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو زبیدی نے زہری سے اس نے سائب بن یزید سے کہ انہوں نے عہد رسول و عہد صدیق میں کوئی قصہ بیان نہیں کیا تھا اور وہ پہلے تھے جنہوں نے تمیم داری سے قصہ بیان کیا انہوں نے حضرت عمر سے اجازت طلب کی کہ وہ لوگوں کے سامنے قصہ بیان کریں۔ حضرت عمر نے ان کو اجازت دی۔ اور ہم نے علم نشر کرنے کی کیفیت اور اس کی فضیلت میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو اس بارے میں آثار ہے ہیں کتاب المدخل میں جو شخص اس کا ارادہ کرے اس کی طرف رجوع کرے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا

طالب علم کو چاہئے کہ اس کو تعلیم حاصل کرنا اور عالم کو چاہئے کہ اس کا تعلیم دینا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے۔ طالب علم یا ارادہ

(۱۷۶۶) أخرجه ابن عدي في الكامل (۷/ ۲۵۳۱) من طريق ابي عاصم عن بقية. به.

(۱۷۶۷) أخرجه القضاعي (۲/ ۱۹۱) من طريق ابن ابي عاصم به

کرے کہ جو کچھ وہ تعلیم کر رہا ہے اس کے ساتھ مال کمائے گا یا لوگوں میں اپنی شہرت میں اضافہ کرے گا یا اپنے ہم عصروں پر اپنی فوقیت و برتری جتلائے گا یا اپنے مخالفین کو نیچا دکھائے گا یا ان کا مقابلہ کرے گا اور عالم اپنے پڑھانے اور تعلیم دینے سے یہ ارادہ نہ کرے کہ ان سے پڑھنے والے شاگرد بہت ہوں گے اور جب شمار کئے جائیں گے تو اس کے علاوہ دوسروں کے مقابلے میں اس سے علم حاصل کرنے والے زیادہ تعداد میں ہوں گے، اور یہ بھی ارادہ نہ ہو کہ اس کا علم دوسروں کے علم کے مقابلے میں لوگوں میں غالب ہوگا۔ بلکہ عالم امانت کو پہنچانے کا ارادہ کرے کہ اس سے جس نے علم حاصل کیا ہے اس طرح اس نے اس امانت کو پھیلایا ہے جو اس کے سینے میں محفوظ اور فن تھی اور معالم دین کے جیسا نیت کرے اور ان کے مٹنے اور سے اپنے درس کے ساتھ حفاظت کرنے کی نیت کرے۔

۱۷۶۹ ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر قرآن میں یہ آیت نہ اتری ہوتی تو میں تمہیں حدیث بیان نہ کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

واذا اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ.

(یاد کرو اس وقت کو) جب اللہ نے ان لوگوں سے پکا عہد لیا تھا جو کتاب دیئے گئے ہیں
کہ تم اس کو لوگوں کے لئے ضرور بیان کرو گے اور اسے بالکل نہیں چھپاؤ گے۔

تبصرہ:ــــ شاگرد اللہ کی عبادت کا تصور اور ارادہ کرے اور علم دین اس لئے سیکھے کہ اس کا علم اسے عمل تک پہنچائے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے اور علماء میں اضافہ ہو یہ بات علم کے لئے زیادہ احتیاط کی بات ہوگی۔ اور علم کی بقاء کے لئے زیادہ انسب ہوگی۔

علم اگر دنیا کے حصول کے لئے ہو تو جنت سے محروم کر دے گا

۱۷۷۰ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس سیاری نے اور ابو محمد بن حکم نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابو الموجہ نے ان کو سعید بن منصور مکی نے ان کو فلیح نے ان کو ابو طوالہ نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرتا جاتا ہے اس سے دنیوی اسباب و مال یا جاہ کے لئے طلب کرتا ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ فلیح نے کہا کہ عرفھا سے مراد اس کی خوشبو ہے۔

علماء پر فخر کرنے کے لئے علم حاصل مت کرو

۱۷۷۱ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ابن جریج سے اس نے ابو زبیر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ تم اس کے ذریعے علماء پر فخر کرو (انہیں حقیر دیکھو) یا بے وقوفوں کے آگے بڑھا دو ان پر رعب جھاڑو اور اس لئے بھی نہیں کہ اس کے ذریعے تم مجالس میں اور محافل کی زینت ہو جس نے ایسا کیا بس آگ ہے اس کے لئے آگ۔

۱۷۷۲ ــــ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو

(۱۷۷۰) ــــ اخرجه ابو داؤد (۳۶۶۴) وابن ماجه (۲۵۲) والحاکم (۱/۸۵) من طريق فليح. به.

(۱۷۷۱) ــــ اخرجه المصنف من طريق الحاکم (۱/۸۶)

(۱۷۷۲) ــــ اخرجه المصنف من طريق الحاکم (۱/۸۶)

ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے ان کو یحییٰ بن طلحہ نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

جس نے علم حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے ان پر فخر کرے یا بڑائی کرے یا اس کے ذریعے کم عقلوں سے تو تو میں میں کرے یا اس کے ذریعے لوگوں سے مالی منفعت حاصل کرے بس وہ جہنم کی طرف چلا گیا۔

بے عمل خطیب کی سزا

۱۷۷۳:... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو مسلم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو حسن بن جعفر نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے مالک بن دینار نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج ایسے لوگوں پر گزرا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے جہنم کی آگ کی قینچیوں کے ساتھ جب بھی کاٹے جاتے وہ ٹھیک ہو جاتے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے جواب دیا کہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگ جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور کتاب اللہ کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

۱۷۷۴:... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن محمود فقیہ نے مقام مرو میں ان کو ابو العباس نے ان کو احمد بن عبداللہ فریابانی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔ ح۔

اور خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حمیر ویہ ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت مجھے تمہارے اوپر اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم لوگ علم حاصل نہیں کرو گے لیکن یہ دیکھو کہ تم عمل کیسے کرتے ہو اس پر جس کا علم سیکھتے ہو۔ (یعنی خوف عمل نہ کرنے کا ہے۔)

مجھے ڈر لگتا ہے منافق عالم سے

۱۷۷۵:... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو عبیداللہ بن معاذ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حسن معلم نے ان کو ابن بریدہ نے عمران بن حصین سے فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس چیز کا میں تم لوگوں پر خوف کرتا ہوں اس میں سے زیادہ خوف جس چیز کا ہے وہ میرے بعد منافق ہونے کا ہے جس کی زبان پر علم ہوگا۔

۱۷۷۶:... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن زکریا شیبانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبید بن حسان ان کو حماد بن زید نے ان کو میمون کردی نے انہوں نے سنا ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب سے اور منبر پر فرمارہے تھے بچاؤ

(۱۷۷۴) ... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۱۳۲) من طريق الفضيل بن عياض. به.

(۱۷۷۵) ... قال الهيثمي في المجمع (۱/۱۸۷) رواه الطبراني في الكبير والبزار ورجاله رجال الصحيح

أخرجه البزار (۱/۹۷. كشف الأستار) من طريق حسن المعلم. به بلفظ

حذرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كل منافق عليم اللسان.

وقال البزار لا نحفظه إلا عن عمر. ابن الخطاب. وإسناد عمر صالح فأخرجناه عنه وأعدناه عن عمران لحسن إسناد عمران.

(۱) ... في المخطوطة "مسجد الحرام"

کہاں خرچ کیا تھا اور علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا تھا۔

اس کو بھی یحییٰ بن راشد نے ایک آدمی سے اس نے حضرت معاذ سے روایت کیا ہے۔

۱۷۸۶:۔۔۔ ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے ابوبرزہ اسلمی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت مالک بن دینار کی عادت

۱۷۸۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو خطیب بھی خطبہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے اس کے بارے میں سوال کریں گے اس کے ساتھ اس کا کیا ارادہ تھا۔ حضرت جعفر نے کہا کہ حضرت مالک بن دینار کی عادت تھی کہ وہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے تھے یہاں تک بیہوش ہو جاتے پھر وہ یہ فرماتے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے میرے کلام و خطاب سے جو میں تمہارے سامنے کرتا ہوں حالانکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں عنقریب مجھ سے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے بارے میں سوال فرمائیں گے۔

۱۷۸۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج اور سلیمان بن حرب نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے اوس بن خالد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنتا ہے اور سنانے والے سے اس بات کو آگے نقل نہیں کرتا اس کی مثال ایسی بدتر ہے جیسے کوئی شخص بکریوں کے چرواہے کے پاس آ کر کہے کہ ہمارے چرواہے ہمیں بکری کا بچہ دے دیجئے وہ یہ جواب دے کہ آپ جائیے اور جا کر ان میں سے اچھا والا پکڑ کر لے جائیے چنانچہ وہ گیا اور جا کر بکریوں کے ساتھ پھرنے والے حفاظتی کتے کے بچے کو کان سے اس نے پکڑ لیا۔

یہ الفاظ حجاج بن منہال کی حدیث کے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۷۸۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے مجھے خبر دی ہے یونس بن یزید نے عمران بن مسلم سے یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا۔ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ اور اس کے لئے وقار اور بردباری سیکھو اور جو شخص تمہیں تعلیم دے۔ دے باپ اس کے لئے عاجزی کرو علم سیکھتے وقت اور اس کے لئے بھی عاجزی کرو جس کو تم علم سکھلا رہے ہو تم

(۱۷۸۶)۔۔۔ اخرجه الترمذی (۲۴۱۷) عن ابی برزة الاسلمی وقال: هذا حدیث حسن صحیح. وابوبرزة اسمه نضلة بن عبید.

(۱۷۸۷)۔۔۔ اخرجه المصنف من طریق احمد بن حنبل فی الزهد (۱۸۹۳) ط/ دار الکتاب العربی.

(۱۷۸۹)۔۔۔ سبق برقم (۱۷۴۴)

(۱۷۸۹)۔۔۔ اخرجه احمد فی الزهد و آدم بن ابی ایاس فی العلم والدینوری فی المجالسة وابن منده فی غرائب شعبة والآجری من اخلاق حملة القرآن والمصنف وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی شیبة (الکنز ۲۹۳۳۸)

اخرجه ابن عبدالبر (۱/۱۳۵) من طریق یونس بن یزید به

سرکشی ظاہر نہ ہو ورنہ تمہارا علم تمہارے جہل کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

۱۷۹۰: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبد الرحمن بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو حکم بن محمد قشاب نے ان کو عبد العزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے فرمایا۔

عالم کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو ایسے دھو ڈالے جیسے کپڑا نجاست سے دھو دیا جاتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۷۹۱: اسی کی اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

خاموشی سیکھو اس کے بعد حوصلہ سیکھو اس کے بعد علم سیکھو اس کے بعد عمل سیکھو اس کے بعد تم پھیل جاؤ (یعنی علم پھیلانے میں لگ جاؤ۔)

حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں

۱۷۹۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے کہا مجھے خبر دی ہے جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے کہتے تھے۔

جو شخص خالص اللہ کی رضا کے لئے علم سیکھتا ہے وہ اس کے ساتھ خلق خدا کو نفع پہنچاتا ہے اور اپنے نفس کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کے نزدیک عاجزی تعلی سے زیادہ محبوب ہوتی ہے کیونکہ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے نفس کو بذات خود ذلیل کرتا ہے اور عبادت میں اجتہاد اور سخت کوشش سے کام لیتا ہے اور اللہ سے ڈرنے میں سخت فکر کرتا ہے اور اللہ کی ملاقات کا سخت مشتاق ہوتا ہے اور لوگوں کی سخت تواضع کرتا ہے اسے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ کس حال میں اس نے صبح کی ہے اور کس حال میں وہ شام کرے گا اسی دنیا میں۔

۱۷۹۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور انہوں نے سنا ابو الحسن مری سے انہوں نے عثمان بن سعید سے وہ فرماتے ہیں کہ نعیم بن حماد کہتے ہیں کہ حضرت ابن مبارک کثرت کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ زیادہ تر اپنے گھر کے اندر بیٹھے رہتے ہیں کیا آپ کو وحشت نہیں ہوتی بولے کہ مجھے کیونکر وحشت ہو سکتی ہے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کے ساتھ اور تابعین کے ساتھ ہوتا ہوں۔

عالم کی تین نشانیاں

۱۷۹۴: ہمیں خبر دی ہے ابو اسامہ محمد بن احمد مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن احمد بن عبد اللہ بن نصر قاضی نے ان کو احمد بن مسلم نے ان کو عصمہ بن فضل نے ان کو زید بن حباب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو سعید بن عمر نے ابو حازم سے انہوں نے فرمایا آپ اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتے جب تک کہ تیرے اندر تین خصلتیں پیدا نہ ہو جائیں:

- جو تم سے اوپر ہے اس تک پہنچنے کی طلب نہ کرو۔
- اور جو تم سے کمتر ہے اس کو حقیر نہ سمجھو۔
- اور اپنے علم کے ساتھ دنیا حاصل نہ کر۔

۱۷۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عبد اللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو یعقوب مروزی

(۱۷۹۴) اخرجه ابو نعيم في الحلية (۳/۲۴۳) من طريق زيد بن الحباب به.

نے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ فرماتے تھے۔ کہ عالم جھگڑا اور جدال نہیں کرتا۔ اور کسی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ وہ اللہ کی حکمت کو پھیلاتا ہے اگر قبول ہو جائے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور اگر رد ہو جائے تو بھی اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۷۹۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابو جہم عبدالقدوس بن بکر بن خنیس نے ان کو محمد بن نضر حارثی نے وہ کہتے ہیں۔ پہلے دور میں یوں کہا جاتا تھا کہ پہلی تعلیم خاموش رہنے کی ہوتی تھی اس کے بعد توجہ سے سننے کی اس کے بعد اس کو یاد کرنے کی اس کے بعد اس پر عمل کرنے کی اس کے بعد اس کو پھیلانے کی۔

طالب علم کا کام

۱۷۹۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا پہلا علم توجہ سے بات کو سننا اس کے بعد سمجھنا اس کے بعد اس کو یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر اس کو آگے پھیلانا ہے۔

۱۷۹۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیث کو یاد کرنے کے لئے حدیث کے ساتھ عمل کرنے سے مدد لیتے تھے۔

کائنات کا عظیم انسان

۱۷۹۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو مبشر بن منصور نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو عبدالعزیز بن ظبیان نے وہ کہتے ہیں کہ مسیح نے فرمایا۔ جو شخص علم سیکھے اور عمل کرے اور دوسروں کو علم سکھلائے ایسا شخص کائنات سماوی میں عظیم انسان ہوتا ہے۔

حسن سے احسن تک

۱۸۰۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے سعید بن محمد شعیبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن نصر (۱) ابن فقیہ سے انہوں نے ابو یعقوب اسماعیل بن حسن قروی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی وہ کہتے ہیں کہ کلام حسن ہوتا ہے اور کلام سے احسن اس کا معنی ہوتا ہے اور اس کے معنی سے احسن اس پر عمل ہوتا ہے اور اس پر عمل سے احسن اس کا ثواب ہوتا ہے اور اس کے ثواب سے احسن اس ذات کی رضا ہوتی ہے جس کے لئے آپ نے عمل کیا ہے۔

۱۸۰۱۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن حسین بن داؤد حسنی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو علی بن سعید فسوی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو عیسیٰ خیاط نے انہوں نے سنا شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ وہ انسان تلاش کیا جاتا اور پسند کیا جاتا تھا جس میں دو

(۱۷۹۶)۔۔۔ أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۲۱۷) من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل. به

(۱۷۹۷)۔۔۔ أخرجه أبو نعيم في الحلية (۷/۲۷۴) من طريق محمد بن بشر الحارثي عن ابن عيينة

(۱)۔۔۔ كلمة غير واضحة ورسمها هكذا (القلب)

۱۸۰۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابوحسین حسن بن عمرو سبیعی مروزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے۔ جبکہ ان کے پاس ایک دن اصحاب حدیث آئے ہوئے تھے اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ چنانچہ بشر نے ان سے کہا یہ کیا چیز ہے جو میں تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں جسے تم نے ظاہر کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا اے ابونصر ہم یہ علوم طلب کرتے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے کسی دن فائدہ دے فرمایا اگر تم لوگ یہ سمجھو کہ تمہارے اوپر اس میں زکوۃ ہے جیسے تمہارے ایک انسان پر اس وقت زکوۃ واجب ہوتی ہے جب وہ دو سو درہم کا مالک بن جاتا ہے تو پانچ درہم بطور زکوۃ دینا لازم ہوتے ہیں تم لوگوں پر اسی طرح اس وقت یہ لازم ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی شخص دو سو احادیث سن لیتا ہے کہ وہ ان میں سے پانچ احادیث پر ضرور عمل کرے ورنہ نظر ڈالو کہ تمہارے اوپر کل کتنا بڑا بوجھ ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس فرمان کا اصل مطلب یہ ہے کہ ان کی مراد ان احادیث کے بارے میں تھی جو ترغیب کے بارے میں آئی ہیں نوافل کے سلسلے میں ہیں۔ رہے احکام تو ان میں سے تو تمام احادیث پر عمل لازمی ہے۔

طالب علم کی پہچان

۱۸۰۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید رقی نے ان کو روح نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ۔

ایک آدمی طالب علم ہوتا تھا (ہر وقت علم کی طلب میں لگا رہتا تھا) یہاں تک کہ یہ بات اس کی عاجزی سے اور اس کی عادت سے اور اس کی زبان سے اور اس کی نیکی سے واضح طور پر دیکھی جاتی تھی۔

۱۸۱۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سعید بن قیس نے ان کو سلیمان اعمش نے انہوں نے فرمایا۔

ایک آدمی ایک حدیث سنتا تھا تو اس کے علم سے اس کی خوشبو آتی تھی۔

۱۸۱۱۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے امام ابوطاہر نے ان کو محمد بن عمر بن حفص نے ان کو یزید بن ہیثم ابوخالد نے ان کو ابراہیم بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ جس شخص کو ایسا علم ملے کہ جس سے اس کے خوف خدا میں اور حزن و بکاء میں اضافہ نہ ہو وہ اسی قابل ہے کہ اس کو علم غیر نافع ملے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

افمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون.

کیا اس بات سے (قرآن سے) تعجب کرتے ہو اور تم اس پر ہنستے ہو روتے نہیں ہو۔

۱۸۱۲۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوالفضل عباس بن حمزہ سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے۔ پہلے اہل علم میں سے کوئی آدمی ہوتا تھا تو اس کے علم کی وجہ سے دنیا سے اس کے بغض میں اضافہ ہو جاتا تھا اور ترک دنیا میں بھی اور آج ایسا دور ہے کہ انسان کی علم کی وجہ سے دنیا کی محبت اور دنیا کی طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے پہلے تو صاحب علم کے ظاہر و باطن میں نکھار آ جاتا تھا اور آج کل اکثر اہل علم میں ظاہر اور باطن کا فساد دیکھنے میں آتا ہے۔

۱۸۱۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائینی نے ان کو سعید بن عثمان حناط نے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے کہتے تھے کہ۔ حکیم اور دانا کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی حکمت و دانائی کے ذریعے دنیاوی عزت و مقام طلب نہ کرے حکیم جب

(۱۸۱۲)۔۔۔ اخرجه السلمی (ص ۲۵) بنفس الإسناد.

ریاست و سرداری کو پسند کرتا ہے تو اس کے رب سے اس کی محبت زائل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے کہا ہے اس بات کی پسند کا ضرر آ جاتا ہے کہ مسلمان بھی اس کی تعریف کریں۔ لہٰذا اس کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ ایک بھی لحظہ نہیں ہوتا جس سے لوگوں کا علم ہو کیونکہ اس کے دل پر لوگوں سے اپنی تعریف و تعظیم کی باتیں سننے کے لئے بڑا طلب ہوتا ہے۔

شقاوت اور بدبختی کی علامات

۱۸۱۴ ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد رفاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ ابو عثمان نے محمد بن فضل ابو عبداللہ سے پوچھا کہ شقاوت کی اور بدبختی کی علامات کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ تین چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ اسے علم کی توفیق نہ میسر ہو جائے عمل خوب کرے مگر اخلاص سے محروم ہو، دوسری یہ کہ صالحین کی محبت تو ظاہر کرے مگر ان کی مجلسوں میں نشست و برخاست رکھے مگر ان کا احترام نہ کرے۔

۱۸۱۵ ... میں نے سنا ہے ابو عبدالرحمن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عبدالمطلب سے انہوں نے سنا ابو عبداللہ بن محمد بن عبید تمیمی سے وہ کہتے ہیں (اس دور میں) تین چیزیں غائب ہیں اور تین چیزیں موجود ہیں۔

علم موجود ہے اور علم پر عمل مفقود ہے۔

عمل موجود ہے اور اس میں اخلاص مفقود ہے۔

محبت موجود ہے اور اس میں سچائی مفقود ہے۔

چار چیزیں کمیاب ہیں

۱۸۱۶ ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عباس بن یوسف شکلی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن حسین قرشی سے وہ کہتے ہیں چار چیزیں لوگوں میں کمیاب ہیں بلکہ تقریباً مفقود ہیں۔

علم جو اپنے علم کو استعمال کرے حکیم جو اپنے دل سے بولے زاہد کہ اسے زیادہ جیسے طمع نہ ہو اور پناہ لینے والا جس کا کوئی تعلق نہ ہو۔

۱۸۱۷ ... میں نے سنا محمد بن حسین بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ:

اسلام کا ضیاع چار چیزوں سے ہے۔ پہلی بات لوگ اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کریں گے۔ دوسری بات جو بات نہ جانتے ہوں گے اس پر عمل کریں گے (یعنی عمل بغیر علم و مسئلہ کے) تیسری بات وہ چیزیں نہیں سیکھیں گے جو نہیں جانتے ہوں گے۔ چوتھی بات لوگوں کو تعلیم سے روکتے رہیں گے۔

علماء، امراء اور فقراء

۱۸۱۸ ... میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن محمد بن شاذان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن یعقوب ترمذی سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابو بکر وراق سے وہ کہتے ہیں لوگ تین طرح کے ہیں۔ علماء، امراء اور فقراء۔ جب امراء میں فساد اور خرابی آ جائے تو معاش اور انسانی زندگی میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور علماء میں فساد اور خرابی پیدا ہو جائے تو طاعات و عبادات کے نظام میں فساد آ جاتا ہے اور جب فقراء میں فساد آ جائے تو اخلاق و عادات میں فساد آ جاتا ہے۔

---

(۱) ... فی المختصر عن ابی عثمان ... (۲) ... لم یذکر ثالثۃ

۱۸۱۹ ـــ ہمیں خبر دی ہے محمد بن محمد بن محمش نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کلام کو اپنے عمل میں نہ گردانے اس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور جو شخص علم کے بغیر عمل کرے وہ اصلاح کم اور فساد زیادہ کرے گا۔

۱۸۲۰ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو عبداللہ بن حارث صنعانی حمیری نے خسرو جرد میں ان کو عبدالصمد بن حسان مروزی نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ علم عمل کی دلیل ہے۔

۱۸۲۱ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا حسین بن یحییٰ (۱) سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے سنا ابوعثمان بلدی سے وہ کہتے تھے حارث کہتے ہیں کہ علم خشیت الٰہی کو پیدا کرتا ہے اور زہد راحت کو اور معرفت انابت کو۔

جس نے علم روایت پر عمل کیا

۱۸۲۲ ـــ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابی سعدان سے وہ کہتے تھے۔ جس نے روایت پر عمل کیا وہ علم درایت کا وارث بنا۔ جس نے علم درایت پر عمل کیا وہ علم رعایہ کا وارث ہوا اور جس نے علم رعایہ پر عمل کیا اس نے حق کی راہ پالی۔

انسان عالم کیسے بنتا ہے؟

۱۸۲۳ ـــ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص ح ، سے وہ کہتے تھے کہ عالم کثرت روایت کے ساتھ نہیں ہوتا، عالم وہ ہوتا ہے جو علم کے تابع ہوتا ہے اور اس علم کو استعمال کرتا ہے اور سنتوں کی اقتداء کرتا ہے اگرچہ قلیل العلم ہو۔

۱۸۲۴ ـــ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا ابونصر محمد بن احمد حرکی سے انہوں نے سنا عبداللہ رازی سے وہ کہتے تھے کہ دلائل معرفت علم ہے اور عمل بالعلم اور خوف علی العلم ہے۔

۱۸۲۵ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن محمد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی بن حکیم اودی سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے کہا۔

علم دو طرح کے ہیں۔ علم باللسان۔ اور علم بالقلب۔ رہا علم بالقلب یہی علم نافع ہے اور رہا علم باللسان تو یہ اللہ کی حجت ہے اس کی مخلوق پر۔

۱۸۲۶ ـــ ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد مالینی نے ان کو احمد بن محمد نے ان کو احمد بن محمد یعقوب بغدادی نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن منذر تمیمی سے انہوں نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ (۲)

کوئی شخص علم سے بڑھ کر کوئی شخص دوسری افضل شی عطا نہیں کیا گیا جس کے ساتھ رشد و ہدایت حاصل کی جائے اللہ تعالیٰ کی طرف محتاج ہونے کے اعتبار سے۔

(۱۸۲۱) ـــ اخرجه السلمی (ص ۵۸) من طریق الخلدی عن أبی عثمان البلدی. به

(۱) ـــ فی الهامش : سقط من أصل السماع مابین العلامتین.

(۱۸۲۲) ـــ اخرجه السلمی (ص ۲۸۵) عن أبی بکر الرازی. به

(۲) ـــ فی الهامش ما نصه : سقط من أصل السماع.

تھے۔ کہ جو شخص علم میں سے علم کلام پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور تقویٰ کے بغیر تو وہ بے دین ہو جاتا ہے اور جو شخص زہد پر اکتفاء کرتا ہے بغیر فقہ اور کلام کے بغیر تو وہ بدعتی بن جاتا ہے اور جو شخص فقہ پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور پرہیزگاری اختیار نہیں کرتا تو وہ فسق میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام علوم مذکور میں مہارت حاصل کرتا ہے وہ چھٹکارا پالیتا ہے۔

فقیہ کی پہچان

۱۸۳۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن نے ان کو ابو حمزہ نے ہشام بن حسان سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن کے پاس سے گذرے لوگوں نے کہا کہ یہ فقیہ ہے چنانچہ ان سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ فقیہ کون ہوتا ہے فقیہ وہ ہوتا ہے جو اپنے دین کا عالم ہوتا ہے اپنی دنیا سے بے غرض ہوتا ہے اپنے رب کی عبادت پر پکا ہوتا ہے۔

۱۸۳۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے انہوں نے کہا کہ محمد بن نضر حارثی نے کہا اب اہل علم میں سے کب ہوں گے جبکہ آپ کا رجوع آخرت کی طرف ہو جائے حالانکہ آپ کام دنیا میں کر رہے ہوں۔

۱۸۳۶۔۔۔ اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ عالم پکڑ کیا ہے؟

فرمایا اس کا دنیا سے محبت کرنا جو بھر جائے اور اس کے دل کو بند کر دے۔

۱۸۳۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس صفار نے ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک ان کو مالک بن دینار نے انہوں نے پوچھا حسن سے کہ عالم کی پکڑ اور سزا کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا۔ قلب کی موت۔ میں نے پوچھا کہ قلب کی موت کیا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا کو طلب کرنا۔

۱۸۳۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے۔

کہ تمہارے زاہد تارک الدنیا دنیا میں رغبت کرنے لگے ہیں تمہارے عالم جاہل ہیں اور تمہارے جاہل مغرور ہیں۔ (یا جاہل دھوکہ خوردہ ہیں)

علم کو دنیا کے لئے حاصل کرنا رسوائی ہے

۱۸۳۹۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن ابی عثمان زاہد نیان کو علی بن یوسف تمیمی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے کہتے تھے کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ کہیں کسی ایسی حاجت کے موقع پر جو اس کی دنیا میں سے کسی حدیث کا ذکر کرے جس کی طرف قریب ہونے کا ارادہ کرے۔ اور دنیا کے ذکر کے کسی موقع پر علم کا ذکر و بیان نہ کرے۔ میں نے کئی مشائخ کو دیکھا ہے جنہوں نے علم حاصل کیا دنیا کے لئے تو وہ رسوا ہو گئے۔ کچھ اور مشائخ نے علم حاصل کیا اور انہوں نے اس کو برمحل استعمال کیا اور اس کو اس کا مقام دیا اور اس پر عمل کیا اور اس کو قائم کیا وہی لوگ بچ گئے اور ان کو اللہ نے علم سے نفع بھی دیا۔

(۱۸۳۴)۔۔۔ اخرجه السلمی (ص ۴۴۴) بنفس الإسناد

(۱۸۳۸)۔۔۔ اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۵/۲۲۵) من طریق عباس بن الولید. به

(۱۸۳۹)۔۔۔ اخرجه ابو نعیم فی الحلیة (۸/۳۴۹) من طریق محمد بن المثنی. به

۱۸۴۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر رازی سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اشعث بیکندی سے وہ کہتے ہیں کہ۔

جو شخص زہد کے بارے میں کلام کرے اور لوگوں کو وعظ کرے اور اس کے بعد خود اسی شئی کی رغبت کرے جو چیز ان لوگوں کی پاس ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل سے آخرت کی محبت اٹھا لیتے ہیں۔

مالک بن دینار کہتے ہیں

۱۸۴۱: ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم طوسی نے ان کو فقیہ ابو الولید حسان بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن ابو زیاد قطوانی نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان انہوں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے تھے۔

میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہ کرے اس کی وعظ و نصیحت دلوں سے ایسے صاف پھسل جاتی ہے جیسے صاف پتھر کے اوپر سے قطرہ زائل ہو جاتا ہے۔

سلف کے کلام اور ہمارے کلام میں فرق کیوں ہے؟

۱۸۴۲: ... میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے انہوں نے سنا محمد بن احمد فراء سے وہ کہتے ہیں۔

حمدون قصار سے کہا گیا کیا بات ہے کہ سلف کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ نفع مند ہے انہوں نے کہا۔ اس لئے کہ وہ کلام کرتے تھے اسلام کی عزت اور غلبے کے لئے اور نفوس کی نجات کے لئے اور رحمن کی رضا کے لئے۔ اور ہم کلام کرتے ہیں عزت نفس کے لئے طلب دنیا کے لئے اور مخلوق کی بات کرتے ہیں۔

تین قسم کے فتنے

۱۸۴۳: میں نے سنا ابو عبدالرحمن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نصر عبداللہ بن علی سے انہوں نے خانقی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر فرغانی سے کہتے تھے حکایت کرتے تھے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں فتنے تین قسم ہیں عام فتنے یعنی علم کو ضائع کرنا اور خواص میں فتنہ یعنی رخصتوں سے اور تاویلات سے کام لینا۔ اور اہل معرفت کا فتنہ ان کو کوئی حق لازم ہو پھر اس کو وہ مؤخر کر دیں دوسرے وقت کی طرف۔

۱۸۴۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زید مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ آخرت سوال اور جواب داری سے چھوٹ جائے بطور رہبر جانے چاہیے کہ وہ رخصتوں کو لازم پکڑے۔

۱۸۴۵: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد زاہد نے ان کو علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ میں ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل کرتے ہیں ان کے اقوال جیسے ان کے افعال کی خلاف ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں تو وہ صدیقین کی منزلوں مرتبوں کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ آخرت میں مجرموں کے مقام حاضر ہوں گے۔

۱۸۴۳: اخرجه السلمی (ص ۲۰۰) بنفس الإسناد.

۱۸۴۴: اخرجه السلمی (ص ۲۰۳) بنفس الإسناد.

(۱): کلمة غیر واضحة وهی فی الأصل هکذا (ستارهم)

۱۸۴۶:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو عثمان حناط نے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حکماء سے سنا وہ کہتے تھے ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل پیرا ہیں باتیں حسنات کی کرتے ہیں اور عمل سیئات کے کرتے ہیں کیسے ہیں ان کے اقوال (یعنی ان کی کیا حیثیت ہے جب کہ وہ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے اور وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے مجرمین کے مقام پر اتر چکے ہیں۔

علماء سوء کا بیان

۱۸۴۷:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے انہوں نے سنا حسن بن عیسیٰ سے جو حضرت ابن مبارک کے موالی ہیں انہوں نے حضرت ابن مبارک سے سنا فرماتے تھے بہر حال لوگوں میں علماء ہیں، بادشاہ ہیں، تارک الدنیا ہیں اور عاجز اور حقیر لوگ بھی ہیں جو اپنے دین کی وجہ سے باطل طریقے پر لوگوں کے مال کھاتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

یاایھا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل.

اے ایمان والو بے شک بہت سارے لوگ علماء میں سے اور پیروں میں سے ایسے ہیں جو ناحق لوگوں کے مال کھاتے ہیں اور فرمایا کہ دین کے بدلے میں دنیا کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض رو پڑے اور سخت روئے۔ پھر کہنے لگے کہ جھوٹ کہتا ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے دین کے ذریعے نہیں کھاتا اللہ کی قسم میں اپنے دین کے ذریعے ہی کھاتا ہوں۔

۱۸۴۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد بن ابی حواری نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اسحاق بن خلف سے وہ اللہ سے ڈرنے والے لوگوں میں سے تھے۔ احمد بن سلم نے کہا ہم علم کا مذاکرہ صرف عبادت سے غفلت کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۸۴۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعبداللہ بشر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے حدیث بیان کی ان کو ابوالعباس عبدالسلام بن ولید سے ان کو احمد بن عبداللہ بن ابوالحواری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی محمد نے کہتے ہیں کہ علی بن فضیل نے اپنے والد سے کہا ہے ابا جان کس قدر میٹھا ہے اصحاب محمد کا کلام انہوں نے جواب دیا اے بیٹے کیا تمہیں معلوم ہے یہ مٹھاس کیوں ہے؟ اس نے کہا نہیں اے ابا جان۔ فرمایا کہ یہ اس لئے مٹھاس ہے کہ انہوں نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو چاہا ہے۔

۱۸۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن طوسی نے ان کو ابوخالد عقیلی نے ان کو عبدالرحمن بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ

اہل جنت میں سے ایک جماعت اہل جہنم کی طرف جھانکے گی اور کہے گی کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی ہم تو جنت میں اس لئے آ گئے ہیں کہ ہم تمہارے ادب سکھانے کی وجہ سے اور تمہاری اچھی تعلیم دینے کی وجہ سے آئے ہیں۔ جہنمی جواب دیں گے کہ ہم تم لوگوں کو خیر کا حکم دیتے تھے مگر ہم اس کو نہیں کرتے تھے (اس لئے ہم جہنم میں داخل کر دیئے گئے ہیں)۔

۱۸۵۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا ہے ابوالعباس اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے انہوں نے یہ آیت پڑھی:

واما ارید ان اخالفکم الیٰ ما انھٰکم عنہ.

میں تمہیں اس سے روکنے کے لئے تمہاری مخالفت کا ارادہ نہیں کرتا۔

فرمایا کہ قیامت میں مجھے نام دیا جائے گا (معلوم نہیں) مالک صادق یا مالک کاذب؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ فرماتے ہیں

۱۸۵۲۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن حبیب نے اصل سے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوجعفر محمد بن صالح نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو نعیم بن موسیٰ نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو لقمان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء فرماتے تھے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنے رب سے کہ کل قیامت کے دن وہ مجھے تمام لوگوں کے رو برو بلا کر یہ نہ کہہ دے اے عویمر میں کہوں حاضر ہوں اے میرے رب اور وہ مجھے کہہ دے جس قدر تیرا علم تھا اس میں سے کتنے پر آپ نے عمل کیا تھا؟

۱۸۵۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے۔ کہ اللہ کے بندو! اگر تمہارے گذشتہ گناہ معاف بھی کردیے جائیں تو تمہارے ذمے ہوگا کہ تم اپنی بقیہ اور مستقبل کی زندگی کی معافی طلب کرنے کے لئے مصروف عمل ہو جاؤ اور تم اگر پورے علم پر عمل پیرا ہو جاؤ جو تم علم رکھتے ہو تو تم اللہ کے سچے بندے بن جاؤ گے۔

۱۸۵۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد بن حطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو عمرو بن حارث نے کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا بے شک بردباری علم کا لباس ہے اس کو لباس سے خالی نہ کرنا۔

۱۸۵۵۔۔۔ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ نے ان کو حسن بن رافع نے ان کو ضمرہ نے انہوں نے کہا بردباری عقل سے بہت بلند ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حلیم اپنا نام رکھا ہے۔

۱۸۵۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل بن عطاء نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ کونوا ربانیین۔ ہو جاؤ تم رب والے۔ فضیل نے کہا کہ علم اور فقہ کے اعتبار سے رب کے ہو جاؤ۔

۱۸۵۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین اجری نے مکہ میں ان کو علی بن اسحاق بن زطیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر قواریری نے ان کو حماد بن زید نے انہوں نے سنا ایوب سختیانی سے وہ کہتے ہیں۔ عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کے لئے تواضع کرتے ہوئے اپنے سر پر راکھ ڈال لے (یہ محاورہ انتہائی تواضع اور عاجزی کے لئے حقیقت پر محمول نہیں ہے۔)

۱۸۵۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ عالم کو تلاش کیا جائے تو پتہ چلے کہ امیر یا بادشاہ کے دروازے پر ہے۔

فضیل بن عیاض فرماتے ہیں

۱۸۵۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوسعید شعیبی نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابوجعفر محمد بن موسیٰ طلوانی نے ان کو ابوبکر اثرم نے ان کو عبدالصمد بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے فضیل بن عیاض سے کہتے تھے۔ قرآن کی حامل تکبر ہے اور بچ کر رہو بادشاہوں کے دروازوں سے یہ بات

---

(۱)۔۔۔ کتب "آبا آبا" والصحیح ما اثبتناہ

(۱۸۵۲)۔۔۔ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ (۱/۲۱۳) من طریق الفرج بن فضالۃ بہ

(۱۸۵۳)۔۔۔ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ (۵/۲۳۱) من طریق العباس بن الولید بن مزید بہ

(۱۸۵۵)۔۔۔ اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ (۶/۹۲) من طریق ضمرۃ عن رجاء بن ابی سلمۃ بہ

نعمتوں کو زائل کرتی ہے۔ ان سے پوچھا گیا اے ابوعلی نعمتیں کیسے زائل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ۔ ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے اس کو مخلوق کی حاجت نہیں ہوتی جب وہ ان بادشاہوں کے پاس جاتا ہے اور جا کر بادشاہوں، امیروں کے پاس دیکھتا ہے اللہ نے انہیں جو فراوانی عطا کی ہوتی ہے محلات، نوکر چاکر، دولت وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں دیکھ کر وہ ان نعمتوں کو حقیر اور کمتر سمجھنے لگتا ہے جو اس کو خود کو حاصل تھیں پس اس سے نعمتوں کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

لوگوں کی کرامات سے دھوکہ مت کھانا

۱۸۶۰ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طیفور بسطامی سے انہوں نے موسیٰ بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میرے والد نے کہا تھا کہ ابویزید نے کہا تھا۔ اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جسے بڑی بڑی کرامات حاصل ہوں یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہو اس سے تم دھوکہ نہ کھانا یہاں تک کہ اس پر اعتماد کرنے سے پہلے اس کو دیکھو کہ تم ان کو کیسا پاتے ہو اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کے بارے میں اور حدود کی حفاظت کرنے میں اور شریعت کے احکام کو ادا کرنے میں۔

۱۸۶۱ــــ اور کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سنا وہ یہ کہتے تھے۔

جس وقت تو اللہ کے آگے کھڑا ہوا کرے تو اپنے آپ کو ایسے سمجھ جیسے تم مجوسی ہو اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا مقصد اپنے سامنے زنار توڑنا ہو۔

۱۸۶۲ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوسعید محمد بن مخمش سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں جو شخص پسند کرے جو کچھ میرے پاس پہنچا ہے ابویزید بسطامی سے وہ یہ کہتے تھے۔

جو شخص علم کو طلب کرنا چھوڑ دے، قرآن کی قرأت چھوڑ دے، فقراء کی صورت اختیار کرنا چھوڑ دے، عبادات کو لازم رکھنا چھوڑ دے، جنازوں میں جانا چھوڑ دے اور اس سب کچھ کو وہ خالی قرار دے وہ شخص مدعی شخص ہے۔

۱۸۶۳ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالقاسم ابراہیم بن محمد صوفی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا محمد بن فضل سمرقندی واعظ سے وہ کہتے تھے۔

کتنے جاہل لوگ ہوتے ہیں جب ان کو علم مل جاتا ہے تو ان کی جہالت کو گم کر دیتا ہے۔ اور کتنے عبادت گزار ہوتے ہیں جو جاہلیت والا عمل کرتے ہیں تو وہ عمل ان کی جہالت کو پکا کر دیتا ہے آپ علم کے پاس آئیں، اگرچہ تیری نیت حاضر نہ ہو کیونکہ نیت علم کے ساتھ طلب کی جاتی ہے۔ اور پہلی چیز جس پر بندے کی پرہیزگاری ظاہر ہوتی ہے وہ اس کی زبان ہے اور پہلی چیز جس سے انسان کی عقل ظاہر ہوتی ہے وہ اس کا حوصلہ ہے۔

۱۸۶۴ــــ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوعمران ہروی سے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا محمد بن داود سے دمشق میں (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالعباس احمد بن منصور نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن داود سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوبکر دقاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کے میدان تیہ سے گذر رہا تھا۔ میرے دل میں کچھ کھٹکا ہوا ابن یوسف نے کہا میرے دل میں ایک بات آئی کہ علم حقیقت شریعت سے مختلف چیز ہے چنانچہ مجھے کسی غائب نے غائبانہ آواز دے کر کہا درخت کے نیچے اے ابوبکر ہر حقیقت جو شریعت کے تابع نہ ہو وہ کفر ہے۔

۱۸۶۵ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن نے انہوں نے سنا ابوالحسین بن محمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے

(۱)ــــ كتب في المخطوطة فمحوط.

تمام طلب علم سے افضل کوئی شئی نہیں جانتا جب اس سے مقصود اللہ کی رضا ہو۔

۱۸۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو الطیب مظفر بن سہل خلیلی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی غیلان نے انہوں نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے جس نے عبادت کی راہ پہلی اور حدیث لکھی مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے اور جس نے پہلے علم لکھا اس کے بعد عبادت کی میں اس کے لئے پر امید ہوں۔

۱۸۷۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے ان کو احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی مدینی سے ایک کلمہ جس نے مجھے حیرت زدہ کر دیا انہوں نے ہمارے سامنے حدیث شمار پڑھی اس کے بعد کہا ہماری طرف یہ احادیث منقول ہوئی ہیں کہ ہم ان کے اوپر عمل کرتے ہوں اب یہ ممکن نہیں کہ ہم ان سے حیرت زدہ ہوں۔

۱۸۷۵: میں نے سنا ابو نصر بن قتادہ سے انہوں نے سنا ابو عمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو خلیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو عمر حوضی سے انہوں نے کہا میں نے سنا سعید بن جوشن سے وہ کہتے تھے کہ رات میں تم لوگ آ کر ہمارے دروازے میں تم لوگ سماع کرتے ہو پھر تم عمل کب کرتے ہو؟

۱۸۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا سری سقطی بن مغلس سے جب کہ ان کے سامنے کوئی حدیث ذکر کی گئی انہوں نے کہا کہ یہ قبر کا توشہ نہیں۔

۱۸۷۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین عبید اللہ بن حریری نے بغداد میں ان کو اسمعیل بن ابی سہل حافظ دارقطنی نے ان کو موسیٰ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبد الرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ عبث ہے کھیل ہے جیسے کوئی شخص کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا ہو۔ ان کی مراد اس سے حدیث ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

میں سمجھتا ہوں کہ یہ قول ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے حدیث لکھنے کا مقصد اللہ کے احکام کی معرفت نہ ہو اور وہ احادیث نہ ہوں جن میں سوا مطالعہ کے پھر ان پر عمل کرنا مقصود نہ ہو اور عمل کے ساتھ متصف ہوتا ہو۔ بلکہ اس کا قصد حدیث لکھنے سے محض حدیث لکھنا یا اس کے ذریعے اپنے ہم عصروں پر اپنی فضیلت اور فخر کرنا مقصود ہو لہذا ایسا علم ہو جس کا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ علم درحقیقت اس پر عمل ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ سے قرب حاصل ہو اور اس کی اطاعت کی جائے۔ اس لئے نہیں کہ اس کو محض شعر اور کاموں کی طرح بنائے اور اس کے ذریعے دنیا میں برتری حاصل کی جائے۔

۱۸۷۸: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابو نصر اصبہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو سعید خراز سے۔

علم وہ ہے جو تجھے استعمال کرے اور یقین وہ ہے جو تجھے ابھارے۔

دوسرا علم وہ ہے جو تجھ سے عمل کا تقاضا کرے اور یقین وہ ہے جو اٹھا لیا جائے۔

۱۸۷۹: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر احمد بن یوسف سے کہ شبلی ایک بچے کے پاس سے گزرے اس کے آگے سیاہی کی دوات رکھی تھی وہ حدیث لکھ رہا تھا شبلی نے فرمایا تیری یہ مصروفیت تجھے اس کے مقصد سے غافل کر دے گی جو اس سے مقصود ہے۔ بچے نے کہا اے شیخ کیا مطلب ہے آپ کا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہ لکھی جائے؟ شیخ شبلی نے فرمایا جس وقت تم قلم رکھتے ہو

عثمان کرنری نے ان کو عبدالرحمن بن لمرستہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی کہا کرتے تھے جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھتا تھا لوگ میرے پاس بیٹھتے تھے جب لوگ زیادہ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی اور جب کم ہو جاتے تو میں پریشان ہو جاتا میں نے بشر بن منصور سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ بری مجلس ہے یا یہ کہ یہ بری مجلس ہے اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹنا چنانچہ میں دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹا۔

۱۹۰۳ ... ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو عمرو اسماعیل نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو وہب نے ان کو وہب بن خالد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کسی ایک کو جو حدیث طلب کرتا ہو جس کے بارے میں کہوں کہ وہ اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے مگر ہشام صاحب دستوائی وہ کہا کرتے تھے کہ اے کاش کہ ہم نجات پا جائیں اس حدیث سے برابر کے حساب سے نہ ہمارا فائدہ ہو اور نہ ہمارے لئے وبال ہو۔ حضرت شعبہ نے کہا کہ اچانک ہشام نے کہا کہ یہ بات ہے تو پھر ہم کیسے ہیں؟

۱۹۰۴ ... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو مسعود بن خلف نے ان کو ابان بن محمد نے ان کو فضیل بن مرزوق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو اسحاق سے وہ کہتے تھے شعبی سے اے شعبی میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علم سے بطور برابر حساب کے نجات پا جاؤں۔ (یعنی نہ دینا ہو نہ لینا ہو)

۱۹۰۵ ... اسی اسناد سے یعقوب نے روایت کیا ہے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن حی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ میں بقدر کفایت میں بچ جاؤں گا۔

۱۹۰۶ ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ابو قطن نے وہ کہتے ہیں کہ شعبہ نے سنا ابن عون سے وہ کہتے تھے میں خواہش کرتا ہوں کہ میں اس سے برابر کے حساب سے نکل جاؤں یعنی علم سے ابو قطن نے کہا کہ شعبہ نے کہا تھا۔ مجھ پر کوئی ذاتی چیز ایسی نہیں آئی جس کی وجہ سے میں خوف کروں کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کر دے گی علم کے سوا۔

۱۹۰۷ ... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسین محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الولید نے ان کو ابو الاحوص نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابن شبرمہ سے وہ کہتے ہیں۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی عنایت کا احسان ہے کاش کہ میں حساب برابر ہو جانے کی کیفیت سے نجات پا جاؤں نہ مجھ پر کچھ باقی ہو اور نہ ہی مجھے کچھ عطا ہو۔

عنقریب اسلام اور قرآن کا صرف نام رہ جائے گا

۱۹۰۸ ... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے[1] ان کو ابن ابی ... نے ان کو ابو ایاس نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن دکین نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کا صرف خط اور تحریر باقی رہ جائے گی۔

ان لوگوں کی مسجد تو بڑی خوبصورت ہوں گی مگر ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی، ان لوگوں کے علماء آسمان کے تحت ساری مخلوق سے زیادہ شریر اور بدتر ہوں گے انہی کے پاس سے فتنے نکلیں گے۔

(۱۹۰۳) أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/ ۲۷۸) من طريق هدبة بن خالد به

(۱۹۰۵) أخرجه أبو نعيم في الحلية (۴/ ۳۱۲) من طريق وهب بن الشعبي.

(۱) كلمة غير واضحة.

۱۹۰۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان قرشی نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو عبداللہ بن وکین نے۔ پھر اس کو انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے بطور موقوف روایت کے۔ وہ کہتے ہیں ابو احمد نے کہا ہم سے اسی حدیث کو بیان کیا عبدالسلام ادریس بن سہیل نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبداللہ بن وکین نے پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ حضرت علی سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ کچھ بھی باقی نہ رہے مگر صرف اسلام کا نام ہی رہے گا۔

پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا علاوہ ازیں انہوں نے علماء کے لفظ کے بدلے میں فقہاء کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۹۱۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن (۱)۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے حفص بن محمد بن فخ بصری نے ان کو بشر بن عمر ان نے ان کو شریک بن عبداللہ نخعی نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا میں نے اسے سنا وہ یہ فرما رہے تھے اے لوگو! جو شخص زبردستی فقیر بننے کی کوشش کرتا ہے وہ حقیقتاً فقیر بن جاتا ہے، اور جو شخص زندگی دیا جاتا ہے آزمائش میں واقع ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو آزمائش کے لئے تیار نہیں کرتا جب آزمائش آن پڑے تو صبر نہیں کر سکتا۔ جو شخص مالک ہوتا ہے وہ ترجیح دیتا ہے جو شخص مشورہ نہیں کرتا نادم ہوتا ہے۔ اور وہ اس کلام کے بعد یہ کلام کرتے تھے۔ قریب ہے کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے اور قرآن کے صرف الفاظ ہی رہ جائیں۔ اور وہ یہ بھی فرماتے تھے خبردار کوئی شخص علم حاصل کرنے سے نہ شرمائے اور جس شخص سے کوئی ایسا سوال کیا جائے جو وہ نہ جانتا ہو وہ صاف صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا ہوں اس وقت تمہاری مساجد خوبصورت ہوں گی اور تمہارے دل اور تمہارے وجود ہدایت سے ویران ہوں گے اور آسمان کے سائے تلے سب سے زیادہ بدترین ہوں گے تمہارے فقیہ انہیں میں سے ہوں گے ان میں سے فتنے پیدا ہوں گے اور انہیں میں لوٹیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کس چیز کے بارے میں اے امیر المومنین؟ آپ نے فرمایا کہ جب فقہ تمہارے رذیلوں میں یعنی کمینوں میں ہو اور تمہارے شرفاء میں بدکرداری ہو اور اقتدار تمہارے کمتر لوگوں اور بے عزت لوگوں کے پاس ہو بس اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔

یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس کی اسناد شریک تک مجہول ہے اور اول منقطع ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۱۱۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمن نے ان کو عقیل بن عبداللہ نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے انہوں نے کہا کہ اکثر لوگ (۱)۔۔۔ فرمایا کہ بے شک تم کثرت سے ریاکاری کر جاتے ہو جس کام پر تم اللہ سے ثواب چاہتے ہو اور امید رکھتے ہو۔ تم میں سے کسی کو اس کا علم غرور و تکبر میں جتانا نہ کر دے اگرچہ وہ زیادہ ہو تا ہم اللہ کی عظمت کو تمہیں پہنچا مکھی کی ٹانگوں کے برابر بھی۔

لوگوں کی پانچ قسمیں ہیں

۱۹۱۲۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو حسین بن ہارون عراقی نے ان کو ابراہیم بن یوسف رازی نے ان کو مسیب بن واضح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک سے سنا روم کے راستے فرما رہے تھے۔ اے مسیب بے شک عوام کا فساد اور

(۱۹۰۹)۔۔۔ أخرجه ابن عدي (۱۵۳۳/۴) بنفس الإسناد

(۱)۔۔۔ غير واضح في الأصل

(۱)۔۔۔ غير واضح في الأصل

(۱)۔۔۔ غير واضح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت علماء کے لئے

۱۹۱۷: ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسین اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام دستوائی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا جس کے بارے مجھے یہ خبر پہنچی تھی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی کلام ہے صلوات اللہ علیہ تم لوگ کام دنیا کے کرتے ہو اور دنیا میں رو کر رزق بغیر عمل کے دیے جاتے ہو۔ آخرت کے لئے تم عمل نہیں کرتے ہو۔ جب کہ تم وہاں عمل کے بغیر رزق نہیں دیے جاؤ گے۔ تمہارے ہلاکت ہو اے علماء سو تم اجر حاصل کر لیتے ہو اور عمل ضائع کر دیتے ہو۔ قریب ہے کہ عمل کا مالک تم سے عمل مانگ بیٹھے اور قریب ہے کہ تم اس چوڑی دنیا سے تنگ و تاریک قبر کی طرف نکالے جاؤ گے اللہ نے تمہیں گناہوں سے منع فرمایا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس نے تمہیں روزوں کا حکم دیا ہے اور نمازوں کا۔ وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہو سکتا ہے جس کا وہاں رزق تنگ ہو جائے اور مقام ذلت والا ہو جائے۔ اور یہ جانتا ہوں کہ یہ سب اللہ کے علم میں سے ہے اور اس کی قدرت سے ہے وہ کیسے اہل علم میں سے ہو سکتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر تہمت لگائے اس کے فیصلوں میں وہ کسی شئی کے ساتھ راضی نہیں ہو سکتا جو اس کو پہنچے، وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہو سکتا ہے، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت پر ترجیح دیتا ہے اور اس کو دنیا کی بھی سب سے زیادہ رغبت ہو۔ اور وہ شخص کیسے اہل علم میں سے ہو سکتا ہے جس کا رجوع اس کی آخرت کی طرف ہے مگر اس کا رخ دنیا کی طرف ہے۔ جو کچھ دیکھتا ہے اسی کی طرف پہنچتا ہے یا فرمایا کہ وہ شخص صرف اپنی منفعت اور مفاد کو محبوب رکھتا ہے۔

وہ کیسے اہل علم سے ہو سکتا ہے جو کلام کو اس لئے طلب کرے تاکہ اس کے بارے میں لوگوں کو خبر دے یہ نہیں کہ وہ اس پر خود بھی عمل پیرا ہو سکے۔

۱۹۱۸: ـــ ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابو المعروف نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یزید بن حازم نے اپنے چچا جریر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک تبیع و مددگار سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔

میں لوگوں کا یہ حال دیکھ رہا ہوں کہ وہ فقہ غیر اللہ کے لئے سیکھتے ہیں۔ اور علم عبادت کے سوا دوسرے مقصد کے لئے سیکھتے ہیں، اور آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا طلب کرتے ہیں۔ اور بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کا چمڑا پہنتے ہیں۔ (یعنی بھیڑ نما بھیڑیے ہیں) مجھ پر مجبور اور فریفتہ ہیں اور مجھ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں، اور میں اپنے آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں بھی ان کے لئے ایسا فتنہ بپا کرتا ہوں جس میں بڑا بردبار بھی حیران رہ جاتا ہے۔

علماء کی قسمیں ہیں

۱۹۱۹: ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابو عبداللہ عصمی نے ان کو خبر دی ہے احمد بن محمد بن رزین نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ بعض فقہاء نے کہا ہے کہ علماء تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم باللہ دوسرا عالم بامر اللہ تیسرا عالم باللہ و بامر اللہ۔ وہ عالم جو صرف اللہ کو جانتا ہو وہ عالم صرف اللہ کے حکم کو جانے وہ عالم جو اللہ کو جانے اور اللہ کے حکم کو بھی جانے بہر حال عالم باللہ وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے لیکن سنت کو نہیں جانتا۔

عالم بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو تو جانے مگر اللہ کا خوف نہ رکھے۔

اور عالم باللہ اور بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو بھی جانے اور اللہ سے بھی ڈرے یہی وہ شخص ہے جو کائنات سماوی میں عظیم انسان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

١٩٢٠ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالرحمن بن ابراہیم نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو قاسم بن ہزان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زہری سے وہ کہتے تھے۔

کسی عامل کا عمل لوگوں کے لئے بھروسے کے قابل نہیں ہوتا جو عامل اس کو جانتا ہو نہ ہی راضی ہوں گے ایسا عالم ہے جو عمل نہیں کرتا۔

١٩٢١ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابوالاشہب نے وہ کہتے ہیں حسن نے کہا، جو شخص اچھی بات کرے اور اچھا عمل کرے اس سے علم اور نصیحت لے لو اور جب کوئی شخص اچھی بات کرے اور عمل برا کرے اس سے مت لو۔

١٩٢٢ ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ وہ آدمی جو تم میں سے تھیں ہیں جو علم تو سیکھے اور جو تم جانتے ہو اگر اس پر عمل نہ کرے تو تیری مثال اس آدمی جیسی ہوگی جو لکڑیوں کی گٹھڑی باندھے جب اٹھانا چاہے تو اٹھا نہ سکے تو اسے نیچے رکھ دے اور اس میں مزید لکڑیاں ڈالنا شروع کردے۔

١٩٢٣ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص علماء کے صرف نوادرات کو اخذ کرے (یعنی ان کے پورے علم و عمل کو مشعل راہ نہ بنائے) پس اس کے منہ میں پتھر ہوں۔

١٩٢٤ ــــ اور میں نے اوزاعی سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ بے شک بڑے بڑے معاملات دلوں کی سختی ذکر اللہ سے غفلت، عجب اور خود پسندی کو جنم دیتے ہیں۔

١٩٢٥ ــــ اوزاعی نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ کہتے تھے ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو غیر عبادت پر تو متفق ہیں۔ اور محرمات کو مشتبہات کی وجہ سے حلال ٹھہرا لیتے ہیں۔

شیطان والی تین صفات

١٩٢٦ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا علی بن ابو عمرو بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا سلیمان بن احمد لخمی نے ان کو حسین بن عباس نے ان کو عمرو بن رافع نے ان کو حکم بن بشیر نے ان کو عمرو بن قیس ملائی نے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے کہا تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں اس سے اپنی حاجت پوری کرا لیتا ہوں۔ جو شخص اپنے اعمال لوگوں سے چھپائے۔ جو شخص اپنے گناہ کر کے بھول جائے۔ جس میں عجب اور خود پسندی ہو۔

١٩٢٧ ــــ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن بن حماد کوفی سے انہوں نے سنا احمد بن علی نحوی سے انہوں نے سنا وہب بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک واعظ کوفہ میں رہتے تھے انہوں نے اپنی کسی محفل میں آگ کا تذکرہ کیا تو رو پڑے اور دوسرے لوگوں کو بھی رلا دیا۔ اور وعظ کیا اور نصیحت کی اور ایک خوبصورت اور اچھی مجلس جاری ہوگئی جب وہ کسی دوسری مجلس میں پہنچے۔ تو انہیں

(١٩٢٠) ...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (٣/٣٦٥ و ٣٦٦) من طريق الوليد بن مسلم به بلفظ لا يوثق الناس بعلم عالم لا يعمل (لا يرضى بقول عالم لا يرضى

(١) ...... في الأصل والمختصر (ومن الشيء مذ كنت أنت سلهم)

(٢) ...... في الأصل والمختصر (صفة)

(٣) ...... في المختصر (طبيب يداوي الناس وهو مريض)

ایک پرچہ دیا گیا جس میں یہ شعر لکھے ہوئے تھے۔ اے دوسروں کو سکھانے والے آدمی، کیا ہوا تیرے نفس کو کہ وہ بھی صاحب تعلیم ہوتا تم دل کے
مریض کے امراض کی دوا بتلاتے ہو تا کہ وہ اس کے ساتھ تندرست ہو جائے حالانکہ تم خود مریض ہو۔ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ تم ہدایت کرنے
سے ہماری عقلوں کی رہنمائی کرتے ہو نصیحت کے ساتھ حالانکہ تم خود ہدایت سے محروم ہو۔

چنانچہ وہ اس مرض کے ساتھ مریض ہو گئے شدید طرح تھے اور اسی سے وفات پا گئے۔

۱۹۲۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو عثمان حیری زاہد کی محفل میں حاضر ہوا وہ خاموش
ہو گئے جب سکوت لمبا ہو گیا تو وہ اچانک متوجہ ہوا اور فرمایا۔

لوگوں میں سے غیر متقی شخص ایسا طبیب ہے جو تقوے سے ساتھ علاج کرتا ہے جب کہ طبیب خود مریض ہے۔

خیر کی تین نشانیاں

۱۹۲۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا ابو عثمان سعید بن عثمان حناط سے انہوں نے سنا
ذوالنون مصری وہ کہتے تھے۔

تین چیزیں خیر کی نشانیاں ہیں متقی عالم کے اندر مخلوق کے طمع اور لالچ کو دل سے نکال دینا قیمتی کو قریب کرنا اس کو تعلیم دینے میں اور جواب دہی
میں اس کے ساتھ نرمی کرنا۔ اور بادشاہ سے دوری اختیار کرنا اور تین چیزیں متعلم کے اندر خیر کی نشانیاں ہیں۔

علماء کی تعظیم کرنا حسن تواضع کے ساتھ۔ اپنے نفس کے عیبوں پر نظر کرتے ہوئے لوگوں کے عیبوں سے آنکھیں بند کر لینا۔

مال کو علم کی طلب میں خرچ کرنا دنیا کے سامان پر علم کو ترجیح دینا اور تین چیزیں فہم کی علامات میں سے ہیں۔ اقوال کے معانی کو اپنے اندر لے
لینا۔ سوال کے جواب میں اختصار کرنا۔

حریف اور مقابل کو تکرار کی مشقت سے بچانا اور کفایت کرنا۔

اور تین چیزیں ادب کی علامات میں سے ہیں خاموشی اس وقت تک جب تک کہ کلام کرنے والا اپنے کلام سے فارغ ہو جائے۔ اور جواب
الجواب دینا جب اس سے جواب مل جائے اور ہم نشین کو مواقف و ہم نشینی کا حصہ دینا اور اس کے روبرو باہم کثرت کرنا یہاں تک کہ وہ واقف
جائے۔

(۱۹۲۹)۔۔۔ انظر الحلیة (۹/۳۳۱ و ۳۶۱ و ۳۹۲)

(۲۴) ۔۔۔ یہ کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر سرزمین کفر کا سفر نہ کرے۔

(۲۵) ۔۔۔ یہ کہ قرآن مجید کو واضح کر کے پڑھے تعظیم اور وقار کے ساتھ پڑھے اس میں چشم پوشی و سستی نہ کرے۔

(۲۶) ۔۔۔ جو شخص قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تلاوت شروع کرے اس کو مکمل پڑھنے کے بغیر بلا وجہ دوسری سورۃ کی طرف تجاوز نہ کرے بلکہ جس سورۃ کو شروع کرے اس کو پورا کرے۔

(۲۷) ۔۔۔ جب قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرے تو ان حروف کو بھی پورا پورا پڑھے جن میں اختلاف ہو (قرأت کا) تاکہ پڑھنے والے یا ختم کرنے والے کے ذمہ کوئی ایسا حرف باقی نہ رہ جائے جس کو بڑے بڑے قراء میں سے کسی قاری نے ثابت کیا ہو مگر ختم کرنے والے نے اس کو نہ پڑھا ہو۔

(۲۸) ۔۔۔ یہ کہ سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ پڑھے اور ہر سورۃ کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے پر مواظبت کرے اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے کا بہت اہتمام کرے دیگر سورتوں کے مقابلے میں، بلکہ بسم اللہ کے بغیر اس کی تلاوت اس کے لئے حلال اور درست نہیں ہے ورنہ ایسے ہوگا جیسے اس نے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت چھوڑ دی ہو۔

(نوٹ) ۔۔۔ واضح ہو کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کے مطابق بسم اللہ ہر سورۃ کی آیت ہے خصوصاً سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔ جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق بسم اللہ نہ کسی مخصوص سورۃ کا جزء ہے اور نہ ہی ہر ہر سورۃ کا جزء ہے۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت ہے جو سورتوں کے فاصلے کے لئے نازل ہوئی تھی۔

(۲۹) ۔۔۔ یہ کہ ہر ہر سورۃ کے بارے میں جو اس کی فضیلت حدیث شریف میں نبی کریم سے آئی ہے اس کو ہر تلاوت کرنے والا پہچانے اور اس وقت ضرور اس کی تلاوت کرے جس وقت کے بارے میں حدیث میں اس کی قرأت کی خبر وارد ہوئی ہے۔ اس مخصوص وقت میں اس کی تلاوت کرنا نہ چھوڑے۔

(۳۰) ۔۔۔ یہ کہ تلاوت کرنے والا اور پڑھنے والا قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت سے شفا حاصل کرے اور شفا طلب کرے جیسے اس بارے میں احادیث آئی ہیں اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ برکت حاصل کرے اپنے لئے اور دوسرے کے لئے خواہ مریض ہو خواہ غمگین ہو خواہ خوف زدہ ہو خواہ گھر میں ہو یا مسافر ہو خواہ دم کرنے کے ذریعے ہو یا بغیر دم کے ہو۔

(۳۱) ۔۔۔ اور تلاوت کے بعد اللہ سے دعا کرے اور سوال کرے اور حاجت طلب کرے۔

(۳۲) ۔۔۔ یہ کہ اللہ نے اس کو جس قدر قرآن مجید دیا ہے اس پر خوش ہو جائے جیسے ایک غنی آدمی اپنے غنی ہونے پر خوش ہوتا ہے اور جیسے صاحب اقتدار بادشاہ اپنی سلطنت پر خوش ہوتا ہے۔ اور اپنے اوپر اللہ کی رحمت کو بہت بڑا سمجھے اور اس کی حمد و ثنا کرے۔

(۳۳) ۔۔۔ یہ کہ قرآن مجید کی قرأت کے ساتھ بطور قاری اپنے ماسوا دوسرے پر فخر نہ کرے۔

(۳۴) ۔۔۔ یہ کہ قرآن مجید کو بازاروں میں نہ پڑھے اور مجلسوں میں بھی نہ پڑھے تاکہ قرآن کے ذریعے مال کمائے۔

(۳۵) ۔۔۔ یہ کہ قرآن مجید کو غسل خانے میں نہ پڑھے اور نہ ہی دیگر ناپاکی کے مقامات پر پڑھے۔

(۳۶) ۔۔۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت نہ پڑھے۔

(۳۷) ۔۔۔ قرآن کو پڑھنے میں تحقیق اور تکلف سے کام نہ لے کہ اسے سیدھا کرنے لگے تیر کو سیدھا کرنے کی طرح کہ الفاظ کو اس وقت ایسے چبائے اپنی زبان کے ساتھ جیسے کھانا چبایا جاتا ہے۔

بے شک عنقریب فتنہ ہوگا۔ میں نے عرض کی تھی کہ اس فتنے سے چھٹکارا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے بچنے کا ذریعہ کتاب اللہ ہے۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے مابعد کی خبریں ہیں۔ اور تمہارے درمیان جو کچھ ہے اس کی خبریں ہیں۔ وہ فیصلہ کن اور یکی بات ہے۔ وہ مذاق نہیں ہے۔ جس سرکش نے اس کو چھوڑ اللہ نے اسے توڑ دیا۔ اور جس نے ہدایت اس کے ذریعے طلب کی یعنی فرمایا تھا کہ جس نے اس کے بغیر علم طلب کیا اللہ نے اس کو گمراہ کیا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

وہ حکمت سے لبریز نصیحت ہے۔ وہ صراط مستقیم ہے۔ قرآن وہ چیز ہے جس کے ساتھ خواہش کج نہیں ہوتی اور جس کے ساتھ زبانیں گڈمڈ نہیں کرتیں۔ جس سے علما سیر نہیں ہوتے۔ جو بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا (یعنی اس کو بار بار پڑھنے سے بوریت نہیں ہوتی۔) جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے وہ وہی ہے جس نے جنوں کو روک دیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسری روایت میں یوں ہے۔

کہ قرآن وہ ہے جس کو سن کر جن بھی نہ رک سکے حتیٰ کہ انہوں نے کہا۔ ہم نے حیرت ناک قرآن سنا ہے جو رشد کی ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔ جس نے قرآن کی بات کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا جو اس کی طرف بلایا گیا اور دعوت دیا گیا وہ صراط مستقیم کی ہدایت دے دیا گیا۔

۱۹۳۶ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے فوائد میں ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث اور اس کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

۱۹۳۷ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا قیس بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایک آدمی سے وہ رسول اللہ اس حدیث میں انہوں نے اس کو ذکر کیا اور فرمایا کہ قرآن واضح روشنی ہے۔ حکمت و دانائی والا ذکر ہے۔ صراط مستقیم ہے۔

۱۹۳۸ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو جعفر بن محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن حرب نے ان کو ابو داؤد حفری نے ان کو سفیان نے منصور سے ان کو ابو وائل نے عبداللہ سے اھدنا الصراط المستقیم فرمایا اس سے مراد ہے کتاب اللہ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۹۳۹ ــــ اور تحقیق ہم نے اس حدیث میں روایت کیا ہے جو زید بن ارقم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبے کے دوران، میں تمہارے اندر دو بڑی بھاری چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور روشنی ہے لہٰذا کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اس کو پکڑے رکھو۔ اور آپ نے اس پر ابھارا اور اس میں رغبت دلائی۔

۱۹۴۰ ــــ اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کرے گا وہ راہ یاب ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔

(۱۹۳۷) ــــ عزاہ صاحب الکنز (۲۳۰۹) إلی المصنف فقط.

(۱۹۳۸) ــــ عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۱/۱۵) إلی وکیع وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وأبوبکر الأنباری فی کتاب المصاحف والحاکم وصححہ والمصنف.

أخرجہ الحاکم (۲/۲۵۸) من طریق أبی داود الحفری. بہ وصححہ الحاکم ووافقہ الذھبی.

(۱۹۳۹، ۱۹۴۰) ــــ أخرجہ مسلم (۴/۱۸۷۳) عن زید بن أرقم مرفوعاً

وانظر مسلم (۴/۱۸۷۳)، السنن الکبری للبیہقی (۲/۱۴۸)، (۷/۳۰)، (۱۰/۱۱۳)، الدارمی (۲/۳۲۲)

۱۹۲۱...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو مسعر بن کدام نے اور سفیان ثوری نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد ہم اس وقت جس میں ہیں کوئی شر ہوگا جس سے ہم ڈریں آپ نے فرمایا اے حذیفہ تم کتاب اللہ کو پکڑے رکھو ای کو تم سیکھو اور اس میں جو کچھ ہے اسی کی تم اتباع کرتے رہو یہاں تک کہ اس کلمہ کو آپ نے تین بار فرمایا میں نے عرض کیا میں (ایسے ہی کروں گا۔)

قرآن اللہ کی رسی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو

۱۹۲۲...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسین بن نصر نے ان کو علی بن نصر نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابو خالد سلیمان بن حیان نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید بن ابی سعید نے ان کو ابو شریح خزاعی نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ہم نے کہا کہ جی ہاں آپ نے فرمایا بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے تم اس کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔ بے شک تم ہرگز گمراہ نہیں ہو سکو گے اور اس کے بعد تم کبھی ہلاک نہیں ہو سکو گے۔

اس کو لیث بن سعد نے اور سعید مقبری نے روایت کیا ہے نافع بن جبیر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کیا۔ اور امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۲۳...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابو سعید محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جریر نے ان کو قابوس بن ابو ظبیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک وہ شخص جس کے سینے میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی نہیں ہے وہ ویران گھر کی مثل ہے۔

۱۹۲۴...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ابو علاثہ بن محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو سعد نے ان کو ابو امامہ نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی میں نے مقسم بن فلاں کو خریدا ہے اور مجھے اس میں اتنا اتنا منافع ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں اس سے بھی زیادہ منافع والی ہے۔ اس نے کہا کیا ایسی بھی کوئی چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ شخص جو قرآن کی دس آیت یاد کرتا ہے چنانچہ وہ صحابی چلا گیا اور دس آیات یاد کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر اس بات کی اطلاع دی۔

(۱۹۲۱) أخرجه الحاكم في المستدرك (۳/ ۴۳۳) من طريق عبدالرحمن بن قرط عن حذيفة مطولاً وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۲۲) أخرجه ابن أبي شيبة (۱۰/ ۴۸۱) عن أبي خالد به.

(۱۹۲۳) أخرجه الترمذي (۲۹۱۳) والحاكم (۱/ ۵۵۴) من طريق جرير به.

وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح

(۱۹۲۴) أخرجه الحاكم (۱/ ۵۶۵) ثم سكت عن الإسناد الأول قال وسالم بن أبي الجعد، وقال الحاكم:

إن كان عمرو بن خالد حفظ في إسناده سالم بن أبي الجعد فهو صحيح على شرط مسلم غير أن الشيخين من أصحاب المختصر خالفوه فيه.

۱۹۲۵۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو عمرو بن علی نے اور احمد بن مقدام نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ان کو قتادہ نے بیان کیا ہے ان کو ابو الجعد نے یا ابن ابو الجعد نے ان کو ابو امامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل۔

حافظ قرآن دس آدمیوں کی سفارش کرے گا

۱۹۲۶۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو داؤد بن حسین بن عقیل نے ان کو علی بن حجر مقری نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کو مضبوط پکڑ لے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام جانے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ اور اس کی شفاعت قبول کریں گے اور اس کے دس اہل خاندان کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کریں گے۔ ہمارے شیخ کی اصل کتاب میں ایسے ہی تھا یعنی جعفر بن سلیمان ضبعی کے اور علیہ صحیح ہے۔ اور وہ تحریف ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ جعفر بن سلیمان مقری کوفی صحیح ہے۔

۱۹۲۷۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن طیب بلخی نے اور علی بن حسین بن عبد الرحیم نیساپوری نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اسے یاد کیا اور اسے مضبوطی سے تھاما اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے اور اس کے اہل خاندان کے دس افراد کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے وہ سب ایسے ہوں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

ابو احمد نے کہا کہ اس کو روایت کرتے ہیں حفص بن سلیمان کثیر بن زاذان سے۔ اور تحقیق حدیث بیان کی ہے کثیر سے غیر حفص نے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اسی طریق کے علاوہ کسی طریق سے نہیں پہچانتے۔ اور اس کی اسناد صحیح نہیں ہے حفص بن سلیمان کوفی ابو عمر ضعیف فی الحدیث ہے۔ اور ہم نے آخر فضائل میں روایت کی ہے محمد بن بکار بن ریان کی حدیث سے انہوں نے حفص سے۔ اور حفص اس حدیث کے ساتھ منفرد ہے اور وہ ضعیف تھے اہل علم کے نزدیک۔

حافظ قرآن کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

۱۹۲۸۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف سنجانی نے ان کو ابو طاہر نے اور ہارون بن سعید نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے انہوں نے ابن ایوب سے اس نے زبان بن فائد سے اس نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص قرآن مجید پڑھے۔ اور اس میں جو کچھ ہے

(۱۹۲۵)۔۔۔۔ اخرجه الحاكم بنفس الإسناد (۱/ ۵۵۲)

(۱۹۲۷)۔۔۔۔ اخرجه المصنف من طريق ابن عدي في الكامل (۲/ ۷۸۸) واخرجه الترمذي (۲۹۰۵)

(۱۹۲۸)۔۔۔۔ اخرجه الحاكم بنفس الإسناد (۱/ ۵۶۷) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي فقال: زبان ليس بالقوي

سنا مالک سے ایک دن امور کے اندر جلدی کرنے کو معیوب قرار دے رہے تھے پھر فرمایا کہ حضرت ابن عمر نے سورۃ بقرہ آٹھ برس میں پڑھی تھی (ظاہر ہے آٹھ برس تک بقرۃ کے الفاظ ہی کو نہیں پڑھتے رہے تھے بلکہ اس کے مفہوم و مطالب بائے عظیمہ ہی کو سمجھتے رہے اور سمجھ کر ہی پڑھتے رہے اور یہی طریقہ ہے یعنی سمجھ کر پڑھنا۔ (از مترجم)

۱۹۵۶......ہمیں خبر دی ہے ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو بکیر نے ان کو مالک نے ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر سورۃ بقرہ پر آٹھ سال تک ٹھہرے رہے تھے اس کو سیکھتے تھے۔

۱۹۵۷......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو علی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ ابو بلال اشعری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے سورۃ بقرہ بارہ سال میں سیکھی تھی جب اسے پورا کیا تھا تو اونٹ قربان کئے تھے۔

۱۹۵۸......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو وکیع نے ان کو خالد بن دینار نے کہتے ہیں کہ ابو العالیہ نے ہم سے کہا تھا پانچ　　　پانچ آیات کر کے یاد کریں۔ نبی کریم نے ان کو جبرائیل سے پانچ پانچ کر کے حاصل کیا تھا۔

۱۹۵۹......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو مالک بن نصر بن مالک خزاعی نے ان کو علی بن بکار نے ابو خلدہ سے اس نے ابو العالیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

کہ قرآن مجید کو پانچ پانچ آیات کر کے سیکھو بے شک جبرائیل امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی پانچ پانچ آیات لے کر اترتے تھے۔

علی بن بکار نے کہا کہ بعض اہل علم نے کہا ہے۔ کہ جو شخص پانچ پانچ آیات کر کے سیکھے وہ قرآن کو بھولے گا نہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حضرت عمر کی طرف روایت کو مرفوع کرنے میں وکیع کی مخالفت ہوئی ہے اور وکیع کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۶۰......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور عباس بن فضل بن زکریا ضبی نضروی نے ہراۃ میں ان کو ابو الفضل احمد بن نجدہ بن عریان نے ان کو ابو عثمان سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابو اسحق نے ان کو مرہ نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے کہا جو شخص علم کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو لازم کرلے کیونکہ اس میں پہلوں اور پچھلوں کی بھلائی جمع ہے۔ اور اس کو شعبہ نے روایت کیا ہے ابو اسحق سے اور اس بارے میں کہا ہے قرآن مجید کو لازم کر لیا جائے اس لئے کہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

فصل:......قرآن مجید کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنا اور ہمیشہ کرنا

(۱)......اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو قرآن مجید کی ہمیشہ پابندی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں۔

یتلون ایات اللہ اناء اللیل وھم یسجدون

وہ لوگ راتوں کے اندر بھی آیات الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں نماز کی حالت میں۔

---

(۱) فی المستدرک (العمل)

(۱۹۵۹) ابو خلدة هو: خالد بن دينار التميمي السعدي

(۱۹۶۰) عزاه الهيثمي في المجمع (۱۶۵/۷) الى الطبراني باسانيد ورجال احدها رجال الصحيح

(۲) ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام ذکر رکھا ہے۔ اور جو شخص اس سے منہ پھیرے اس کو دھمکی دی ہے۔ اور جو شخص قرآن مجید کو پڑھ کر بھلادے اس کو بھی دھمکی دی ہے۔

کذالک نقص علیک من انباء ما قد سبق وقد آتیناک من لدنا ذکرا. من اعرض عنہ
فانہ یحمل یوم القیمۃ وزرا. خالدین فیہ وساء لہم یوم القیمۃ حملا.

اس طرح ہم آپ کے اوپر پہلے گذر جانے والوں کی خبریں بیان کرتے ہیں اور ہم نے اپنی جانب سے آپ کو ذکر عطا کیا ہے۔
جو شخص اس ذکر سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ اٹھائے گا وہ ہمیشہ اسی عذاب میں رہیں گے
اور قیامت کے دن بہت برا بوجھ ہے ایسے لوگوں کے لئے۔

اور اس کے بعد کی آیات میں ارشاد فرمایا ہے:

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی. تا الیوم تنسی.

جو شخص میرے ذکر سے یعنی قرآن سے منہ پھیرے اس کے لئے گذران تنگ ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب مجھے آپ نے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو دنیا میں دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ایسے ہی تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں تم نے ان کو بھلادیا تھا اور ہم تجھے آج ایسے ہی بھلادیں گے۔

قرآن جلدی بھول جاتا ہے

۱۹۶۱ ۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اپنی اصل کتاب سے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے برید سے اس نے ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کو یاد کرنے کے بعد مضبوط رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قرآن فرار ہونے اور بھول جانے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو پاؤں کی رسی نکل جانے سے بھاگ جاتا ہے بعض نے فی عقلھا کی جگہ من عقلھا کہا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں ابو کریب سے اس نے اسامہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۲ ۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالملک بن محمد ابو قلابہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو مالک نے ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بے شک صاحب قرآن کی مثال اونٹ والے جیسی ہے جس کے پیر میں رسی ڈلی ہوئی ہے اگر اسے باندھ کر رکھے گا تو وہ رکا رہے گا اور اگر اونٹ کو چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے (یعنی یاد کرتا رہے گا تو یاد رہے گا ورنہ بھول جائے گا تو وہ چلا جائے گا (یعنی یاد کرتا رہے گا تو یاد رہے گا ورنہ بھول جائے گا۔ بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۱۹۶۳ ۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم اور محمد بن شاذان اور احمد بن سلمہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اس نے نافع سے اس نے ابن

(۱۹۶۱) ۔۔۔۔ أخرجہ البخاری (۹/۷۹ ۔ فتح) عن محمد بن العلاء وأخرجہ مسلم (۱/۵۴۵) عن أبی کریب کلاھما عن أبی إسامۃ. بہ.

(۱۹۶۲) ۔۔۔۔ أخرجہ البخاری (۹/۷۹ ۔ فتح) عن عبداللہ بن یوسف عن مالک. بہ
وأخرجہ مسلم (۱/۵۴۳) عن یحیی بن یحیی عن مالک. بہ

عمر سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی مثال پاؤں میں رسی ڈالے ہوئے اونٹ کی سی ہے اگر اس کا مالک اس کی رسی کی حفاظت کرتا ہے گا تو اونٹ قبضے میں رہے گا اگر اسے چھوڑ دے گا تو اونٹ چلا جائے گا۔ جب کوئی قرآن کا حافظ رات کو کھڑے ہو کر اور دن کو بھی (نماز میں) پڑھتا تو وہ اس کو یاد کر لیتا ہے اور جس وقت اس کو نہیں پڑھتا اس طرح تو اس کو بھول جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے قتیبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۴: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ابووائل سے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہارے کسی ایک کے حق میں یہ بات بہت ہی بری ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اتنی اتنی آیات بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلوایا گیا ہے قرآن کو خوب یاد کرو وہ لوگوں کے سینوں سے بڑی تیزی کے ساتھ نکلتا ہے جیسے بچے سے رسی نکلنے پر مویشی بھاگتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اسحق بن ابراہیم وغیرہ سے۔

قرآن کریم بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے

۱۹۶۵: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن مبارک نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے انہوں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہے پھر اس کو بھول جاتا ہے مگر وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم (الشوریٰ ۳۰)

جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب ہوتی ہے۔

بے شک قرآن مجید کا بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے۔

۱۹۶۶: ...... اور ہم نے روایت کیا ہے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی حدیث سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں

(۱۹۶۳) ...... أخرجه مسلم (۱/۵۴۴)

(۱۹۶۴) ...... أخرجه البخاری (۹/۷۹ فتح) عن محمد بن عرعرة عن شعبة عن منصور. به

وأخرجه مسلم (۱/۵۴۴) عن زهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم عن جرير. به

(۱) ...... في المخطوطة أعطلها

(۱۹۶۵) ...... عزاه السيوطي في الدر (۶/۹) إلى ابن المبارك وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف عن الضحاك.

(۱۹۶۶) ...... أخرجه أبوداؤد (۴۶۱) والترمذی (۲۹۱۶) وقال الترمذي

وقال أبوعيسى

هذا حديث غريب لانعرفه إلا من هذا الوجه قال

وذاكرت به محمد بن إسماعيل فلم يعرفه واستغربه

قال محمد: ولا أعرف للمطلب بن عبدالله سماعاً من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا قوله حدثني من شهد خطبة النبي صلى الله عليه وسلم قال وسمعت عبدالله بن عبدالرحمن يقول لانعرف للمطلب سماعاً من أحد أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال عبدالله وأنكر علي بن المديني أن يكون المطلب سمع من أنس.

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

مجھ پر میری امت کے اجر وثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ معمولی نجاست یا تنکا وغیرہ بھی جسے کوئی آدمی مسجد میں سے نکالتا ہے۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے۔ میں نے (ان پیش ہونے والے گناہوں میں) اس سے بڑا گناہ کوئی بھی نہیں دیکھا کہ کوئی آدمی قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت جو کسی آدمی کو عطا کی گئی ہو اس کے بعد اس نے اس کو بھلا دیا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالوہاب بن حکم خزاز نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز نے ان کو ابن جریج نے (فلاں سے) پس اسی مذکورہ کو انہوں نے بھی ذکر کیا۔

۱۹۶۷: ... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن علی نے کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے انہوں نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ خوبصورت آواز نکالو (یعنی تجوید وغیرہ کے ساتھ پڑھو) اور اسی کی کمائی کی کوشش کرو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قرآن مجید اس اونٹ سے زیادہ جلدی سینے سے نکل کر چلا جاتا ہے جس اونٹ کے پیروں سے رسی نکل جائے اور چلا جائے اور لفظ تغنی کا ایک یہ مفہوم بھی مراد لیا جا سکتا ہے (کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ غنا حاصل کرو یعنی قرآن کی تعلیم حاصل کر لی تو سارے جہاں کی دولت حاصل ہو گئی اس کے ساتھ غنی ہو جاؤ مزید دنیا کی لالچ نہ کرو اس طرح یہ حدیث ترجمہ اور ترکیب کی تعلیم ہوئی) مترجم۔

قرآن سیکھ کر چھوڑ دینے کی وعید وسزا

۱۹۶۸: ... ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء نے ان کو سمرہ بن جندب فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے لہٰذا آپ کے سامنے کوئی بھی شخص اپنا خواب بیان کرتا جس کے لئے چاہتا۔ ایک دن آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے تھے انہوں نے مجھے اٹھایا اور بولے چلئے چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ حتیٰ کہ ہم لوگ ایک ایسے آدمی پر پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا تھا اچانک وہ جھک کر وہ پتھر لیٹے ہوئے کے سر پر دے مارتا ہے جس کی شدید ضرب سے اس کا سر پھٹ کر کھل جاتا ہے اور وہ پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے لہٰذا وہ شخص دوبارہ اس پتھر کو اٹھاتا ہے اتنے میں اس کا سر جڑ کر سابقہ حال پر ہو چکا ہوتا ہے جیسے کہ پہلے تھا پھر دوبارہ اسی طرح اس کو مارتا ہے جیسے اس نے پہلی بار مارا تھا۔ (الغرض یہی عذاب اس کو مستقل طور پر ہو رہا ہے) میں نے پوچھ کر کہا سبحان اللہ اللہ کی پناہ یہ سر کچلنے والا اور جس کا سر کچلا جا رہا ہے دونوں کون ہیں۔ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہاں سے چلئے (پھر دونوں نے آگے حدیث بیان کی ہے) پھر آخر میں فرمایا کہ بہرحال وہ آدمی آپ جس کے پاس گئے تھے

(۱۹۶۷) أخرجه أحمد (۴/۱۵۳) من طريق علي بن رباح به

وأخرجه أحمد (۴/۱۵۴) من طريق علي بن رباح به.

وأخرجه ابن حبان (۷۴۸ موارد) عن الحسن بن سفيان عن أبي بكر بن أبي شيبة عن زيد بن حباب. به دون قوله وتغنوا به.

(۱۹۶۸) أخرجه البخاري (۹/۴۴ ۵۸) عن مؤمل بن هشام أبو هشام عن إسماعيل بن إبراهيم عن عوف. به

(۱) غير واضح بالأصل وصححناه من البخاري

اور اس کا سر کچلا جارہا تھا پتھر کے ساتھ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو قرآن سیکھتا تھا پھر اس کو چھوڑ دیتا تھا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ اس کو بخاری نے ایک حدیث میں نقل کیا ہے۔

۱۹۶۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن لہیط نے یا لہاد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعد بن عبادہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی آدمی بھی اگر قرآن سیکھتا ہے پھر سیکھ کر اس کو بھلا دیتا ہے قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ کے پاس پیش ہوگا تو اس کے منہ کو کوڑھ کر مرض لگا ہوا ہوگا۔

اور کوئی حکمران جو عیش میں پڑ گیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے آگے ایسے پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اس کی گدی پر بندھے ہوئے ہوں گے انہیں عدل وانصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا۔

ایسے ہی شعبہ سے روایت کیا گیا ہے اور وہ غلط ہے بلکہ وہ صحیح عیسیٰ بن فائد سے ہے۔

اور اس کو ابوعبید نے روایت کیا حجاج سے اس نے شعبہ سے جو کہ درست ہے۔

اور اسی طرح ان کے ماسوا نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ شعبہ نے یزید سے اس نے عیسیٰ بن فائد سے۔

۱۹۷۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن فائد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعد بن عبادہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو متعدد بار یہ بتایا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی بھی حکمران عیاش ہو قیامت کے روز جب اللہ کے پیش ہوگا تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے ان کو انصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا اور جس نے قرآن مجید پڑھ کر پھر اس کو بھلا دیا قیامت میں اللہ تعالیٰ کے آگے جب پیش ہوگا تو اس کا منہ کوڑھ زدہ ہوگا۔

حفاظ کرام قابل رشک ہیں

۱۹۷۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے۔ ان کو خبر دی ہے شعیب نے ان کو زہری نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا...... حسد دو آدمیوں کے خلاف درست ہے (یہاں حسد سے رشک مراد ہے) ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہے وہ رات دن اسی کو پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آگے بحالت قیام عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

یا قام بہ سے مراد ہے کہ وہ دن رات قرآن ہی کے معاملے میں مصروف عمل رہتا ہے پڑھنا پڑھانا سمجھنا سمجھانا عمل خود کرنا لوگوں سے کروانا وغیرہ وغیرہ۔

اور دوسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال ومتاع بہت دیا ہے وہ رات دن اس کو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا رہتا ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو سفیان کی اور یونس کی حدیث سے زہری سے روایت کیا ہے۔

(۱۹۶۹)...... أخرجه أحمد (۵/۳۲۳) عن عبدالصمد عن عبدالعزيز بن مسلم عن يزيد بن أبي زياد عن عيسى بن فائد عن عبادة بن الصامت مرفوعاً.

(۱۹۷۰)...... أخرجه أحمد (۵/۲۸۵) عن خلف بن الوليد عن خالد به.

(۱۹۷۱)...... أخرجه البخاري (۹/۲۳۶) ومسلم (۱/۵۵۸ و ۵۵۹) كما قال المصنف.

۱۹۶۲:... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن قطل قطان نے ان کو ابوالازھر نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو ھیثم بن حمید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے زید بن واقد نے سلیمان بن موسیٰ سے اس نے کثیر بن مرہ سے اس نے یزید بن اخنس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے مابین رغبت کرنے کا مقابلہ کسی چیز میں نہیں ہونا چاہیے سوائے دو طرح کے آدمیوں میں کرنے کے ایک تو وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن مجید عطا کیا ہے وہ رات دن اسی میں لگا رہتا ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

لہٰذا اس کو دیکھ کر دوسرا آدمی یہ سمجھے کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اسی طرح عطا کرے جیسے فلاں کو عطا کیا ہے تو میں بھی اپنے رات دن قرآن کیلئے ایک کر دیتا جیسے فلاں نے کر دیئے ہیں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال عطا کیا ہے اور وہ اس کو خرچ کرتا اور صدقہ کرتا ہے۔

کوئی آدمی اسے دیکھ کر یہ کہے گا کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے مال دیتا جیسے فلاں کو دیا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ صدقہ کرتا۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ یہ بتائیے کہ مردانگی اور بہادری اگر کسی آدمی میں ہو تو (کیا وہ رغبت اور رشک کی چیز نہیں ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ آدمی ان دونوں جیسا نہیں ہو سکتا بے شک کتا بھی اپنے گھر والوں کے پیچھے جاتا ہے۔

مومن قاری کی مثال

۱۹۶۳:... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ھمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو ابو موسیٰ نے کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔

مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج جیسی ہے جس کی خوشبو پاکیزہ ذائقہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے

اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس پھل جیسی ہے جس کا ذائقہ تو پاکیزہ ہے مگر اس کی کوئی خوشبو ہی نہیں ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے مثال ناز بو کے ہے (یعنی) کہ اس کی خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو سرے سے قرآن کو پڑھتا ہی نہیں ہے اندرائن (کوڑتمہ) جیسی ہے کہ جس کا ذائقہ خبیث ہے اور بو بھی خبیث ہے۔

۱۹۶۴:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عبد الصمد بن خالد نے ان کو ھمام بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کہ رسول اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس حدیث کے آخر میں فرمایا تھا کہ مثل اندرائن کے ہے جس کا مزہ بہت کڑوا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہے۔ اس کو دونوں نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۵:... ہمیں خبر دی ہے استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام نے قتادہ سے ان کو زرارہ نے سعید بن ہشام سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

(۱۹۶۲): أخرجه أحمد ([illegible]) والطبراني في الصغير ([illegible]) من طريق الهيثم بن حميد به.

وقال الطبراني لا يروى عن يزيد بن الأخنس وهو أبو معن بن يزيد بن الأخنس قد صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بهذا الإسناد تفرد به الهيثم

وعزاه الهيثمي في المجمع ([illegible]) إلى الطبراني في الكبير ورجاله ثقات.

(۱۹۶۳): أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي ([illegible])

(۱۹۶۴): متفق عليه أخرجه البخاري ([illegible]) ومسلم ([illegible])

(۱۹۶۵): أخرجه المصنف من طريق الطيالسي ([illegible])

درخت، جس سے گھی اور شہد بہہ رہا ہے، اور میں نے لوگ دیکھے جو ایک دوسرے سے اپنے ہاتھ پھیلا کر مانگ رہے ہیں کوئی زیادہ کوئی کم کر رہا ہے اور میں نے ایک رسی دیکھی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لگی ہوئی ملی ہوئی ہے میں نے آپ کو بھی دیکھا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اس کے ذریعے اوپر کو چڑھ گیا ہوں۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے اس کو پکڑا وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا اس کے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی ہے اس کے بعد اس کے لئے وہ رسی جوڑی گئی ہے جس سے وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا ہے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق بولے یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی) تو ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ سائبان یا سایہ دار درخت سے مراد اسلام کا سائبان ہے اور وہ گھی شہد بہنے سے مراد۔ اور ابو اسحٰق کی ایک روایت میں ہے۔ بہر حال جو کچھ گھی اور شہد بہہ رہا ہے وہ قرآن ہے جس میں نرمی اور مٹھاس ہے، کوئی کم کوئی زیادہ لے رہا ہے یعنی قرآن میں سے کوئی کم کوئی زیادہ فہم لے رہا ہے۔ اور آسمان سے زمین تک ملی ہوئی رسی وہ حق ہے آپ جس حق پر قائم ہیں۔ آپ اسی حق والی رسی کو پکڑتے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ آپ کو بلند کرتے ہیں۔ پھر آپ کے بعد اس کو دوسرا آدمی پکڑتا ہے۔ وہ اسی کے ذریعہ بلند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا آدمی اس پکڑتا ہے وہ بھی بلند ہو جاتا ہے۔ تیسرا پکڑتا ہے اور رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے جوڑی جاتی ہے۔ لہذا وہ بھی اوپر چلا جاتا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے کہ کیا میں نے درست کہا ہے یا میں نے غلطی کی ہے بتانے میں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ درست بتایا آپ نے اور کچھ غلط بتایا۔ صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو قسم دیتا ہوں اپنے ماں باپ کی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان) مجھے وہ بتا دیجئے جو مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ قسم نہ دیجئے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے ان کو عبدالرزاق نے مگر یہ کہ انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۹۷۹ ــــ اور ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو حنظلی نے ان کو محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سلیمان بن کثیر نے زہری سے، انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں جو شخص جب کوئی خواب دیکھے تو اسے میرے سامنے بیان کر دیا کرے۔ میں اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ چنانچہ ایک آدمی آیا (آگے راوی نے حدیث بیان کی ہے) مگر اس نے کہا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی تعبیر دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ضرور، آپ ہی تعبیر دیجئے۔ اور صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ خوابوں والے تھے۔ لہذا صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سائبان تو اسلام ہے، شہد اور گھی قرآن ہے۔ جس میں شہد کی شیرینی ہے اور دودھ کی نرمی ہے۔ بہر حال جو لوگ اس کو حاصل کر رہے ہیں کوئی کم لے رہا ہے تو کوئی زیادہ لے رہا ہے وہ حاملین قرآن ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سے وہ محمد بن کثیر سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

بعض اہل علم نے گمان کیا ہے کہ (حضور نے جس غلطی کا اشارہ دیا تھا) وہ غلطی شہد اور گھی کی تفسیر کے بارے میں تھی کہ انہوں نے دونوں سے دونوں مراد ایک چیز لی وہ ہے قرآن حالانکہ چیزیں دو ہیں خواب میں تو مناسب اس طرح تھا کہ ایک چیز کی تعبیر قرآن کے ساتھ دی جاتی اور دوسری

(۱۹۷۸) ... إسحاق بن أبي مسلم الدبري هو: أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن عباد الدبري

أخرجه مسلم (۴/۱۷۷۸) عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق. به

(۱۹۷۹) ... أخرجه مسلم (۴/۱۷۷۸ و ۱۷۷۹) عن عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي عن محمد بن كثير به

کی سنت کے ساتھ دی جاتی ۔ واللہ اعلم ۔

سورۃ البقرہ باعث برکت ہے

۱۹۸۰ : ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن فضل قطان نے ان کو ابو علی بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے زید سے اس کو ابو سلام نے ان کو ابوامامہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو بے شک وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن سفارشی بن کر آئے گا۔ خصوصاً دو روشن سورتیں پڑھا کرو سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران قیامت کے دن وہ دونوں اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہیں یا گویا کہ وہ فرق کرتے دو چھتریاں ہیں صف بستہ اڑنے والے پرندوں میں سے جو کہ اپنے پڑھنے والے کے لئے بحث کرتی ہیں۔ سورۃ بقرہ پڑھو بے شک اس کو حاصل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت و ندامت ہے اہل باطل اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے معاویہ بن سلام کی حدیث سے اس نے اپنے بھائی زید سے۔

۱۹۸۱ : ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ہے ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے اسماعیل بن عیاش نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت پڑھتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے لئے نور اور روشنی ہوگی اور جو شخص قرآن کی ایک آیت سنتا ہے اس کے لئے دوگنی نیکی لکھی جاتی ہے۔

جس جگہ قرآن پڑھا جاتا ہے وہ روشن کر دیا جاتا ہے

۱۹۸۲ : ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابو بکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے ان کو عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس کو اہل آسمان ایسے دیکھتے ہیں جیسے ستاروں کو اہل زمین دیکھتے ہیں۔ (یہ تفسیر ہے)

وہ گھر اہل آسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے جیسے ستارے اہل زمین کے لئے چمکتے ہیں۔

قرآن کے ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں

۱۹۸۳ : ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو محمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ان کو محمد بن کعب قرظی نے ابن عوف نے ان کو ذہب اسلمی نے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم

(۱۹۸۰) اخرجه مسلم (۱/۵۵۳) من طريق معاوية بن سلام به

(۱۹۸۱) ... عزاه صاحب الكنز (۲۳۳) للمصنف فقط.

(۱۹۸۲) عزاه صاحب الكنز (۱۹۳۲) للمصنف فقط.

(۱۹۸۳) اخرجه ابن أبي شيبة (۱۰/۴۶۱) والطبراني في الكبير (۸/۲۷۶) من طريق موسى بن عبيدة الربذي. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۷/۱۶۳) : موسى بن عبيدة الربذي ضعيف وزاد في عزوه إلى الطبراني في الأوسط

(۱) في الأصل الضلعي.

(۱۹۸۳) منكر. اخرجه الموصلي (۱۹۱۰) من طريق الضحاك بن عثمان. به.

وقال أبو عيسى : هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

(ایک حرف ہے) بلکہ یہ یا، سین، میم علیحدہ علیحدہ حرف ہیں اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ الم میں (ایک حرف ہے) بلکہ الف، لام، میم علیحدہ علیحدہ حرف ہیں۔ یہ روایت اگر اس کی اسناد صحیح ہے تو اس سے مراد اور ہی نیکی مراد ہے۔

۱۹۸۴:..... مکرر ہے اس کو ضحاک بن عثمان نے روایت کیا ہے ایوب بن موسیٰ سے اس نے محمد بن کعب قرظی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کتاب میں سے ایک حرف کو پڑھے اس کے لئے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی اپنی جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف علیحدہ حرف ہے لام علیحدہ حرف ہے میم علیحدہ حرف ہے۔

۱۹۸۵..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن قاسم نوری نے ان کو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہارون بن عبداللہ بزار نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو ضحاک نے پھر انہوں نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ اس سے ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ محمد بن کعب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا۔

اور ہم نے ابن مسعود کی حدیث میں دوسرے طریق سے بطور مرفوع اور بطور موقوف کے روایت کیا ہے جو اسی مذکورہ مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

مرفوع روایت تو وہ ہے جو پیچھے گزر چکی اور موقوف وہ ہے جو ابھی درج ہوگی۔

۱۹۸۶: ان میں سے جن کی ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابراہیم بن ہجری نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر بن ... نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابراہیم ہجری ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ قرآن مجید دعوت مہمانی ہے اللہ کی مہمانی کو جاؤ جس قدر تم استطاعت رکھتے ہو بے شک یہ قرآن مجید اللہ کی رسی ہے۔ یہ روشن نور ہے جو کہ فائدہ پہنچاتی ہے جو اس کے ساتھ چمٹ جائے اس کے لئے تحفظ ہے جو اس کی اتباع کرے اس کے لئے نجات ہے وہ کج رو نہیں ہوگا بلکہ سیدھا رہے گا۔ ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ پھر آزردہ کرے نہ ہی خاموش رہ جائے اس کے عجائبات بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اسے پڑھو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی تلاوت سے اجر عطا کرے گا ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں۔ سنو میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ الم دس ہیں بلکہ الف، لام، میم علیحدہ ہیں اور علوی کی ایک روایت میں ہے کہ میری مراد یہ نہیں ہے کہ الم میں دس نیکیاں ہیں بلکہ الف کی دس ہیں لام کی دس اور میم کی دس ہیں۔

۱۹۸۷..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن عمر حنفی نے ان کو ابراہیم ہجری نے پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے اور اسی کے مفہوم کو بطور مرفوع روایت کے اور روایت کے شروع میں کہا ہے کہ بے شک یہ قرآن مہمانی ہے لہٰذا اس مہمانی۔ سے اور دستر خوان۔ سے سیکھو اور فرمایا کہ یہ قرآن قابل شفاعت ہے۔

(۱۹۸۵) اخرجه ابن ابی شیبة و محمد بن نصر و ابن الأنباری فی کتاب المصاحف و ... (کنز ۲۳۵۱)

(۱۹۸۶) اخرجه الحاکم (۱/۵۶۶) عن ابی عبدالله محمد بن یعقوب الحافظ ... صححه الحاکم و سکت علیه الذهبی

(۱۹۸۷) اخرجه الحاکم (۱/۵۵۶) عن ابی النصر محمد بن محمد بن ... بطوله به مختصرا و صححه الحاکم و سکت علیه الذهبی

(۱) فی المستدرک (صحیح)

۱۹۸۸: ـــ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حامد بن محمود بن حرب نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ عبداللہ دشتکی نے۔ ح۔ ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن عبداللہ دشتکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو عاصم نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک خالی ترین گھر گھروں میں سے وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شے نہ ہو لہٰذا تم لوگ قرآن کریم کو پڑھو بے شک تم اس پر ہر حرف کے بارے میں دس نیکیوں کی جزا دیے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم بلکہ میں یہ کہتا ہوں الف، لام اور میم۔

۱۹۸۹: ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسعر نے ان کو عطاء نے ان کو ابوالاحوص نے ابن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اس قرآن مجید کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو بے شک تم ہر اس کے بارے میں دس دس نیکیوں کا اجر عطا کئے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہہ رہا الم بلکہ ہر حرف میں الف، لام، میم ہے۔ یہ دوسرے طریق سے عطا سے مرفوعاً مروی ہے۔

۱۹۹۰: ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ قرشی نے۔

اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد احمد بن اسحٰق بن احمد بغدادی نے ان کو معاذ بن نجدہ قرشی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ بن صفوان کوفی نے ان کو بشیر بن مہاجر غنوی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرمار ہے تھے۔

سورۃ بقرہ سیکھو اس کو سیکھنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت وندامت ہے اہل باطل شیطان اور جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے (یہ کہہ کر) تھوڑی سی دیر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا۔ سورۃ بقرہ سیکھو اور سورۃ ال عمران یہ دونوں تروتازہ ہیں یہ دونوں اپنے پڑھنے والے پر سایہ کریں گی قیامت کے دن بادل کی طرح یا پروں کو پھیلانے والے پرندوں کی طرح یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے سامنے آئے گا قیامت میں جب انسان کی قبر پھٹے گی ایک کمزور پریشان حال جوان کی شکل میں آئے گا اور کہے گا کیا مجھے پہچانتے ہیں۔ وہ کہے گا کہ نہیں میں تو آپ کو نہیں پہچانتا لہٰذا قرآن اس سے کہے گا۔ میں وہی تو ہوں جس نے آپ کو گرمیوں میں پیاسا رکھا تھا اور میں نے ہی آپ کو راتوں کو بے آرام کیا تھا بے شک ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہو گیا ہے اور میں آج تیرے لئے ہوں ہر تجارت کے پیچھے لہٰذا ایک ہاتھ میں اس کو ملک اور دوسرے ہاتھ میں ہمیشہ رہنا خلد دیا جائے گا اور اس کے سر پر عزت ووقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی جس سے اہل دنیا دنگ رہ جائیں گے وہ پوچھیں گے یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں جواب ملے گا اس لئے کہ تمہارے بچے نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی تھی پھر قرآن کے قاری سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور جنت کے درجات اور بالاخانوں کے لئے چڑھتے جائیں چنانچہ وہ چڑھتے جائیں گے جب تک کہ تلاوت کرتے رہیں گے اس کی ترتیل کے ساتھ حدیث کے یہ الفاظ ابن قتادہ کی روایت کے ہیں اور ابن عبداللہ کی حدیث مختصر ہے۔

۱۹۹۱: ـــ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوعمر محمد بن جعفر کوفی نے ان کو یعقوب نے ان کو بشیر بن مہاجر نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ اس کے انہوں نے کہا کہ قرآن پڑھنے والے پر جب قرآن مشکل گزرتا ہے تو قیامت کے دن وہ کمزور آدمی کی صورت میں سامنے آئے گا اور کہے گا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاری بالقرآن کی فضیلت بیان کرنا

۱۹۹۲۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ بن حازم ازدی نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یعقوب بن حمید بن کاسب نے ان کو ہشام بن سلیمان بن عکرمہ نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو سعید مقبری نے اور زید بن اسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور دن رات اس کے ساتھ قیام کرے (یعنی کثرت کے ساتھ اس کو نمازوں میں پڑھے یا رات دن اسی کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے کرانے میں لگا رہے) اور اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانے اور حرام کئے ہوئے سے باز رہے اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے گوشت اور خون میں ملاتا ہے اور اس شخص کو قرآن رفیق بنا دے گا نیک اور مقدس کاتب فرشتوں کا اور جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت یہ اس کی طرف سے وکالت کرے گا اور جھگڑے گا اور یہ کہے گا اے رب ہر عمل کرنے والے نے جو دنیا میں عمل کیا اس نے اس کا اجر وہاں دنیا میں پا لیا تھا مگر فلاں فلاں انسان وہ رات بھی میرے ساتھ گزارتا تھا اور دن بھی میرے ساتھ گزارتا تھا میرے حلال کو حلال جانتا تھا اور میرے حرام کو حرام جان کر اجتناب کرتا تھا۔ اے رب تو اسے اب عطا فرما پھر اللہ اس کو شاہی تاج پہنائے گا اور عزت کی پوشاک پہنائے گا پھر پوچھے گا کہ کیا اب راضی ہیں بندہ عرض کرے گا میں اس سے بھی زیادہ افضل شے کی رغبت کرتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ ملک اس کے دائیں ہاتھ پر اور خلود دوام اس کے بائیں ہاتھ پر رکھیں گے پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا اب تم راضی ہو وہ کہے گا جی ہاں یا رب اور وہ شخص جس نے قرآن مجید کو جوانی میں یا بڑھاپے میں سیکھا اور سیکھنے میں اس کو دشواری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوہرا اجر عطا فرمائیں گے۔

۱۹۹۳۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد عدل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن محمد بن عبدالرحمن نے ان کو اسحق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ بن مہاجر نے ان کو عبدالرحمن بن عثمان نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس پر عمل کیا اور مسلمان جماعت میں انتقال کیا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مقدس فرشتوں اور ماہرین قرآن کے ساتھ اٹھائیں گے اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور وہ اس سے تکلیف اٹھاتا ہے بھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوہرا اجر عطا فرمائیں گے اور جو شخص قرآن سیکھنے پر حریص تھا مگر اسے سیکھ نہ سکا اور سیکھنا ترک نہیں کیا تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کو اس کے خاندان کے شرفاء کے ساتھ اٹھائیں گے اور وہ سارے لوگ تمام لوگوں پر فضیلت عطا کئے جائیں گے جیسے شاہین تمام پرندوں پر فوقیت رکھتے ہیں اس کے بعد منادی کرنے والا منادی کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں موسیقی چراتا میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہیں کرتا تھا لہٰذا ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے لہٰذا ان میں ایک انسان کو عزت والا تاج پہنایا جائے گا اور دائیں ہاتھ میں ملک اور بائیں ہاتھ میں جنت دی جائے گی۔ اس کے بعد اس کے والدین اگر وہ مسلمان ہیں تو ساری دنیا سے زیادہ قیمتی جوڑا پہنائے جائیں گے وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے لئے کیسے میسر ہو گیا حالانکہ ہمارے اعمال تو اس قابل نہیں ہیں ان سے کہا جائے گا کہ یہ اس لئے ہے کہ تمہارا اپنا قرآن پڑھتا رہتا تھا۔

(۱۹۹۲)۔۔۔۔ عزاه الهيثمي في المجمع (۷/۱۶۰) إلى الطبراني في الكبير وفيه سويد بن عبدالعزيز وهو متروك والبي عليه هشيم خيرا وبقية رجاله ثقات

(۱۹۹۳)۔۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۳۳۰، ۳۳۱)

علم نبوت درحقیقت قرآن ہی ہے

۱۹۹۴ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن خریم دمشقی نے ان کو ہشام نے ان کو خالد نے ان کو مروان فزاری نے ان کو بشر بن نمیر نے قاسم شامی سے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

جس نے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھا وہ (علم) نبوت کی تہائی عطا کر دیا گیا اور جس نے آدھا قرآن مجید پڑھا اس نے آدھی نبوت حاصل کی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اس نے اتنی ہی علم نبوت حاصل کیا جس نے پورا قرآن مجید پڑھا سیکھا اس نے پورا علم نبوت سیکھا اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ تلاوت کرو اور جنت کے درجے چڑھو ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ یہاں تک کہ پورا ہو جائے گا جو کچھ قرآن اس کے علم میں ہوگا پھر اس سے کہا جائے گا کہ مٹھی بند کرو وہ بند کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے چنانچہ اس کے سیدھے ہاتھ میں جنت اور بائیں ہاتھ میں نعمتیں ہوں گی۔

بروز قیامت روزے اور قرآن سفارش کریں گے

۱۹۹۵ــــ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن سعد حافظ نے ان کو خبر دی موسیٰ بن عبد مومن نے ان کو ہارون بن سعید آیلی نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو حیی بن عبد اللہ نے ان کو ابو عبد الرحمٰن حبلی نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزے اور قرآن بندے کے حق میں سفارش کریں گے روزے کہیں گے اے میرے رب میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشات نفس سے دن کو روک دیا تھا اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات میں نیند کرنے سے روک دیا تھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما لہٰذا دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔

۱۹۹۶ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو وکیع اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ یا ابو سعید نے اعمش کو شک ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے پڑھانے والے کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہ قرآن پڑھیے اور جنت کے درجے چڑھیے تیری منزل وہاں ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی انتہا ہوگی۔

۱۹۹۷ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق امام نے ان کو عبد الوارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا لہٰذا قرآن کہے گا یا رب اس کو پوشاک پہنا لہٰذا اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یا رب اور زیادہ عطا فرمائے رب تو اس سے راضی ہو جا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھیے اور درجات چڑھیے اور ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ ہوگا۔

۱۹۹۸ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انکو محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد جعفر نے اور ان کو بیان کی محمد بن غالب نے ان کو عبد الوارث بن عبد الصمد نے ان کو ان کے والد نے انکو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن قرآن مجید آئے گا اور آ کر کہے گا اے رب اس کو پوشاک پہنا لہٰذا الکرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یا رب اور زیادہ عطا فرما پھر عزت کی پوشاک پہنایا جائے گا پھر کہے گا اے رب

(۱۹۹۴) ... اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۳) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۱۹۹۶) ... اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

تو اس سے راضی ہو جا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اس کے بعد اس کو کہا جائے گا قرآن پڑھ اور درجات جنت پر بھی چڑھ اور ہر آیت پر اضافی طور پر ایک نیکی بھی ملے گی۔

حافظ قرآن کے اوپر اہل جنت میں کسی کا درجہ نہیں ہے

۱۹۹۹:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد حناط نے بغداد میں اس کی اصل کتاب سے ان کو ابو عبداللہ محمد بن روح نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو شعیب بن اسحق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جنت کے درجات کی تعداد قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہے اہل قرآن میں سے جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں ہوگا۔

حاکم نے کہا کہ یہ اسناد صحیح ہے یہ متن صرف اسی اسناد کے ساتھ ہی لکھا گیا ہے اور وہ شاذ روایتوں میں ہے۔

۲۰۰۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے انکو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبیداللہ نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور درجات جنت چڑھتے جائیں جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے تلاوت کرتے تھے بے شک آپ کی منزل آخری آیت پر ہوگی جس کو آپ پڑھیں گے۔

۲۰۰۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو فضل بن عبداللہ بن مسعود نے ان کو ابوسعید یحییٰ بن محمد ہمدانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو راشد بن سعد نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہوگا اور چراغ اور روشنی ہوگی۔

۲۰۰۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو طاہر دقاق نے اور ہمیں خبر دی علی بن محمد قرشی نے وہ دونوں کہتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ہے حسن بن عمران نے ان کو زید بن حباب نے ان کو صالح المری نے اور ان کو خبر دی ہے قتادہ نے ان کو زرارۃ بن اوفیٰ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے کہا یا رسول اللہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا تم حال اور مرتحل کی کیفیت کو لازم پکڑو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ حال اور مرتحل سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والا شروع قرآن سے لگتا ہے یہاں تک کہ آخر تک پہنچتا ہے جب آخر میں پہنچتا ہے تو پھر دوبارہ اول سے شروع کرتا ہے یعنی جب بھی منزل پر اترتا ہے دوبارہ سفر کرنے کے لئے کوچ کر لیتا ہے۔

۲۰۰۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے انکو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عارم ابونعمان نے اپنی کتاب

(۱۹۹۹)۔۔۔ أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۴۶۳)

(۱)۔۔۔ في اتحاف السادة (۴/۴۶۶) رشدين بن سعد.

(۲۰۰۱)۔۔۔ أخرجه الحاكم (۱/۵۶۸) من طريق زيد بن الحباب. به

وقال الذهبي في التلخيص: صالح المري متروك.

وقال الحاكم: تفرد به صالح المري وهو من زهاد أهل البصرة إلا أن الشيخين لم يخرجاه

(۲۰۰۲)۔۔۔ أخرجه الترمذي (۲۹۴۶) من طريق زاذان عن ابن عمر وقال الترمذي: حسن غريب.

(۱)۔۔۔ من الأصل

بیان کی، اسحاق قاضی نے ہمیں حدیث بیان کی، اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید نے یہ کہ شریح حضرمی رسول اللہ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔

۲۰۰۷ ـــــ اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابن مبارک نے اور ابن وہب نے ان کو یونس نے۔

۲۰۰۸ ـــــ اور اس کو روایت کیا ہے ابو صالح نے لیث سے ان کو یونس نے کہ مخرمہ بن شریح نے کہا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے نعمان بن راشد نے زہری سے۔

۲۰۰۹ ـــــ مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو مصعب بن جریر بن حازم ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا نعمان بن راشد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے زہری سے وہ ابن سائب بن یزید سے انہوں نے کہا کہ مخرمہ بن شریح حضرمی کا رسول اللہ کے نزدیک ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے۔

محمد بن یحییٰ نے کہا ہے کہ لیث کی یونس سے روایت ان دونوں میں زیادہ بہتر ہے زبیدی کی متابعت کے ساتھ۔

۲۰۱۰ ـــــ ان میں سے ہے جو مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے یہ کہ ابوعبداللہ طبری نے ان کو خبر دی ہے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو سلیمان بن عمر بن اقطع نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے ان کو حدیث بیان کی ہے مہاجر بن حبیب نے عبیدہ ملیکی سے یہ صحابی تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو تلاوت کرو جیسے اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات کو بھی اور دن کو بھی اور اس کو پھیلاؤ عام کرو اور اس کو خوبصورت آواز میں پڑھو اور اس کے مضامین میں تدبر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کی تلاوت کرتے ہوئے جلدی نہ کرو بے شک تلاوت کا بھی ثواب ہے۔

۲۰۱۱ ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصبہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے کہا کہ احمد بن شعیب نے کہا ان کو موسیٰ بن اعین نے ابوبکر بن عبداللہ سے اس نے مہاجر بن حبیب سے انہوں نے عبیدہ الملوکی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن مجید کو تکیہ نہ بناؤ۔

۲۰۱۲ ـــــ ہمیں خبر دی ہے شیخ ابوالفتح عمری نے ان کو ابوعبدالرحمٰن شریحی نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو عبیدہ ملیکی نے جو صاحب رسول ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ اے اہل قرآن تین بار قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو ایسے تلاوت کرو جیسے کہ اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات دن اور اس میں جو کچھ ہے اس کو یاد کرو

(۲۰۰۷) ـــــ أخرجه أبونعيم في تاريخ أصبهان (۱/۲۹۰) من طريق أبي بكر بن أبي مريم به.
وعزاه الهيثمي في المجمع (۲/۲۵۴) إلى الطبراني في الكبير وفيه أبوبكر بن أبي مريم وهو ضعيف.

(۲۰۰۸) ـــــ أخرجه البخاري في التاريخ (۷/۱۸۰)

(۱) ـــــ في جمع الجوامع (ولا تعجلوا ثوابه)

(۲۰۱۰) ـــــ أخرجه ابن حبان (۱/۱۹۷ رقم ۱۲۲) الإحسان من طريق محمد بن العلاء بن كريب الهمداني به.

(۱) ـــــ أخرجه الشجري (۱/۱۳) من طريق الربيع بن بدر عن الأعمش عن شقيق عن ابن مسعود مرفوعا.

(۲۰۱۱) ـــــ أخرجه الطبراني في الكبير (۷/۲۹۳ رقم ۷۱۶۷) من طريق الحنظلي عن شداد. به

تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کے ثواب کو لینے میں جلدی نہ کرو۔ بے شک اس کا ثواب ہے۔

اسی طرح ان دو سندوں کے ساتھ بطور موقوف روایت مروی ہیں اور اس کو روایت کیا ہے بقیہ نے ابوبکر سے بطور مرفوع روایت کے اور دوسرے طریقہ سے مروی ہے ابوبکر بن ابومریم سے مہاجر بن حبیب سے اس نے نبی کریم سے مرسلا روایت کی ہے۔

۲۰۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے قاضی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی نے ان کو حسین بن محمد بن حاتم عبید عجل حافظ نے ان کو محمد بن علاء ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن اجلح نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے جابر سے وہ فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

قرآن مجید شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا ہے نہ جھگڑنے والا ہے تصدیق کرنے والا ہے جو شخص اس کو پیشوا بنائے گا وہ اس کو جنت میں لے جائے گا اور جو شخص اس کو پیٹھ کے پیچھے کرے گا وہ اسے چلا کر جہنم میں لے جائے گا۔

ابواحمد نے کہا یہ پکا تا جاتا ربیع بن بدر کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن اجلح نے اعمش سے انہوں نے اس روایت کو موقوف کیا ہے اور اس کے پیچھے ایک اور حدیث لائے ہیں اعمش سے ابی سفیان سے جابر سے۔

۲۰۱۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو جریری نے ان کو یزید نے ان کو عبداللہ بن شخیر نے ان کو شداد بن اوس ثقفی نے نبی کریم سے آپ نے فرمایا کہ جو بھی بندہ کتاب اللہ کی کوئی سورت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں لہذا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ عطا کرے اس کو جب چاہے۔

۲۰۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو غیاث نے ان کو مطرف بن سمرہ بن جندب نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مہمان نواز چاہتا ہے کہ وہ مہمانی دیا کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت اور مہمانی قرآن ہے اسے مت چھوڑو۔

۲۰۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابو خالد سلیمان بن حیان نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوشریح خزاعی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا تم لوگ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ہم نے کہا کہ جی ہاں ہم گواہی دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے اس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم لوگ اسی کے ساتھ چمٹے رہو بے شک تم لوگ ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور ہرگز ہلاک نہ ہوں گے اس کو چمٹے رہنے کے بعد ہمیشہ کے لئے۔

(۲۰۱۳)...... سبق برقم (۱۹۳۲)

(۲۰۱۴)...... أخرجه الخطيب (۱۱/۸۵) من طريق عبدالرحيم بن هارون. به

وقال الخطيب: أخبرنا البرقاني قال سمعت أبا الحسن الدارقطني يقول عبدالرحيم بن هارون الغساني متروك يكذب واسطي إن شاء الله وكان ببغداد.

(۲۰۱۵)...... أخرجه الترمذي (۲۹۲۹) من طريق محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني. به

وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن غريب.

قرآن کی تلاوت سے دلوں کا زنگ اترتا ہے

۲۰۱۷:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزار نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو عبد الرحیم بن ہارون نے ان کو عبد العزیز بن ابی رواد نے اور ہمیں خبر دی ہے امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو علی حامد بن محمد بن عبد اللہ ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبد اللہ بن عبد العزیز بن ابی رواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ لوہا زنگ آلود ہوتا ہے جب کہ اس میں پانی پہنچ جائے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس زنگ کو چھوٹنا اور دلوں کی صفائی کیسے ہوگی۔ آپ نے فرمایا موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

یہ حدیث امام کے الفاظ ہیں اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ دلوں کی صفائی کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ اس میں موت کا ذکر نہیں فرمایا اور لوہے کو پانی لگنے کا بھی ذکر نہیں کیا۔

قرآن کی فضیلت

۲۰۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن غلاں نے ان کو حسن بن حماد وراق نے ان کو محمد بن حسن بن ابو یزید ہمدانی نے ان کو عمرو بن قیس ملائی نے عطیہ سے اس نے ابو سعید نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کو قرآن مجید کی تلاوت میرے ذکر اور دعا سے مصروف کردے میں اس کو دعا مانگنے والوں کا افضل ثواب عطا کرتا ہوں اور قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

۲۰۱۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عبد الکریم ہمدانی نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حکم بن بشیر نے عمرو بن قیس سے پھر مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۰۲۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام اور جعفر بن شاکر نے دونوں کو عفان نے ان کو شعبہ نے...... ح...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحاق عبد الرحمن بن یزید سے وہ کہتے کہ عبد اللہ نے کہا اور عمرو بن مرزوق نے کہا اپنی روایت میں عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہا جو شخص پسند کرتا ہے کہ یہ جانے کہ وہ اللہ کو محبوب رکھتا ہے اور اس کے رسول کو تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ وہ شخص قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ اور رسول سے بھی محبت کرتا ہے۔

۲۰۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط بن محمد قرشی نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ روزے کم رکھتے ہیں فرمایا اس لئے کہ میں جب روزہ رکھتا ہوں تو قرآن سے ضعیف ہو جاتا ہوں اور قرآن کی قرأت مجھے محبوب ہے۔

۲۰۲۲:...... انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زعفرانی نے ان کو ابو معاویہ ضریر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیان نے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ سے کہا گیا آپ روزہ کم رکھتے ہیں آگے مذکورہ کی مثال بیان کیا۔

(۱)...... غیر واضح بالأصل.

۲۰۲۳ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے ان کو فروہ بن نوفل اشجعی نے انہوں نے کہا کہ میں حضرت خباب بن ارت کا پڑوسی تھا ہم لوگ مسجد سے نکلے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اللہ کے بندے اللہ کا قرب حاصل کیجئے جس قدر استطاعت رکھتے ہو بے شک آپ کسی چیز سے ہرگز اللہ کا قرب حاصل نہیں کریں گے جو اللہ کی بارگاہ میں اس کی کلام سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو۔

۲۰۲۴ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد خطیب خسرو جردی میں ان کو محمد بن اسحق ثقفی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو مہران نے ان کو سفیان نے سعید بن زکریا سے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابو الجوزاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ پتھر کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا زیادہ آسان ہے منافق پر قرآن کی قرأت سے۔

۲۰۲۵ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو سلمہ بن کہیل نے ان کو حجیہ بن عدی نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی افضل عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔

۲۰۲۶ ...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو زیاد بن مخراق نے ان کو ابو ایاس نے ان کو ابو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے فرمایا بے شک یہ قرآن تمہارے لئے اجر ہونے والا ہے حتیٰ تمہارے واسطے ذخیرہ آخرت ہے اور حتیٰ ہمارے لئے بوجھ ہے پس قرآن کے پیچھے چلو قرآن کو اپنے تابع نہ کرو اس لئے کہ جو قرآن کے پیچھے چلے گا اس کی اتباع کرے گا تو وہ اس کو جنت کے باغوں میں لے جائے گا اور جو قرآن کے تابع نہیں ہوگا وہ گدی کے بل گرے گا یہاں تک کہ وہ اس کو جہنم میں پھینک دے گا۔

۲۰۲۷ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن علیہ اور ہشیم نے دونوں کو زیاد نے پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کہ تمہارے اوپر اجر اور تمہارے اوپر بوجھ بننے والا ہے ابو عبید نے کہا کہ ابو موسیٰ کا یہ قول فاتبعوا القرآن کہ تم قرآن کی اتباع کرو کا مطلب ہے کہ تم اس کو اپنے آگے رکھو پھر اس کو پڑھو اور ان کا یہ قول کہ قرآن تمہاری اتباع نہ کرے کا مطلب بعض لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن تمہارے قرآن کو ضائع کرنے کی وجہ سے تمہاری تلاش میں نہ پھرے جیسے کوئی آدمی اپنے ساتھی کو پیچھے ہونے کی وجہ سے تلاش کرتا ہے اور اس میں ایک قول اور ہے اور وہ میرے نزدیک احسن ہے اس سے۔ یہ قول لا یتبعکم القرآن نہ پیچھے رہے تمہارے قرآن یعنی اس کے ساتھ عمل کو نہ چھوڑو کہ تم اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دو گے۔

۲۰۲۸ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن اسحق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا۔ یہ راستہ حاضر کیا ہوا ہے اس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں اے اللہ کے بندے یہ راستہ ہے (اس طرف آ جا) تو تم لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو بے شک اللہ کی رسی قرآن ہے۔

(۲۰۲۳) ...... انظر النهاية لابن الأثير (تبع)

(۱) ...... في الأصل (وهشيم بن علية) وهو خطأ

(۲۰۲۶) ...... أخرجه ابن المبارك في الزهد (۸۰۳) من طريق موسى بن سعد عن عبدالله بن مسعود

قرب قیامت قرآن اٹھالیا جائے گا

۲۰۲۹ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن احمد حافظ نے ان کو ابوالعباس جعفر بن محمد مستغفری نے ان کو ابوسعید خلیل بن احمد قاضی نے ان کو ابوالعصم بن ابوداؤد نے ان کو عبدالملک بن شعیب بن لیث نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو موسیٰ بن سعید نے ان کو ثابت بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس سے پہلے کہ اٹھالیا جائے بے شک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اٹھالیا جائے گا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ مصحف یعنی کتابیں پوری اٹھالی جائیں گی؟ تو اس کا کیا ہوگا جو لوگوں کے سینوں میں ہے؟ فرمایا کہ ایک رات گزاریں گے کہ ان کے سینوں سے بھی اٹھالیا جائے گا صبح کریں گے تو کہیں گے گویا کہ ہم کوئی شے نہیں جانتے اس کے بعد شعر میں پڑ جائیں گے۔ ابوبکر نے فرمایا یہ ثابت بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود ہے اس کے لیے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں ہے۔

۲۰۳۰ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ان کو عبدالعزیز نے انہوں نے سنا شداد بن معقل سے انہوں نے سنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں پہلی چیز جسے تم اپنے دین میں سے گم پاؤ گے وہ امانت ہے اور آخر میں جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہوگی اور بے شک یہ قرآن مجید جو تمہارے مابین ہے قریب ہے کہ اٹھالیا جائے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ تو ہمارے قلوب میں اللہ نے ثبت کردیا ہے اور ہم نے اس کو مصاحف میں ثبت کردیا ہے فرمایا کہ اس پر ایک رات گزرے گی لہٰذا جو کچھ تمہارے دلوں میں ثبت ہے وہ نکل جائے گا اور جو کچھ مصاحف میں ہے وہ اٹھ جائے گا اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی

ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک ثم لاتجد لک بہ علینا وکیلا. (سورۃ اسراء ۸۶)

اور البتہ اگر ہم چاہیں تو ضرور بالضرور دور کردیں (لے جائیں) اس قرآن کو جس کو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے پھر نہیں پائیں گے آپ اپنے لیے ہمارے اوپر کوئی وکیل۔

(فائدہ) ...... یعنی اگر ہم چاہیں تو یہ جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو دنیا سے اٹھالیں تو کوئی شخص آپ کو ہمارے پاس سے دوبارہ یہ قرآن واپس لے آنے میں مددگار نہ ملے گا۔ (مترجم)

۲۰۳۱ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے اور بطور قرأت کے اپنی کتاب میں اس کتاب میں جس میں ان پر مستدرک میں سے پڑھا جاتا تھا۔ یہ کہ ابوبکر فقیہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ابوکریب نے اور ہمیں خبر دی ابومسعود احمد بن محمد رازی نے بطور اجازت دینے کے اور یہ لفظ انہی کے ہیں ان کو خبر دی ابواحمد حسین بن علی بن یحییٰ تمیمی نے ان کو ابوقریش محمد بن جمعہ بن خلف حافظ نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابومالک اشجعی نے ان کو ربعی بن خراش نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسلام ایسے مٹادیا جائے گا جیسے کپڑ ا مٹادیا جاتا ہے یہاں تک کہ معلوم نہ ہوگا روزہ نہ کوئی صدقہ نہ قربانی رات گزرے گی کتاب اللہ پر حتیٰ کہ دھرتی پر اس کی ایک بھی آیت باقی نہیں رہے گی اور لوگوں میں سے کچھ گروہ باقی رہیں گے جو سب سے بڑے بوڑھے ہوں گے وہ کہیں گے ہم

(۱) ــــ غیر واضح

(۲) ــــ غیر واضح بالاصل ونقلناہ من الکنز

نے اپنے آباؤ اجداد کو اس کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) پر پایا تھا اور ہم بھی وہی کہتے ہیں۔ چنانچہ اس (صلہ) نے کہا کہ پھر ان کو لا الٰہ الا اللہ کوئی فائدہ نہیں دے گا ایسے کہ وہ نہیں جانتے کہ نماز کیا ہے صدقہ کیا ہے حج اور قربانی کیا ہے چنانچہ حذیفہ نے ان سے منہ پھیر لیا اور اس نے یہی بات تین بار دہرائی۔ ہر دفعہ حذیفہ اس سے منہ پھیرتے رہے اس کے تیسری باری پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صلہ (کلمہ) ان کو آگ سے جہنم سے نجات دے گا وہ ان کو آگ سے نجات دے گا۔

۲۰۳۲ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو محمد بن فضیل نے ابن غزوان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس میں جو احکامات ہیں ان پر عمل بھی کیا اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے ہدایت عطا کریں گے اور قیامت کے دن بڑے عذاب سے اس کو بچالیں گے یہ بات اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى

جس شخص نے میری ہدایت کی اتباع کی وہ نہ دنیا کی زندگی میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں بدبخت ہوگا۔

۲۰۳۳ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابو اسحاق نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو ابن عباس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ ان سے پوچھا گیا کہ تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے انہوں نے فرمایا کہ ذکر اللہ بہت بڑا ہے تین مرتبہ یہی دہرایا اس کے بعد فرمایا کچھ لوگ جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھتے ہیں کتاب اللہ کا دور کرتے ہیں اور اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو وہ لوگ اللہ کے مہمان بن جاتے ہیں اور فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ کی ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم کی تلاش کرتا ہے اس کے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور وہ شخص جس نے اس کا عمل سست کر دیا اس کا نسب اس کو چست نہیں کر سکے گا (یعنی جس نے عمل کے ذریعے نجات کا سامان نہیں کیا اس کا نسب اس کو نجات نہیں دلوائے گا)۔ (مترجم)

جندب کا قول

۲۰۳۴ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے کہ ہم جندب کے مصاحب ہوئے جب ہم مقام حفص تک پہنچے ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں قرآن کے ساتھ وصیت کرتا ہوں۔ وہ تاریک رات کو روشن کر دیتا ہے اور دن کو رہنمائی کرتا ہے۔ اس کو پکڑو جس حال میں بھی ہو سکے مشقت و فاقہ اور اگر تیرے سامنے کوئی آزمائش آ جائے پس پھر اپنے خون کے علاوہ سب کچھ کر دے (یعنی قربان کر دے) اگر تجھ سے آزمائش اور مصیبت ٹل جائے تو جو کچھ تیرے پاس ہے اس کو قربان کر دے ماسوا اپنے دین کے کیونکہ کنگال اور حقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے برباد اور ویران در حقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین برباد ہو جائے۔ اس لئے کہ جنت جانے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہوگا اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنی ہونا فائدہ

(۱) غير واضح بالأصل

(۲۰۳۳) وقال المناوي في الفيض (۶/ ۲۰۰) فيه موزوعة في إسناده كثير من عبدالله ولعي الحديث

(۲) غير واضح بالأصل

نہیں دے گا اس لئے کہ جہنم اپنے فقیر کو غنی نہیں بناتی اور اپنے قیدی کو رہائی نہیں دلواتی۔
یہی جندب کے قول میں سے محفوظ ہے اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۲۰۳۵ ...... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو ابو شعیب نے ان کو خبر دی عبدالقدوس بن حبیب نے اس نے سنا حسن کوفی سے اس نے سمرہ بن جنادہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے وصیت فرمائی تھی اپنے بعض اصحاب کو اور فرمایا تھا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور قرآن پڑھنے کی وہ اندھیرے میں روشنی دن کی ہدایت اسے پڑھو جس حال میں بھی ہو مشقت کے اور فاقہ کے باوجود اگر تیرے لئے کوئی مصیبت پیش آئے تو اپنے مال کو اپنے دین کے بچانے کے لئے پیش کر دے اور اگر تجھ سے آزمائش ٹل جائے تو اپنے مال اور جان دینے کے لئے پیش کرے اس لئے کہ لٹ جانے والا وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے اور محروم وہ ہوتا ہے جو اپنے دین سے محروم ہو جائے ورنہ تو جنت میں داخلے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہے اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنا نہیں ہے۔ جہنم اپنے فقیر کو استغنا نہیں دیتی اور جس کو پکڑتی ہے اس کو چھوڑتی نہیں ہے۔ عبدالقدوس بن حبیب شامی سے یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ اور اس نے اس حدیث کی اسناد میں غلطی کی ہے اگر چہ اس نے عمداً نہ کی ہو۔

۲۰۳۶ ...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو خبر دی ابو الطیب محمد بن مبارک خیاط نے ان کو جعفر بن احمد شاماتی نے ان کو سعید بن اسماعیل نے ان کو کثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اپنے گھروں کو نماز کے ساتھ روشن رکھو اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ۔

۲۰۳۷ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد زاہد نے ان کو ابو سعد علاقی نے ان کو عمران بن موسیٰ جرجانی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو عبیدہ نے انہوں نے کہا ایک عورت نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ مبارک باد ہو تیرے حمل والے پیٹ کے لئے اور مبارک باد ہے اس پستان کے لئے جو دودھ پلائے گا اور مبارک بادی ہے اس کے لئے جو کتاب اللہ کو پڑھے گا اور اس میں جو احکامات ہیں ان پر عمل کرے گا۔

۲۰۳۸ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو اسحق حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحق ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابراہیم بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمن بن عون نے ان کو محمد بن فضیل بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا میں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمن تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ فرمایا کہ اس نے مجھے بخش دیا ہے۔ مغفرت کے بعد مغفرت کے ساتھ میں نے پوچھا کہ کون سی چیز کے سبب فرمایا کہ میرے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے سبب اور ہاتھ سے اشارہ کیا ان کی مراد جہاد تھا اور مجھ سے کہا اے ابو محمد اور آج مجھے جنت میں ایک حور بھی عطا ہوئی ہے۔

۲۰۳۹ ...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضیل نے ان کو عبداللہ بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا۔

(۲۰۳۶) ...... أخرجه البخاري (۹/ ۲۳۰) عن سفيان عن الأعمش. به وفيه زيادة.

(۱) ...... في الهامش مانصه: آخر الجزء الخامس عشر.

(۲۰۳۷ و ۲۰۳۸) ...... قال السيوطي في الدر (۲/ ۳۴۹ و ۳۵۰) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف وأحمد والنسائي وابن مردويه في سننه عن أبي ذر. والحديث سبق برقم (۵۵۵)

کا محبوب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کرتا۔

۲۰۳۹:... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو ابو مسلم ان کو زید بن حباب نے ان کو اسماعیل مسلم عبدی نے ان کو ابوالمتوکل نے ان کو ابوسعید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت کو رات بھر دہراتے رہے یہاں تک کہ صبح کر دی۔

۲۰۴۰:... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو ابو حمزہ نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں قرآن مجید تیز تیز پڑھتا ہوں میں تین دن میں قرآن مجید پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اگر پوری رات میں سورۃ بقرہ کی تلاوت پوری کروں اور میں اس سورۃ میں تدبر کروں غور وفکر کروں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھوں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس سے جو تم پڑھتے ہو۔

فائدہ:... حضرت ابن عباس کے قول سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کو جلدی پڑھنے سے آرام سے پڑھنا اور تدبر کرتے غور وفکر کرتے ترتیل سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ مقصود سے قریب تر ہے پڑھنا اور سمجھ کر پڑھنا۔ (مترجم)

۲۰۴۱:... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن زعفرانی نے ان کو یحییٰ بن عباد نے ان کو مالک نے ان کو قاسم بن ولید نے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن مجید کو بہت تیز مت پڑھو جیسے شعر جلدی پڑھے جاتے ہیں اور اسے ایسے نہ بکھیرو جیسے ردی کھجور کو بکھیر دیتے ہیں بلکہ اس کے عجائبات کے پاس رک جاؤ اور قرآن کے ساتھ دلوں کو حرکت دو۔

قرآن کا مقصد غور وفکر کرنا ہے

۲۰۴۲:... زعفرانی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ان کو حجاج نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا (یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) قرآن مجید کو پڑھو اور اس کے ذریعے دلوں کو حرکت دو اور تم میں سے کسی کا منشا محض سورۃ کو ختم کرنا اور جلدی اس کے آخر تک پہنچنا نہیں ہونا چاہئے بلکہ مقصد سمجھنا اور غور وفکر کرنا ہونا چاہئے تاکہ عمل کا جذبہ پیدا ہو۔

قرآن کتنے دن میں ختم ہونا چاہئے

۲۰۴۳:... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے کہ میں تو انہوں نے مالک پر پڑھی اس نے یحییٰ بن سعید سے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ اس نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا کہ آپ مجھے اس چیز کی خبر دیجئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی تھی۔

اس آدمی نے کہا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی تھی کہ وہ زید بن ثابت کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تھا کہ آپ قرآن مجید کی تلاوت کے بارے میں کیا دیکھتے ہیں کہ کیسے ہونی چاہئے؟ کہ سات دن میں قرآن مجید ختم ہونا چاہئے تو انہوں نے فرمایا یہ حسن ہے یعنی اچھی بات ہے اور میں اگر اس کو پندرہ دن میں ختم کروں یا بیس دن میں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ معاملہ اور فرمایا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں حضرت زید نے فرمایا لیکن میں تدبر کرتا ہوں اور میں رک کر اس پر مطلع ہوتا ہوں۔

۲۰۴۴:... اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن ابوعمرو نے ان کو خبر دی ہے میرے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابوعلی محمد بن عمرو نے ان کو قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن یحییٰ ابن حبان بیٹھے ہوئے تھے پھر اس نے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث ذکر فرمائی۔

سامنے سورۃ نساء پڑھیں۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں حالانکہ آپ کے اوپر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں دوسرے سے سنوں چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھی جب میں اس آیت تک پہنچا

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنابک علی ھؤلاء شہیدا

کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔

اتنے میں مجھے ہاتھ سے دبانے والے نے دبایا میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

دونوں نے بخاری مسلم نے ان کو حدیث حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے۔

۲۰۵۱ ..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو ابورجا محمد بن سہل بن موسیٰ نے ان کو سعید بن یعقوب طالقانی نے ان کو ولید بن مسلم نے ح اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انکو ابو عمرو بن حمدانی نے اور ابوبکر بن قریش نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے حسن بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سالم اور صفوان بن صالح نے دونوں کو ولید بن مسلم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سائب نے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سعد بن مالک آئے اس کے بعد کہ جب ان کی نظر رک گئی تھی میں نے آکر سلام کیا انہوں نے مجھ سے میرا تعارف پوچھا اور میں نے تعارف بتایا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اے بھتیجے مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ آپ قرآن مجید خوب صورت آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔ یہ قرآن مجید نازل ہوا ہے درد کے ساتھ اور غم کے ساتھ جب تم اس کو پڑھو تو رو رو کر اور تم رو نہ سکو تو رونے کی شکل بناؤ اور راگ وطرز کے ساتھ اس کو پڑھو جو شخص قرآن کو خوب صورت آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ حدیث ابن یوسف کے الفاظ میں ہے۔

۲۰۵۲ ..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے کہ اعمش نے کہا اور بعض حدیث مجھے بیان کی عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اس نے اپنے والد یحییٰ سے ان کو خبر دی سفیان نے ان کو ابو الضحیٰ نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا میرے سامنے پڑھیے میں نے کہا کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ کے اوپر قرآن اترا ہے فرمایا کہ بے شک میں چاہتا ہوں کہ میں اس کو دوسرے سے سنوں فرماتے ہیں کہ میں نے سورۃ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا۔ الخ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آپ کو میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے مسدد سے اور صدقہ بن فضل سے اس نے یحییٰ سے۔

قرآن کریم سن کر رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنانا

۲۰۵۳ ..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک سورۃ پڑھنے والا ہوں جو شخص اسے سن کر روئے گا اس کے لئے جنت ہوگی آپ نے تلاوت کی مگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ رویا پھر دوبارہ آپ نے یہی کیا پھر بھی

(۲۰۵۰) ..... متفق علیہ أخرجہ البخاری فی فضائل القرآن (۶/۲۴۱) ومسلم (۱/۵۵۱)
والحدیث سبق برقم ۲۲۳

(۲۰۵۲) ..... أخرجہ البخاری (۶/۲۴۳) عن مسدد، بہ.

یہ الفاظ حدیث سعید کے ہیں اور اس کو یحییٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۲۰۵۸ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو علقمہ بن وقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے نماز پڑھی تھی وہ عشاء کی نماز تھی انہوں سورۃ یوسف کی قرأت کی جب حضرت یوسف کے ذکر پر آئے تو روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ (یا آواز جواب دے گئی) یہاں تک میں نے حضرت عمر کے ہچکی بندھ جانے کی آواز سنی تھی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

۲۰۵۹ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے ابو معمر سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے سورۃ مریم پڑھی اور سجدہ کیا سجدے کے بعد فرمایا یہ تو سجدہ ہے رونا کہاں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۰ ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو علی بن عاصم بن کلیب نے ابو بردہ سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے یاایہا الانسان ما غرک بربک الکریم۔ اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس نے دھوکے میں ڈالا ہے تو فرماتے کہ جہل نے دھوکے میں ڈالا ہے اور روپڑتے تھے اور سورۃ کہف کی یہ آیت پڑھتے تھے۔

افتتخذونہ و ذریتہ اولیاء من دونی وھم لکم عدو

کیا تم لوگ شیطان کو اور ان کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو مجھے نہیں بناتے ہو حالانکہ وہ تو تمہارا دشمن ہے یہ پڑھ کر روپڑتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے ان کو صالح بن رستم نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک اور پھر مدینہ سے مکہ تک۔ آپ دوران سفر دو دو رکعت پڑھتے تھے جب کہیں پڑاؤ کرتے تو آدھی رات قیام کرتے اور ترتیل کے ساتھ قرآن مجید کو حرف حرف کر کے واضح پڑھتے اور کثرت کے ساتھ روتے ہچکیاں بندھ جاتیں اور زور زور سے روتے تھے اور یہ آیت پڑھتے:

وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذالک ما کنت منہ تحید

آ گئی بے ہوشی موت کی یہ وہی ہے کہ تو جس سے گریز کرتا تھا۔

۲۰۶۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے ان کو عبد اللہ بن عروہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی محترمہ بی بی اسماء سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیسے کرتے تھے جب وہ قرآن سنتے تھے وہ بولیں ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے جلد پر جھرجھری آجاتی

(۲۰۵۹) ۔۔۔ عزاہ السیوطی فی الدر (۴/۲۷۴) إلی ابن ابی الدنیا فی البکاء وابن جریر وابن ابی حاتم والمصنف

(۱) ۔۔۔ فی الأصل (فلما ۔۔۔ فسجد) وما اثبتناہ فی الدر المنثور (۴/۲۷۴)

(۱) ۔۔۔ غیر واضح فی الأصل

جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بیان فرمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہاں بھی کچھ لوگ ہیں کہ ان میں سے کوئی جب قرآن کو سنتا ہے تو گر کر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ وہ بولی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

حضرت ثابت کا حال

۲۰۶۳:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد دوری نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابت یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ اکفرت بالذی خلقک من تراب۔ کیا تم نے کفر کیا ہے اس ذات کے ساتھ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ حالانکہ صلوٰۃ اللیل یعنی تہجد پڑھ رہے ہوتے تھے روتے بھی رہتے تھے اور اس کو بار بار پڑھتے رہتے تھے۔

۲۰۶۴:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ خطیب نے مقام مرو میں ان کو محمود بن والان نے ان کو محمد بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بشر بن عمر سے سنا تھا وہ کہتے تھے حضرت فضیل کی بیوی کہتی تھی میرے بیٹے کے سامنے قرآن کی تلاوت نہ کرو اور بشر نے کہا تھا کہ جب اس کے پاس قرآن پڑھا جاتا تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی بشر نے کہا تھا کہ ابن فضیل قرآن کی تلاوت پر قدرت نہیں رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے والد سے کہا ابا جان میرے لئے دعا کریں تاکہ میں قرآن پڑھ سکوں اور ایک مرتبہ ختم کروں (یعنی ختم کرنا تو دور کی بات ہے شروع کرتے ہی بے ہوش ہو جاتا تھا)۔

حضرت معتمر بن سلیمان کا حال

۲۰۶۵:... ہمیں خبر دی ہے احمد بن ابی خلف صوفی نے ان کو ابو سعید محمد بن ابراہیم املا نے انہوں نے سنا ابو بکر بن رجاء سے انہوں نے سنا اسحق بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ معتمر بن سلیمان روتے رہتے تھے میں ان کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے میری طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اپنے مشغلے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا اے ابو یعقوب میں کیسے دیکھتا حالانکہ قاری قرآن پڑھ رہا ہو اور تلاوت کے آغاز میں اللہ سے پناہ مانگ چکا ہے:

فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم

جب تلاوت کرے تو اللہ کی پناہ مانگ شیطان مردود سے۔

اس کا مطلب (اللہ بہتر جانتا ہے) شاید یہی ہے کہ جب تو تلاوت کا ارادہ کرے کیونکہ اس کی مثال موجود ہے اس آیت میں کہ

اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم۔

اس کا مطلب بھی اسی طرح ہے کہ جب تم نماز کے لئے قیام کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو۔

اس لئے کہ استعاذہ درحقیقت احتراز ہے اور بچنا ہے شیطان کے مقابلے میں قرآن پڑھنے والے کے ساتھ جس کی قرأت کے دوران لہٰذا اس اعتبار سے استعاذے کا قرأت سے پہلے ہونا اولیٰ ہے اور نہ ہی اور جائز ہے اعوذ قرأت کے لئے بعد میں استعاذہ کرنے سے۔

تحقیق ہم نے وہ اخبار ذکر کئے ہیں جو استعاذے کی بابت وارد ہوئے ہیں اور اس کی کیفیت کے بارے میں کتاب السنن میں۔

۲۰۶۶:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو احمد بن ابی طیبہ نے ان کو ابو مقاتل نے ان کو معاذ بن ساجب نے ان کو ابو عبدالرحمٰن نے عبداللہ سے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ ہم یوں دعا کریں:

اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ۔

اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے شیطان کے کچوکے سے اور اس کے پھونکنے سے اور اس کے تھتکارنے سے۔

حضرت عطا فرماتے ہیں۔ شیطان کے کچوکے سے مراد موت ہے اس کا تھتکارنا شعر میں اور اس کی پھونک ، رنا تکبر اور بڑائی ہے قرآن کو روکنے چھوڑنے میں اللہ کی حمد کے ساتھ اور شکر کے ساتھ اس کی نعمت پر جو اللہ نے اس پر قرآن کے ساتھ انعام کیا ہے اور اس کو ایمان کی ہدایت کی ہے اور اللہ کی تصدیق کے لئے اس میں جس میں اس نے آخرت کی خبر دی ہے اور رسول اللہ پر رحمت نازل ہوں کیونکہ سبب ہیں ہمارے قرآن پر واقف ہونے کا اور قرآن تک پہنچنے کا اور اس کی شہادت دینے کا تبلیغ کے ساتھ۔

۲۰۶۷:... اور تحقیق ہم روایت کر چکے ہیں اس حدیث میں جو ثابت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں یہاں پر کہ انہوں نے فرمایا: "سنو کیا میں تبلیغ کر چکا؟" لوگوں نے کہا: "جی ہاں۔"

۲۰۶۸:... ہمیں خبر دی ہے ابوعثمان سعید بن محمد نے ان کو محمد بن عبدوس نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم بن حنظلہ نے ان کو عبدالکریم بصری نے ان کو سعید بن جبیر نے حذیفہ سے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سورۃ پڑھی۔ جب اسے ختم کیا تو فرمانے لگے اللھم ربنا لک الحمد تو میں نے عبدالکریم سے کہا کتنی مرتبہ؟ اس نے کہا سات مرتبہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد والی سورۃ پڑھی۔ جب اسے مکمل کر چکے تو کہا اسی طرح (پہلے کی طرح کہا اللھم ربنا لک الحمد) یہاں تک کہ سات تک پہنچایا۔ اور جب قاری قرآن مکمل کر چکے تو ہم نے کہا تھا کہ اس کے لئے کچھ آداب ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قاری شروع قرآن کی طرف لوٹ کر اس میں سے کچھ پڑھ لے پھر قرأت بند کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حال اور مرتحل بہترین عمل ہے

۲۰۶۹:... اور اس میں اصل وہ ہے ہمیں جس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو محمد بن حیان تمار ابوحبیب نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو صالح مری نے ان کو قتادہ نے ان کو زرارہ بن اوفی سے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کہا افضل عمل کون سا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال اور مرتحل لوگوں نے پوچھا کہ حال مرتحل کیا ہوتا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا جو شخص قرآن مجید اول سے آخر تک پڑھے اور آخر سے اول تک اور ہم نے روایت کی ہے حدیث زید بن حباب صالح سے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں جب بھی منزل پر اترے دوبارہ کوچ کرے یعنی جیسے ہی ختم کرے دوبارہ شروع کرے۔

اور قرآن مجید کے آداب میں سے ہے کہ جس وقت ختم قرآن کرے اس وقت اپنے اہل کو اور اولاد کو جمع کرے اور کوشش کرے کہ یہ کام رات کے اول یا دن کے اول حصے میں کرے۔

۲۰۷۰:... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس نے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔ (یعنی ختم میں شریک کرنے کے لئے)۔

یہ صحیح ہے موقوف ہے اور تحقیق ایک دوسرے طریق سے مروی ہے حضرت قتادہ سے اس سے بطور مرفوع روایت مگر وہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۰۶۶) اخرجه الحاكم (۱/ ۵۴۷) من طريق عطاء به مختصراً.

وقال الحاكم: صحيح الإسناد وقد استشهد البخاري بعطاء بن السائب ووافقه الذهبي.

۲۰۷۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین علی بن ابی الحسین قطان بلخی نے ان کو عمرو بن عثمان ابو عمرو ساوۃ عبدی بغدادی نے رملہ میں ان کو احمد بن ابراہیم (مسلم مکرم) نے ان کو محمد بن موسیٰ دولابی نے ان کو ابونعیم نے مسعر سے انہیں کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔ اس کا مرفوع کرنا وہم ہے اور اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں اور صحیح روایت ابن مبارک کی ہے مسعر سے جو کہ موقوف ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل اور وہ رقاق میں شامل ہے۔

ختم قرآن پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۷۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد ابن ابوالدنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے انہوں نے کہا کہ مجاہد اور ان کا غلام ابن ابی لبابہ دونوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس بھیجے گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید ختم کریں اور ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مستجاب الدعوات ہیں۔ نیز ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے جب وہ ختم قرآن سے فارغ ہوئے تو سب نے دعائیں کیں۔

۲۰۷۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد نے پھر اس کو انہوں نے پہلے کی طرح ذکر کیا ہے۔

۲۰۷۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمر بن عبدالعزیز نے یہ بشر بن حارث کے ہم نشین تھے ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابو عمر محمد بن عبدالواحد نحوی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے تھے ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو وھیب ابن ابوعمرو نے انہوں نے کہا کہ جب کوئی آدمی ختم کرے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فرشتہ بوسہ دیتا ہے۔ بشر بن موسیٰ نے کہا کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بتایا۔ میں نے اس بات کے بارے میں احمد بن حنبل کو بیان کیا انہوں نے کہا کہ شاید یہ سفیان کے ثقات ہوں اور احمد بن حنبل نے اس کو انتہائی مستحسن سمجھا۔ یہ حدیث فقیہ کے الفاظ ہیں۔

۲۰۷۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو شجاع بن ولید نے اس شخص نے جس سے سنا تھا محمد بن جحادہ سے وہ بیان کرتا تھا وہ روایت عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے کہا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کو دن میں ختم کرے اس کے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اس کو رات میں ختم کرے اس رات کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۰۷۶ ۔۔۔ ابراہیم تیمی سے مذکور ہے کہ وہ لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی آدمی قرآن ختم کرتا ہے اس پر فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں بقیہ سارا دن یا بقیہ ساری رات اور یہ تمام اہل علم پسند کرتے تھے کہ ختم قرآن شروع رات میں ہو یا شروع دن میں۔ یعنی دن رات کے پہلے حصے میں ہو۔

فصل: ۔۔۔۔ ختم قرآن کے وقت تکبیر کہنا مستحب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا.

(۲۰۷۱) ۔۔۔ أخرجه ابن المبارك (۸۰۹) عن مسعر عن قتادة عن أنس موقوفا.

(۱) ۔۔۔ هكذا في الأصل (۱) ۔۔۔ غير واضح

اور قرآن مجید کو ہم نے اس لئے سورتوں اور آیتوں میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ آپ اس کو سامنے کچھ وقفے سے پڑھیں
اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے۔

اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ وہ آیت لائے ہیں جس میں کفار کے لئے ڈانٹ ڈپٹ ہے ان کے قرآن پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور علماء کی مدح ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ اور عاجزی کرنے کی وجہ سے جب قرآن کو سنتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن
فرما دیجئے اللہ کو پکاریں یا رحمٰن کو۔

تو اس آیت کے ظاہر سے یہی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو جب تم قرآن کو پڑھو اور یہ کہ اس فقرے کا معنی لا تجھر بصلاتک نہ جہر کرو صلوٰۃ کے ساتھ یعنی قرأت قرآن کے ساتھ یا اپنی دعا کے ساتھ جب آپ تلاوت سے فارغ ہو کر دعا کریں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔
فرما دیجئے تمام تعریفیں اس ذات گرامی کے لئے ہیں جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں ٹھہرایا حکومت میں جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حامی کار ہے کمزوری سے اور بڑائی بیان کیجئے اس کی بڑائی بیان کرنا۔

اس آیت میں تکبیر کا اسی طرح حکم فرمایا ہے جس طرح تحمید کا (یعنی حمد و ثنا کرنے اور تکبیر و بڑائی بیان کرنے کا برابر کا حکم ہے) اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حمد مستحب ہے تو لازم ہے کہ تکبیر بھی مستحب ہو۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ قرأت عبادت ہے ایسی عبادت جو متعدد متفرق حصوں میں منقسم ہے گویا کہ وہ ماہ رمضان کے روزوں کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جس وقت روزوں کی مدت پوری کرلیں تو اللہ کی تکبیر پڑھیں اور بڑائی بیان کریں اس نعمت پر جو اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے چنانچہ اسی پر قیاس کرتے ہوئے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرأت کرنے والا بھی اللہ کی تکبیر پڑھے جس وقت سورتوں کی تعداد پوری کرلے۔ واللہ اعلم۔

شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ تحقیق اسی معنی و مفہوم کا جواب اس تکبیر میں سے بھی نکلتا ہے جس کا آغاز سورۃ والضحیٰ میں ہوتا ہے اور ہر سورۃ پر تکبیر پڑھی جاتی ہے پھر جس وقت سورۃ الناس پڑھے اور ختم کرے تو بھی تکبیر پڑھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تکبیر پڑھنے کی بابت دلیل یہ ہے۔

۲۰۷۷ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن سلیمان مولیٰ بنی شیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے (قرآن مجید) پڑھا اسماعیل بن عبداللہ مکی کے سامنے جب میں سورۃ والضحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ تو ختم کرے۔ بے شک میں نے عبداللہ بن کثیر کے سامنے پڑھا تھا تو انہوں نے مجھے بھی اسی بات کا حکم دیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن مجید مجاہد کے سامنے پڑھا انہوں نے بھی مجھے اسی بات کا حکم فرمایا اور انہوں نے کہا کہ مجاہد نے حضرت ابن عباس کے سامنے پڑھا تو انہوں نے بھی اسے اسی بات کا حکم دیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب کے سامنے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی اس کو اسی چیز کا حکم دیا۔

امام ابن خزیمہ کا قول۔ امام ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بات ہو کہ ابن بزہ نے یا عکرمہ بن سلیمان نے اس اسناد سے شبل کو ساقط کر دیا ہو یعنی ابن اسماعیل اور ابن کثیر کو۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۰۷۸: اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے محمد بن یونس کدیمی نے ان کو ابن ابی بزہ نے عکرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے جب میں سورۃ والضحیٰ پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا ہر سورۃ کے ختم کے ساتھ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ آپ ختم کریں۔ بے شک میں نے قرآن مجید پڑھا تھا شبل بن عباد اور عبداللہ بن کثیر کے سامنے ان دونوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اور مجھے عبداللہ بن کثیر نے حکم دیا کہ انہوں نے قرآن پڑھا تھا مجاہد کے سامنے انہوں نے بھی مجھ کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اس کو مجاہد نے خبر دی کہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے مجھے تکبیر کا حکم دیا تھا اور مجاہد کو خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا ابی بن کعب کے سامنے انہوں نے مجھ کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھ کو خبر دی تھی ابی بن کعب نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا رسول اللہ کے سامنے اور مجھ کو رسول اللہ نے تکبیر کا حکم دیا تھا۔

تبصرہ: دکر کدیمی ایسا ہے کہ اس نے اس روایت کو حفظ کیا ہے تو پھر اس میں صحیح ہے ابن خزیمہ کی روایت کے لئے اور اسماعیل کی روایت کے لئے تحقیق اس نے اس روایت کو دونوں سے اکٹھے سنا تھا مگر بے شک اس روایت میں اور ابن خزیمہ نے اس کو بطور موقوف روایت کے نقل کیا ہے اور اس کی سند معروف ہے۔

۲۰۷۹: تحقیق ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو (۱) ابو یحییٰ محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالمقتدر بن یزید مقری نے جو امام حرم تھے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے۔ ان کو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ نے وہ کہتے ہیں کہ سنا عکرمہ بن سلیمان سے وہ کہتے تھے کہ میں نے قرآن مجید پڑھا اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے میں جب سورۃ والضحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تکبیر پڑھیے ہر سورۃ کے خاتمے کے ساتھ یہاں تک کہ تو قرآن مجید ختم کرے (یعنی تکبیر کے ساتھ)

(۲) اور مجھے خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا مجاہد کے سامنے مجاہد نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا۔

(۳) اور ان کو خبر دی مجاہد نے کہ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۴) اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ ان کو ابی بن کعب نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۵) اور ان کو خبر دی ابی نے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

۲۰۸۰: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن شافعی نے بصرہ میں ان کو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ مؤذن مسجد حرام نے ان کو عکرمہ بن سلیمان نے ابن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید پڑھا تھا اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے جب میں پہنچا سورۃ والضحیٰ پر تو انہوں نے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے سورۃ کے اختتام پر بے شک میں نے بھی پڑھا تھا۔ عبداللہ بن کثیر پر انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھے خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت مجاہد کے پاس مجاہد نے مجھ کو حکم دیا تھا تکبیر پڑھنے کا اور مجھے خبر دی مجاہد نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا حضرت ابن عباس کے پاس تو انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا ابی بن کعب سے انہوں نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور ان کو خبر دی ابی بن کعب

(۲۰۷۸) عکرمۃ بن سلیمان هو ابن کثیر بن عامر مولی بنی شیبۃ (الجرح والتعدیل ۱۱/۷)

(۱) بیاض۔ الاصل

(۲۰۷۹) أخرجه البیهقی من طریق الحاکم فی المستدرک ۳/۳۰۴ وصححه الحاکم وتعقبه الذهبی بقوله البزی قد تکلم فیه

نے کہ انھوں نے قرآن مجید پڑھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تکبیر پڑھنے کا۔

۲۰۸۱ ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو بن صاعد نے ان کو احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم نے ان کو ابو بزہ مکی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن سلیمان بن کثیر بن عامر مولی بنی شیبہ سے پھر اسی مذکور حدیث کو اس نے ذکر کیا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تکبیر پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ سورہ والضحیٰ سے لے کر سورہ والناس تک تمام سورتوں سے آخر میں تکبیر بایں صورت پڑھے کہ جب بھی کوئی سورت ختم کرے ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد پڑھے اللہ اکبر (انح یعنی تکبیر پڑھنے کے بعد ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد اس سورۃ کو شروع کرے جو بعد میں آنے والی ہو (تاکہ تکبیر جو ہر سورۃ کے بعد پڑھی جائے گی وہ علیحدہ محسوس ہو پہلی سورۃ یا دوسری سورۃ کی جزء اور حصہ نہ سمجھی جائے) پھر یہ تکبیر کا سلسلہ آخر قرآن تک جاری رکھے (جب ختم کرے) پھر تکبیر پڑھے جیسے پہلے پڑھتا آرہا تھا۔ تکبیر کے بعد آخر میں بھی ختم کے بعد الحمد اللہ کہے اور تصدیق رسول اور صلوٰۃ علی الرسول پڑھے اور دعا کرے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا ختم القرآن مروی ہے مگر حدیث منقطع ہے ضعیف اسناد کے ساتھ ہے۔ تحقیق اہل حدیث نے تساہل برتا ہے ان احادیث کو قبول کرنے میں جو دعاؤں کے بارے میں اور فضائل اعمال کے بارے میں آئی ہیں جب تک کہ اس روایت کے راویوں میں سے ایسے نہ ہو جو معروف ہوں حدیث وضع کرنے میں یا کذب فی الروایہ ہیں۔

۲۰۸۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمرویہ کرابیسی ہروی نے اس کے بارے میں ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عمرو بن سمرہ نے ان کو جابر جعفی نے ان کو ابو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسن ذکر کرتے رہتے تھے نبی کریم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اللہ کی حمد کرتے تھے کئی حمد کے طریقوں سے جبکہ آپ بحالت قیام ہوتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے:

الحمد للہ رب العالمین الخ ۔۔۔

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے آسمان و زمین بنائے جس نے اندھیرے اور روشنی بنائی پھر جو لوگ کافر ہیں وہ شریکوں کو اپنے رب کے برابر کر دیتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے۔ اللہ کے ساتھ برابری کرنے والے جھوٹے ہیں اور وہ گمراہ ہیں بڑی دوری کی گمراہی کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے اور مشرکوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے وہ عرب ہوں یا وہ مجوس ہوں خواہ وہ یہود ہوں عیسائی ہوں یا صابی ہوں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرتا ہے یا بیوی کا یا کسی شریک کا یا کسی مشابہ کا یا کسی مثال کا یا نام کا یا اس کے برابر کے۔

پس اے ہمارے پروردگار تو اس بات سے بہت ہی بڑا ہے کہ تو شریک بنائے اپنی مخلوق میں تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نہ کوئی بیوی ٹھہرائی ہے اور نہ ہی کسی کو بیٹا ٹھہرایا ہے اور نہ ہی حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری ہونے پر اس کا کوئی مددگار ہے (اے بندے) اسی کی بڑائی بیان کر بہت بڑائی۔ اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اللہ کے لئے کثیر حمد ہے اللہ کے لئے صبح و شام پاکیزگی ہے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس کے لئے کوئی کجی نہیں چھوڑی وہ سیدھا ہے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو ان یقولون الا کذبا تک پڑھا ہے (سورۃ کہف) تمام تعریف اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں

پچاس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور اس کے لئے پچاس درجے بلند کردیے جاتے ہیں اور جس نے ایک حرف کتاب اللہ کا کھڑے ہوکر پڑھا نماز میں اس کے لئے ایک سونیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کی ایک سوغلطیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے سو درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جس نے اسے پڑھا اور اس کا ختم کرلیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو لکھ دیتے ہیں کہ اس کی دعا قبول ہوگی جلدی ہو یا بدیر ہو چنانچہ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابن عباس ایک آدمی ایسا ہے جو ایک دوسروں کے علاوہ و کچھ نہیں جانتا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے۔ ــــ اس روایت میں حفص بن عمرو کا تفرد ہے اور وہ مجہول ہے۔

۲۰۸۶ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن یحییٰ بن یاسین نے ان کو حمدون بن ابوعباد نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو مسعر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قرآن کے ساتھ مقبول دعا ہوتی ہے۔

مگر اس کی اسناد میں ضعف ہے (واللہ اعلم) اور ایک دوسرے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مگر وہ طریق بھی ضعیف ہے۔

۲۰۸۷ ــــ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوطاہر احمد بن عبداللہ بن مہرویہ نے ان کو ابوالحسین علی بن احمد بن محمد برجانی نے مقام مرو میں انکو عمرو بن عمران ان کو محمد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعصمہ نے وہ نوح الجامع مروزی ہیں ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کے ہاں ختم قرآن کے وقت ایک دعا مستجاب ہوتی ہے اور جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

۲۰۸۸ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے علی قاشانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کو یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ جب وہ ختم قرآن کرتے تو ان کی دعا سجدے میں ہو۔

یعنی وہ ختم قرآن کے سجدے میں گر کر دعا کرتے تھے کیونکہ بندہ بحالت سجدہ اپنے رب کے قریب تر ہوتا ہے جیسے حدیث میں آیا۔

اقرب العبد الی اللہ وھو ساجدہ

فصل:...... قرآن میں جنت اور جہنم کے تذکرے کے وقت کھڑے ہوکر اللہ سے دعا جنت کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا

۲۰۸۹ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی مخلد بن جعفر نے ان کو جعفر فریابی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے اور ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو مستورد بن احنف نے ان کو صلہ بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے دل میں کہا کہ آج آپ نے سورہ بقرہ و پوری ایک رکعت میں پڑھتیں۔ پھر آپ جاری رہے میں نے کہا کہ رکوع کریں گے اس کے ساتھ پھر آپ نے سورۃ نساء شروع کر دی اسے پڑھ دیا اس کے بعد آل عمران شروع کر دی اس کو پڑھ دیا آپ روانی سے پڑھ رہے تھے آپ جب کسی آیت کے ساتھ گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو تسبیح کرتے اور جب

(۱) ــــ کلمۃ غیر واضحۃ وھی ھکذا (برمع)

(۲۰۸۹) ــــ اخرجہ مسلم (۱/ ۵۳۶ و ۳۵۷) علی ابن ابی شیبۃ بنفس الاسناد

اور اسی طرح یہ آیت۔

ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ

جو شخص برا کام کرتا ہے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے۔

اور اسی طرح یہ آیت:

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم

وہ لوگ کہ جب کوئی برائی کا کام کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں

پس اللہ سے استغفار کرتے اپنے گناہوں کے بارے میں۔

۲۰۹۰:... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر بن ابو حصین خیاط نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ جب تم قرآن کو پڑھو تو اس کو تمہارا دل سمجھے اور اس کو تمہارے کان سنیں۔ بے شک دو کان منصف ہے دل اور زبان کے مابین۔ اگر تم اللہ کے ذکر کے ساتھ گزرو تو اللہ کا ذکر کرو۔ اگر تم عذاب جہنم کے تذکرے سے گزرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اگر تم جنت کے تذکرے سے گزرو تو اللہ سے اس کو مانگو۔

فصل:... اپنے نفس کی طرف سے خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے اقرار و اعتراف کرنا

۲۰۹۱:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے انہوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو ابو الیسع نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت یہ آیت پڑھتے۔

الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی

کیا (مذکورہ صفات کا حامل اللہ) اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کردے؟

تو حضور یہ پڑھنے کے بعد اکثر فرماتے بلی۔ کیوں نہیں خدا تعالیٰ بالکل قادر ہے۔

اور جب یہ آیت پڑھتے:

الیس اللہ باحکم الحاکمین

کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

تو اکثر فرماتے بلی۔ ہاں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم ہے۔

۲۰۹۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبداللہ بن محمد زہری نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص تم میں سے یہ سورۃ پڑھے والتین والزیتون اور اس کے آخر تک پڑھے الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہنچے اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے

وانا علی ذالک من الشاھدین

اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو حذیفہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو منہ میں مسواک کر لیتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے کہا مسواک کے ساتھ دانتوں کو ملتے تھے اس نے کہا جی ہاں۔

۲۱۱۴ ــــ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے منصور سے اس نے شقیق بن سلمہ سے اس نے حذیفہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں مسواک مل لیتے تھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں منصور اور اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

۲۱۱۵ ــــ اور اس کو ہشیم نے روایت کیا ہے حصین سے ان کو ابو وائل نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو پہلے مسواک کرتے تھے۔

اس حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ یہ عمل نماز کے لئے اور قرآن کی تلاوت کے لئے کرتے تھے۔

مسواک کر کے قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۱۱۶ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا ہم لوگوں کو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) مسواک کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بندہ جب کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن سنتا رہتا ہے اور قریب ہو جاتا ہے ہمیشہ وہ کان لگا کر سنتا ہے اور قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے لہٰذا جو بھی آیت یہ پڑھتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں جاتی ہے۔

۲۱۱۷ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو محمد بن حسین بن محمد نے ان کو ابو القاسم سلیمان بن احمد نے ان کو مروان نے ان کو محمد بن عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے ان کو جابر بن عبداللہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اسے چاہئے کہ مسواک کرے بے شک کوئی ایک تم میں سے جب اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ میں رکھ دیتا ہے اس کے منہ سے جو کچھ تلاوت نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

۲۱۱۸ ــــ ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن احمد بن عمر بن حفص مقری بن حمامی نے ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن محمد نے آل ابوبکر میں سے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

السواک مطهرة للفم مرضاة للرب

کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ اور رب کی رضا کا بھی ذریعہ ہے۔

۲۱۱۹ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو غیاث بن کلوب کوفی نے ان کو مطرف بن سمرہ نے میں نے ان کو دیکھا تھا ایک سو تیس میں ۔ وہ روایت کرتے تھے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

(۲۱۱۳) ــــ أخرجه مسلم (۱/ ۲۲۰ و ۲۲۱) من طريق الأعمش به

(۲۱۱۴) ــــ أخرجه البخاري (۱/ ۳۵۶ فتح) ومسلم (۱/ ۲۲۰ و ۲۲۱) من طريق منصور به

(۲۱۱۵) ــــ أخرجه البخاري (۳/ ۱۹ فتح) من طريق حصين به

(۱) ــــ غير واضح في الأصل

(۲۱۱۸) ــــ أخرجه النسائي (۱/ ۱۰) من طريق عبدالرحمن بن أبي عتيق عن أبيه عن عائشة مرفوعاً. وانظر السنن الكبرى للمصنف (۱/ ۳۴)

۲۱۳۹ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ البصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو مسعر نے ان کو ابواسحق نے ان کو عبدالرحمن بن یزید نے وہ کہتے ہیں عبداللہ نے نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ انفال پڑھی یہاں تک کہ چالیس آیات تک پہنچ گئے نعم المولیٰ ونعم النصیر تک اس کے بعد آپ نے رکوع کیا پھر سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے تو (انفال کے بجائے) دوسری سورۃ مفصلات میں سے پڑھی۔

فصل:..... قرأت اور قرآن مجید کے ساتھ آواز کو خوب صورت بنانا

۲۱۴۰ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو طلحہ بن مصرف یامی نے ان کو عبدالرحمن بن عوسجہ نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

زینو القرآن باصواتکم

قرآن مجید کو زینت دو اپنی آوازوں کے ساتھ۔

۲۱۴۱ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن خرزاد اہوازی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن موسیٰ نے ان کو حسن بن حارث اھوازی نے ان کو سلم بن سعید نے ان کو صدقہ بن ابوعمران نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو زاذان ابوعمر نے حضرت براء بن عازب سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا فرما رہے تھے۔

حسنو القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا

قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوب صورتی سے پڑھو۔ بے شک خوبصورت آواز قرآن کے حسن کو زیادہ کرتا ہے۔

محمد بن بکر نے صدقہ سے اس حدیث کا متابع بیان کیا ہے۔

۲۱۴۲ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم نے ان کو ابومحمد عبید بن عبدالواحد نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے ان کو احمد بن ابراہیم ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوسلمہ عبدالرحمن نے اور ایک روایت میں ہے ابن بشران نے کہ بے شک اس کو خبر دی ہے ابوسلمہ نے عبدالرحمن سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ نہیں اجازت دی اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شے کے لئے جس قدر نبی کے لئے قرآن کے ساتھ سُر لگانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کے ایک صحابی نے فرمایا کہ اس سے ان کی مراد ہے یعنی قرآن زور سے پڑھنا مراد ہے اس کو بخاری نے صحیح میں یحییٰ بن بکیر سے روایت کیا ہے۔

۲۱۴۳ـــــ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن ابراہیم بن حارث کی روایت سے ابوسلمہ سے اور اس میں یوں ہے۔ نہیں اجازت دی اللہ نے کسی شے کے لئے جتنی اجازت دی ہے نبی کے لئے خوب صورت آواز کی قرآن کے ساتھ کہ وہ قرآن کو زور سے پڑھے۔

۲۱۴۴ـــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ بن مہاجر نے فضالہ بن عبید انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ

---

(۱) ـــــ ھکذا فی الأصل

(۲۱۴۰) ـــــ أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۷۵) وأخرجه ابن ماجة (۱۳۴۲)

(۲۱۴۱) ـــــ أخرجه الدارمي (۲/۴۷۴) عن محمد بن أبي بكر عن صدقة

(۲۱۴۲) ـــــ أخرجه البخاري (۶/۲۳۵) عن يحيى بن بكير به

ہارون حروی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو حنظلہ بن سفیان نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ میں ایک رات عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذرا سی تاخیر سے حاضر ہوئی آپ نے پوچھا آپ کہاں رہ گئی تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہم لوگ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کی مسجد میں قرأت سن رہے تھے ہم نے اس جیسی آواز پہلے نہیں سنی تھی اور نہ ہی ایسی قرأت آپ کے اصحاب میں سے کسی کی سنی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور میں بھی ساتھ کھڑی ہو گئی۔ حضور نے خود اس صحابی کی قرأت کی طرف توجہ دی اور کان لگایا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ ہے:

الحمد للہ الذی جعل فی امتی مثل ھذا.

اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسا خوب صورت قرآن پڑھنے والا بنایا۔

لقد اوتی ابو موسیٰ مزمارا من مزامیر آل داؤد

۲۱۴۹:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی آواز سنی وہ تلاوت کر رہے تھے تو فرمایا:

لقد اوتی ابو موسیٰ مزمارا من مزامیر آل داؤد.

البتہ تحقیق ابو موسیٰ خوب صورت سر دیا گیا ہے آل داؤد کی سروں میں سے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ بات ابو موسیٰ کو بتائی تو انہوں نے کہا:

لو علمت ان رسول اللہ یستمع قراءتی لحبرتھا تحبیرا!

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ رسول اللہ میری قرأت سن رہے ہیں تو میں مزید خوش الحانی کے ساتھ اور بنا سنوار کر پڑھتا۔

اس کو مسلم نے ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے مالک بن مغول سے مگر اس میں ابو موسیٰ کا یہ قول نہیں ہے۔

۲۱۵۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کیا ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید بن ابی عروبہ نے ان کو قتادہ نے میرا گمان ہے کہ عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے کہا کہ ابو عبیدہ نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ان الصوت الحسن زینۃ القرآن۔ بے شک خوب صورت آواز قرآن کی زینت وخوبصورتی ہے۔

۲۱۵۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے اور ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے سب نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو امیہ طرطوسی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو صالح باجی نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن شہاب نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں یزید فی الخلق مایشاء۔ اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اپنی تخلیق میں اضافہ کرتا ہے۔ (بقول ابن شہاب) یہ تخلیق میں اضافہ خوب صورت آواز ہے۔

۲۱۵۲:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمران بن عبداللہ بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں مدینے میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے ایک رات وہ مسجد میں تھے

(۲۱۴۹)...... اخرجہ مسلم (۱/۵۴۶)

(۲۱۵۱)...... عزاہ السیوطی فی الدر (۵/۲۳۳) الی عبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم والمصنف.

نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں انہوں نے فرمایا آپ کھینچ کھینچ کر اور لمبا لمبا کر کے پڑھتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات

۲۱۵۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو لیث بن سعد نے ۔۔۔ ح ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو عیسیٰ بن حماد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن عبید اللہ بن ملیکہ نے ان کو یعلی بن مالک نے کہ انہوں نے سوال کیا ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں لہٰذا انہوں نے بتایا کہ تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا سروکار ہے؟ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی اس کے بعد پھر نماز پڑھتے تھے جتنی دیر آرام کیا تھا اس کے بعد پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ آپ صبح کرتے ابن مالک کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ نے آپ کی قرأت کا انداز بھی بیان کیا تھا۔ فرماتی ہیں کہ آپ کی قرأت واضح ہوتی تھی ایک ایک حرف واضح سنائی دیتا تھا ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ علاوہ اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ سے ہے۔

۲۱۵۷: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو زر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی سے جنت میں کہا جائے گا آپ پڑھیے اور آرام آرام کے ساتھ جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے پڑھتے تھے بے شک تیری منزل آخری آیت پر ہے جس کو آپ پڑھیں گے۔

ترتیل کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان

۲۱۵۸: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حماد بن ابو جمرہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا میں جلدی قرأت کرنے والا آدمی ہوں میں قرآن مجید کو جلدی جلدی پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر میں سورۃ بقرہ کو آرام آرام کے ساتھ پڑھوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں جلدی جلدی سارا قرآن پڑھ لوں۔

۲۱۵۹: ۔۔۔ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں تیز پڑھنے والا آدمی ہوں کبھی کبھی میں پورا قرآن رات بھر میں ایک مرتبہ پڑھتا ہوں کبھی دو مرتبہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک سورۃ پڑھوں تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں تیری طرح کروں اس کے باوجود بھی اگر تم جلدی پڑھنا چاہتے ہو تو پھر اس کو ایسے پڑھو کہ آپ کے کان اس کو سنیں اور تیرا دل اس کو محفوظ کرے۔

(۲۱۵۵) ۔۔۔ أخرجه البخاري (۹/ ۹۰، ۹۱) عن مسلم بن إبراهيم. به

(۲۱۵۶) ۔۔۔ أخرجه أبو داود في الصلاة والترمذي (۲۹۲۳) من فضائل القرآن والنسائي في فضائل القرآن في الكبرى كلهم من طريق لليث. به (تحفة الأشراف ۱۳/ ۳۶) وقال الترمذي: حسن صحيح غريب

(۲۱۵۷) ۔۔۔ أخرجه أبو داؤد في الصلاة والترمذي في فضائل القرآن والنسائي في فضائل القرآن في الكبرى من طريق سفيان. به وقال الترمذي: حسن صحيح (تحفة الأشراف ۶/ ۲۸۹ و ۲۹۰)

(۱) ۔۔۔ لا أدري أهي (براء ثم زاي أم العكس فليحرر)

(۲) ۔۔۔ لعل جمرة بالجيم المعجمة والراء المهملة أو حمزة بالحاء المهملة والزاي المعجمة فليحرر.

پھر انہوں نے کم کیا تو میں نے کم کروالیا پھر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو۔

حضرت عطاء نے فرمایا کہ ہم نے والد سے اختلاف کیا لہٰذا ہم میں سے بعض نے کہا سات دن اور بعض نے کہا پانچ دن۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید ختم قرآن کے سلسلے میں

۲۱۶۵ ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے انہوں نے سنا ابوالعباس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ قرآن مجید پانچ دن میں پورا کرے۔

۲۱۶۶ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابوالفوارس نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو اسباط بن محمد نے مطرف سے ان کو ابواسحق نے ان کو ابو بردہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن مجید ختم کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے ایک مہینے میں پورا کر۔ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ پھر بیس دن میں کیجئے میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کرسکتا ہوں فرمایا کہ پھر پندرہ دن میں کیجئے۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے جلدی کرسکتا ہوں فرمایا کہ پھر دس دنوں میں ختم کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی جلدی کرسکتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر پانچ روز میں کیجئے۔ میں نے کہا میں اس سے بھی جلدی کرسکتا ہوں چنانچہ اس سے جلدی کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔

۲۱۶۷ ...... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن شعبہ نے ان کو مغیرہ نے کہتے کہ میں نے سنا مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھیے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ کم کرتے رہے میں بار بار سوال کرتا رہا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو اور فرمایا کہ ہر مہینے قرآن مجید کا ختم کیا کرو میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کرسکتا ہوں میں بار بار سوال کرتا رہا اور آپ کم کرتے رہے حتیٰ کہ فرمایا کہ تین دن میں ختم کرو۔

اس کو بخاری نے محمد بن بشار سے روایت کیا ہے۔

جس نے قرآن تین دن میں ختم کیا

۲۱۶۸ ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو محمش بن عصام نے ان کو بیان کی حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے انکو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انکو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۲۱۶۵) ...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي (۲۲۵۹)

(۲۱۶۶) ...... أخرجه الترمذي (۲۹۴۶) عن عبيد بن أسباط عن أبيه وقال الترمذي:

هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث أبي بردة عن عبد الله بن عمرو

(۲۱۶۷) ...... أخرجه البخاري (۲۲۴/۴ فتح) عن محمد بن بشار.

(۲۱۶۸) ...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۸۵)

لم یفقه من قرء القرآن فی اقل من ثلاث.

جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا اس نے اسے نہیں سمجھا۔

(معلوم ہوا کہ پڑھنے کا مقصد محض الفاظ کے اوا مقصود نہیں ہوتا بلکہ سمجھ کر پڑھنا ہی مقصود ہوتا ہے جب ہی تو آپ نے فرمایا کہ جس نے تین سے جلدی ختم کیا اس نے قرآن کو بالکل نہیں سمجھا کاش کہ ہمیں ساری ہی قمیں سمجھ میں آ جائیں)۔

۲۰۶۹: ہمیں خبر دی ہے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو ابو بکر احمد بن ابی ابراہیم اسماعیلی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو عاصم نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کتنے دن میں تم قرآن پڑھ لیتے ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہر رات میں آپ نے فرمایا میانہ روی کرو کم سے کم تین دن میں ختم کرو۔

۲۰۷۰: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر بن رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن بذیمان کو ابو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے اس نے کہا کہ جس نے قرآن مجید تین دن سے کم میں پڑھا وہ شعر گوئی کرتا ہے۔

اس کو ابو اسحاق نے ابو عبیدہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور اس نے شعر کی طرح اس کو جلدی کیا ہے اور قرآن کو اس نے ایسے بکھیرا ہے جیسے ردی کھجور کو پھینک کر بکھیرتے ہیں۔

۲۰۷۱: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے اس نے کہا کہ سعید بن منصور نے کہا ان کو بیان کیا ہشیم بن حصین نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ حضرت ابن مسعود تین دن میں ختم کرتے تھے صرف رات رات میں پڑھتے تھے اس میں دن کے وقت سے مدد نہیں لیتے تھے مگر معمولی مقدار۔

۲۰۷۲: ابو نعیم نے روایت کی ہے انہیں سے دوسرے طریق سے کہ وہ رمضان میں تین رات میں ختم کرتے تھے اور رمضان کے علاوہ جمعہ سے جمعہ تک ختم کرتے تھے۔

۲۰۷۳: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابو الاحوص نے کہ عبداللہ نے کہا کہ قرآن مجید کو سات دن میں ختم کرو اور تین دن سے کم میں تو نہ پڑھو۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے شب وروز میں سے وقت نکال کر قرآن کے ایک پارے یا چھوٹے کی تلاوت کی حفاظت کیا کرے۔

۲۰۷۴: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حماد نے ان کو ابو قلابہ نے کہ ابی بن کعب نے بیشک قرآن مجید کو ہر آٹھ دن میں ختم کرتے تھے اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہر سات روز میں ختم کرتے تھے اور اس کو روایت کیا ہے ایوب نے ابو قلابہ سے اس نے صحب سے کہ اس نے ابی بن کعب سے۔

۲۰۷۵: ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد قراء نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے ابو قلابہ سے اس نے ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام لیا تھا اس نے ابی بن کعب سے کہ انہوں نے فرمایا بے شک آسان طریق یہ ہے کہ آٹھ دن میں ختم کرے۔

قرآن پاک کی سات منزلوں کا بیان

۲۰۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن

(۲۰۶۹) اخرجہ ابو داؤد (۱۳۹۱) من طریق المطلب بن حنطب من ...

یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن یعلی بن کعب نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس نے ان کے دادا اوس سے کہ وہ اس وفد میں تھے جو وفد بنی مالک سے رسول اللہ کے پاس گیا تھا اور حضور نے ان کو ٹھہرایا تھا اس خیمے میں جو مسجد کے اور آپ کے گھر کے درمیان میں نصب تھا۔ لہٰذا حضور ان کی طرف آتے جاتے تھے اور عشاء کے بعد کھڑے ہو کر ان کو نصیحت فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ ہو جاتا اور زیادہ تر باتیں قریش سے متعلق بھی کرتے تھے انکے ساتھ۔ اس کے بعد اس سے کہا کہ نہیں برابر ہم لوگ مکہ میں تھے تو کمزور سمجھے جارہے تھے ذلیل سمجھے جارہے تھے۔ بس جب ہم مدینے میں آئے تو جنگ کا ڈول کبھی ہمارے لئے تھا کبھی ہمارے حریف کے لئے اور کہا کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے رک گئے۔ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج رات آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے۔ آپ کس چیز میں ہم سے مصروف تھے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں میرے اوپر قرآن کا ایک حزب (حصہ) اترنا شروع ہو گیا تھا لہٰذا میں نے چاہا کہ میں اس کے پورا ہو جانے سے پہلے نہ نکلوں وہ پورا ہو جائے پھر باہر آؤں اچانک جب ہم لوگوں نے صبح کی تو ہم نے حضور سے کہا کہ حضور ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ مجھ پر قرآن میں سے ایک حزب اترا ہے ہم نے پوچھا کہ تم لوگ قرآن کے حزب اور (حصے) کیسے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے حزب بناتے تھے تین سورتوں کے پانچ سورتوں کے اور سات سورتوں کے نو سورتوں کے تیرہ سورتیں اور گیارہ سورتیں اور حزب مفصل یعنی سورہ ق سے آخر تک۔

مفصلات کی تحقیق

۲۱۷۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی بجیلہ سے آیا۔ اسے نہیک بن سنان کہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس اور کہنے لگا اے ابو عبدالرحمن آپ اس حرف کو کیسے پڑھیں گے۔ کیا یہ یاء ہے یا الف ہے۔ ماء غیر آسن یا یاسن۔ انہوں نے فرمایا کہ پورا قرآن اس نے یاد کیا ہے سوائے اسی ایک حرف کے۔ فرمایا کہ میں مفصل سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتا ہوں تیزی کے ساتھ جیسے شعر جلدی سے کہتے ہیں۔ بے شک ایک قوم قرآن مجید کو اس طرح پڑھیں گے کہ وہ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔

جس وقت قرآن دل میں اتر جائے تو پکا ہو جاتا ہے اور نفع دیتا ہے۔ بے شک افضل نماز رکوع اور سجود ہے۔ بے شک میں البتہ کی نظائر جانتا ہوں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو سورتیں ہر رکعت میں پھر کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے ان کے ساتھ۔ پھر علقمہ ہمارے پاس نکل کر آئے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا پہلی بیس میں سے مفصل میں سے حضرت عبداللہ کی ترکیب پر سورۃ الرحمن اس کی نظیر ومثال۔ عم یتساءلون ہے یہ صحیح بخاری میں حدیث اعمش سے منقول ہے۔

۲۱۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عثمان نے ان کو شعبہ نے ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے سنا وہ کہتے تھے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا

(۲۱۷۶)...... اخرجه ابوداؤد (۱۳۹۳) واحمد (۹/۴) من طريق عبدالله بن عبدالرحمن. به
واخرجه ابن ماجه (۱۳۴۵) من طريق عثمان بن عبدالله. به
(۱)...... غير واضح في الأصل وصححناه من سنن ابي داؤد
(۲)...... في مسند أحمد (۹/۴) من قاف حتى يختم
(۲۱۷۷)...... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳۹/۶) إلى ابن ابي شيبة والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي

ہر چیز کے لئے ابتدا ہے تحقیق مجھے خبر دی گئی اس آدمی نے جو حضرت عمران بن حسین کے برابر میں رمضان میں نماز پڑھتے تھے کہ میں نے ان سے سنا تھا کہ ہر رات قرآن کا ایک ختم شروع کرتے تھے۔

۲۱۸۷: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن عبدالرحیم نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن مدینی نے کہا کہ حضرت یحییٰ ہر دن اور رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن مجید کا ختم کرتے تھے۔

۲۱۸۸: ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ نے اور محمد بن حسین قاضی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور بن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی مغرب اور عشاء کے درمیان اس نے قرآن کا ختم کیا اور سورۃ نحل تک پہنچے اور یحییٰ بن حسن نے مجھے اور زیادہ بتایا یحییٰ بن ابو بکیر سے رمضان میں۔

۲۱۸۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ اسود ہر چھ راتوں میں قرآن پورا کرتے تھے اور حضرت علقمہ ہر پانچ راتوں میں ختم کرتے اور اسود ہر دو راتوں میں ختم کرتے تھے۔

جو آدمی رات میں سو آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں ہوگا

۲۱۹۰: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن محمد صوفی بخاری نے اور ان کو محمد بن محمد بن شاکر نے ان کو سعید بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو عبدالرحمن بن ابو الزناد نے موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن سلمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو عبداللہ سلمان اغر نے ان کو ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے وہ فرمانبردار مخلصوں میں سے لکھا جائے گا۔

۲۱۹۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن محمد بن عبداللہ کی نے مقام مرو میں ان کو ابو الموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ان فرض نمازوں پر حفاظت کرے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے اطاعت شعاروں میں سے لکھا جائے گا۔

۲۱۹۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن محمد ابن المجذب نے ان کو محمد بن ابراہیم بن کثیر صوری نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ہر رات دس آیات پڑھ لیا کرے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔

۲۱۹۳: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابو بکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان

(۲۱۹۰) اخرجه الحاكم (۱/۳۰۸ و ۳۰۹) عن جعفر بن محمد بن شاكر به
وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وتعقبهما الألباني في الصحيحة (۲/۲۴۳)
تنبيه: سقط من إسناد الحاكم بكر بن محمد الصوفي شيخه
(۲۱۹۱) اخرجه الحاكم (۱/۳۰۸) بنفس الإسناد.
(۲۱۹۲) اخرجه الحاكم (۱/۵۵۵) بنفس الإسناد
تنبيه: في المستدرك موسى بن إسماعيل وهو خطأ والصحيح مؤمل بن إسماعيل

۲۱۹۸ــــ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو ربیع بن ثعلب نے ان کو ابواسماعیل موہب نے ان کو فطر نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے تاجروں کی جماعتوں کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ جب اپنے بازار سے آئے تو دس آیات پڑھ لے لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بارے میں ایک نیکی لکھ دے گا۔

۲۱۹۹ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد نے بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو سعید بن شریک نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب ان کو حمید بن صخر نے کہ یزید رقاشی نے اس کو بیان کیا کہ اس نے حضرت انس بن مالک سے سنا وہ کہہ رہے تھے جو شخص ایک رات میں چالیس آیات پڑھ لے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک سو آیات پڑھ لے وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھ لے قرآن اس کی طرف سے جھگڑے گا قیامت کے دن اور جو شخص پانچ سو آیات پڑھ لے اس کے لئے اجر کا ایک قنطار لکھ دیا جائے گا۔

۲۲۰۰ــــ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط نے ان کو شیبانی نے ان کو سعید بن ابی بردہ نے ان کو ان کے والد نے کہ معاذ نے کہا آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں اے ابوموسیٰ کیا تفوق کرتے ہو انہوں نے کہا اے معاذ تم کیسے پڑھتے ہو معاذ نے کہا کہ میں اول رات میں آرام کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے آخر رات کے لئے مدد لوں اور میں اپنی پسند میں اتنی اجر کی امید کرتا ہوں جو میں قیام میں اجر کی امید نہیں کرتا۔

حضرت معاذؓ کا ابوموسیٰؓ سے سوال

۲۲۰۱ــــ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو حسن زعفرانی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے اور مجھے خبر دی ہے شعبہ نے ان کو ابن ابی بردہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ معاذ نے کہا اے ابوموسیٰ آپ کیسے پڑھتے ہیں اس نے کہا میں اسے اپنی نماز میں پڑھتا ہوں اور میں اسے قیام کی حالت میں پڑھتا ہوں اور اس کو میں اس وقت پڑھتا ہوں جب میں اپنے سامان پر ہوتا ہوں اور میں اس کو تھوڑا تھوڑا پڑھتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ پڑھتا ہوں لیکن میں نماز پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پھر جب میں آخر شب میں اٹھ جاتا ہوں تو اس کو پڑھتا ہوں میں اپنی آرام کو ثواب سمجھتا ہوں جیسے میں اپنے قیام کو ثواب سمجھتا ہوں اور ثواب کی امید کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ معاذ نے جو کچھ کہا وہ درست ہے۔

فصل...... قرآن مجید کی تعلیم

۲۲۰۲ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق بن ہمام نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قرآن تیرے اوپر (سامنے) پڑھوں (حضرت ابی کعب نے کہا) کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے آپ کے لئے حضور نے فرمایا جی ہاں

(۲۱۹۸)...... مسلسل برقم (۲۰۰۳) من طریق أحمد بن بشر المرثدی عن الربیع بن ثعلب

(۲۱۹۹)...... و جع عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۶۹۱ و ۶۹۲)

(۲۲۰۰ و ۲۲۰۱)...... ال ابن الأثیر فی النہایة مادة (فوق)

حدیث بن موسی ومعاذ "اما انا فاتفوقہ تفوقاً" یعنی قراءة القرآن: ای لا اقرا وردی منہ دفعة واحدة ولکن اقرؤہ شیئاً بعد شیء فی لیلی ونہاری

(۱)...... الشیبانی ھو: ابو اسحاق الشیبانی

تیرا نام لیا ہے مجھ سے (حضرت انس کہتے ہیں کہ) حضرت ابی یہ سن کر رو پڑے۔

۲۲۰۳: ... ہمیں خبر دی ہے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو بشر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے انہوں نے کہا کہ:

جب یہ سورۃ نازل ہوئی۔ لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے قرآن مجید پڑھوں (یعنی آپ کو پڑھاؤں) ابی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس کو بخاری نے شعبہ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر حضرت ابی بن کعب رو پڑے۔

یہ جو فرمایا کہ حضور حضرت ابی کے آگے پڑھیں اس سے مراد ہے کہ وہ حضرت ابی حضور سے قرآن سیکھ لے اور اس کی تعلیم حاصل کر لے اور حضور سے قرآن کو اخذ کر لے۔

حضرت ابیؓ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا حکم دیا

۲۲۰۴: تحقیق روایت کیا گیا ہے سعید بن ابو عروبہ کی حدیث سے اس نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھاؤں اور میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ سے کہا ہے حضور نے فرمایا جی ہاں ابی بن کعب نے کہا کہ رب العالمین کے ہاں میرا ذکر ہوا حضور نے فرمایا جی ہاں بس پھر حضرت ابی کی آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو روح نے ان کو سعید نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔ احمد نے کہا کہ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے جعفر منادی سے اس نے روح سے اور جیسے جبرئیل نبی کریم پر پڑھتے تاکہ نبی کریم اس سے قرآن اخذ کریں اور سیکھیں بالکل اسی طرح نبی کریم پڑھتے تھے ابی بن کعب پر اپنی طرف سے ابی کو تعلیم دینے کے لئے اور تاکہ حضرت ابی حضور سے قرآن اخذ کر سکے اور سیکھے۔

۲۲۰۵: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں ان کو عبدالرحمن بن محمد حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو شعبہ نے اور سفیان نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی علقمہ بن مرثد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو عثمان بن عفان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک تمہارا بہتر ہے دوسرے نے کہا افضل تمہارا وہ ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور اسی کو سکھائے۔

۲۲۰۶: اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے پھر اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

(۲۲۰۳) اخرجه الترمذی (۳۸۹۲) من طریق شعبة به
وقال الترمذی حسن صحیح.
(۲۲۰۴) اخرجه البخاری (۶/۲۱۲) عن احمد بن ابی داود ابو جعفر المنادی عن روح به
(۲۲۰۵) سبق برقم (۱۹۳۱)
(۲۲۰۵) سبق برقم (۱۹۳۲)

محمد بن ابو عمران کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ کیا کام کروں گا کیا میں لوگوں کو حدیث بیان کیا کروں یا قرآن پڑھاؤں گا۔ لہذا میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک آدمی سجدے میں آیا ہے اور اس کے پاس ایک پوشاک ہے۔ وہ اصحاب حدیث کے پاس جاتا ہے تو ان سے آگے بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اصحاب قرآن کے پاس آتا ہے تو وہ پوشاک ان کو دے دیتا ہے لہذا اس کے بعد میں نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔

۲۲۱۱: سفیان نے کہا کہ میں نے مسعر سے کہا جتنے لوگ تم نے دیکھے ان میں سے افضل کون تھا؟ اس نے کہا کہ عمرو بن مرہ سے افضل کوئی نہیں تھا میں نے دیکھا وہ اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے دعا کرتے تھے مگر میں نے خیال کیا کہ ان کی دعا قبول ہو جائے گی۔

۲۲۱۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابو الفضل محمد بن احمد بن محمود بن شرمقانی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو احمد بن اسحق بن صالح نے ان کو علی بن ابی طالب بزار نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے ان کو مکحول نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول نے فرمایا۔

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو شخص قرآن پڑھے اور اس کو پڑھائے۔

بے شک حامل قرآن کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے۔ اس دعا کو وہ جب مانگتا ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔

۲۲۱۳: ہمیں خبر دی ہے ابو جعفر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم قاری نے دونوں نے ابو عمرو بن مطر سے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو حماد انصاری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کو قرآن مجید کی تعلیم دے وہ اس کا آقا ہے۔ نہ اس کو بے مدد چھوڑے اور نہ اس پر کسی کو ترجیح دے۔

یہی محفوظ ہے ابن عباس سے اور وہ منقطع ہے اور ضعیف ہے۔

۲۲۱۴: ہمیں خبر دی ہے ابو منصور احمد بن علی دامغانی نزیل بیہق نے اور امام سعید مالینی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو عقیل انس بن سلم بن حسن خولانی نے ان کو عمر ابلسی نے ان کو عبید بن رزین ابو عبیدہ لھانی نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اسماعیل بن عیاش سے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن زیاد الھانی نے ابو امامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص کسی بندے کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھلائے وہ اس کا مولیٰ ہے (مربی ہے) لہٰذا مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دے اور نہ ہی اس پر کسی کو ترجیح دے اگر اس نے (قرآن پڑھانے والے استاد کے ساتھ ایسی کوئی بدسلوکی کی) تو اس نے اسلام کے کڑوں میں سے ایک کڑے کو توڑ دیا۔

اور مالینی کی ایک روایت میں ہے من علّم عبدًا۔

اور کہا ابو احمد نے اس حدیث کو عبید بن رزین منفرد ہے یا اسماعیل سے ہے۔

۲۲۱۵: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محبوب رملی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عقیل انس بن مالک خولانی نے ان کو طرابلسی نے پھر اس نے اسے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے من علّم عبدًا جو شخص کسی بندے کو تعلیم دے۔

(۲۲۱۲) انفرد به المصنف (کنز ۲۳۵۵)

(۲۲۱۳) انفرد به المصنف (کنز ۲۳۶۲)

(۲۲۱۴) اخرجه ابن عدی (۱۹۲۶/۱) بنفس الاسناد وقال ابن عدی هذا الحدیث یتفرد به عبید بن رزین هذا عن اسماعیل بن عیاش وقال هذا الحدیث رواه غیر عبید بن رزین عن ابن عیاش باسناد مرسل و اوصله عبید بن رزین

تنبیه. سقط عن بسند ابن عدی: (طرابلسی)

تجھے (اے پیغمبر) ان کافروں سے کافی ہو کر رہے گا وہی سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

۲۲۲۷ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو حجاج بن حجاج نے ان کو ام سلمہ ازدیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھ رہی تھیں جب کسی سجدہ سے گزرتیں تو پہلے کھڑی ہو جاتیں پھر سجدہ کرتیں۔

۲۲۲۸ـــــ ہمیں خبر دی محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوعبداللہ بن یزید نے ان کو ابویحییٰ بزاز نے ان کو محمد بن منصور نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ابراہیم طہمان سے ان کو حجاج بن فرافصہ نے ان کو ابن مسعود نے کہ شدید (یعنی بڑی بھاری) عبادت قرآن میں قرأت کرنا ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عمل

۲۲۲۹ـــــ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر اسے اپنے چہرے پر رکھتے اور روتے ہوئے یہ کہتے کتاب ربی۔ کتاب ربی۔ میرے رب کی کتاب۔ بس میرے رب ہی کی کتاب ہے۔ (یعنی نرالی اور بے مثال ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ مترجم)

سلف کا قرآن سے لگاؤ

۲۲۳۰ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ایسے تھے کہ جب تازہ کھجوروں کے ایام آتے تو اپنے باغ کا دروازہ کھول دیتے تھے لوگ باغ میں جاتے اور کھاتے اور اٹھا کر بھی لے جاتے اور جب وہ باغ میں جاتے تو بار بار اس آیت کو پڑھتے۔

ولو لا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

کیوں نہیں یہ بات کہ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے یہ کہتے ماشاء اللہ کہ اللہ کی عطا کے بغیر کسی کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اور حضرت عروہ روزانہ قرآن مجید کی ایک چوتھائی دیکھ کر پڑھتے تھے اور پھر اسی ایک چوتھائی کو رات کو تہجد میں پڑھتے تھے یہ معمول انہوں نے صرف اسی ایک رات کو چھوڑا تھا جس رات کو ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی تھی پھر انہوں نے آنے والی رات سے پھر اس کو دوبارہ شروع کر لیا تھا۔

۲۲۳۱ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو اسماعیل بن ابی حکیم نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت کم کوئی ایسا دن چھوڑتے تھے جس صبح کو انہوں نے قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت نہ کی ہو۔

۲۲۳۲ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو سریہ ربیع بن خثیم نے وہ کہتی ہیں کہ ربیع بن خثیم کی یہ حالت تھی کہ جب بھی ان کے پاس کوئی ملنے کے لئے آتا تو ان کی گود میں قرآن مجید موجود ہوتا اس میں سے تلاوت کر رہے ہوتے تھے پھر اسے ڈھک دیتے تھے۔

---

(۱)ـــــ ابن شوذب هو عبدالله بن شوذب روى عنه ضمرة بن ربيعة

(۲۲۳۰)ـــــ أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۱/۶۱۳)

(۲۲۳۲)ـــــ أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۲/۵۸۰)

المصحف ۔ قرآن مجید میں نظر کیا کرے۔ اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت مغیرہ سے کی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ قرآن میں نظر جمائے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئیں تو میں نے اس کی شکایت ابراہیم سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمائے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت حضرت علقمہ سے کی تھی اس نے فرمایا کہ قرآن مجید میں نظر جمائیے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمائیے اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ قرآن مجید میں نظر جمائیے۔

۲۲۳۰ ـــ اور اس کو ابو عمرو اور محمد بن احمد بن حمدان نے بھی روایت کیا ہے محمد بن داؤد المقصوب ابو بکر سے اس نے محمد بن حمید رازی سے اسی طرح ہے جیسے اس کی ہمیں خبر دی ہے ہمارے شیخ نے تاریخ میں۔

۲۲۳۱ ـــ اور اس کو روایت کیا ہے ابو بشر مصعبی نے محمد بن سہل ابو الحسین قصیر سے ان کو محمد بن حمید نے تسلسل کے ساتھ اور اس نے اس میں اضافہ کیا ہے، جبریل کی شکایت کو رب کی طرف۔ انہوں نے کہا کہ اس کی اسناد میں ہے جریر سے منصور سے، مغیرہ کی بدل میں اور ابو بشر مصعبی متروک ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔ شاید کہ اس میں مصیبت محمد بن حمید رازی سے ہے۔

فصل:...... نماز میں قرأت کرنا پسندیدہ عمل ہے

۲۲۳۲ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین محمد بن علی بن خشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ـــ ح ـــ اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں دونوں کو ابراہیم بن عبداللہ بن عبسی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی یہ پسند کرے گا کہ وہ جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر آئے تو گھر میں تین بڑی موٹی تازی اونٹنیاں بندھی ہوئی پائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا بس صرف تین آیات اپنی نماز میں پڑھ لے تو وہ تین بڑی بڑی موٹی تازی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر سے اور ابو سعید سے اس نے وکیع سے۔

۲۲۳۳ ـــ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے اس نے احمد بن عبید صفار سے اس نے ابن ابو الدنیا سے اس نے محمد بن سلام جمحی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل بن سلیمان نمیری نے اور ذکر کیا بنی مخزوم کے ایک آدمی کا عبداللہ بن ربیعہ کی اولاد میں سے اور اس کی اچھی طرح تعریف کی اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن مجید کی نماز میں قرأت کرنا بغیر نماز کی قرأت سے زیادہ افضل ہے اور بغیر نماز کے تلاوت کرنا تکبیر اور تسبیح یعنی سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذکر سے افضل ہے اور تسبیح کرنا افضل ہے صدقہ کرنے سے اور صدقہ کرنا افضل ہے روزہ رکھنے سے اور روزہ گناہ سے ڈھال ہے آگ سے۔

۲۲۳۴ ـــ اور محمد بن نجار وہ سے ذکر ہے کہ اس نے کہا کہ صحابہ کرام اور تابعین پسند کرتے تھے اور مستحب سمجھتے تھے کہ جب وہ قرآن مجید کا ختم

(۲۲۲۹) ـــ تنزیہ الشریعۃ (۱/۳۰۹) وقال ابن عراق: محمد بن حمید مختلف فیہ لکن لوائح الوضع ظاہرۃ علی الحدیث فإن کان فی العہد النبوی مصحف حتی یؤمر ویأمر بادامۃ النظر فیہ واللہ اعلم

(۲۲۳۲) ـــ اخرجہ مسلم (۱/۵۵۲) عن ابی بکر بن ابی شیبۃ وابی سعید الأشج عن وکیع بن الجراح

(۲۲۳۳) ـــ عزاہ السیوطی فی الدر (۱/۳۵۳) إلی ابن ابی الدنیا والصف.

(۱) ـــ سقط من الأصل

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد آپ کی پندرہویں شب ہے۔

۲۲۴۹ ..... ہم نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے اس نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا قرآن مجید پورے کا پورا یکبارگی آسمان دنیا کی طرف لیلۃ القدر میں نازل ہوا تھا پھر اس کے بعد بیس سال میں نازل ہوا۔

وقرانا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا

اور قرآن مجید کو جدا جدا اتارا ہے ہم نے تاکہ آپ اس کو لوگوں پر پڑھیں رک رک کر اور ہم نے اس کو اتارا ہے۔

۲۲۵۰ ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن موئل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے فرمایا۔ قرآن مجید لیلۃ القدر میں اوپر والے آسمان سے آسمان دنیا میں یکبارگی اتارا گیا تھا پھر کئی برسوں میں تقسیم ہو گیا۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

فلا اقسم بمواقع النجوم۔ فرمایا کہ متفرق نازل ہوا۔

۲۲۵۱ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن ذکوان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جمعہ سے جمعہ تک قرآن مجید ختم کرتے تھے اور رمضان میں ہر تیسرے دن ختم کرتے تھے۔

۲۲۵۲ ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو علی بن ہشام نے بے شک ذکر کیا منصور بن زاذان نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان کے پوتے نے کہا کہ میرے دادا منصور بن زاذان ماہ رمضان میں بیس ختم قرآن کرتے تھے اور جوان کو اچھا لگتا فرمایا کہ جب بھی ان کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوتے تھے۔

۲۲۵۳ ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالرحمن زہری نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے یہ کتاب میرے دادا عبیداللہ بن سعد کی اور میں نے اس میں پڑھا ہے ان کو بیان کیا میرے چچا نے اپنے والد سے انہوں نے کہا تھا کہ ابوسعد بن ابراہیم جب ہوتی رات اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں تو آپ افطار سے پہلے پہلے ختم قرآن کرتے تھے علاوہ اس کے مغرب اور عشا کے درمیان ختم کرتے تھے۔

رمضان میں عشاء کی نماز کو شدید تاخیر کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

امام بخاری اور ان کے رفقاء کا عمل

۲۲۵۴ ..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن خالد صوفی نے ان کو مسیح بن سعید نے انہوں نے کہا کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا تھا جب رمضان کی پہلی شب ہوتی تو ان کے تمام احباب ان کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان کو نماز پڑھاتے اور ہر رکعت میں بیس آیات تلاوت کرتے تھے ختم قرآن تک اسی طرح کرتے تھے اور سحری میں اسی طرح تلاوت کرتے نصف سے تہائی قرآن تک ہر تیسری رات کو سحری کے وقت ختم کرتے تھے اور دن میں ہر روز ایک ختم کرتے تھے اور ہر رات افطار کے وقت ختم ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ ہر ختم کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲۲۵۰) ..... أخرجه الحاكم (۲/۵۳۰) من طريق عمرو بن عون. به.

(۱) ..... غير واضح بالأصل

فصل:.... قرآن مجید میں جنگ وجدال کو چھوڑ دینا

۲۲۵۵:.... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

مراء فی القرآن کفر

قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۶:.... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے .... اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن الولید فحام نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو سفیان نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو عمر بن ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الجدال فی القرآن کفر

قرآن میں جھگڑا اور جدال کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۷:.... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سالم ابو النضر نے ان کو بسر بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لاتجادلوا فی القرآن فان جدالا فیہ کفر

قرآن میں جھگڑا نہ کرو اس لئے کہ اس میں جدال کرنا کفر ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

یہ جدال بایں صورت ممنوع ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی سے کوئی قرأت سنے یا کوئی آیت یا کوئی کلمہ سنے جو اس شخص کے پاس نہ ہو پھر وہ دوسرے پر جلدی کرتے ہوئے اس کو غلط قرار دے دے اور پڑھنے والے نے جو پڑھا اس کو غیر قرآن کی نسبت لگا دے اور اس میں وہ اس سے جھگڑا کرنے لگے یا دوسرے سے کسی تاویل میں جو دوسرے نے اختیار کر رکھی ہو اس میں جدال کرے جبکہ وہ تاویل اس کے پاس نہ ہو بلکہ تاویل کرنے والے کو خطا کار کہہ دے اور اس کو گمراہ کہے۔ کسی کو یہ امر مناسب نہیں ہے اس لئے کہ بسا اوقات مقصد بحث اس کو حق سے بیگانہ کر دے گا بلکہ اور حق کو قبول نہیں کرے گا اور اگر اس کی وجہ ظاہر ہو تو وہ کافر ہو جائے گا بلکہ اسی لئے صاحب شریعت نے قرآن میں بحث اور جھگڑے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو کفر کا نام دیا ہے اس لئے کہ وہ جھگڑنے والے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے اور اگر کسی حرف کی نفی کرنے یا کسی حرف کو قرآن ثابت کرنے یا کسی کلمے کی نفی کرنے یا کسی کلمے کو قرآن ثابت کرنے کے بارے میں ہو تو جھگڑنے والا اور گمراہ ہوگا اور حق کے خلاف جھگڑنے والا ہوگا اس کے بعد کہ اس کے لئے حق واضح ہو چکا ہو وہ کافر ہوگا اس لئے کہ یا تو قرآن کے کسی حصے کا منکر ہوگا یا غیر قرآن کو قرآن کہنے کی زیادتی کا داخل ہوگا۔ شیخ نے فرمایا کہ مراد کا مطلب ہے تخفیف اور تطبیق پر اصرار کرنا اور عدم یقین اس چیز سے

(۲۲۵۵) اخرجہ احمد (۲/۲۸۶) من ابی معاویۃ عن محمد بن عمرو بہ

(۲۲۵۶) اخرجہ الحاکم (۲/۲۲۳) من طریق سعد بن ابراہیم بہ.

(۲) ہنا فی الاصل عمرو.

(۲۲۵۷) عزاہ السیوطی فی الدر المنثور (۲/۸۲) الی نصر المقدسی فی الحجۃ

ساتھ جس پر بحث ختم ہو چکی ہو۔ بہر حال دوما مباحثہ وہ جو شک کرنے والے کی نصیحت کے لئے ضروری ہو وہ حرام نہیں ہے۔

۲۲۵۸: ... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ح اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے دونوں کو عبدالرزاق بن معمر نے ان کو زہری نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن مجید کے بارے میں جھگڑتے سنا تو فرمایا یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے کہ کتاب اللہ کے بعض کو بعض پر۔ واقعی حقیقی بات ہے کہ کتاب اللہ ایسی ہے بعض بعض کی تصدیق کرتی ہے اور بعض بعض کی تکذیب نہیں کرتی ہے اس میں سے تم جو جانتے ہو وہ کہو اور جس بات سے تم بے علم ہو وہ اس کے جاننے والے کے سپرد کرو۔ یہ الفاظ حدیث سلمی کے ہیں۔

پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے

۲۲۵۹: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو ابو کامل جحدری نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابو عمران جونی نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن رباح انصاری کی طرف لکھا گیا کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ ایک دن میں گرمی کے وقت رسول اللہ کی خدمت میں آیا۔ فرمایا حضور نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لے آئے غصہ کا اثر چہرے پر نمایاں تھا آپ نے فرمایا۔

حقیقی بات ہے تم سے پہلے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔

اس کو مسلم نے ابو کامل سے روایت کیا ہے۔

۲۲۶۰: ... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حارث بن عبید نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو جندب نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس پر تمہارے دل مجتمع رہیں جس وقت تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو پس پھر اٹھ جاؤ۔

۲۲۶۱: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن اسحق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حارث بن عبید ابو قدامہ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اسی کے ساتھ اور اس کے غیر کے ساتھ شاہد پیش کیا ہے اور اس کو نقل کیا ہے حماد بن زید کی حدیث سے اور سلام بن مطیع کی ابی عمران سے بطور مرفوع روایت کے اور بعض نے اس کو موقوف کیا ہے جندب پر بعض ان میں سے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور ہمام بن یحییٰ بن بخاری نے کیا ہے اور ابن عون نے کہا ہے ابی عمران سے عبداللہ بن صامت سے اس نے عمر سے ان کا قول۔

۲۲۶۲: ... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد نے ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحق بن یوسف ازرق نے ان کو ابن عون نے ان کو ابو عمران نے ان کو عبداللہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں عمر نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس وقت تک جب تک تم متفق ہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو اس سے اٹھ جاؤ۔ اس کو معاذ بن معاذ نے ابن عون سے اس نے ابن عمران سے اس نے عبداللہ بن صامت سے روایت کیا ہے۔

۲۲۵۸: اخرجہ احمد (۲/۱۸۵) عن عبدالرزاق بہ.

۲۲۵۹: اخرجہ مسلم (۲/۲۰۵۳) عن ابی کامل فضیل بن حسین الجحدری عن حماد بن زید.

۲۲۶۱: اخرجہ مسلم (۲/۲۰۵۳) عن یحیی بن یحیی بہ.

۲۲۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابن عبدالکریم نے ان کو بندار نے ان کو معاذ نے ان کو ابن عون نے پھر اس کو ذکر کیا ہے وہ نحوہ ہے۔

۲۲۶۴: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے زبید یامی سے اس نے عبداللہ سے۔
کہ بے شک قرآن مجید ایک مینار ہے جیسے راستے پر مینار ہوتا ہے جو کچھ تم پہچانو تو اس کو لے لو اور جو چیز تم پر غلط ملط ہو جائے اس کو رہنے دو۔ (اپنے حال پر)۔

قرأت سبعہ کی تحقیق

۲۲۶۵: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو یزید بن خصیفہ نے ان کو مسلم بن سعید مولی بن حضرمی نے ان کو ابوجہیم انصاری نے کہ اصحاب رسول میں سے دو آدمیوں نے ایک آیت میں جھگڑا کیا دونوں کا دعویٰ تھا کہ اس نے اس کو رسول اللہ سے پایا ہے لہٰذا دونوں اکٹھے حضور کی خدمت میں گئے۔ دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے یہی ذکر کیا کہ اس نے آپ سے ایسے سنا ہے جو تم نے ذکر کیا ہے رسول اللہ نے فرمایا۔

ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فلا تماروا فیه فان المراء فیه کفر.

بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر (یعنی سات لغتوں پر) نازل کیا گیا ہے لہٰذا اس میں تم لوگ جھگڑا نہ کرو بے شک قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۶: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ابوالوزیر نے ان کو عبداللہ بن جعفر مخرمی نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو بسر بن سعید نے ان کو ابوقیس مولی عمرو بن العاص نے ان کو عمرو بن العاص نے انہوں نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا۔

اقرء وا القرآن علی سبعة احرف فایما قرء تم اصبتم ولا تماروا فیه فان المراء فیه کفر

قرآن مجید کو سات حروف پر (یا سات لغات پر) پڑھو جو بھی ان میں سے پڑھو گے تم درست کرو گے جس میں جھگڑا نہ کریں کیوں کہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۷: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی ہے عروہ ابن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری کی حدیث سے دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم بن حزام سے حضور کی زندگی میں سورۃ فرقان کو پڑھتے تھے میں نے ان کی قرأت توجہ کے ساتھ سنی تھی وہ اس کو پڑھتے تھے حروف کثیرہ کے ساتھ جو کہ ہمیں رسول اللہ نے نہیں پڑھائے تھے (لہٰذا مجھے غصہ آیا اور میں) قریب تھا کہ نماز میں اس پر حملہ کر دوں مگر میں نے انتظار کیا کہ وہ سلام پھیر لے جب اس نے سلام پھیر لیا تو میں اس کے پاس آیا اور فوراً کہا کہ یہ سورۃ آپ کو کس نے اس طرح پڑھائی ہے جو میں نے تم سے پڑھتے ہوئے سنی ہے اس نے کہا کہ مجھے رسول اللہ نے پڑھائی ہے۔

(۲۲۶۵) اخرجه الطبری والمصنف عن ابی جهیم الانصاری. کنز العمال ۳۰۰۳
(۲۲۶۷) اخرجه البخاری (۴۹۹۲ فتح) عن ابی الیمان به

سے اعراض کرے تو ہم نے اسے نہ چھوڑا ۔ بے شک جو شخص کوئی ایک حرف قرآن میں سے چھوڑ دے اس نے پورا قرآن چھوڑ دیا ۔

۲۲۷۱ : ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک حرف پر پڑھایا تو میں ہمیشہ اس سے زیادہ (حروف) کی طلب کرتا رہا پھر اس نے مجھے زیادہ کر دیا یہاں تک کہ وہ سات تک پہنچ گیا ۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ سات حروف ایسی بات ہے کہ یہ معاملے میں ہے جب وہ ایک ہی ہو اس میں حلال اور حرام میں اختلاف نہ ہو اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابی اویس سے ۔

"سات حروف پر قرآن اترنے سے مراد سات لغات ہیں ۔"

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

صحیح یہ ہے کہ سبعہ حروف سے مراد سات لغات ہیں جو کہ قرآن مجید میں عام ہیں پھیلی ہوئی ہیں اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبید ۔

اور ہم نے حضرت ابن مسعود سے جو روایت کی ہے وہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ وہ مختلف لغت یا قرأت ایسی ہیں جیسے کوئی یہ کہتا ہے اقبل ، ھلم ، وتعال سب کا معنی ایک ہے ۔

"مصحف امام میں جو قرأت ثابت ہیں ان کے ساتھ قرآن پڑھنا جائز ہے امام حلیمی کا موقف"

بے شک قرآن مجید کی قرأت کرنا ان حروف پر جو (اصل) مصحف (عثمانی) میں ثابت ہیں جائز ہے وہی مصحف جو تمام صحابہ کے مطابق تام ہے اور قراء نے وہ حروف صحابہ سے لئے ہیں جو صحابہ سے ثابت نہیں ہیں ۔ جو لغت میں جائز ہیں اس کی مثل جب تک نہ ختم کریں آیت آیت عذاب کو آیت رحمت کے ساتھ یا آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ (اگر ایسا ہو تو ناجائز اور حرام ہوگا) لہٰذا وہ حدیث کی بات ایسی ہے کہ جس کا کوئی قرینہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ شیخین نے اپنی صحیح میں نقل نہیں کیا ۔

دوسرا احتمال

دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ حروف وہ قرأت غیر ثابت ہوں یا ان جیسی کہ وہ حدیث عثمان اور حدیث ابن عباس میں اور ان دونوں کے ماسوا روایات میں ہے تو جس نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اگر یہ ثابت ہو تو یہ احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو ۔

یہ کہ اس کو چھوڑ دینے پر کہ جو کچھ قرآن میں ہے تو اسے یوں پڑھا جائے اس کے علاوہ دوسرے مقام پر جو اس سے مختلف ہے جس میں جو ادا کیا تو اس کے ساتھ گناہگار نہیں ہوگا جب تک آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ عذاب کو رحمت کے ساتھ ختم نہ کرے اور اس سب کچھ کے بارے میں کچھ وارد ہوا ہے ۔

۲۲۷۲ : ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بن ہمام نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا ۔

ذیلا (فی القراۃ) یہ نہیں ہے کہ عزیز حکیم کی جگہ غفور رحیم پڑھ دے لیکن خلاف القراۃ یہ ہے کہ وہ لفظ پڑھے جو قرآن میں سے نہ ہو یا آیت رحمت کو عذاب کے لفظ کے ساتھ ختم کرے یا عذاب کے لفظ کو رحمت کے الفاظ سے ختم کرے ۔

(۲۲۷۱) أخرجه البخاري (۳۲۱۹) عن إسماعيل بن أبي أويس به

(۱) غير واضح بالأصل

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
یعنی خطاء سے مراد وہ خطاء جس پر گناہ لازم ہو اور مذکورہ صورت میں گناہ لازم نہیں ہوگا اس لئے کہ مذکورہ صورت میں اس نے جملہ من الفاظ میں سے پڑھا جو قرآن میں اترے ہیں اور ما شاء اللہ ہی البتہ ان کی بے موقع قرأت کرنے سے بھی گناہگار نہیں ہوگا۔

۲۲۷۳ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو سعید بن حجاب نے وہ کہتے ہیں کہ ابو العالیہ کی حالت یہ تھی کہ جب کوئی آدمی ان کے پاس قرأت کرے وہ یوں نہیں کہتے تھے کہ ایسے نہیں ہے جیسے یہ شخص پڑھتا ہے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ میں تو ایسے ایسے پڑھتا ہوں۔ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے ساتھی کو دیکھئے اگر اس نے یہ سنا ہوگی سے منافق جو کسی حرف کے ساتھ قرأت کرتے کافر ہو گیا تھا تو ایسا کرنے سے سارے کا فر ہو جائیں گے۔

۲۲۷۴ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو خلف بن الولید نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابو العالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ:

دو آیات ایسی ہیں جو سخت ترین ہیں ان لوگوں پر جو قرآن میں جدل کرتے ہیں۔

(۱) مایجادل فی ایات اللّٰہ الذین کفروا

نہیں جھگڑا کرتے اللہ کی آیات میں مگر وہ لوگ جو کافر ہیں۔

(۲) وان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید.

بے شک جو لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ دور دراز کی مخالفت میں ہیں۔

فصل ..... گمان کے ساتھ تفسیر کرنا چھوڑ دینا چاہیے

تفسیر بالرائے کرنا منع ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل انما حرم ربی الفواحش ماظہر منہا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق.

فرمادیجئے یقینی بات ہے کہ میرے رب نے بے حیائی کو حرام کر دیا ہے جو ان میں سے ظاہر ہو اور جو باطن ہو اور گناہ کے کاموں کو اور ناحق ظلم کو۔
یہاں تک پڑھے:

وان تقولوا علی اللّٰہ مالا تعلمون. تک

اور ارشاد ہے:

ولا تقف مالیس لک بہ علم

جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے درپے نہ ہو۔

۲۲۷۵ ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الاعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار.

(۲۲۷۵) و (۲۲۷۶) اخرجہ الترمذی (۲۹۵۰) من طریق سفیان بہ.
وقال الترمذی حسن صحیح

جو شخص علم کے بغیر قرآن کی تشریح کرے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔

۲۲۷۶: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان نے انہیں عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن میں کوئی بات بغیر علم کے کہہ دے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔

۲۲۷۷: ہمیں خبردی ہے ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طابران میں ان کو ابوالحسن محمد بن علی بن حبیش نے ان کو ابوالعباس محمد بن سہل اشنانی نے ان کو بشر بن ولید کندی نے ان کو سہیل حزم نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور درست رائے ہوئی (اتفاق سے) پس اس نے غلطی کی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

''امام بیہقی اور تفسیر بالرائے کی تحقیق'' ۔ یہ بات سب سے زیادہ صحیح ہے۔ آپ نے یقیناً ارادہ کیا ہے اس رائے کا جو دل پر غالب آجائے بغیر کسی ایسی دلیل کے جو اس پر قائم ہو جیسا اس رائے جیسی رائے کے ساتھ حکم لگانا حوادث میں بھی جائز نہیں ہے تو اسی طرح تفسیر قرآن کی بھی اس کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ بہر حال رہی وہ رائے جس کی پشت پر سند ہو دلیل و حجت ہو لہٰذا رائے کے ساتھ حکم لگانا تو نوازل حوادث میں بھی جائز ہے اسی طرح اس کے ساتھ تفسیر قرآن بھی جائز ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی یہی مطلب ہے اس سے بھی رائے مختص مراد ہے جو کہ بلا دلیل ہو جو ان سے اس بارے میں مروی ہے جس کا ذکر بھی آرہا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول

۲۲۷۸: ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد مفسر نے ان کو اسحٰق بن سعد بن حسن نے ان کو ان کے دادا حسن بن سفیان نے ان کو حبیب ابن خالد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو قاسم بن محمد نے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

مجھ پر کون سا آسمان سایہ کرے گا اور مجھے کون سی زمین اٹھائے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے کے ساتھ قول کروں۔

۲۲۷۹: اور اس کو روایت کیا ہے ابن ابی ملیکہ نے ان کو ابوبکر نے اسی طرح مرسلاً اور اس کے متن میں کہا ہے کہ کسی وقت میں کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں قول کروں اس بات کا جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ نہ کیا ہو تو پھر مجھے کون سا آسمان پناہ دے گا اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی۔

حضرت ابن مسعودؓ کا قول

۲۲۸۰: ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن حمان جعفی نے ان کو ابوسعید نے ان کو احمد بن بشیر نے ان کو مجالد نے شعبی سے ان کو مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا

القرآن كلام الله فمن قال فليعلم مايقول فانما يقول على الله.

(۲۲۷۶) أخرجه الترمذي (۲۹۵۲) من طريق سهيل به.

وقال الترمذي. قد تكلم بعض أهل الحديث في سهيل بن أبي حزم.

سورت سے کیوں پڑھتے ہو اس نے کہا کہ کیا آپ نے سنا کہ میں قرآن کے علاوہ کوئی شے اس میں ملا رہا تھا آپ نے فرمایا کہ نہیں تو اس نے جواب دیا کہ پھر سارا ہی پاکیزہ ہے۔

۲۳۰۸ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے انکو نضر بن حریش صامت نے بطور املاء کے اپنی کتاب میں سے ان کو مشعل نے یعنی ابن ملحان نے محمد بن عمر سے ان کو ابوسلمہ نے انکو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور نے ابوبکر صدیق سے کہا اے ابوبکر میں نے گزشتہ رات تجھے سنا تم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ اپنی بات آہستہ کہہ رہے تھے انہوں نے جواب دیا رسول اللہ میں اس کو سنا رہا تھا جس سے میں مناجات کر رہا تھا پھر آپ نے عمر سے کہا کہ عمر میں نے تجھے سنا آپ قرأت میں جہر کر رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا اور سونے والے کو جگا رہا تھا پھر پوچھا اے بلال میں نے گزشتہ رات تمہیں سنا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سے پڑھ رہے تھے اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ اللہ کا کلام ہے بعض کو بعض سے ملا رہا تھا حضور نے فرمایا ہر ایک نے تم میں سے صحیح کہا۔

۲۳۰۹ ...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن سالم نے ان کو ابراہیم بن یوسف نے واپنے والد سے اس نے ابواسحق سے اس نے ابوالاحوص عبداللہ سے انہوں نے کہا۔ کوئی حرج نہیں ہے کہ کچھ اس سورت سے لیا اور کچھ اس سورت سے لیا۔

۲۳۱۰ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبدالرحمن بشر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے کہ یوسف بن ماہک نے اس نے کہا کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا کہ اچانک ایک دیہاتی آیا ان کے پاس اور کہنے لگا کہ اے ام المومنین مجھے اپنا مصحف (قرآن مجید) دکھا دیجئے۔ ام المومنین نے پوچھا کس لئے؟ تا کہ میں اس کے مطابق قرآن مجید تالیف وترتیب دوں اور ہم اسے غیر مرتب طریقہ پر پڑھتے رہیں۔ ام المومنین نے جواب دیا تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی کوئی آیت جس کو آپ نے پہلے پڑھا ہے۔ بے شک قرآن اتارا گیا پہلے پہلے جو اس میں سے اترا وہ ایک سورۃ تھی مفصل میں سے اس میں جنت وجہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جس وقت لوگ اسلام کی طرف مائل ہو گئے تو حلال وحرام بتلایا گیا۔ اگر پہلی چیز یہ اترتی کہ شراب نہ پیو تو البتہ لوگ کہتے ہم اسے کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے اور اگر یہ اتارا جاتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ یہ کہتے کہ ہم تو اسے نہیں چھوڑیں گے قرآن البتہ اترنا شروع ہوا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں جبکہ میں لڑکی تھی کھیلتی تھی (والساعۃ ادھی وامر) قیامت سب سے زیادہ وحشت ناک ہے اور سخت کڑوی ہے اور پھر سورۃ بقرہ اور نساء اس وقت اتریں جب میں (شادی ہو کر) حضور کے پاس تھی۔ ابن ماہک نے کہا کہ پھر سیدہ عائشہ نے اپنا قرآن ان کو دیا اور اس کے مطابق سورتوں کی آیات املا کروائیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ابن جریج کی حدیث سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سب سے زیادہ بہترین چیز جس کے ساتھ اس فصل میں بحث پکڑی جاتی ہے یہ ہے کہ کہا جائے یہ تالیف ہے کتاب اللہ کے لئے یہ ماخوذ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو جمع کرنے کے عمل سے شاید کہ اس عمل کو بھی حضور نے لیا ہو جبرئیل علیہ السلام سے لہٰذا قاری کے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ قرآن کو پڑھے اسی ترتیب وتالیف کے مطابق جو منقول ہے اور جس پر اجماع ہے اور اتفاق ہے۔

۲۳۱۱ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو وہب بن جریر نے

(۲۳۱۰) ...... اخرجہ البخاری (۹/۳۸ و ۳۹ فتح) عن ابراھیم بن موسیٰ عن ھشام بن یوسف عن ابن جریج عن یوسف بن ماھک. بہ.

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء۔ کے ان کو خبر دی مخلد بن جعفر باقرحی نے انکو احمد بن عبدالرحمٰن بن مرزوق بن عوف دونوں نے کہا ان کو بیان کی اسماعیل بن عیسیٰ واسطی نے ان کو عبداللہ بن نافع مدینی نے ان کو جہم بن عثمان نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا آپ جب نماز شروع کرتے ہیں قرأت کی ابتدا کیسے کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا میں کہتا ہوں الحمد للہ رب العالمین حضور نے فرمایا یوں پڑھیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۲۳۳۴ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان بن علی موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو اسحٰق بن عبدالواحد قرشی نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو نوح بن ابو بلال نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ الحمد للہ رب العلمین۔ سات آیات ہیں ان میں سے پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور یہ سات دہرائی ہوئی آیات ہیں (جو کثرت کے ساتھ بار بار دہرائی جاتی ہیں) یہی فاتحۃ الکتاب ہے۔ یہی ام القرآن ہے۔ اس کی اسناد سے عبدالحمید بن جعفر ساقط ہو چکا ہے اور ابن ابی سعید نے کہا تحقیقی بات ہے کہ وہ ابن معبد ہے۔

۲۳۳۵ــــ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو اسحٰق بن عبدالواحد موصلی نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو نوح بن ابو بلال نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی حدیث کو ذکر کیا راوی نے۔

۲۳۳۶ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن ابوالمعروف فقیہ مہرجانی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے بغداد میں۔ ان کو ابوبرزہ فضل بن محمد حاسب نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ ام القرآن ہے یہی ام الکتاب ہے اور یہی سبع مثانی ہے (سات بار پڑھی جانے والی آیات) اسی طرح کہا تھا اس کو علی بن ثابت نے اور جماعت کی روایت ابن ابی ذئب سے ہے جیسے ہم اسے ذکر کریں گے آنے والے باب میں۔

۲۳۳۷ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو جعفر بن محمد بن حارث نے ان کو علی بن محمد بن سلیمان مصری نے ان کو جعفر بن مسافر تنیسی ــــ ح ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوالحسین حسن بن محمد بن داؤد صوفی نے ان کو ولید بن ابان نے ان کو علی بن حسین بن جنید نے ان کو جعفر بن مسافر نے ان کو زید بن مبارک نے ان کو سلام بن وہب جندی نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان نے رسول اللہ سے پوچھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں حضور نے فرمایا وہ ایک اسم ہے اسماء اللہ میں سے اس کے درمیان اور اللہ کے اسم اعظم کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے مگر جیسے آنکھ سفیدی اور سیاہی کے درمیان قرب ہے۔

۲۳۳۸ــــ ہمیں خبر دی ہے ہمارے بعض اصحاب نے جو کہ ابوالحسن علی بن محمد بن محمد ابن خسرو جردی کے نام سے معروف ہے اور اس نے مجھ سے پہلے حج کیا تھا۔

(۲۳۳۴، ۲۳۳۵) اخرجه المصنف في السنن الكبرى (۲/۴۵) من طريق عبدالحميد بن جعفر عن نوح بن ابي بلال به

(۲۳۳۶) اخرجه احمد (۲/۴۴۸) عن يزيد بن هارون وهاشم بن القاسم كلاهما عن ابن ابي ذئب به بلفظ

انه قال هي ام القرآن هي ام القرآن والسبع المثاني وهي القرآن العظيم

(۲۳۳۷) الحديث في ميزان الاعتدال (۲/۱۸۲) في ترجمة سلام بن وهب الجندي وقال الذهبي: خبر منكر بل كذب والحديث اخرجه الحاكم (۱/۵۵۲) بنفس الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي (!!)

جب جبرئیل آتے تھے تو وہ کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم تو حضور جان لیتے کہ نئی سورۃ ہے

۲۳۳۳... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن غیاث صفری نے ان کو عبداللہ بن ابی حسین نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ سورتوں کے درمیان کا فاصلہ نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی۔

۲۳۳۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو الجواب نے ان کو شعبہ نے ان کو ازرق بن قیس نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پیچھے نماز پڑھی وہ پڑھتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم جب وہ کہتے ولا الضالین تو کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (یعنی اگلی سورۃ ملانے کے لئے)۔

۲۳۳۵. ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شافعی نے ان کو خبر دی مسلم نے اور عبدالمجید نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ ام القرآن کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں چھوڑتے تھے اور سورۃ جو اس کے بعد ہے۔

۲۳۳۶. ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عبدالعزیز بن ابو رواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے۔ وہ نماز پڑھا کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور جب وہ سورۃ کو ختم کرتے تو بھی پڑھتے اور کہتے تھے قرآن میں اسی لئے لکھی گئی ہے تاکہ پڑھی جائے کیونکہ ایک آیت ہے جسے فاتحہ کے لئے پڑھا جاتا ہے اور جب اس سورۃ کو ختم کرتے تو اس کو بعد والی سورۃ کے لئے پڑھتے تھے۔

۲۳۳۷: ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو علی بن حسین بن شقیق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان ثوری نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم سورتوں کے شروع میں سورتوں میں سے ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں

۲۳۳۸. ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن ابو داؤد منادی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے جو شخص ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھے اس نے قرآن مجید کی ایک سو تیرہ آیت چھوڑ دیں۔

۲۳۳۹... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن زمعہ نے ان کو انہوں نے کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا تھا جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم چھوڑ دی سورتوں کے آغاز میں اس نے قرآن کی ایک سو تیرہ آیات چھوڑ دیں۔

۲۳۴۰. عبداللہ نے کہا سفیان نے کہا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم سورتوں کے شروع میں ابتداء کے لئے ہے۔

۲۳۴۱... عبداللہ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حنظلہ بن عبداللہ نے شہر بن حوشب سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم چھوڑ دی تو اس نے کتاب اللہ کی آیت چھوڑ دی۔

---

(۱) غیر واضح بالاصل واحتمال ان لکون "نضری".

(۲) غیر واضح

(۳) کلمة غیر واضحة فی الاصل

۲۳۴۷ اور عمرو بن مرزوق کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا میں نے حضور کو جواب نہ دیا میں نے جب نماز پوری کر لی تو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں نے جب بلایا تھا تو آپ کو میری بات کا جواب دینے سے کیا بات مانع تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

پھر تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں قرآن میں عظیم ترین سورت کی تعلیم دوں گا۔

کہتے ہیں کہ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے تو میں نے ان کو یاد دلایا تو آپ نے فرمایا وہ فاتحۃ الکتاب ہے۔ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو میں عطا کیا گیا ہوں۔ روایت ابی بن کعب کی حدیث کی ہے۔

فاتحۃ الکتاب جیسی سورۃ نہ تو راۃ میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں ہے

۲۳۴۸ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے ابی بن کعب سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی سورۃ سکھلاؤں کہ اس جیسی سورۃ نہ تو راۃ میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ ہی اس سے پہلے پچھلے قرآن میں۔ میں نے عرض کی جی ہاں ضرور سکھلائیے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم دروازے سے باہر اس کو سیکھے بغیر نہیں جاؤ گے۔ حضور کھڑے ہوئے تو میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں یہاں تو ذرا پیچھے ہو رہا تھا کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتائے بغیر باہر نہ چلے جائیں جب میں دروازے کے قریب پہنچے تو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ سورۃ تو دیجئے جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے پوچھا تم نماز کے لئے جب کھڑے ہوتے ہو تو قراءت کیسے کرتے ہو؟ میں نے فاتحۃ الکتاب پڑھ دی آپ نے فرمایا کہ وہی ہے سبع مثانی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا

ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم

البتہ تحقیق ہم نے آپ کو سات بار دہرائی ہوئی آیات دی ہیں۔ یہی ہے جو عطا کی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالحمید بن جعفر نے علاء سے اور روایت کیا ہے اس کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے علاء کے علاوہ انہوں نے ابو ہریرہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے کہا کہ میرے والد نے ان سے اس بارے میں پوچھا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن جعفر بن ابو کثیر نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا کہ حضور ابی بن کعب کے پاس سے گزرے تھے پھر راوی نے اس حدیث کو اور اس میں اجابت کو ذکر کیا اور اس کو روح بن قاسم نے اس کو علاء بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے۔

۲۳۴۹ . اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابی بن کعب سے مختصرا۔

۲۳۵۰ اور اس کو روایت کیا ہے مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمن سے یہ کہ ابو سعید مولیٰ عامر بن کریز نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا پھر اس حدیث کو مختصر ذکر کیا۔

(۲۳۴۸) أخرجه الحاكم (۱/ ۵۵۷) صحيح الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۲۳۵۰) أخرجه الحاكم (۱/ ۵۵۷)

عبدالحمید حمانی نے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا: آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی اترا ہوا آپ کی جانب چلا۔

سورۃ فاتحہ اور بقرہ پہلے کسی نبی کو نہیں ملی

۲۳۲۰: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو احمد بن جعفر نے ... ان کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر ... احمد بن جواس حنفی نے ان کو ابوالاحوص نے عمار بن رزیق نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے: ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم کے پاس بیٹھے تھے اچانک اوپر سے ایک آواز سنائی دی انہوں نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ یہ دروازہ ہے آسمان کا جو آج کھلا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا اس سے ایک فرشتہ اترا ہے فرمایا کہ یہ فرشتہ اترا ہے زمین پر پہلے کبھی نہیں اترا اس نے سلام کیا رسول اللہ کو اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ خوش ہو جائیے دو نوروں کے ساتھ جو صرف آپ کو دیئے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ایک تو سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیات آپ جو بھی ان کا حرف پڑھیں گے آپ کو اس کا اجر دیا جائے گا۔

من لم یقرأ بام الکتاب کی تشریح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی

۲۳۲۱: ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر علاء بن عبدالرحمن سے انہوں نے سنا ابوالسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے جس میں فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ادھورا ہے نامکمل ہے۔ خداج کا مطلب ہے ادھوری نامکمل۔

میں نے کہا اے ابوہریرہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا بازو دبایا اور کہا اے فارسی! اسے پڑھیے اور قعنبی نے کہا آپ اسے اپنے دل میں پڑھیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز تقسیم کی گئی ہے میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔ بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے۔ مالک یوم الدین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تمجید اور بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں حدیث مالک سے نقل کیا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک مخالف دلیل کا جواب دیتے ہوئے شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں تقسیم کی ابتدا الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی گئی ہے اس تقسیم میں کوئی دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فاتحہ کی آیت نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ جب بندہ الحمد سے پڑھ کر رب العالمین تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے میرے بندے نے میری حمد کی ہے بلکہ یہ حمد کا قول کا اس صورت سے

(۲۳۲۰) اخرجہ مسلم (۱/۵۵۴) عن حسن بن الربیع واحمد بن جواس بہ

بیان کی ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو عاصم نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۳۷۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو ابو معمر نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو خالد بن سعید مدنی نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر شے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے جو شخص اس کو اپنے گھر میں پڑھے گا دن کے وقت۔ تین دن تک شیطان اس کے گھر کے پاس نہیں آئے گا اور جو شخص اس کو رات کے وقت پڑھے گا اپنے گھر میں تین رات تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۳۷۹: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ح اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق موذن نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن خنب بغدادی نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو سلیمان بن سلیمان نے۔

مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ابواسحق نے ان کو ابوالاحوص نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا

البتہ ضرور پایا جائے گا ایک تمہارا (ایسا بدقسمت بھی) کہ ایک ٹانگ دوسری پر چڑھائے ہوئے گاتا گائے گا مگر سورۃ بقرہ کو چھوڑ دے گا کہ اس کو بھی پڑھ لے۔ بے شک شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے بھی جس کے اندر سورۃ بقرہ وزن اور کے ساتھ پڑھی جائے بے شک خالی ترین گھر وہ دل ہے یا وہ سینہ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

۲۳۸۰: روایت کیا ہے اس کو عاصم نے ابن ابونجود نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ کو اپنے گھروں میں پڑھا کرو بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت ہو۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف بن خالد نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو زائدہ عاصم سے پھر مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۲۳۸۰: مکرر ہے اس کو روایت کیا ہے سلمہ بن کہیل نے ان کو ابوالاحوص نے بطور موقوف روایت کے۔

۲۳۸۱: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی تلاوت قرآن سے ویران اور خالی نہ رکھو) بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس کے اندر سورۃ بقرہ پڑھی جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔

۲۳۸۲: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو عبیداللہ بن ابو حمید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو معقل بن یسار نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ذکر اول میں سے سورۃ بقرہ

(۲۳۶۸) عزاہ الہیثمی فی المجمع (۱/۳۱۰ و ۳۱۲) إلی الطبرانی وقال: فیہ سعید بن خالد الخزاعی المدنی وھو ضعیف

(۲۳۷۸) أخرجہ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ من طریق أبی بکر بن أبی أویس. بہ (تحفۃ الأشراف ۲۰/۴ رقم ۱۵۲۳)

(۲۳۸۰) أخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۱/ ۵۶۱)

(۲۳۸۰) مکرر. أخرجہ الحاکم (۱/ ۵۶۱) وصححاہ

(۲۳۸۱) أخرجہ مسلم (۱/ ۵۳۹) عن قتیبۃ بن سعید. بہ

عظم نے اور احمد بن ازہر بن منیع نے اور احمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد الرزاق نے ان کو سفیان نے انکو سعید جریری نے ان کو ابو السلیل نے ان کو عبد اللہ بن رباح نے ان کو ابی بن کعب نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ میں سب سے بڑی عظمت والی آیت کون سی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ حضور یہ بات بار بار دہراتے رہے اس کے بعد ابی نے کہا کہ وہ آیت الکرسی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو المنذر تجھے علم مبارک ہو بے شک اس آیت کرسی کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں بادشاہ (حقیقی) کی پاکیزگی کرتی ہے عرش کے پائے کے پاس۔ (یا قیامت میں کریں گے)۔

۲۳۸۷ ـــ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریری نے (ح) انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابو عمرو بن عبدوس نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ابو بکر بن ابو شیبہ نے ان کو عبد الاعلیٰ نے ان کو سعید نے ان کو ابو السلیل نے ان کو عبد اللہ بن رباح انصاری نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے ابو المنذر تیرے پاس کتاب اللہ کی کون سی سب سے عظیم آیت ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا۔ **اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم**۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تیرے لئے علم مبارک ہو اے ابو المنذر پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک اس آیت کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں عرش کے پائے کے پاس وہ اللہ کی تقدیس بیان کرتی ہے۔ یا قیامت میں زبان ہوگی اور وہ تقدیس کرے گی۔

یہ الفاظ عبد الاعلیٰ کی حدیث کے ہیں اور یزید کی روایت میں ہے۔ کون سی آیت ہے تیرے پاس کتاب اللہ میں جو سب سے زیادہ عظیم ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کی **اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم**۔ کہتے ہیں کہ حضور نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تجھے علم مبارک ہو اے ابو المنذر۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر بن ابو شیبہ سے۔"

وہ خود جھوٹا ہے مگر بات اس کی سچی ہے

۲۳۸۸ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انکو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے رمضان کی زکوۃ یعنی فطرے کے سامان کی حفاظت کی ذمہ داری سپرد کر دی تھی میں اس کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ رات کو کوئی آنے والا آیا اور اس کھانے کے سامان میں سے چلو بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو چھوڑ دینے اور اس کے تین رات واپس آنے کے بارے میں یہاں تک کہ کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجیے میں واپس نہیں آؤں گا اور میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ان کے ساتھ فائدہ دے گا کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں اس شخص نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ آیت پڑھ لیا کرو۔ **اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم** یہاں تک کہ تم اسے ختم کر لو بے شک تیرے اوپر اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہوگا اور تیرے پاس شیطان قریب نہیں آسکے گا یہاں تک کہ تم صبح کرو گے۔ ابو ہریرہ نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک اس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا تھا کیا تم جانتے ہو کہ مسلسل تین راتوں سے تم

(۲۳۸۶) ـــ اخرجه مسلم (۱/۵۵۶) عن ابن ابی شیبة به

(۲۳۸۸) ـــ اخرجه البخاری (۶/۲۳۲) قال: وقال عثمان بن الهيثم حدثنا عوف به

جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

۲۳۹۳۔۔۔ اور ہمیں حدیث بیان کہ کتاب اللہ میں تفویض کے اعتبار سے زیادہ شدید (یہ آیت) ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لایحتسب مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے راستہ بناتا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔"

۲۳۹۴۔۔۔ اور اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ قرآن میں سب سے زیادہ جامع آیت یہ ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ الخ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

ترجمہ:۔۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے عدل کا اور احسان کرنے کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور روکتا ہے تمہیں بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور زیادتی سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

۲۳۹۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ بن حسین بن معاذ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن صباح نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو قرشی ان کو نہشل بن سعید ضبی ان کو ابواسحاق ہمدانی نے انکو حبہ عرنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ابی طالب سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے لکڑیوں پر بیٹھے فرمارہے تھے جو شخص ہر نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے اس کو جنت میں داخلے سے کوئی مانع نہ ہوگا سوائے موت کے اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے گا تو پناہ دے گا اس کے گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اردگرد کے گھروں کو اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۲۳۹۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عتاب نے ان کو ابن ابوالعوام نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے یمامی ان کو سالم خیاط نے ان کو حسن نے اور مختار نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص یہ فرض نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور نہیں حفاظت کرتا اس کی مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ اس کی بھی اسناد ضعیف ہے۔ (روایت کیا مطلب ہے واللہ اعلم مترجم)

۲۳۹۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل ان کو ثویر عن ابیہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے انہوں نے فرمایا۔ قرآن کی آیات کی سردار آیت اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ہے۔

سورۃ بقرہ کی آخری آیات کا خصوصی ذکر

۲۳۹۸۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے انکو عثمان بن عمر نے ان کو مالک بن مغول نے (ح) اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل قطان نے ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ابوالمنذر اسماعیل بن عمر نے ان کو مالک بن مغول وہ کہتے ہیں میں نے سنا زبیر بن عدی سے ان کو وہ ذکر کرتا ہے طلحہ بن مصرف یامی سے۔ وہ مرہ سے وہ ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ کو معراج کرائی گئی اور ان کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا وہ ساتویں آسمان پر ہے یا چھٹے آسمان پر ہے جو امور اس کے نیچے سے اوپر کی طرف چڑھتے ہیں وہ وہاں جا کر رک جاتے ہیں پھر وہاں سے وہ امور قبض کرلیے جاتے ہیں اسی طرح جو امور اس کے اوپر

(۲۳۹۶)۔۔۔ عزاہ السیوطی فی الدر (۱/۳۲۳) الی المصنف فقط

(۲۳۹۷) ثویر ھو ابن ابی فاختہ روی عن اسرائیل بن یونس

(۲۳۹۸)۔۔۔ اخرجہ مسلم (۱/۱۵۷) من طریق مالک بن مغول بہ

سے نیچے کی طرف اترتے ہیں وہاں آ کر رک جاتے ہیں پھر وہیں سے وہ قبض کر لیے جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (اذ یغشی السدرة ما یغشی) جب چھا رہی تھی بیری کو جو چھا رہی تھی۔ فرماتے ہیں سونے کے پتنگے ہیں پروانے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تین چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں دی گئی تھیں اور سورة بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی تھیں اور یہ بات بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کو بخش دے گا جو شرک نہیں کرے گا جو امت میں سے ان چیزوں کو آپ کی امت میں۔

یہ الفاظ ابو اسامہ کی حدیث کے ہیں امام مسلم نے نقل کیا ہے مالک بن مغول کی حدیث سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین خصوصی فضائل

۲۳۹۹ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابن فضیل نے ان کو ابو مالک نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیں تمام لوگوں پر تین چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے پوری زمین ہم مسلمانوں کے لیے سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے (کہ ہر پاک زمین پر ہمیں بھی نماز جائز ہے صرف مسجد میں نہیں) اور اس کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔ اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی کر دی گئی ہیں اور مجھے یہ آیت عطا کیا گیا ہوں سورة بقرہ کی آخری آیت عرش کے نیچے خزانے سے مجھ سے پہلے یہ خزانہ کسی کو نہیں دیا گیا اور نہ ہی میرے بعد کسی کو ملے گا۔

گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا نسخہ

۲۴۰۰ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اشعث بن عبدالرحمن نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو الاشعث صنعانی نے ان کو نعمان بن بشیر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک تحریر لکھی تھی پھر اس کتاب میں سے دو آیات اللہ نے نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورة بقرہ کو ختم فرمایا جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس کے قریب شیطان نہیں جا سکتا۔

۲۴۰۱ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم حنظلی نے ان کو حسن کے دادا احمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو ابو عبداللہ صیدلانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو یونس بن سعید نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو صالح نے ان کو نعمان بن بشیر نے انہوں نے کہا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے پاس عرش پر ہے۔ بے شک اس نے اس کتاب میں سے دو آیتیں اتاری ہیں ان کے ساتھ سورة بقرہ کو ختم فرمایا ہے جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔

۲۴۰۲ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے وہ سب کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو حماد بن منصور نے ان کو ایوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو صالح حارثی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی تھی۔ پھر راوی نے یہی حدیث ذکر کی مگر اس کی اسناد میں اس نے نعمان بن بشیر کو ذکر نہیں کیا۔

۲۴۰۳ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن الفضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو

(۲۳۹۹) اخرجه المصنف فی الدلائل (۵/ ۴۷۵) بنفس الاسناد

(۲۴۰۰) اخرجه الحاکم (۲/ ۲۶۰) من طریق حماد بن سلمة به وصححه علی شرط مسلم

(۲۴۰۲) عباد هو ابن منصور

(۲۴۰۳) اخرجه الحاکم (۱/ ۵۶۲) بنفس الاسناد وصححه الحاکم علی شرط البخاری وتعقبه الذهبی بان معاویة بن صالح لم یحتج به البخاری

عبداللہ بن صالح المصری نے۔ ان کو خبر دی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوذر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو دو آیات کے ساتھ ختم فرمایا ہے اللہ نے وہ دونوں مجھے اپنے اس خزانے سے دی تھیں جو عرش کے نیچے ہے۔ انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ بے شک وہ دونوں نماز ہیں اور قرآن ہے اور دعا ہیں۔ یہ روایت موصول ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے اس روایت کو مرسل ذکر کیا ہے انہوں نے اس میں ابوذر کا ذکر نہیں کیا اس میں جو ہمیں پہنچی ہے۔

۲۳۰۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابراہیم بن ابواللیث نے ان کو اشجعی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو زید بن ظبیان نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں اور وہ اسی گھر کے خزانوں میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔

۲۳۰۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو ثابت بن محمد نے ان کو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم طلحی بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ نے دونوں کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبدالرحمن بن یزید نے ان کو ابومسعود نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھے اس کو کافی ہوں گی یا کفایت کریں گی۔ یہ الفاظ حدیث بخاری کے ہیں اور ابن بشران کے ہیں۔

اور طلحی کی روایت میں ہے کہ عبدالرحمن بن یزید نے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علقمہ نے ابومسعود سے اور میں نے ابومسعود کو پالیا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر مذکورہ روایت کو ذکر کیا۔

۲۳۰۶ ۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان ثوری نے پھر اسی کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مثل حدیث مذکور کے اور اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ابونعیم سے اور بخاری مسلم نے اس کو کئی وجوہ سے نقل کیا منصور سے اور اعمش سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۳۰۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابیوردی نے ابن وکیع نے ان کو سفیان نے آدم بن سلیمان مولیٰ خالد بن خالد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے جب یہ آیت نازل ہوئی۔

وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا۔

تو صحابہ کرام کے دلوں میں کوئی ایسی بات داخل ہوئی جو کسی شے سے داخل نہیں ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو ہم نے سنا اور

(۲۳۰۴) ۔۔۔ اخرجہ ابن مردویہ (کما فی تفسیر ابن کثیر ۱ / ۵۰۱) من طریق الاشجعی

(۲۳۰۵) ۔۔۔ اخرجہ البخاری (۹ / ۲۳۱، ۲۳۲) عن ابی نعیم عن سفیان بہ

اخرجہ احمد (۱ / ۲۳۳) عن وکیع بہ

(۲۳۰۶) ۔۔۔ اخرجہ مسلم (۱ / ۱۰۹) عن ابی بکر بن ابی شیبۃ وابی کریب واسحاق بن ابراھیم عن وکیع بہ

الرسول بما انزل الیہ من ربہ) یہاں تک (ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطانا) تو اللہ نے فرمایا یہ دعا تیری قبول ہوگئی ہے (ربنا ولاتحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولاتحملنا مالا طاقۃ لنا بہ) تو اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے قبول ہے۔ واعف عنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قبول ہوگی۔ واغفرلنا کہا یہ تیرے لئے قبول ہوگی۔ وارحمنا کہا یہ بھی قبول ہوگی۔ انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ فرمایا اللہ نے یہ تیرے لئے قبول ہوگی۔

۲۴۱۱ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انکو ابو النضر محمد بن محمد بن یوسف نے ان کو معاذ بن نجدہ قرشی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو ابو عقیل نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حق بنتا ہے اس پر ایمان لایا جائے۔

۲۴۱۲ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران ابنائے ابو جعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے انکو یحییٰ بن سکن نے ان کو ابو عوانہ نصر بن طریف نے عاصم سے اس نے شعبی سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات دن کے شروع میں پڑھ لے تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ شام کرے گا اور اگر اسے شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک قریب نہیں آئے گا اور کوئی ناخوشگوار بات نہیں دیکھے گا نہ اپنے اہل میں اور نہ ہی اپنے مال میں اور اگر دیوانے پر پڑھ دے تو وہ ہوش میں آجائے گا چار آیات شروع کی اور آیت کرسی اور دو آیات اس کے بعد کی اور تین آیات آخر سورۃ کی (یہ دس ہوئیں)

قرآن نہ بھولنے کا نسخہ

۲۴۱۳ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو ابو سنان نے ان کو مغیرہ بن سبیع نے انہوں نے کہا کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرہ کی یہ آیات پڑھ لیا کرے وہ قرآن کو نہیں بھولے گا چار آیات والھکم اللہ واحد لاالہ الا ھو الرحمن الرحیم اور آیت کرسی اور سورۃ کی آخری تین آیات (یہ نو آیات ہیں اگر آیت کرسی کے ساتھ والے دو شامل ہوں تو دس ہیں)۔

۲۴۱۴ ...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے انکو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابو العباس حسن بن سفیان نسوی نے اور ابو بکر احمد بن داؤد سمنانی نے اور یہ الفاظ حدیث احمد کے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی عمار بن عمر مختار نے ان کو ان کے والد نے ان کو غالب قطان نے اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں کسی تجارت کے سلسلے میں کوفے میں آیا۔ میں حضرت اعمش کی رہائش کے قریب اترا تو میں ان کے پاس آنے جانے لگ گیا رات کو وہ علیحدہ ہو جاتے اور تہجد پڑھتے ایک دفعہ جب وہ اس آیت سے گزرے شھد اللہ انہ لاالہ الا ھو والملائکۃ واولوالعلم قائماً بالقسط لاالہ الا ھو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اصحاب علم بھی گواہی دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی غالب ہے حکمت والا ہے بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ تو حضرت اعمش کہنے لگے۔ میں بھی اسی چیز کی گواہی دیتا ہوں جس کی اللہ تعالیٰ شہادت دیتے ہیں اور میں اس شہادت کو امانت رکھواتا ہوں یہ اللہ کے ہاں امانت ہے اور دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے بار بار اس کو کہتے رہے۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ جو کچھ سنا ہے میں پوچھوں گا لہٰذا میں صبح ان کے پاس گیا میں نے نماز صبح ان کے ساتھ پڑھی پھر میں نے ان سے عرض کی اے ابو محمد میں نے آپ سے سنا آپ کچھ دہراتے رہے۔ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ میں نے کہا کیا میں نے کہا کہ میں سال بھر سے آپ کے پاس رہتا ہوں اور

(۲۴۱۱)...... أخرجه الحاكم (۱/ ۲۸۷) بنفس الاسناد

کیے گئے اور سبع طوال بھی اور موسیٰ علیہ السلام سبع دیے گئے تھے۔

۲۴۱۷ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن مہران نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم کہ ہم نے آپ کو سبع مثانی دی ہیں اور قرآن عظیم۔ فرمایا کہ اس سے مراد (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف مراد ہیں اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اور اس نے زیادہ کیا ہے کہ اسرائیل نے کہا کہ ساتویں سورۃ میں بھول گیا۔

سبع مثانی کی تحقیق

۲۴۱۸ ...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو ابوبشر نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں "سبعا من المثانی" فرمایا سبع طوال (سات بڑی سورتیں) مراد ہیں (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف (۷) یونس۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اس کے قول مثانی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ شے جس میں فیصلے ہے اور قصص۔

۲۴۱۹ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں "سبعا من المثانی۔ فرمایا کہ یہ سات لمبی لمبی سورتیں ہیں شروع کی اور القرآن العظیم سے مراد پورا قرآن مراد ہے ایسے ہی انہوں نے کہا اور جو شخص اس قول کی طرف گیا ہے کہ مذکورہ آیت میں مراد فاتحۃ الکتاب ہے اس نے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے جو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فاتحہ کے باب میں اور اس کی تفسیر دوسرے کی تفسیر سے اولیٰ ہے اور دوسری وجہ اولیٰ ہونے کی یہ بھی ہے کہ یہ سورۃ مکیہ ہے اور سبع طوال اس کے بعد نازل ہوئی ہیں۔

۲۴۲۰ ...... مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے بطور اجازہ دینے کے کہ ابوعمرو بن مطر نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو یوسف نے ہمیں خبر دی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوالعالیہ نے "ولقد اتیناک سبعا من المثانی "انہوں نے فرمایا فاتحۃ الکتاب۔ سات آیات ہیں میں نے ربیع سے کہا وہ کہتے ہیں کہ مراد سبع طوال ہیں انہوں نے فرمایا تحقیق یہ آیت نازل ہو چکی تھی مگر اس وقت تک طوال میں سے کوئی شے نازل نہیں ہوئی تھی۔

۲۴۲۱ ...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عتاب بن بشیر نے ان کو خصیف نے ان کو زیاد ابن ابی مریم نے کہ اللہ تعالیٰ کا قول۔ "سبعا من المثانی" میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو سات اجزاء عطا کیے ہیں۔ میں حکم کرتا ہوں۔ میں منع کرتا ہوں۔ میں بشارت دیتا ہوں میں ڈراتا ہوں میں مثالیں بیان کرتا ہوں اور نعمتیں گنواتا ہوں اور تمہیں زمانوں کی خبریں دیتا ہوں۔

یہ حسن ہے مگر یہ کہ نبی کریم کی تفسیر دوسروں سے اولیٰ ہے اور اس بات کا احتمال بھی ہے کہ اس سے تمام مراد ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے مثانی یہ تمام قرآن ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثاني ۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے خوب صورت بات نازل کی ہے ایک جیسے مضامین والی

(۲۴۱۷) ...... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۵۵) وصححه.

(آیات نہیں نازل ہوئی) وہ نازل ہوئی تھی یکبارگی۔ ایک ہزار فرشتوں میں پھر ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے ساتھ لئے گئے تھے یہاں تک کہ اس کو انہوں نے رسول اللہ کے سپرد کیا تھا نہیں پڑھی جائے گی کسی علیل پر مگر اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کرے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

یہ حدیث اگر اس کی اسناد صحیح ہو تو گویا کہ ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے نکلے اور باقی فرشتے وہ تھے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر سے تھے اور اس کی اسناد میں وہ راوی ہیں جو پہچانے نہیں جاتے۔

سورۃ اعراف، سورۃ توبہ، سورۃ نور کا ذکر

۲۴۳۶: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن فرج نے ان کو عمرو بن خالد حرانی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوصخر نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا۔

لمن الملک الیوم؟ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فرمائے گا۔ للہ الواحد القھار۔ اللہ واحد زبردست کی ہے پھر آسمان و زمین پھینک دیے جائیں گے پھر لوٹائے جائیں گے البتہ تحقیق میں نے دیکھا تو منبر ہل رہا تھا۔ فرمایا فاین الجبارون واین المتکبرون۔

اعلان ہوگا کہاں ہیں ظالم و جابر لوگ؟ کہاں ہیں مغرور و متکبر لوگ؟ پکار اس کو ایک کونے سے (آذناک ما منا من شھید۔ ہم نے آپ سے عرض کر دیا کہ نہیں تھا ہم میں سے کوئی گواہ) حضور ہر جمعہ سورۃ اعراف کی آخری آیت کی قراءت ترک نہیں کرتے تھے۔

۲۴۳۷: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے اور ہشیم اور خالد بن عبداللہ نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوعطیہ ہمدانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ تم لوگ سورۃ براءۃ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھلاؤ اور ان کو چاندی کے زیور استعمال کراؤ۔

ایمان داری سے سوچنے کی بات ہے کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم مردوں عورتوں کو صرف توبہ اور نور کے الفاظ رٹوانے کے لئے تھا؟ یہ باعث عبرت ہے ان تمام مسلمانوں کے لئے جو جمود کا شکار ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو صرف الفاظ پڑھا کر عہدہ برا ہونا چاہتے ہیں۔ (مترجم)

سورۃ ھود کا ذکر

۲۴۳۸: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد فرج ارزق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن رباح نے ان کو کعب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جمعہ کے دن سورۃ ھود پڑھا کرو۔

۲۴۳۹: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہ میں نے سنا تھا ابوعلی سری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا میں

(۲۴۳۶) ۔۔۔ أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۹۸۵) وقال ابن عدی: أبوصخر هو: حمید بن زیاد له أحادیث صالحة روی عنه ابن لهیعة نسخة ا ھ۔ وقال ابن عدی إنما نکرت علیه. یعنی أبوصخر. هذین الحدیثین (المؤمن مؤالف) وفی القدریه وسائر حدیثه أرجو أن یکون مستقیماً

(۲۴۳۸) ۔۔۔ عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۳/۳۱۹) إلی الدارمی وأبی داود فی المراسیل وأبو الشیخ وابن مردویه والمصنف أخرجه الدارمی (۲/۴۵۳) عن مسلم بن إبراهیم. به.

(۱) ۔۔۔ فی (ا) عالمفرج

(۲) ۔۔۔ فی (ا): أو.

نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سے بھی یہ بات نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا تھا مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے
آپ نے فرمایا جی ہاں میں نے کہا کیا چیز ہے جس نے آپ کو بوڑھا کر دیا ہے۔ انبیاء کے واقعات نے اور امتوں کی ہلاکت کے تذکروں نے؟
فرمایا کہ نہیں بلکہ اللہ کے اس فرمان نے۔ فاستقم کما امرت۔ آپ سیدھے رہیے جیسے آپ کو حکم ہوا ہے یا ثابت رہیں اور استقامت اختیار کیے
رہیے جیسے آپ کو حکم ہوا ہے۔

سورۂ نحل میں واقع خیر و شر کی جامع آیت کا ذکر

۲۲۳۰ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا منصور بن معتمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عامر سے انہوں نے کہا۔ شتیر بن شکل اور مسروق بن اجدع ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ نے عبداللہ سے جو کچھ حدیث کی ہے آپ بیان کریں اور میں تیری تصدیق کروں گا یا میں حدیث بیان کروں اور تم تصدیق کرو۔ شتیر نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ فرماتے تھے۔ بے شک قرآن مجید میں خیر و شر کی جامع آیت سورۂ نحل میں یہ آیت ہے۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون

بے شک اللہ تعالیٰ (تم لوگوں کو) حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا اور نیکی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائیوں سے اور برائی سے اور ظلم سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔

سورۂ کہف کا ذکر

۲۲۳۱ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے اور محمد بن عبدالوہاب فراء نے اور محمد بن حجاج ابوجعفر اور جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحاق نے براء سے انہوں نے کہا۔

ایک آدمی سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا دو رسیوں کے ساتھ اس آدمی کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ چنانچہ بادل گھومنے لگا اور قریب ہوتا گیا اور گھوڑا اس سے بدکنے لگا جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سکینہ تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے اس کو عمرو بن خالد سے اس نے ابوخیثمہ زہیر بن معاویہ سے۔

۲۲۳۲ اور ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابوالقاسم عبیداللہ بن محمد بن علی الدقاقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو جعفر صائغ نے اور حسن بن سلام نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا براء سے انہوں

(۲۲۳۰) اخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۲/ ۳۵۶) وصححہ.

(۲) فی (ب) احدثک

(۲۲۳۱) اخرجہ مسلم (۱/ ۵۴۸) من یحیی بن یحیی عن ابی خیثمة بہ

واخرجہ البخاری (۴۷۲۴) من عمرو بن خالد عن ابی خیثمة زھیر. بہ

(۳) فی (ب) تنطلق

(۴) فی (ب) تدنوا

نے کہا کہ ایک آدمی نے سورۃ کہف پڑھی اور اس کا جانور بندھا ہوا تھا۔ جانور بدکنے لگا آدمی نے ایک بادل کی طرف دیکھا جس نے اس کو چھپالیا تھا یا گھیر او رکھا تھا۔ پس گھبرا گیا لہٰذا گھبرا کر حضور کی خدمت میں گیا اور ماجرا بتایا کہ میں پڑھ رہا تھا اور ایسا ایسے ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہیے تھا اے فلانے بے شک سکینہ نازل ہوئی تھی قرآن کے لئے یا قرآن کے پاس۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

۲۴۴۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے اور ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے انکو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو معدان بن ابو طلحہ نے ان کو ابو الدرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہمام اور ہشام اور شعبہ کی روایت سے۔

۲۴۴۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابو مجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابو سعید خدری نے فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے ایک نور روشنی کرے گا اس کے اور بیت اللہ کے درمیان یہی محفوظ ہے موقوف ہے اور اس کو روایت کیا ہے نعیم بن حماد نے ہشیم سے اس نے اسے مرفوع کیا ہے۔

۲۴۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ابو نصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو علی حامد بن محمد رفاء نے ان کو ابو منصور سلیمان بن محمد بن فضل بن جبریل بجلی نے نہروان میں ان کو یزید بن مخلد بن یزید نے ان کو ہشیم نے پھر اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل بطور مرفوع روایت کے۔

۲۴۴۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو عبد اللہ بن سعد نے ان کو احمد بن نصر بن عبد الوہاب نے ان کو ابو قدامہ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابو مجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابو سعید خدری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص سورہ کہف ایسے پڑھے جیسے نازل ہوئی ہے اس کے لئے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔

۲۴۴۷:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبد الحمید نے ان کو مغیرہ نے ام موسیٰ سے وہ کہتی ہے کہ حسن بن علی جب بستر پر آتے رات کے وقت تو ایک تختی لائی جاتی جس میں سورۃ کہف تھی۔ وہ اسے پڑھ لیتے تھے فرماتی ہیں کہ یہ لوح ان کے ساتھ گھمائی جاتی تھی وہ جہاں جہاں اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔

(۲۴۴۲)...... اخرجه البخاری فی علامات النبوة (فتح ۶/۶۲۲) ومسلم فی (الصلاة) عن طریق شعبة به (تحفة الأشراف ۲/۵۳)

(۲۴۴۳)...... اخرجه مسلم (۱/۵۵۵ و ۵۵۶) من طریق همام و هشام و شعبة جمیعاً عن قتادة به.

(۲۴۴۴)...... اخرجه الحاکم (۲/۳۶۸) من طریق نعیم بن حماد عن هشیم. به مرفوعاً وصححه الحاکم وقال الذهبی. نعیم ذو مناکیر.

(۱)...... فی (ا) سعید

(۲۴۴۷) المغیرة هو: ابن مقسم الضبی

(۲)...... فی (ا): الأشعث

(۳)...... فی (ا): فقلت وکان

کے لئے جس پر اپنا قرآن اترے گا اور مبارک ہوں گے وہ سینے جو اس کو اٹھائیں گے اور مبارک ہوں گی وہ زبانیں جو اس کو تلاوت کریں گی۔

حضور کا یہ قول ۔قرا مہ۔ اس کا مطلب ہے ان دونوں کے ساتھ کلام فرمایا اور ان دونوں سورتوں کو فرشتوں کو سمجھایا تھا۔

سورۃ الحج اور سورۃ نور اور دیگر سورتوں کا ذکر

۲۴۵۱ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سورۃ بقرہ، سورۃ نساء اور سورۃ مائدہ، سورۃ حج اور سورۃ نور کو سیکھو بے شک ان میں فرائض یعنی احکامات ہیں۔

۲۴۵۲: ہمیں نے روایت کی ہے حصین سے اس نے ابو عطیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے لکھا یا فرمایا کہ سورۃ برأۃ تم لوگ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھاؤ۔

۲۴۵۳: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو شعیب بن اسحاق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انہیں بالا خانوں میں نہ ٹھہراؤ اور نہ ہی ان کو تحریر سکھاؤ یعنی عورتوں کو بلکہ انہیں سوت کاتنا اور سورۃ نور کی تعلیم دو۔

۲۴۵۴: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن ابراہیم شامی نے ان کو شعیب بن اسحٰق نے پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور وہ حدیث اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۲۴۵۴: .. مکرر ہے۔ ہم نے روایت کی ہے سورۃ نور کی ان کو بھی عورتوں کو تعلیم دینے کے بارے میں مجاہد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ہے۔

سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور تبارک الذی بیدہ الملک کا ذکر

۲۴۵۵ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر نے ان کو لیث نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک کہ سورۃ الم تنزیل السجدۃ پڑھ لیتے اور تبارک الذی بیدہ الملک۔

۲۴۵۶: .. طاؤس نے کہا کہ فضیلت رکھتی ہیں یہ دونوں سورتیں پورے قرآن مجید پر ساٹھ نیکیاں

۲۴۵۶: .. مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خوالی نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابوالنضر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابو خیثمہ نے زہیر بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں میں نے ابو الزبیر سے کہا کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی

(۲۴۵۱) اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۲/ ۳۹۵) بنفس الاسناد وصححہ

(۲۴۵۳) اخرجہ الحاکم (۲/ ۳۹۶) بنفس الاسناد وصححہ الحاکم وقال الذہبی بل موضوع وآفتہ عبدالوہاب قال ابو حاتم کذاب

(۲۴۵۶) منکر، اخرجہ الحاکم (۲/ ۴۱۲) بنفس الاسناد وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ لان مدارہ علی حدیث لیث بن ابی سلیم عن ابی الزبیر

وانظر الترمذی (۲۸۹۲) ومسند احمد (۳/ ۳۴۰)

ایک دفعہ یٰسین پڑھنا دس بار قرآن پڑھنے کے برابر ہے

۲۴۶۶:... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو طالوت بن عباد نے ان کو سوید ابو حاتم نے ابو سلیمان تیمی سے اس نے ابو عثمان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ یٰسین پڑھے گویا کہ اس نے دس بار قرآن پڑھ لیا اور کہا ابو سعید نے جس نے یٰسین پڑھی ایک بار پڑھی گویا کہ اس نے دو بار قرآن پڑھ لیا ہو۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے وہ حدیث بیان کی ہے جو میں نے سنی ہے اور آپ نے وہ حدیث بیان کی ہے جو آپ نے سنی ہے۔

سورۂ کہف کی دس آیات پڑھنے سے دجال کے فتنے سے حفاظت

۲۴۶۷:... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معمر نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو ابو قلابہ نے انہوں نے کہا جو شخص سورہ کہف کی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھ لے وہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک حفاظت میں رہے گا اگر اس کو دجال پالے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور قیامت کے دن وہ شخص اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔

اور جو شخص یٰسین پڑھے اور وہ گمراہ ہو چکا ہو یا بھٹکا ہوا ہو تو اسے راستہ مل جائے گا اور جو شخص پڑھے جب کہ اس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اسے گمشدہ چیز مل جائے گی اور جو شخص طعام پر پڑھے کہ قلت کا کہ پڑنے کا خوف کرے وہ اسے پڑھے اس کو پورا ہو جائے گا اور جو شخص اسے میت کے پاس پڑھے اس پر موت آسان ہو جائے جو شخص اس کو عورت کے پاس پڑھے جس کے بچہ پھنس گیا ہونے کا اندیشہ ہو عورت کی حالت کا اور ہوا اس پر ولادت آسان ہو جائے گی جو اسے ایسے پڑھے جیسے ہوگا جیسے اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پڑھا ہو۔ ہر شے کا قلب ہوا کرتا ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے۔ اسی طرح نقل ہوا ہے ہماری معرفت اس اسناد کے ساتھ ابو قلابہ کے قول سے جب کہ وہ بڑے تابعین میں سے تھے وہ اس کو کہتے اگر صحیح ہو اس سے مگر پہنچانے کے لئے۔

۲۴۶۸:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عبد الرحمن سبیعی نے ان کو حسین بن حکم حبری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو عمرو بن ثابت بن ابو المقدام نے ان کو محمد بن مروان نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی نے انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنے دل میں قسوت اور سختی پائے اسے چاہیے کہ وہ لکھے یٰسین والقرآن الحکیم ایک پیالے میں پھر اس کو پی جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ایسے ہی روایت کیا گیا ہے اس حکایت میں اور اس سے قبل والی حدیث میں اور ابراہیم اس کو ناپسند کرتے تھے اگر حدیث صحیح ہو تو پھر کراہت کا اور ناپسند کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی صحت میں شک ہو۔ واللہ اعلم۔

۲۴۶۹:... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مصعب بن ماہان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ابراہیم نے کہ ایک آدمی تھا جو کہ قرآن مجید لکھا کرتا تھا اور اسے پی جاتا تھا پھر فرمایا کہ میں یہ خیال کرتا تھا عنقریب اس پر کوئی مصیبت آئے گی۔

---

(۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب) تسیر

(۳) فی (ب). تلکم هذه

باپ نے تجھے تیری ماں سے محروم کرے تین مرتبہ تم نے رسول اللہ سے پوچھا مگر انہوں نے تجھے جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اتنے میں میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی یہاں تک کہ میں لوگوں سے آگے نکل گیا اور میں ڈر گیا کہ کہیں میرے خلاف قرآن نہ اتر جائے۔ ابھی میں تھوڑا سا ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں میں نے پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے پکار رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں ڈر گیا کہ شاید میرے بارے میں قرآن اترا ہے کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے السلام علیکم کہا آپ نے (جواب کے بعد) فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے جو کہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اس کے بعد آپ نے پڑھنا شروع کیا۔

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر

بے شک آپ کو ہم نے فتح مبین عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ معاف کردے آپ کے اگلے پچھلے گناہ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی وغیرہ سے۔

مفصلات سورتوں کا ذکر

۲۳۸۴: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن سہل نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

مجھے تورات کی جگہ سات قرآن کی بڑی سورتیں دیا گیا ہوں اور زبور کی جگہ سو سو آیات والی سورتیں اور انجیل کی جگہ مثانی۔ مفصلات (ق سے والناس تک) زیادہ دیا گیا ہوں۔

۲۳۸۵: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع لیثی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات بڑی سورتیں تورات کے قائم مقام ملی ہیں اور مثانی انجیل کی جگہ اور سو سو آیات والی زبور کی جگہ اور فرمایا کہ مفصل زیادہ عطا ہوئی ہیں۔

۲۳۸۶: ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ہشام بن عمار نے انکو فضیل بن موسیٰ نے ان کو عبیداللہ بن ابوحمید نے ان کو معقل بن یسار نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ بے شک قرآن مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہے اور تصدیق کرنے والا ہے جب شب اس پر آئے گی روشنی ہوگی قیامت کے دن ظاہری بھی اور باطنی بھی خبردار مجھے فاتحۃ الکتاب اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ عرش کے نیچے سے عطا ہوا ہے اور مفصلات مجھے زیادہ عطا ہوئی ہیں۔

۲۳۸۷: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو عاصم نے ان کو ابوالاحوص نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ بے شک ہر چیز کی بلندی اور چوٹی ہوتی ہے اور بے شک قرآن مجید کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور بے شک ہر چیز کا اصل اور خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔

سور مفصلات میں سے بعض خاص خاص سورتوں کا ذکر

۲۳۸۸: ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے انکو ابوبکر قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو فلیح نے ان کو ضمرہ بن سعید نے ان

---

(۱) عمر من اول السطر في المخطوطة وبعد ثكلتك [illegible] الناسخ لم يكتبها وهي كلمة (عمر) كذا في رواية البخاري

(۲) كذا ولعلها مبيرى وهو الذي يقتضيه السياق

(۳) ما بين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۳۸۶) ما بين المعكوفين سقط من (ب)

کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ مسعود نے ان کو ابو واقد لیثی نے۔ انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ان سورتوں کے بارے میں جو آپ نے عیدین کی نماز میں پڑھی تھیں۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہ سورۃ پڑھی تھی۔

اقترب الساعة وانشق القمر۔ اور ق والقرآن المجید۔ اس کو مسلم نے صحیح میں ابو عامر عقدی کی روایت سے فلیح سے روایت کیا ہے۔

۲۳۸۹ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے اور بشر بن ثابت نے دونوں کو شعبہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو حبیب بن سالم نے ان کو نعمان بن بشیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور هل اتاک حدیث الغاشیہ اور جب جمعہ اور عید کا دن اکٹھا ہوتا تو جمعہ و عید دونوں میں انہیں سورتوں کو سب کو پڑھتے تھے۔ یہ الفاظ وہب کی حدیث کے تھے اور بشر کی روایت میں ہے کہ آپ جمعے کے دن سبح اسم ربک الاعلیٰ اور هل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات جمعہ کا دن عید الاضحیٰ یا عید الفطر کا دن بھی ہوتا تھا تو بھی دو سورتیں پڑھتے تھے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو عوانہ کی روایت اور جریر کی ابراہیم سے روایت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح سورۃ الم سجدہ، الغاشیہ پڑھتے تھے

۲۳۹۰ ــــ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ بن حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو رسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو کول (مکحول) نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح کی نماز میں الم تنزیل السجدہ اور هل اتیٰ علی الانسان اور جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا صحیح میں کئی طریقوں سے سفیان ثوری سے۔

۲۳۹۱ ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے عبداللہ بن زرارہ نے ان کو ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان نے وہ کہتی ہیں میں نے سورۃ ق والقرآن المجید رسول اللہ کے منہ سے (یعنی آپ کی زبان سے سن کر سیکھی تھی) آپ اسے ہر جمعہ منبر پر جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے پڑھتے تھے۔ اس کو مسلم نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے اور اس کی اسناد میں یحییٰ بن عبداللہ بن سعد بن زرارہ ہے اور میری کتاب میں تھا حسین بن عبداللہ سے میرا خیال ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔

۲۳۹۲ ــــ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار ان کو ابن ابی قماش نے ان کو ابو الولید ہشام نے ان کو شعبہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو جبیر بن مطعم نے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۃ طور پڑھ رہے تھے بس گویا کہ ایسے لگا جیسے میرا دل پھٹ گیا ہے جب میں نے قرآن سنا بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن جبیر بن مطعم کی

(۲۳۸۸) ــــ (۱) فی أ: (بن)

(۲۳۸۹) ــــ (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) ــــ مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۳۹۰) ــــ (۱) مابین القوسین من (ب)

(۲۳۹۱) ــــ (۱) فی ب (الحسن)

(۲) ــــ فی أ: (غلط)

(۲۳۹۲) ــــ (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

روایت سے انہوں نے اپنے والد سے۔

سورۃ الرحمٰن کی فضیلت

۲۲۹۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ابراہیم بن دحیم بن یتیم دمشقی نے بطور املاء مکہ مکرمہ میں، ان کو ہشام بن عمار نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو زہیر بن محمد نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے سورۃ الرحمٰن پڑھی تھی حتیٰ کہ اسے ختم کر دیا، اس کے بعد فرمایا کیا ہوا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں خاموش؟! البتہ جن تم سے زیادہ بہتر جواب دے رہے ہیں۔ جب میں نے ان کے آگے ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی:

فبای الآء ربکما تکذبان

اے جنوں انسانو! تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے پروردگار ہم تیری کوئی سی بھی نعمت نہیں جھٹلائیں گے سب تعریف اور شکر تیرے لیے ہے۔

۲۲۹۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو علی بن حسین بن جعفر حافظ نے بغداد میں، ان کو احمد بن حسن دبیس مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ کسائی مقری نے، ان کو ہشام یزیدی نے، ان کو علی بن حمزہ کسائی نے، ان کو موسیٰ بن جعفر نے ان کو ان کے والد، ان کو علی بن حسین نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے ہر شے کی خوبصورتی اور دلہن ہوتی ہے اور قرآن مجید کا طرہ حسن (یعنی دلہن) سورۃ الرحمٰن ہے۔

۲۲۹۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالعباس تمیمی نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی نے ان کو سلیمان بن مرقاع نے ان کو عمرو بن شعیب نے، ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ اقتربت کو پڑھنے والے پڑھتا رہ۔ اس کو تورات میں المبیضہ پکارا گیا ہے۔ یعنی (سفید کرنے والی یا روشن کرنے والی) قیامت کے دن جب زیادہ چہرے سیاہ ہوں گے سورۃ قمر کو پڑھنے والے کا چہرہ روشن ہوگا۔

۲۲۹۶ ۔۔۔ اور اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ مروی ہے سلیمان بن مرقاع سے۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے فاطمہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ الحدید، سورۃ واقعہ، سورۃ رحمٰن کے قاری کو پڑھنے والے کو آسمان اور زمینوں کی بادشاہت میں ساکن الفردوس کے نام سے پکارا جائے گا۔

اس روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن کا سلیمان سے تفرد ہے یہ روایت اور دونوں منکر ہیں۔

رات کو سورۃ واقعہ پڑھنا فقر و احتیاج کو دور کرتا ہے

۲۲۹۷ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حجاج نے ان کو

(۲۲۹۳) (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) ۔۔۔ مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳) ۔۔۔ فی (أ): نعمک.

☆ غیر واضح

۲۲۹۴ ۔۔۔ (۱) فی (ب) محمد بن جعفر

(۲) ۔۔۔ مابین المعکوفین سقط من (ب)

سری بن یحییٰ شیبانی نے، ان کو ابو الہیثم نے، ان کو شجاع نے اس نے ابو فاطمہ سے، اس نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عبداللہ کی بیماری کے وقت طبع پرسی کی اور پوچھا کہ آپ کو کس چیز کی شکایت ہے، کیا بیماری ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میری بیماری میرے گناہوں کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ جواب ملا اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کیا ہم آپ کے لئے طبیب تلاش کریں؟ جواب ملا طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے عطایا کا حکم کروں؟ جواب ملا آج سے قبل آپ نے مجھے منع کیا تھا اس سے، لہٰذا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس کو اپنے اہل و عیال کے لئے چھوڑ دیجئے گا۔ جواب ملا کہ میں نے ان کو ایک چیز سکھلائی ہے۔ جب تک اس کو پڑھتے رہیں گے تو نادار نہیں ہوں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ کو پڑھ لے فقیر و محتاج نہیں ہوگا۔ (یا کبھی نادار نہیں ہوگا)۔

اس روایت کے ساتھ شجاع ابوطیبہ منفرد ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے سری بن یحییٰ سے یہ کہ شجاع نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوطیبہ سے۔ اس نے عبداللہ بن مسعود سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۴۹۸ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے اپنی اصل کتاب سے، ان کو احمد بن بشر مرثدی نے، ان کو خالد بن خداش نے، ان کو عبداللہ بن وہب نے، ان کو سری بن یحییٰ نے، یہ کہ شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوطیبہ نے، اس نے ابن مسعود سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ کو پڑھے اس کو فاقہ نہیں پہنچے گا۔ ایسے فرمایا تھا ہمارے شیخ نے ابوطیبہ سے (مقبر کے نقطے کے ساتھ ظاء پر) اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے تاریخ میں "شجاعا" اور ذکر کیا ہے اس نے اس کو روایت کیا ہے۔ سری بن یحییٰ سے اور وہ وہی ابن وہب ہے۔ سری سے روایت کرتا ہے۔ وہ شجاع سے اور وہ ابوطیبہ سے اور مخالفت کی ہے حجاج بن منہال نے وہ اس طرح کہ اس نے کہا کہ ابو فاطمہ سے اور اسی طرح سے اس کو کہا ہے غیر ابن وہب نے۔

۲۴۹۹ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے، ان کو ابو حامد بن بلال نے، ان کو ابوالاحوص اسماعیل بن ابراہیم اسفرائنی نے، ان کو ابو العباس بن فضل بن بصری نے، ان کو سری بن یحییٰ نے، ان کو شجاع نے ابوطیبہ سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر رات کو پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا اور حضرت ابن مسعود اپنے بیٹوں سے کہتے تھے کہ وہ ہر رات کو پڑھا کریں اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یونس بن بکیر نے سری سے۔

۲۵۰۰ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحاق نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے، ان کو ابو یعقوب محمد بن یوسف نے، ان کو یزید بن ابی حکیم نے سری بن یحییٰ سے، اس نے شجاع سے، اس نے ابوطیبہ سے، ایسے ہی کہا تھا ہمارے شیخ نے (یعنی ظاء کے ساتھ) اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہر رات اذا وقعت الواقعہ پڑھے، اس کو کبھی بھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔

اور ابن ابی مریم نے روایت کی سری بن یحییٰ سے، اس نے ابو شجاع سے، اس نے ابوطیبہ جرجانی سے، اس نے ابن عمر سے، انہوں نے ہمیں دعا بیان فرمائی۔

(۲۴۹۷) ـــ (۱) فی (ا): (عن)

(۲۴۹۸) ـــ (۱) فی (ب): قصہ

(۲۴۹۹) ـــ (۱) فی (ا) بطرابل بہا

نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین علوی نے، ان کو محمد بن احمد بن دویہ نے، ان کو احمد بن حفص بن عبد اللہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابراہیم بن طہمان نے، ان کو شعبہ نے، ان کو قتادہ نے، ان کو عباس جشمی نے، ان کو ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت ہے تیس آیات میں۔ اپنے پڑھنے والی کے لئے سفارش کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جائے ابو عبد اللہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے:

تبرک الذی بیدہ الملک

۲۵۰۷ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقفی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو بکر بن محمد بن حمدان نے، ان کو عبد الصمد بن فضل نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے حفص بن عمر عدنی نے، ان کو حکم بن ابان نے، ان کو عکرمہ بن ابن عباس نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں پسند کرتا ہوں کہ وہ سورۃ ہر مومن کے دل میں ہو۔ یعنی تبارک الذی بیدہ الملک اور ترقفی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ سورۃ تبارک میری امت کے ہر انسان کے سینے میں ہو۔

۲۵۰۸ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو الفتح ھلال بن محمد بن جعفر حفار نے، ان کو حسین بن یحیٰی بن عیاش نے، ان کو احمد بن محمد بن یحیٰی قطان نے، ان کو وھب بن جریر نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا اعمش سے، اس نے عمرو بن مرۃ سے، اس نے مرۃ سے، اس نے مسروق سے، اس نے عبد اللہ سے، اس نے کہا کہ سورۃ تبارک الذی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی، یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کرادے گی۔

۲۵۰۹ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو حسن بن حلیم مروزی نے، ان کو ابو الموجہ نے، ان کو عبدان نے، ان کو عبد اللہ نے، ان کو سفیان نے عاصم سے، اس نے زر سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں کہا کہ قبر میں انسان کے پاس (اس کے سوال کرنے والے) دو آدمی آئیں گے۔ اس کے پیروں کی جانب، مگر سورۃ ملک آگے آئے گی اور کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں۔ یہ شخص مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے کی طرف آئیں گے یا پیٹ کا لفظ کہا تھا۔ مگر سورہ کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ یہ بندہ مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر سر کی جانب آئیں گے، پھر وہ آگے آئے گی اور یہی کہے گی کہ یہ شخص مجھے پڑھتا تھا لہذا میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ سورۃ مانعہ ہے۔ عذاب قبر سے روکتی ہے۔ اس کا تورات کے اندر نام سورۃ ملک ہے۔ جو شخص اس کو رات میں پڑھ لے اس نے بہت سارا عمل کیا اور زیادہ کیا۔ اس کو شعبہ نے عاصم سے روایت کیا ہے اور اس نے فی الحیض کا لفظ استعمال کیا ہے کہ یہ سورہ ملک پیروں کی طرف سے اوپر کی طرف سے روکے گی اور اس کو اللہ کے حکم سے عذاب قبر سے اس بندے کو بچائے گی۔

اس بارے میں جتنی روایات ہیں ہم نے ان کو کتاب عذاب القبر میں ذکر کر دی ہیں۔

۲۵۱۰ــــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عیسٰی بن حیان مدائنی نے، ان کو شعیب بن حرب نے، ان کو یحیٰی بن عمرو بن مالک بکری نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۲۵۰۶) ــــ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۵۰۹) ــــ (۱) فی (ب): بن

(۲) ــــ مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳) ــــ فی ب: فی

صححه الحاکم (۲/۴۹۸) ووافقه الذهبی

نے، ان کو اعمش نے، ان کو معرور بن سوید نے، اس نے کہا کہ ہم لوگ ساتھ نکلے تھے حج کرنے کے لئے۔ انہوں نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تھی۔ انہوں نے نماز میں الم تر اور لایلاف قریش پڑھائی تھیں۔

۲۵۱۴ ..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے، ان کو سعید بن مسعود نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو یمان بن مغیرہ بصری نے، ان کو عطاء بن ابی رباح نے، ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے اور قل یاایھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یمان بن مغیرہ نے۔

۲۵۱۵ ..... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوحامد احمد بن محمد خسروگردی نے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو قعنبی نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سوال کیا جو کہ آپ کے اصحاب میں سے تھے۔ اے فلانے، کیا آپ نے شادی کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں کی اور میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس قل ھو اللہ احد بھی نہیں۔ بولے کہ جی ہاں، ہے۔ فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس قل یاایھا الکافرون بھی نہیں ہے؟ بولے، جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا آپ ساتھ اذا زلزلت بھی نہیں ہے؟ جواب دیا، جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کہ تیرے ساتھ آیت الکرسی بھی نہیں ہے؟ جواب ملا، جی ہاں ہے۔ فرمایا ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم شادی کرلو تم شادی کرلو۔

اور اس کو روایت کی ہے اس کے ماسوائے قعنبی سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ چوتھائی قرآن ہے۔ لیکن یہ بات ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابوطیک نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، انہوں نے قل ھو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہوا۔ اس روایت میں یمان بن مغیرہ اور سلمہ بن وردان غیر قوی ہیں احادیث میں۔

۲۵۱۶ ..... ہمیں خبر دی ہے کہ ابوطاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ہے محمد بن مبارک خیاط نیساپوری نے، اس میں جو میں نے ان سے پڑھا ۳۰۳ھ میں، ابواسحاق بن ابراہیم بن اسحاق نے نیساپور میں، ان کو عبداللہ محمد بن موسیٰ حرشی نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجلی نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذا زلزلت کو پڑھے یہ نصف قرآن کے برابر ہے اور جو شخص قل یاایھا الکافرون کو پڑھے اس کے چوتھائی قرآن کے برابر ہوگا اور جو شخص قل ھو اللہ احد کو پڑھے یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ رواۃ عجلی مجہول ہے۔

۲۵۱۷ ..... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو مخلد بن ابوعاصم نے، ان کو محمد بن موسیٰ نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجلی نے، پھر اکو ذکر کیا انہوں نے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے ابوعیسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے اور فرمایا کہ ہم اس

(۲۵۱۵) ..... (۱) فی (ب): قردان والصحیح سلمة بن وردان أبو يعلى ضعيف

(۲) ..... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۱۶) ..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) وإسناد الحديث في (ب) هكذا أخبرنا أبو طاهر الفقيه أخبرني محمد بن محمد بن المبارك الحافظ النيسابوري حدثنا أبو عبدالله محمد بن موسى الحرشي حدثنا الحسن فيما قرأت عليه سنة ثلاث وثلاثين للثمانة حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن إسحاق بنيسابور والباقي سواء

فرمایا کہ تم سوتے وقت قل یاایھا الکافرون پڑھا کرو۔ یہ شرک سے براءت ہے۔ اس اسناد کے ساتھ منکر ہے پہلی اسناد کے ساتھ معروف ہے۔

۲۵۲۲:... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوعثمان بصری نے، انہوں نے کہا کہ ابواحمد فراء نے کہا تھا کہ میں نے شمیل سے سنا تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے اصمعی سے، انہوں نے ابوعمرو بن علاء سے، انہوں نے کہا کہ سورۃ قل یاایھا الکافرون کا نام مقشقشہ (شرک سے دور کرنے والی) رکھا جاتا ہے۔ یعنی کہ وہ شرک سے بری کرتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یعنی نجات دہندہ۔ تقشقش البعیر اذا برئی بجرتہ (اونٹ نے جگالی کی ہے جب وہ جگالی ڈالے یا مستی سے گھر انکالے)۔

۲۵۲۳:... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو تمتام اور ابن ابی قماش نے، دونوں نے کہا ان کو خلف بن موسیٰ نے ان کے باپ سے اس نے قتادہ سے، اس نے انس سے، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعت میں اور نماز فجر سے قبل دو رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۴:... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے، دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے احمد بن حسن بن عبدالجبار نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن یزید بن عبداللہ بن انیس انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا طلحہ بن خراش سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون پڑھی اور سورۃ پوری کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے اپنے رب کو پہچان لیا اور دوسری رکعت میں اس نے قل ھو اللہ احد پڑھی اور سورۃ پوری کر لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بندہ اپنے رب کے ساتھ ایمان لے آیا۔ اس لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ یہی دو سورتیں پہلی دو رکعتوں میں پڑھا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورۃ اخلاص اور الکافرون پڑھتے تھے

۲۵۲۵:... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو اسحاق بن یوسف ازرق نے، ان کو ہشام بن حسان نے، ان کو محمد بن سیرین نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کو ہلکا پھلکا کر کے آسان کرتے تھے اور ان میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۶:... ہمیں خبر دی احمد بن حسن کاتب نے، ان کو ابوعلی صیدلانی نے، ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے، ان کو سعید بن کثیر بن عفیر نے، ان کو یحییٰ بن ایوب نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر سے قبل دو رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یاایھا الکافرون پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے اور سیدہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے جس میں یہ ہے چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

۲۵۲۷:... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، ان کو حسن بن علی حلوانی نے، ان کو زکریا بن عدی نے، ان کو معن بن محمد سعودی نے، ان کو ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان کو حدیث بیان کی سیدہ عائشہ بنت سعد نے، ان کو ان کے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قل یاایھا الکافرون پڑھی گویا کہ اس نے ایک چوتھائی قرآن

(۲۵۲۲) [illegible]

(۲۵۲۳) منکر: ... [illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھ لیا اور جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سعد بن ابراہیم نے مجھے یہ حدیث بتائی تھی ابو سلمہ سے۔ اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا قل ھو اللہ احد بارہ مرتبہ گویا کہ اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کر لیا اور وہ اہل زمین پر سب سے افضل ہوگا۔

۲۵۲۸: ... اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے مصر میں، ان کو حسن بن علی حلوانی نے ان کو زکریا بن عطیہ نے ان کو سعد بن محمد بن مسور نے، انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے سعد بن ابراہیم نے ابو سلمہ سے۔ اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی نماز فجر کے بعد گویا اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا اور اس دن وہ اہل زمین پر افضل آدمی ہوگا جب وہ تقویٰ اختیار کرے۔

سورۃ النصر کا خصوصی ذکر

۲۵۲۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو الولید نے، ان کو عبداللہ بن محمد نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو عبدالاعلیٰ نے، ان کو داؤد نے عامر سے، اس نے مسروق سے، اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ پڑھتے تھے:

سبحان الله وبحمده واستغفره واتوب اليه

اور فرمایا کہ مجھے میرے رب نے خبردار کیا تھا کہ میں عنقریب اپنی امت کے بارے میں ایک علامت دکھایا جاؤں گا۔ جب میں اسے دیکھ لوں تو کثرت کے ساتھ میں یہ ذکر کروں:

سبحان الله وبحمده واستغفر الله واتوب اليه۔

لہٰذا میں نے اسے دیکھ لیا ہے:

اذا جاء نصر الله والفتح (فتح مکہ) ورأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا

فسبح بحمد ربک واستغفره انه کان توابا

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ سے۔

۲۵۳۰: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو ابو القاسم طبرانی نے، ان کو محمد بن حسن بن کیسان نے، ان کو ابو حذیفہ نے، ان کو سفیان نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، ان کو انس رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا زلزلت اور الرحمن چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا جاء نصر اللہ والفتح چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۵۲۸) (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب): ربع القرآن (ربع موقوف وهو خطأ

(۲۵۲۹) (۱) فی (ب) فی

(۲) فی (ب): واستغفر الله

سورۃ اخلاص کا خصوصی ذکر

۲۵۴۱: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوزکریا بن ابو اسحاق نے ، دونوں کو ابوالحسن بن محمد بن عبدوس نے ، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ، ان کو یحییٰ بن بکیر نے ، ان کو مالک نے ، اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس کتاب میں جس کو اس نے پڑھا تھا ، مالک نے پھر اس کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو صعصعہ نے ، ان کو ان کے والد نے ، ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی سے سنا جو قل ھو اللہ احد پڑھ رہا تھا اور اسے بار بار پڑھے جا رہا تھا ۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اس بات کا ذکر کیا وہ آدمی اس کو قلیل سمجھ رہا ہے اور قعنبی نے کہا کہ وہ آدمی اس کو بہت کم کہہ رہا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ، بے شک وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے ۔

یہ ابوزکریا کی روایت کے الفاظ ہیں ، اس کو بخاری نے صحیح میں قعنبی سے اور عبداللہ بن یوسف سے ، اس نے مالک سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن جعفر نے مالک سے ۔ اس نے کہا ابوسعید خدری سے ، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان نے

۲۵۴۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ، ان کو خبر دی ہے ہیثم نے اور حسن بن سفیان اور عمران بن موسیٰ نے ، ان سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم ہذلی نے ، ان کو اسماعیل بن جعفر نے ، مالک بن انس سے ، اس نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے ، اس نے ان کے والد سے ، اس نے ابوسعید سے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے نماز میں قیام کیا اور وہ بار بار سورۃ قل ھو اللہ احد کو پڑھتا رہا ، اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا ۔ جب صبح ہوئی تو کوئی آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی نے آج رات قیام کیا ہے اور رات بھر تکرار سے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد پڑھتا رہا ہے ۔ مگر اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا ۔ گویا کہ وہ آدمی اسے بہت کم سمجھ رہا تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ سورۃ البتہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے ۔ بخاری نے کہا ہے کہ ابو معمر نے تم سائلہ کا اضافہ کیا ہے ۔

۲۵۴۳: ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد میں ، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ، ان دونوں کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ، ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ، ان کو ان کے والد نے ، ان کو اعمش نے ، ان کو ابراہیم نے اور ضحاک مشرقی نے ان کو ابوسعید خدری نے ، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا ایک تمہارا اس بات سے عاجز ہے کہ وہ رات ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیا کرے ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھے گا (یعنی مشکل ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ احد اللہ الصمد ایک تہائی قرآن ہے ۔

اور حرفی کی ایک روایت میں ہے اللہ الواحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۔ یہ ایک تہائی قرآن ہے ۔

(۲۵۴۱) الموطأ (ص ۲۰۸)

(۲۵۴۲) (۱) غیر واضح فی الاصل (ن) (ب) القعنبی

(۲) ما بین المعکوفین سقط من (ا)

(۳) فی (ب) رجل

(۲۵۴۳) (۱) فی ب الا الواحد

اور اس کو بخاری نے صحیح میں عمر بن حفص سے روایت کیا ہے اور ابراہیم کی روایت ابوسعید سے مرسل ہے اور ضحاک کی روایت اس سے مسند ہے بخاری نے اس کو بیان کیا ہے۔

۲۵۳۴:... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے، ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے، ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے، ان کو سعید نے، ان کو قتادہ نے، ان کو سالم بن ابوجعد نے، ان کو معدان بن ابوطلحہ یعمری نے، ان کو ابودرداء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ ہر رات کو ایک تہائی قرآن مجید پڑھا کرو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اس سے عاجز ہیں اور کمزور ہیں۔ دو یا تین بار کہا۔ مگر ہر دفعہ یہی جواب دیتے رہے۔ لہٰذا حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قل ھو اللہ احد کو قرآن کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سعید بن ابوعروبہ سے اور شعبہ کی روایت سے اور ابان بن یزید نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔

۲۵۳۵:... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو شاذان نے۔ ان کو بکیر بن ابوسمیط نے، ان کو قتادہ نے، پھر اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے مفہوم کو بیان کیا ہے۔

ایک تہائی قرآن

۲۵۳۶:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابن فضیل نے، ان کو بشیر ابواسماعیل نے، ان کو ابوحازم نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر تشریف لائے اکٹھے ہو کر تیار رہو۔ عنقریب میں تمہارے لئے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھوں گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پوری سورۃ پڑھی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اس طرح ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ایک دوسری بار قاضی کے ساتھ اور دوسرے کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے اوپر ایک تہائی قرآن مجید پڑھوں گا۔ پھر اس کو ذکر کیا۔

اور اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے واصل بن عبدالاعلیٰ سے اس نے ابن فضیل سے۔

۲۵۳۷:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو یزید بن کیسان نے، ان کو ابوحازم نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکٹھے ہو جاؤ۔ بے شک میں تمہارے سامنے پڑھوں گا جس نے انتظام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ھو اللہ احد پڑھی پھر اندر چلے گئے۔ ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ خبر آسمان سے آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہی چیز ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے ہیں۔ پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں

(۲۵۳۴) .. (۱) ما بين المعكوفين ساقط من (أ)

(۲۵۳۵) (۱) في (ب). اسحق

(۲۵۳۶) مسلم (۱/۵۵۷) من طريق ابن فضيل. به

(۲۵۳۷) .. أخرجه مسلم (۱/۵۵۷) من طريق يحيى. به

نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پڑھوں گا۔ ہوشیار ہو جاؤ یہی ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یحییٰ بن قطان کی روایت سے۔

۲۵۳۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے، ان کو ابو الحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو احمد مہرجانی نے، ان کو ابو بکر بن جعفر مزکی نے، ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو ابن بکیر نے، ان کو مالک نے ان کو عبید اللہ بن عبد الرحمٰن نے، ان کو عبید بن حنین مولیٰ آل زید بن خطاب نے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا جو کہ یہ پڑھ رہا تھا۔ قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیز واجب ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ جنت واجب ہو گئی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ میں اس بندے کو خوشخبری دوں۔ مجھے خیال آیا کہ میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا رہ جائے گا۔ لہٰذا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے کو ترجیح دی۔ پھر میں اس آدمی کی طرف گیا تو وہ جا چکا تھا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نماز میں صرف سورۃ الاخلاص کا پڑھنا

۲۵۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو حرملی نے، ان کو عبد اللہ بن وھب نے (ح) انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یعقوب نے اور احمد بن سہل بن بحر نے، ان کو احمد بن عبد الرحمٰن بن وھب نے، ان کو ان کے چچا نے، ان کو عمرو بن حارث نے، ان کو سعید بن ابو ھلال نے یہ کہ ابو الرجال محمد بن عبد الرحمٰن نے اس کو حدیث بیان کی اپنی ماں عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھیں، وہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک لشکر جہاد میں بھیجا اور وہ لشکر میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ قل ھو اللہ احد پر نماز ختم کرتے تھے۔ جب وہ لوگ واپس لوٹے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اس بات کو ذکر کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آپ اس سے پوچھیں کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں اس لئے کرتا ہوں کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس کو پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے احمد بن عبد الرحمٰن بن وھب سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے احمد بن صالح سے، اس نے ابن وھب سے او نسخوں میں ہے محمد سے اور احمد بن صالح سے مصعب سے منسوب نہیں ہے۔

۲۵۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو الحسن علی محمد بن بختوی عدل نے، ان کو علی بن محمد بن صقر نے، ان کو ابراہیم بن حمزہ نے، ان کو عبد العزیز بن محمد دراوردی نے، ان کو عبید اللہ بن عمر نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی ان کی قبا میں امامت کرتا تھا۔ جب سورۃ شروع کرتا تو یہی سورۃ پڑھتا قل ھو اللہ احد، اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھتا تھا۔ وہ پوری نماز میں ایسے ہی کرتا تھا۔ اس کے اصحاب نے اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے اس سے کہا کہ میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم لوگ چاہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو

---

(۲)...... (۱) فی (أ): الطائفی.

مالک فی الموطا (ص ۲۰۸)

(۳)...... (۱) فی (ب): فیختم.

کہ وہ اس کو اور سمجھیں اور وہ آدمی ان میں سے افضل بھی تھا۔ لہذا وہ ناپسند کرتے تھے کہ اس کے سوا کوئی اور ان کی امامت کرے۔ لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا اے فلانے کس چیز نے آپ کو روکا کہ آپ ویسے کریں جیسے آپ کے احباب نے آپ سے کہا ہے۔ آپ کو اس سورۃ کے لازم کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اس سورۃ کی محبت نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کرائے گی۔

اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عبداللہ نے کہا ہے وہ روایت ہے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۵۲۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابو اویس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے اس نے عبداللہ سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ قل ھو اللہ کو لازم کیوں کر لیا ہے؟ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تیری اس کے ساتھ محبت تجھے جنت میں داخل کرا دے گی۔

دو سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنے سے دو سالہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۵۲۲: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید عبدالرحمن بن محمد بن شباب نے ہمدان میں ان کو عبدالرحمن بن حسین اسدی نے اور ابو القاسم نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو عبدالرحمن بن مبارک نے ان کو اصلح مزنی نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی دو سو بار اس کے لئے دو سو سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۵۲۳: ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابو جعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے مکہ مکرمہ میں ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط بن محمد قرشی نے ان کو زکریا بن ابو زائدہ نے ان کو شعبی نے ان کو عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ نے ان کو ابو ایوب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ تہائی قرآن ہے۔

۲۵۲۴: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین جعفی نے ان کو زائدہ نے ان کو منصور نے ہلال سے اس نے ربیع بن خثیم سے ان کو عمرو بن میمون نے ان کو عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ نے ان کو انصار کی ایک عورت نے ان کو ابو ایوب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی اس سے بھی عاجز ہے کہ رات اور دن میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگوں کو مشکل لگ رہا ہے تو فرمایا کہ یہ پڑھے اللہ الواحد الصمد۔ بے شک وہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جو شخص یہ پڑھے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

(۲۵۲۱) (۱) فی (ب): قال

(۲۵۲۲) (۱) فی (ب): قزارۃ

(۲۵۲۳) (۱) ما بین المعکوفین ساقط من (أ)

(۲) فی (ب) مکان ھذا: من ذکرہ

(۲۵۲۴) (۱) فی (ب) ان.

دس بار تو اس کے لئے نصب کرے کے (انعام کے) بعد یہ ہوگا اور جو شخص سبحان اللہ پڑھے گا اور وہ ہوا جانور بطور تحفہ انعام دیتے کی طرح سفاوت کرے یا راست دکھا کر ہدف بنانے والے تیر ہوگا۔ اس کے لئے یہ مقابلہ کے (یعنی غلام)۔ زائدہ نے کہا کہ منصور نے کہا ہے ہر ایک بہتر ہے نمو سے (یعنی غلام سے)۔

۲۵۳۵: ... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حفص جمحی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو قعنبی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن مسلم ابن اخی زہری نے ان کو ان کے چچا ابن شہاب نے ان کو حمید بن عبد الرحمن نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا قل ھو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن کی ایک تہائی ہے یا اس کے برابر ہے۔

۲۵۳۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابو جعفر نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پڑھا قل ھو اللہ احد دو سو بار اسے بخش دیا جائے گا۔ یعنی گناہ دو سو سال کے۔

۲۵۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلی نے اور یوسف بن عاصم رازی نے دونوں کو ابو الربیع زہرانی نے ان کو ابن میمون نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد اس کے لئے پندرہ سو نیکی لکھی جائے گی۔ مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔ اور روایت کی ہے محمد بن مرزوق نے حاتم سے اور اس نے کہا کہ اس میں مٹا دیئے جائیں گے اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو اور اس عدد کو اگر ختم کیا تو اس کے لئے لکھا جائے گا۔

۲۵۳۸: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن محمد نفاخ نے مصر میں ان کو محمد بن مرزوق نے ان کو حاتم بن میمون نے ان کو ابو سہل نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

رات کو سونے سے پہلے سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنا

۲۵۳۹ اور اس آخری اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ارادہ کرے کہ رات کو اپنے بستر پر نیند کرے وہ سیدھی کروٹ سو جائے۔ پھر ایک سو بار پڑھے قل ھو اللہ احد ایک سو بار۔ جب قیامت کا دن ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے جنت میں داخل ہو جا اپنی دائیں طرف۔

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص

۲۵۴۰: ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو علان نے ان کو عیسیٰ بن حماد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو حسن بن ابو الحسن سدوسی نے اہل بصرہ میں سے ان کو سعید بن عمرو نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پڑھے قل ھو اللہ احد باوضو ہو کر ایک سو بار جب نماز کی وضو کرتا ہے ابتدا کرے سورہ فاتحہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس

(۲۵۳۶) (۱) فی (ا) عطاف وھو خطأ.

(۲۵۳۷) اخرجه المصنف من طریق ابی عدی (۴/۳۳۲)

وفی الکامل الربیع الزھرانی بدلا من ابی الربیع الزھرانی وھو خطأ والصحیح ابو الربیع الزھرانی واسمه سلیمان بن داود

(۲۵۳۹) (۱) مابین المعکوفین ساقط من (ب)

اخرجه ابن عدی (۲/۸۳۴ و ۸۳۵)

یہ روایت مرسل ہے۔ اور ہم نے کتاب دلائل النبوۃ میں اور کتاب الجنائز میں سنن سے دو طریقوں سے اس کو روایت کیا ہے۔ دونوں طریقے موصول ہیں (یعنی ان میں انقطاع نہیں ہے) اور اس مرسل روایت کے بھی شاہد ہیں۔ اور قول من معاویہ بن یزید من طلاحیث معاویہ بن معاویہ ہے۔

۲۵۵۴ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے، ان کو حاجب بن احمد طوسی نے، ان کو عبدالرحیم بن منیب نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو ابومحمد بن علاء ثقفی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا۔ ایک دن سورج طلوع ہوا اور ہم تبوک میں تھے۔ نور اور شعاع اور ضیاء و روشنی ایسی تھی کہ جس کو ہم نے اس سے قبل نہیں دیکھا تھا۔ جو وقت گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کی ضیاء اور نور سے حیران ہونے لگے۔ اچانک آپ کے پاس جبرئیل امین آئے اور وحی لائے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا سورج کو کیا ہوا جیسے طلوع ہے۔ آج اس کی ضیاء اور روشنی اور شعاع ایسی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا تھا کہ کبھی ایسا سورج طلوع ہوا ہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج معاویہ بن ابومعاویہ لیثی کا انتقال ہو گیا۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں جو اس کا نماز جنازہ پڑھیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس وجہ سے ہے اے جبرئیل؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ کثرت کے ساتھ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتے تھے بحالت قیام ہو یا بحالت قعود ہو یا چلنے کی حالت ہو۔ دن رات ہو۔ اے اللہ کے نبی کیا آپ کو دلچسپی ہے کہ آپ اس کا جنازہ پڑھیں پھر واپس جہاد میں (تبوک میں) لوٹ آئیں تو میں آپ کے لئے زمین کو قبض کر لوں گا۔ جبرئیل علیہ السلام نے ایسا کیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن ابومعاویہ کا جنازہ پڑھایا۔ پھر واپس تبوک کے غزوے میں لوٹ آئے۔

۲۵۵۵ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو اسباط نے نافع سے، ان کو ابن عمر نے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس یا پچیس راتوں کو دیکھا یا پورے ایک مہینے تک دیکھا۔ میں نے فجر سے قبل دو رکعتوں میں اور مغرب کے بعد دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سورۃ نہیں سنی تھی جسے آپ پڑھتے سوائے قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد۔

۲۵۵۶ ...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن احمد بن اسمٰعیل طابرانی نے، ان کو ابوحاتم محمد بن حبان البستی نے بطور املاء کے، ان کو عمران بن موسیٰ نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو یزید بن ھارون نے، ان کو سعید بن جریری نے، ان کو عبداللہ بن شقیق نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہترین بس دو سورتیں ہیں جو فجر سے قبل دو رکعت میں پڑھی جائیں۔ ایک قل یا ایھا الکافرون اور دوسری قل ھو اللہ احد۔

۲۵۵۷ ...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق بن نجاد مقری نے کوفہ میں، ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے، ان کو احمد بن حازم نے، ان کو عمرو بن حماد نے عامر بن یساف سے، اس نے عبدالکریم سے، وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں ابن عباس کی طرف، انہوں نے فرمایا جس

(۲۵۵۴) ...... (۱) فی (ب) : یا جبریل.

(۲) ...... فی (ب) : لھا نور وضیاء.

(۲۵۵۷) ...... (۱) فی (ب) : شعب.

(۲) ...... فی (ب) : صلاۃ

(۳) ...... فی (ب) : إلی

نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ساتھ تعوذ اور پناہ مانگنا شروع کیا اور فرماتے تھے کہ اے عقبہ ان دونوں سورتوں کے ساتھ تو بھی پناہ مانگ کیونکہ کسی پناہ مانگنے والے نے دونوں کی مثل پناہ نہیں مانگی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے نماز میں ان دونوں سورتوں کے ساتھ۔

۲۵۶۴:... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبدالرحمن بن فضیل ویب نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو لیث بن سعد مصری نے ، ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے ، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ کہو میں نے کہا کیا کہوں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا اے اللہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف لوٹا دے۔ (یعنی اب مجھ سے دوبارہ وہ بات کریں) پھر فرمایا کہ اے عقبہ کچھ کہو۔ میں نے کہا میں کیا کہوں۔ کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو قل اعوذ برب الفلق۔ میں نے اس کو پڑھا اور پورا کر دیا۔ پھر فرمایا عقبہ کہو میں نے کہا کہ میں کیا کہوں۔ فرمایا کہو قل اعوذ برب الناس۔ میں نے اسے بھی پورا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو ان دونوں کی مثل کسی نے سوال کیا ہے ساتھ ان دونوں کی مثل کسی کی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی ہے۔

۲۵۶۵:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ کے آخر میں ان کو ابوالحسین محمد بن یعقوب بن حجاج اصفہانی ادیب نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو ابوعبدالرحمن مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو یزید بن عبدالعزیز رعینی سے اور ابومرحوم عبدالرحیم بن میمون نے یزید بن محمد قرشی نے ان کو علی بن رباح نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے ، انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

۲۵۶۶:... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن محمد وہب نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید نے ان کو ابوعمران نے ان کو عقبہ بن عامر نے ۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے وہ حدیث بیان کرتے

(۲۵۶۳) (۱) فی (ب) : أبيه عن

(۲) فی (ب) ما نصه : أخبرنا الإمام الشيخ الحافظ الأوحد الثقة بهاء الدين أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ شيخ الإسلام أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله الشافعي بقراءتي عليه بجامع دمشق في جمادى الأولى سنة خمس وتسعين وخمسمائة قال ثنا الشيخ الإمام أبو عبدالله محمد بن الفضل بن أحمد الفراوي قال أنا أبو القاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامي في كتابيهما وحدثنا أبي رحمه الله وأخبرنا أبو علي بن سليمان المرادي الأندلسي قراءة قالا أنا زاهر قالا أنا الحافظ أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي رحمه الله قال

(۲۵۶۴) فی (ب) عبدالله بن حمويه

(۲) ما بين المعكوفين سقط من (ا)

ثم بالهامش ما نصه . آخر الجزء الثامن عشر

(۲۵۶۶) (۱) فی (ا) أسلم عن

(۲) فی (ب) فقال

(۳) ما بين المعكوفين سقط من (ا)

(۴) من (ب) أنست

أخرجه الحاكم (۲/۵۴۰) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي

بن فضالہ نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم جب اپنے بستر پر آتے تھے ہر رات دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے پھر ان میں پھونکتے اور ان میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے پھر ان کو اپنے جسم پر جہاں تک پھیر سکتے پھیرتے تھے دونوں ہاتھوں کو پھیرنے کی ابتدا اپنے سر اور اپنے چہرے سے کرتے تھے جو کچھ جسم کا سامنے کا حصہ ہے ایسا عمل تین بار کرتے تھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۵۷۱ ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو عمیر بن مرداس نے ان کو عبیداللہ بن نافع صائغ نے ان کو یحییٰ بن عمیر نے اپنے والد عمیر سے (یہ مولیٰ تو قل بن عدی میں) انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک بالکل نہ سویا کرے یہاں تک کہ وہ قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ سونے سے قبل ہم میں سے کوئی آدمی ایک تہائی قرآن پڑھنے کی کیسے استطاعت رکھے گا فرمایا کہ یہ طاقت نہیں رکھے گا کہ قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لے۔

۲۵۷۲ ــــ مکرر ہے اور ہم نے روایت کی ہے کتاب الدعوات میں معاذ بن عبداللہ بن حبیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم جب صبح کرو اور شام کرو دونوں وقت تین تین مرتبہ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرو یہ پڑھنا آپ کو ہر شئی سے کفایت کرے گا۔

قرآنی آیات کی ایک دوسرے پر فضیلت و فوقیت کی بحث

ہم نے کئی ایسی احادیث ذکر کر دی ہیں جو سورتوں اور آیات کے باہم مقابلے پر ایک دوسری پر فضیلت و فوقیت پر دلالت کرتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ما ننسخ من اية او ننسها نات بخير منها

ہم جو بھی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلاتے ہیں اس سے بہتر اور لے آتے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس کا مطلب کئی چیزوں کی طرف راجع ہوتا ہے۔ یعنی باہم سورتوں کی فضیلت کئی اعتبار سے ہو سکتی ہے۔

اول:...... یا تو یہ باہم فضیلت عمل کرنے کی تلاوت میں یاں طور کہ ایک آیت ناسخ ہو دوسری منسوخ ہو لہٰذا ہم کہیں گے کہ ناسخ جو ہے وہ

(۲۵۷۰) ــــ (۱) فی (أ) الوهادی

(۲) ــــ مابین المعکوفین سقط من (أ،ب) والتناه من صحیح البخاری

(۳) ــــ فی (ب): یمسح

(۲۵۷۱) ــــ (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) أخرجه الحاکم (۱/۵۶۲) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبی

(۲۵۷۲) ــــ مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۴) ــــ مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۵) ــــ فی (ب): قرائتها

(**) غیر واضح فی الأصل

(۶) ــــ فی (ب): فکان

(۷) ــــ فی (ب): فیه

منسوخ سے بہتر ہے یعنی ناسخ پر عمل کرنا لوگوں کے حق میں منسوخ پر عمل کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ثواب زیادہ ہوا اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ امر کی نہی کی، وعدے کی، وعید عذاب کی آیات بہتر ہیں آیات قصص سے۔

اس لئے کہ قصص سے مقصود امر اور نہی کی تائید ہوتی ہے اور ڈرانا اور خوشخبری کی تاکید ہوتی ہے۔ اور ان امور سے لوگ مستغنی نہیں ہیں (لوگوں کو ان کی ضرورت ہے) اور قصص سے مستغنی ہیں۔ جو چیز لوگوں کے لئے زیادہ فائدے کی اور ان کے لئے زیادہ نفع والی ہے ان میں سے جو ان کے لئے اصول کے قائم مقام ہو وہ ان کے لئے بہتر ہوتی ہے اس کے مقابلے میں جو ضروری چیز کے تابع ہو۔

دوم: یا یہ کہا جائے کہ وہ آیات جو اللہ تعالیٰ کے نام گنوانے اور ان کی صفات کے بیان اور اس کی عظمت اور قدس پر دلالت پر مشتمل ہیں وہ افضل ہیں اور بہتر ہیں یعنی معنی کہ ان کے ذریعے جس چیز کی خبر دی گئی ہے وہ اونچی ہے اور اعلیٰ قدر ہے

سوم: ... یا اس طرح کہا جائے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے بہتر ہے یا ایک آیت دوسری آیت سے بہتر ہے یعنی طور پر کہ اس کا پڑھنے سے پڑھنے والے کے لئے فائدہ جلدی ہوتا ہے بجائے حاصل ہونے والے ثواب کے سوا ہوتا ہے اور پڑھنے والے سے اس کی تلاوت کے ذریعے عبادت ادا ہوتی ہے جیسے آیۃ الکرسی، اور سورۃ اخلاص اور معوذتین کی قراءت۔ بے شک ان کو پڑھنے والا ان کا پڑھنا جن چیزوں سے ڈرتا ہے ان سے احتراز کرنے اور بچنے کی جلدی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتصام کرتا ہے اور اس کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے اور ان کی تلاوت کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ادا کرتا ہے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس کی اعلیٰ صفات کے ساتھ۔ ان کے ساتھ اعتقاد کے طریقے پر اور سکون نفس ہے اس ذکر کی فضیلت کی طرف اللہ کے احسان اور اس کی برکت کے سبب بہر حال باقی رہیں آیات حکم تو یہ حقیقت ہے کہ ان آیات کی محض تلاوت سے اقامت حکم واقع نہیں ہوتا صرف تلاوت سے تو صرف اس حکم کا علم اور اس کا ذکر ہی حاصل ہو سکتی ہے لہذا اس اعتبار سے وہ آیات اور سورتیں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہیں کہ ان پر خیر اور افضل کا نام رکھا جائے پھر اگر یہ کہا جائے کہ عمومی طور پر قرآن یعنی پورا کا پورا بعض دوسرے سے افضل اور بہتر ہے۔ یعنی جو اس کی تلاوت اور عمل دونوں کے ساتھ عبادت کرنا قرآن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ اس کے ماسوا کے ساتھ نہیں اور ثواب واجب ہوتا ہے اس کی قراءت کے ساتھ ان کی قراءت کے ساتھ نہیں۔

یا اس اعتبار سے افضل ہے اور بہتر ہے کہ قرآن حقیقت اعجاز نبوت کی حجت ہے اور دیگر دوسری کتب منزلہ معجزہ نہیں اور نہ ہی ان انبیاء کی نبوت حجت تھیں بلکہ وہ ان کی دعوت تھیں اور حجت الگ تھی ورنہ وہ بھی ان کی مثل ہو جاتا۔

اور یہ بھی یوں کہا جاتا ہے کہ بعض سورۃ بعض سے افضل ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کی قراءت کو بعض دوسری کے کئی اضعاف کے برابر اور کئی گنا کی طرح کیا ہے۔ اور بعض کے ثواب کو اس قدر واجب کیا ہے جو اس کی غیر کے لئے واجب نہیں کیا اگرچہ وہ حقیقت ہمارے سامنے واضح اور ظاہر نہیں ہوئی کہ جس کی وجہ سے وہ افضل یا عظیم تر ثواب اس خاص مقدار کو پہنچتا ہے۔ جس کے طور پر جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ بعض دن بعض سے افضل ہیں اور بعض مہینے بعض سے افضل ہیں اس معنی میں کہ ان میں عبادت کرنا فضیلت رکھتا ہے دوسرے میں عبادت کرنے سے۔ اور ان میں گناہ کرنا دوسرے دنوں یا مہینوں میں کرنے سے زیادہ ہے۔

یا جیسے یہ کہا جائے کہ حرم افضل ہے غیر حرم سے اس لئے کہ اس میں وہ مناسک ادا کئے جاتے ہیں جو دوسری جگہ نہیں کئے جاتے۔

فصل: قرآن مجید کے ساتھ شفا حاصل کرنا

۲۱۸۰: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل القطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد القطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو ابو بشر نے ان کو ابو المتوکل نے ان کو ابو سعید نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے میں

کرنے سے پہلے سات سات بار پڑھے۔

۲۵۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے ان کو طلحہ بن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ مریض کے پاس جب قرآن پڑھا جائے تو وہ تکلیف ہلکی محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ میں خیثمہ پر داخل ہوا وہ مریض تھے میں نے کہا کہ میں آج آپ کو تندرست دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا کہ میرے پاس قرآن پڑھا گیا تھا۔

۲۵۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسقاطی نے ان کو عقبہ بن مکرم کوفی نے ان کو ابراہیم بن ظبیہ نے ان کو حجاج نے اور محمد بن راشد نے مکحول سے اس نے واثلہ بن اسقع سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کی خدمت میں۔ حلق میں درد کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑو۔

۲۵۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالرحمن بن سلیمان بن موسیٰ بن عدی جرجانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن سلمہ نے نیساپوری نے۔ ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شفاؤں کو لازم پکڑو قرآن کو اور شہد کو۔

زید بن حباب نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ حالانکہ صحیح جو ہے وہ یہ ہے کہ یہ روایت ابن مسعود پر موقوف ہے۔

فصل

۲۵۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو ابوعبید عبیس خزاز نے ان کو موسیٰ بن انس نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ یوں نہ کہو سورۃ بقرہ اور نہ ہی سورۃ آل عمران۔ اور سارا قرآن۔ مگر یوں کہو وہ سورۃ جس میں بقرہ مذکور ہے وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے، اور قرآن بھی اسی صورت پر ہے۔

عبیس بن میمون منکر الحدیث ہے۔ اور یہ صحیح نہیں ہے یقیناً اس بارے میں روایت کی گئی ہے ابن عمر سے۔

۲۵۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابن خزیمہ نے ان کو محمد بن موسیٰ حطاء نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے ان کو نافع نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ یوں نہ کہو گائے کی سورۃ بلکہ یوں کہا کرو وہ سورۃ جس میں گائے کا ذکر آیا ہے اسی طرح فرمایا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۲۵۸۴:...... تحقیق بخاری نے اپنی کتاب ذکر کیا ہے مسدد سے اس نے عبدالواحد سے اس نے اعمش سے انہوں نے کہا کہ میں حجاج سے سنا

(۲۵۸۲)...... عزاه ابن عراق في تنزيه الشريعة (۱/۲۹۱) إلى ابن قانع من حديث أنس وفيه عبيس بن ميمون قال أحمد بن حنبل منكر الحديث تعقبه ابن حجر في رسالته فقال: أفرط ابن الجوزي في إيراده في الموضوعات (۱/۲۵۰) ولم يذكر مستنده إلا قول أحمد في تضعيف عبيس وهذا لا يقتضي وضع الحديث وقد قال فيه الفراس: صدوق يخطئ كثيراً وقال الهيثمي في المجمع (۷/۱۵۸) رواه الطبراني فيه الأوسط وفيه عبيس بن ميمون متروك.

وانظر الفردوس (۷۳۶۲) بتحقيقي.

منبر پر کہتے تھے وہ سورۃ جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی تھی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی پھر وہ وادی میں اتر گئے تھے یہاں تک کہ جب وہ درخت کے برابر آئے اس کو نشانہ بنایا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے انہوں نے اسی مقام پر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے یہاں سے کھڑے ہوئے تھے وہ جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اس نے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اعمش سے۔

۲۵۸۵:.... ہم نے ابومسعود انصاری کی حدیث میں روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کے آخر سے دو آیات پڑھے وہ اس کو کفایت کریں گی۔

۲۵۸۶: اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا تھا کہ البتہ تحقیق مجھے یاد کرا دیا ہے فلاں فلاں آیت نے میں فلاں فلاں سورۃ سے۔ ساقط کر چکا تھا۔ اور عمر بن خطاب کی روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم سے وہ پڑھتے تھے سورۃ الفرقان

فصل ... قرآن مجید میں آیت آیت کاٹ کر پڑھنا

۲۵۸۷: ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سعید بن یحییٰ اموی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت ذکر کی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ اپنی قراءت کو آیت آیت کاٹتے اور الگ کرتے تھے۔

سنت کی متابعت زیادہ بہتر ہے۔ اس سے جو بعض اہل علم کی طرف گئے ہیں قرآن کے ساتھ اغراض کی اور مقاصد کی جستجو کرنے اور ان کی انتہا اور اختتام پر ٹھہرنے اور وقف کرنے کے بارے میں۔

۲۵۸۸: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابن ابی ہذیل نے وہ کہتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی کسی آیت کو پڑھے تو اسے کاٹ کر (ادھورا نہ) چھوڑے بلکہ اس کو پورا کرے۔

فصل: قرآن کے زیادہ حاصل کرنے پر خوش ہونا اور فخر کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے

وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما

اور اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر کتاب و حکمت اتاری اور آپ کو وہ علم سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

انعامات خداوندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر:۔ (۱) انزال کتاب۔ (۲) انزال حکمت۔ (۳) جو نہیں جانتے تھے اس کا علم دینا۔ (۴) آپ پر فضل

(۲۵۸۳) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ن)

(۲۵۸۶) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۵۸۷) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ن)

(۲۵۸۸) (۱) فی (ب) قرأ

تعلیم کرنا۔

رسول اللہ کی ازواج سے فرمایا۔ و اذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایات اللہ و الحکمۃ

(اے ازواج رسول) اللہ کی آیات اور حکمت جو تمہاری گھروں میں (نازل ہورہی ہیں) اور پڑھی جارہی ہیں یاد کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام نور رکھا ہے اس کا نام مبارک رکھا ہے ہدایت رکھا ہے جس (خوش قسمت انسان پر) اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت کا انعام فرمایا ہے اور اس کو سیکھنے کا موقع دیا ہے تاکہ اسے سیکھے اور اس کو پڑھے گویا کہ اللہ نے اس شخص کو اپنے نبی کے ساتھ اس کے علم میں شریک کیا ہے اگرچہ اس کو خبر دینے اور جتلانے کی جہت سے نبی کے ساتھ شریک نہیں کیا۔ لہٰذا اگر وہ شخص جس پر اللہ نے یہ انعام کیا ہے اس کی تعظیم نہ کرے اور پھر اس کے نزدیک بڑی اور اہم ترین قدر و منزلت والی چیز مال اور اولاد سے بڑھ کر کوئی چیز نہ ہو تو وہ انسان بہت بڑے جاہلوں میں سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حدیث ذکر کی ہے۔

۲۵۸۹: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو بشر بن نمیر نے ان کو قاسم صاحب الوامامہ نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے (کما حقہ) وہ شخص (علم) نبوت کی ایک تہائی دے دیا گیا۔ اور جس نے نصف قرآن مجید پڑھ لیا (کما حقہ) وہ (علم نبوت کا) نصف دے دیا گیا۔ اور جس نے دو تہائی قرآن مجید پڑھ لیا (کما حقہ) وہ (علم) نبوت کی دو تہائیاں دے دیا گیا۔ اور جس نے پورا قرآن مجید (کما حقہ پڑھ کر سمجھ لیا) وہ ایسے ہے جیسے (پوری نبوت کا علم) دے دیا گیا۔ اور قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجے پر چڑھتے یہاں تک کہ پورا ہو جائے جو اس کے ساتھ قرآن مجید ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا مٹھی بند کرو وہ مٹھی بند کرے گا پا یک اس کے دائیں ہاتھ میں جنت خلد ہوگی اور دوسری میں جنت کی نعمتیں ہوں گی۔

جس نے قرآن پڑھا اس نے پہلو علم نبوت سے بھر لیا

۲۵۹۰: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو نجر ابو رجاء شامی نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا جس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا (کما حقہ سمجھ کر) گویا کہ اس (علم) نبوت کو اپنے پہلوؤں میں داخل کر لیا مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی اور جس شخص کو قرآن (کا علم) عطا کیا گیا پھر اس نے یہ گمان کیا کہ کوئی دوسرا شخص اس سے بہتر دیا گیا ہے اس سے تو اس نے اس چیز کو حقیر سمجھا جس کو اللہ نے عظیم بنایا ہے اور اسی چیز کو اس نے عظیم سمجھا ہے جس کو اللہ حقیر سمجھا ہے اور حامل قرآن کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ تیزی کرے۔ جس چیز میں کوئی تیزی کرے اور نہ یہ مناسب ہے کہ وہ جہالت کرے۔ جس میں کوئی جہالت کرے بلکہ حامل قرآن کو چاہئے کہ معاف کرے اور درگذر کرے قرآن مجید کے حق کی وجہ سے اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۲۵۹۱: ۔۔۔ اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو عمرو بن ربیع بن

(۲۵۸۹) ۔۔۔ (۱) فی (۱) القاسم لنا صاحب ابی امامۃ خطأ

(۲۵۹۰) ۔۔۔ (۱) فی (۱) عبداللہ بن عمر

طارق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو خالد بن ابی یزید نے ان کو ثعلبہ بن یزید نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا اس نے اپنے دو پہلوؤں کے درمیان (علم) نبوت کو بھر لیا مگر (فرق یہ ہے کہ) اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ تیزی کرے اس کے ساتھ جو تیزی کرے اور نہ یہ کہ وہ جاہل بنے اس کے ساتھ جو جاہل بنتا ہے حالانکہ اس کے سینے میں کلام اللہ ہو۔

۲۵۹۲:.... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو تمام بن نجیح نے ان کو حسن نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک تہائی قرآن حاصل کرلیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کرلیا اس نے امر نبوت کی ایک تہائی حاصل کرلی۔ اور جس نے نصف قرآن حاصل کرلیا اس نے امر نبوت کا نصف حاصل کرلیا جس نے پورا قرآن حاصل کرلیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کرلیا اس نے گویا پوری نبوت (کا علم یا اس کی ذمہ داری) لے لی۔

امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا احتمال ہے کہ یہ معنی ہو نبوت دے دیا گیا یعنی اس نے اپنے سینے میں ساری کتاب جمع کرلی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی سوائے اس کے کہ اس کی طرف وحی نہیں کی گئی اس بارے میں۔

۲۵۹۳:.... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو احمد بن حارث نے ان کو حدیث بیان کی ساکنہ بنت جعد غنویہ نے وہ کہتی ہے کہ میں نے سنا رجاء غنوی سے وہ کہتے ہیں (حالانکہ یوم جمل میں ساکنہ کا ہاتھ کٹ گیا تھا)۔

نبی کریم نے فرمایا۔ جس کو اللہ نے اپنی کتاب کا یاد کرنا نصیب کیا ہے اگر وہ یہ گمان کرے کہ کوئی ایک بھی اس سے بہتر اور افضل عطا کیا گیا تو اس نے اللہ کی عظیم ترین نعمت کی ناشکری کی ہے۔

۲۵۹۴:.... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو اسلم منقری نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے اور مجھے اس کے پڑھنے کا حکم ملا ہے ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ کے لئے میرا نام لیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ عبد الرحمن بن ابزی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ کیا آپ اس کے ساتھ خوش ہوئے اے ابو المنذر انہوں نے کہا کس چیز نے مجھے منع کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا

(۲۵۹۱) ... (۱) في (ب): عليه.

(۲) في (ب): جهل.

صحيح الحاكم (۱/ ۵۵۲) ووافقه الذهبي

(۲۵۹۲) (۱) عليه المنكدر ساقط من (أ)

(۲۵۹۳) (۱) في (ب): القاسم وهو خطأ.

(۲۵۹۴) (۱) في (ب): النبي

صحيح الحاكم (۲/ ۳۰۴) ووافقه الذهبي

فرمادیجئے کہ فضل الٰہی اور اس کی رحمت اور اس (قرآن) سے ان کو خوش ہونا چاہئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

٢٥٩٥: ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون.

فرمادیجئے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ اور اس (قرآن کے ساتھ) ان کو خوش ہونا چاہئے

وہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے ساتھ اور اسلام کے ساتھ یہ بہتر ہے ان میں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

٢٥٩٦: ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس بفضل اللہ وبرحمتہ فضل سے مراد اسلام ہے اور رحمت اللہ کی رحمت قرآن ہے۔

٢٥٩٧: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یزید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابو خالد نے ان کو حجاج نے ان کو عطیہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل اسلام ہے اور اس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن میں سے بنایا ہے۔

٢٥٩٨: ہمیں خبر دی ابو الحسن فارسی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو حسن نے ان کو ابو بکر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو حجاج نے ان کو عطیہ نے ان کو ابو سعید نے اللہ اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللہ وبرحمتہ ابو سعید نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور اس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن بنایا ہے۔

٢٥٩٩: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے تینوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن محمد نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا زید بن اسلم نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور اس کی رحمت اسلام ہے۔

٢٦٠٠: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو جویبر نے ان کو ضحاک نے کہ قل بفضل اللہ قرآن ہے وبرحمتہ اسلام ہے۔

٢٦٠١: ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو محمد بن احمد بن حب بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عمار بن کثیر واسطی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو ہلال بن یساف نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

(٢٥٩٦) (١) ما بین المعکوفین سقط من (ن)

(٢٥٩٧) (١) من (ن): وبرحمتہ.

قل بفضل اللہ وبرحمتہ بلال نے کہا کہ اس کتاب کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں تعلیم دی ہے اور اسلام کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

۲۶۰۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے کہ قل بفضل اللہ وبرحمتہ۔ ہلال نے کہا کہ اللہ کا فضل اسلام اور ان کی رحمت قرآن ہے۔

فصل: قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اونچی آواز کرنا جب کہ اس کے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو یا تلاوت کرنے والا اکیلا ہو یا لوگ توجہ سے اس کی تلاوت سن رہے ہوں

۲۶۰۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ عطاردی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو برید بن ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک میں البتہ جانتا ہوں پہچانتا ہوں اشعری قرآن مجید کو رات کو پڑھنے والے اصحاب کی جب وہ رات میں داخل ہوتے ہیں وہ بے شک میں البتہ جانتا ہوں ان کی قرآن میں منزلوں کو رات میں اگرچہ میں نے ان کی منزل اور ٹھکانے نہیں دیکھے ہیں جب وہ دن میں اترتے ہیں ان میں ایک حکیم ہے کہ جب وہ گھوڑ سواروں سے ملے یا کہا کہ دشمنوں سے ملے اس نے ان سے کہا کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم لوگ ان کا انتظار کرو۔ بخاری و مسلم نے صحیح میں ابو کریب سے اس نے ابو اسامہ سے نقل کیا ہے۔

۲۶۰۴: ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابو بکر بن حب بغدادی نے بخارا میں "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے دونوں کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبداللہ بن بریدہ ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف آئے تو مجھے مسجد کے دروازے پر پایا چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں لے گئے اچانک دیکھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور دعا مانگ رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

اللھم انی اسئلک بانی اشھد ان لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد.

کہتے ہیں کہ رسول اللہ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس بندے نے اللہ سے مانگا ہے اس کے اسم اعظم کے ساتھ وہ ایسا اسم ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ ضرور عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ دیکھا تو ایک آدمی مسجد کے کونے میں قرأت کر رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو خوبصورت سر عطا کیا گیا ہے آل داؤد کی مزاروں میں سے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو خبر دوں حضور نے اس کو ہاں میں جواب دیا چنانچہ میں نے جا کر اس کو خبر دے دی اس شخص نے کہا کہ حضور ہمیشہ میرے دوست رہے ہیں۔ وہ شخص ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ زید بن حباب کہتے ہیں کہ ہمیں زہیر بن معاویہ نے میری دعا بیان کی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو اسحٰق نے مالک بن مغول سے اس حدیث کے ساتھ جیسے اور اس حدیث کی مجھے خبر دی سفیان ثوری نے مالک بن مغول سے اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے ابو بردہ کی حدیث سے ان کو ابو موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ کاش اگر آپ مجھے دیکھتے کہ میں گزشتہ شب تیری قرأت سن رہا تھا البتہ تحقیق تم خوبصورت سر دیے گئے ہو آل داؤد کی خوبصورت سروں میں سے ابو موسیٰ نے کہا اگر میں جان لیتا تو میں اور خوبصورت آواز کر کے پڑھتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ مگر اس میں ابوموسیٰ کا قول نہیں ہے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ مختصر بریدہ کی حدیث سے ابوموسیٰ کی شان میں۔

۲۶۰۵: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن حمد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی رات کو اٹھا رہا اونچی آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فلاں پر رحم کرے کتنی آیتیں اس نے مجھے یاد دلائی جنہیں میں ساقط کر چکا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ والی طریق سے بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۶۰۶: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن اسحاق نے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں عبداللہ ابن عرینہ ذوالبجادین تھا۔

یتیم تھا چچا کی گود میں پلا تھا چچا اس کو دیا کرتے تھے وہ اس کے محسن تھے عبداللہ جب مسلمان ہو گیا تو خبر اس کے چچا کو پہنچی کہ عبداللہ بن محمد کا پیرو ہو گیا ہے چچا نے کہا کہ اگر تم نے ایسا کیا اور دین محمد کی اتباع کی تو میں تجھ سے وہ سب کچھ چھین لوں گا جو کچھ میں نے تجھے دے رکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں لہٰذا اس نے اس سے ہر وہ چیز چھین لی جو اسے دے رکھی تھی یہاں تک کہ اس کے جسم کے کپڑے تک اتار لئے وہ اسی حالت میں اپنی والدہ کے پاس آئے تو اس کی والدہ نے بجی اور صحنی پھاڑ دی اور ایک حصے کو اس نے بطور تہبند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور اوڑھنی اوڑھ لیا تو باقی بدن و چیتھڑے جسم سے لپیٹ کر جب صبح کی نماز پڑھنے مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا تو جب نماز پڑھ چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مصافحہ کرنے لگے کہ دیکھیں کون ان کے پاس آیا ہے۔ اور حضور ایسے ہی کیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو بھی اس حال میں دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میرا نام عبدالعزیٰ ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم عبداللہ ہو ذوالبجادین (اس نے اپنی پریشانی سنائی تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے دروازے پر بیٹھے رہو کرو لہٰذا (کل کا عبدالعزیٰ آج کا یہ ذوالبجادین کے لقب کا حامل دربان رسول کی سعادت پا کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا رہتا تھا اور زور زور سے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا اور اونچی آواز سے تسبیح اور تکبیر کہتا رہتا تھا۔

ایک دن حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہ دکھاوا کر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو اس کو یہ درد دل رکھنے اور تضرع کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش الحانی کی خصوصی اجازت دی گئی

۲۶۰۷: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان برلسی نے مصر میں ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن ابوالزناد نے ان کو عمرو بن ابو عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے (تو تہجد کی قرأت) آپ کے حجروں کے باہر سنائی دیتی تھی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر ہوتے تھے۔

(۲۶۰۳) (۱) فی (س) سالب.

(۲۶۰۶) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب) فصفع

(۲۶۰۷) (۱) فی (ب) : لا يدلس وهو حفظا

۲۶۰۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبدالوہاب بن حباب عبدی نے ان کو جعفر بن ابو العوام ریاحی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کسی شے کے لئے اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر آپ کو قرآن مجید زور زور سے پڑھنے اور سر کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

۲۶۰۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد بخاری نے ان کو صالح بن کہل نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو ابو یوسف قاضی نے ان کو ابو حنیفہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر نے کہ انہوں نے ایک آدمی سے کہا کہ آپ سورۃ حجر پڑھئے اس نے کہا امیر المومنین کیا آپ کے ساتھ نہیں ہے حضرت عمر نے فرمایا مجھے یاد تو ہے مگر تیری مجھ کی آواز کے ساتھ نہیں ہے۔ (یعنی تیری خوبصورت آواز کے ساتھ سننا چاہتا ہوں۔)

۲۶۱۰: ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران اور ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش حمصی نے ان کو بحیر بن سعد کلاعی نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو بشر بن عمرو حضرمی نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے زور زور سے تلاوت کرنے والا ظاہر اور سب کے سامنے صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو اپنے عمل سے دوسروں کی ترغیب کا ذریعہ بنتا ہے) اور آہستہ آہستہ تلاوت کرنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو صرف اپنے رب کے سامنے کرتا ہے۔)

حضرت شیخین کا معمول

۲۶۱۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو بحیر بن سعد نے پھر اس کو اس نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان تبدوا الصدقات فنعما هي وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم.

اگر تم لوگ صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بہت ہی اچھی بات ہے (دوسروں کو بھی ترغیب ہوگی) اور اگر تم اسے چھپاؤ

اور اسے فقراء کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ اس کا اخفاء ریاء سے بعید ہے چنانچہ قرأت قرآن بھی اسی طرح ہے۔

۲۶۱۲:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو اشعث نے ان کو محمد بن سیرین نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها. الخ

(اے پیغمبر) اپنی نماز (کی تلاوت کے ساتھ) نہ تو جہر کریں نہ اس کو زیادہ آہستہ کریں (جہر اور مخفی) کے درمیان راستہ تلاش کریں۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابو بکر صدیق اپنی آواز کو مخفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آواز اونچی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتے کو جگاتا ہوں۔ یہاں تک کہ یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو کچھ اونچا کرے اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو ہلکا کرے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے موصول ابو قتادہ کی حدیث سے۔

۲۶۱۳: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار

نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبداللہ بن ابی نھیک نے ان کو سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں سعد کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے ان کو اپنے نسب کے بارے میں بتایا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو شخص قرآن مجید کو سر اور خوبصورت آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

اور حضرت سفیان نے یتغنی کا معنی یستغنی بیان کیا ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ جو مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں یعنی حامل قرآن کو مخلوق سے مستغنی ہو جانا چاہئے۔

قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس مذکورہ روایت سے مراد تحسین الصوت بالقرآن ہے (یعنی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا) اور یہ بایں صورت ہوگا کہ قرآن مجید کو روانی کے ساتھ غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھے اور اہل علم نے اس بات پر استدلال کیا ہے عبدالجبار بن ورد کی ابن ابی ملیکہ کی روایت کے ساتھ یہ حدیث دوسری اسناد کے ساتھ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اے ابو محمد آپ یہ بتائیے کہ جب آواز خوبصورت نہ ہو ابن ابی ملیکہ نے کہا یحسنہ ما استطاع۔ بقدر استطاعت اس کو خوبصورت بنائے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ (لیس منا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے کا مطلب) یہ ہے کہ لیس علی سنتنا کہ وہ ہماری سنت پر نہیں ہے۔ ان السنۃ فی قراۃ القرآن الحدر والتحزین۔ بے شک سنت قرآن کی قرأت کے بارے میں حدر اور تحزین ہے روانی کے ساتھ جلدی پڑھنا اور غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھنا۔ جب اس چیز کو چھوڑ دے گا ان تارکا للسنۃ تو وہ سنت کا تارک ہوگا۔

آئمہ کی ایک جماعت کے نزدیک تغنی سے مراد استغناء ہے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک جماعت نے آئمہ میں ذکر کیا ہے کہ مذکورہ خبر کے ساتھ استغنا بالقرآن سے مراد ہے۔ اور تکثر اور اس کے ساتھ اکتفاء مراد ہے۔ (اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے)

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم

کیا لوگوں کے لئے اتنی کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب اتاری ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

فائدہ:...... تو اہل علم کی اس توجیہ کے مطابق لیس منا من لم یتغن بالقران۔ کا معنی یوں ہوگا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا سے اور دنیا والوں سے مستغنی نہیں کرتا قرآن سیکھنے سکھانے کا عمل کرنے کرانے کی کثرت میں اور دھن میں لگ کر قرآن پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ قرآن جیسی عظیم نعمت کو مل جانے کے باوجود وہ دنیا کا خواستگار و طلب گار رہتا ہے قرآن سے جس کا دل نہیں بھرتا اور دنیا سے مستغنی نہیں ہوتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مترجم)

۲۶۱۳ ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین وہب اللہ بن محمد مقری نے بغداد میں بطور املاء کے ان کو حسن بن علی بن شعیب معمری نے ان کو محمد بن عباد نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے شریک سے اس نے اعمش سے اس نے یزید بن ابان سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن غناء ہے قرآن کے بعد کوئی فقیر فقر نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی غناء ہے۔

اس کے الفاظ برابر ہیں۔ یہ حدیث ایک دوسرے طریق ضعیف ہے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے اور درست ہے۔

(۲۶۱۳) ...... اخرجہ الحاکم (۵۶۹/۱) بنفس الإسناد.

۲۶۱۵:۔ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو ابن مہدی نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو سلیم بن حنظلہ نے ان کو عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں جس نے سورۃ آل عمران پڑھی ہے وہ غنی ہے۔

۲۶۱۶:۔ ابو عبید نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حجاج نے ان کو مسعر نے ان کو جابر نے اس سے نقل کر دہ واقع ہو گئے تھے کسی چیز میں واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے شعبی سے اس نے عبد اللہ سے انہوں نے کہا۔

وہ لیث لوگوں کا بہترین خزانہ سورۃ آل عمران ہے جس کے ساتھ رات کے پچھلے حصے میں قیام کرتے ہیں۔

۲۶۱۷:۔ ابو عبید نے کہا کہ انہیں سے دوسری حدیث بھی ہے جو شخص قرآن بھی پڑھتا ہے پھر وہ یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی دوسرا اس سے بہتر لے چکا ہے اس نے گھٹیا چیز کو عظیم اور عظیم چیز کو حقیر اور چھوٹا سمجھا ہے۔

فصل: قرأت قرآن کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر کرنا

اور ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا ترک کر دینا چاہئے

۲۶۱۸:۔ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی ابن جریج نے ان کو خبر دی یونس بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو سلیمان بن یسار نے وہ کہتے ہیں لوگ حضرت ابو ہریرہ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ سلیمان بن یسار نے ان سے کہا آپ اہل شام سے آگے بڑھئے ان کو چھوڑ دیجئے اے ابو ہریرہ ہمیں حدیث بیان کیجئے وہ حدیث جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کا فیصلہ ہوگا وہ تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک تو وہ آدمی جو شہید ہو گیا تھا اسے پیش کیا جائے گا کہ میں نے تیری راہ میں قتال کیا تھا یہاں تک کہ میں خود شہید ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ تو بہادر ہے اور وہ لوگوں نے تیرے بارے میں وہاں کہہ دیا تھا۔ چنانچہ حکم ہوگا اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور دوسرا وہ آدمی جس نے علم سیکھا تھا اور قرآن مجید پڑھا تھا اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے علم پڑھا تھا اور قرآن پڑھا تھا اور تیری رضا کے لئے اسے پڑھایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ تو عالم ہے اور تو قاری ہے اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دیا تھا اسے لایا جائے گا۔

وہ بھی اللہ کی ساری نعمتیں پہچانے گا اس سے سوال ہوگا کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا جہاں پر تو چاہے کہ میں خرچ کروں مگر میں نے ہر ایسی جگہ پر تیرے لئے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا۔ تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں بڑا سخی ہے اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا وہ اپنے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں خالد بن حارث اور حجاج بن محمد سے ابن جریج سے نقل کیا ہے۔

حاملین قرآن میں بعض ہے اللہ ہی کی قصد ہو کو زیادہ تدبر کرے۔ اور ایک وہ آدمی بھی ہے جس نے قرآن پڑھا ہے لوگوں نے قرآن کی دوا کے ساتھ علاج کیا ہے یعنی اس کو اپنے دل کی بیماری پر استعمال کیا ہے اور اپنی راتوں کو جاگتا ہے اور اس کی آنکھیں کام میں لگ گئی ہیں کہ انہوں نے حزن و غم کا لباس پہن لیا ہے اور خشوع کو چادر اوڑھ رکھا ہے اپنے محرابوں محرابوں میں اس کو یاد کرتے ہیں اور اپنی ٹوپیوں کے نیچے (عاجزی کرتے ہوئے) چھپ گئے ہیں انہیں (نیک لوگوں کی) بدولت اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے انہی کے سبب مدد خداوندی اترتی ہے اور مصیبت دور ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم لوگوں کی یہ قسم حاملین قرآن میں یاقوت احمر سے بھی کم ہے۔

٢٦٢٢: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان حناط نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زکریا یحییٰ بن علاء سے وہ خوف خدا سے بہت رونے والوں میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ابن آدم قرآن پڑھتا ہے اس کے بعد نیک و بد اعمال میں خلط کرتا ہے پھر وہ لوٹ کر آتا ہے اور تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں تجھے میرے کلام سے کیا نسبت ہے۔

٢٦٢٣: ... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابو سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ جہنم کا دربان زبانیہ فرشتہ قیامت کے دن ان حاملین قرآن کی گرفتاری کرنے کے لئے جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تھی قرآت قرآن کے باوجود زیادہ تیز ہیں اس سے بھی جتنی کہ وہ بت پرستوں پر غضبناک ہو جبکہ وہ اللہ کی نافرمانی کریں پڑھنے کے بعد۔

(٢٦٢٣) (١) في (ب): يعصون

فصل: مساجد میں اور بازاروں میں اس لئے قرآن کی قرأت کرنا تاکہ پڑھنے والے کو عطیہ ملے اجرت ملے اور اس کے ذریعے کھانے کا اسباب حاصل ہو یہ روش ترک کر دینا چاہئے

٢٦٢٤: ... ہمیں خبر دی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن ابو علی نے ان کو سہل بن بکار نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے ان کو ابو راشد حبرانی نے ان کو عبد الرحمن بن شبل انصاری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن مجید کو پڑھو اور اس میں غلو اور زیادتی نہ کرو (یا اس میں خیانت نہ کرو) اور اس سے دور نہ ہو۔ یا اس کو نہ چھوڑو اور نہ ہی اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے مال جمع کرو۔

اس کو روایت کیا ہے علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ۔ قرآن کو پڑھو اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو۔

٢٦٢٥: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو القاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن مہدی ابن رستم ابن ابو نعیم نے فضل بن دکین نے ان کو علی بن قادم خزاعی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے ذریعے لوگوں کا مال کھائے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہوگا اس پر گوشت

(٢٦٢١) (١) في (م): صلت.

(٢٦٢٤) أخرجه أحمد (٣/٤٤٤) عن عفان عن أبان. به وقال الهيثمي في المجمع (٧/١٦٨) رجال أحمد ثقات.

(٢٦٢٥) ... جمعه ابن الجوزي في العلل المتناهية (١/١١٧ و ١١٨)

نہیں ہوگا۔

۲۶۲۶ــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن اسحٰق خزاعی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابن ابو میسرہ نے ان کو مقری نے ان کو حیاۃ نے ان کو بشیر بن ابی عمرو خولانی نے کہ ولید بن قیس تجیبی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی تھی۔ فخلف من بعدھم خلف۔ کہ ان کے بعد ناخلف پیدا ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناخلف ہوں گے ساٹھ سال کے بعد وہ نمازوں کو ضائع کر دیں گے، اور شہوات ولذات کے پیچھے چلیں گے پس بہت جلدی پائیں گے وادی غیی (جہنم کی وادی) کو پھر اس کے بعد دوسرے ناخلف یعنی نالائق پیدا ہوں گے جو قرآن کو تو پڑھیں گے۔

لیکن قرآن ان کے ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور قرآن کو پڑھتے ہیں تین طرح کے لوگ پہلے نمبر پر سچے مومن دوسرے نمبر پر منافق تیسرے نمبر پر بدکردار، بشیر بن عمرو خولانی کہتے ہیں میں نے ولید بن قیس سے پوچھا کہ ان تینوں کی ماہیت وحقیقت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ منافق تو سرے سے قرآن (کو پڑھنے کے باوجود) منکر اور کافر ہوتا ہے اور فاجر یعنی گنہگار وبدکردار اس کے ذریعے سے کھاتا ہے (یعنی پیٹ پالتا ہے) اور مومن حقیقت میں اس کے ساتھ ایمان رکھتا ہے۔

۲۶۲۷ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو احمد بن محمد بن دلویہ نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے ان کو حسن بصری نے انہوں نے کہا کہ میں عمران بن حصین کے ساتھ تھا اچانک ایک آدمی گذرا جو کہ سورۃ یوسف پڑھ رہا تھا عمران نے اس کی طرف کان لگایا جب وہ فارغ ہوئے تو مانگنا شروع کر دیا پس عمران بن حصین نے کہا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قرآن مجید پڑھو (مگر سوال اس کے ذریعے اللہ سے کرو) بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

۲۶۲۸ــــ ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے، ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ میں، ان کو محمد بن صالح نے، ان کو نصر بن علی نے انکو ابواحمد نے، ان کو سفیان نے، ان کو اعمش نے، ان کو خیثمہ نے، ان کو حسن نے، ان کو عمران بن حصین نے کہ وہ ایک وعظ کرنے والے کے پاس سے گذرے، جس نے تلاوت کے بعد مانگنا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے انا للہ پڑھا اس بات پر اور بولے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے اس کے ذریعے سے۔ بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

۲۶۲۹ــــ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو جریر بن عبدالحمید نے، ان کو منصور نے، ان کو خیثمہ نے، ان کو ابوخیثمہ بصری نے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور سورہ یوسف بھی پڑھ رہا تھا۔ لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو سوال کرتا اور مانگنا شروع کر دیا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ میں عمران بن حصین

(۲۶۲۷)ــــ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)ــــ فی (ب): فسلوا

(۲۶۲۸)ــــ (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۲۹)ــــ (۱) فی (ب): یسألون

کے پاس بیٹھا تھا۔ چنانچہ ان کے پاس سے کوئی سائل گذرا وہ ٹھہرا جو کہ قصے کے ساتھ کسی کی تلاوت سننے لگے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو اس نے مانگنا شروع کیا۔ عمران بن حصین نے انا للہ پڑھا اور کہنے لگے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قرآن پڑھا اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے مانگے عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو پڑھیں گے اور اس کے بعد لوگوں سے مانگیں گے۔

قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے

۲۴۳۰ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو احمد بن محمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عصام بن خالد ازرقی نے ان کو ولید نے ابن ابی لہیعہ سے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابو الہیثم نے ان کو ابو سعید خدری نے کہ انہوں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن سیکھو اور اس کے ذریعے جنت مانگو اس سے قبل کہ کچھ لوگ اس کو ایسے سیکھیں جو اس کے ذریعے دنیا میں مانگیں گے۔ بے شک قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے۔ ایک تو وہ آدمی جو اس کے ذریعے دوسروں پر فخر کریں گے اور دوسرے وہ جو اس کے بعد کھانا طلب کریں گے اور تیسرے وہ آدمی جو اللہ کی رضا کے لئے پڑھے گا۔

۲۴۳۱ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ابو یعقوب نے ان کو ابو ثابت نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانے میں قرآن کے ذریعے مانگا جائے گا اور سوال کیا جائے گا جب تم سے (ایسے لوگ) مانگیں گے تو بالکل نہ دینا۔

۲۴۳۲ ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو معشر نے ان کو سعید نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

بے شک اس قرآن کے لئے اس کی رغبت اور خوشی ہو گی۔ پھر لوگوں کے لئے اس سے رک جانا ہو گا جس کا رک جانا عدل کے لئے اور سنت کے لئے ہو یہ بات بہت اچھی ہے۔ اور جس کی فترہ بدعت کے لئے ہو گی وہ لوگ ہلاکت والے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

آپ کا یہ قول شرۃ سے مراد رغبت ہے اور نشاط خوشی ہے۔

دو ہزار ریال کو واپس کر دیا

۲۴۳۳ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن عثمان زاہد بخاری نے جو کہ حج کرنے کے لئے آئے تو ہمارے پاس بھی آئے تھے ان کو حدیث بیان کی ابو نصر نے ان کو محمد بن نصر بن محمد ویہ فقیہ نے بطور املاء ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے

(۲۴۳۰) (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۴۳۱) (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ن)

(۲۴۳۲) (۱) فی (ب) طیب الفقہ

(۲۴۳۳) (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (ب) قوۃ

ان کو محمد بن بشر نے ، ان کو عبداللہ بن ولید نے ، ان کو عمرو بن ایوب نے ، ان کو ابوایاس معاویہ بن مرہ نے ، وہ کہتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان کے پاس مہمان بن کر ٹھہرا ہوا تھا۔ جب رمضان شریف آ گیا تو ایک آدمی ان کے پاس دو ہزار درہم لے کر آیا حضرت مصعب بن زبیر کی طرف سے اور کہنے لگا کہ امیر آپ کو سلام کہتا ہے اور وہ پیغام دیتا ہے کہ بے شک ہم کسی محترم قاری کو نہیں چھوڑتے۔ سب کے پاس ہمارا تعاون پہنچتا ہے۔ آپ ان ہزار درہم کے ساتھ اس مہینہ میں مدد لیجئے۔ چنانچہ عمر نے جواب دیا کہ امیر کو وعلیکم السلام کہئے اور ان سے کہئے کہ بے شک ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا کہ ہم اس کے ذریعے دنیا کو چاہیں اور حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے وہ عطیہ دو ہزار ریال کا واپس کر دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پانی واپس کر دیا

۲۲۴۳ ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن نظیف قراء نے مکہ مکرمہ میں ، ان کو ابوحفص عمر بن علی بن حسن عتکی نے ، ان کو محمد بن جعفر ازاز نے مقام منبج میں ان کو صالح بن زیاد نے ابوشعیب سے ، انہوں نے فرمایا کہ میں نے یزیدی سے سنا ، کہتے تھے کہ حضرت حمزہ زیات اصرے میں ایک دروازے سے گذر رہے تھے (پیاس لگی ہوئی تھی) لہٰذا ان لوگوں سے انہوں نے پینے کے لئے پانی مانگ لیا۔ جب پانی کا گلاس ان کے لئے باہر آیا تو لے کر انہوں نے پھر واپس کر دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا ہے (تو بتایا کہ مجھے ایک خیال آیا جس کی وجہ سے میں نے پانی واپس کر دیا ہے) کہ میں ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گھر کا کوئی بچہ مجھ سے قرآن پڑھا ہوا ہو۔ لہٰذا میری اس محنت کا ثواب اس پانی کے بدلے میں چلا جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بہر حال باقی رہا مصاحف کو بیچنا اور ان کو خریدنا تو ہم نے اس کو ذکر کر دیا ہے کتاب السنن کے کتاب البیوع کے آخر میں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ان کے بعد کے لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس کے بیچنے کو مکروہ کہا ہے مگر خریدنے کو مکروہ نہیں کہا۔ بہر حال جس نے مکروہ کہا ہے اس کا مقصد محض مصاحف کی تعظیم ہے کہ کہیں یہ چیز مال تجارت نہ بن جائے۔ حالانکہ تحقیق اس کی بیع کے بارے میں تابعین کی ایک جماعت نے اجازت دی ہے۔ ان میں سے حضرت جابر بن زید ہیں اور حضرت حسن بصری اور حضرت شعبی اور عکرمہ ہیں۔

بہر حال تعلیم قرآن بالاجرۃ کو ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے اور اس بارے میں کئی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں اور کچھ دوسروں نے اس میں رخصت بھی دی ہے۔ (اس رخصت کے بارے میں) حضرت ابوسعید والی حدیث بھی ہے جس میں فاتحۃ الکتاب کے ساتھ دم کرنا اور جھاڑنا۔ پھر اس پر معاوضہ لینا مذکور ہے اور جائز ہے اور وہ حدیث جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے اس قصے کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بے شک جس چیز پر تم اجرت لیا کرو اس میں زیادہ حقدار اور زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔ یہ اس امر کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ معلمین کو یعنی اساتذہ کو وظیفہ دیا کرتے تھے۔

اور حضرت عطاء، حضرت حسن بصری، حضرت ابن سیرین اور ابوقلابہ اور حکم سے اس بارے میں رخصت کو ہم نے روایت کیا ہے۔

۲۶۳۹:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو معاذ بن معاذ نے، ان کو ابوعون نے، انہوں نے کہا کہ ہم لوگ ابوالسوار کے ساتھ حمام میں تھے۔ اس نے ایک آدمی کو سنا جو وہاں تلاوت کر رہا تھا۔ لہٰذا انہوں نے نکلنے کے بعد فوراً کہا یہاں پر مت پڑھو، یہاں پر مت پڑھو۔ یا یوں تعبیر ہے یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو۔ یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو؟

فصل:...... قرآن مجید میں کلام الٰہی کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے کی کوشش ترک کرنا چاہیے

۲۶۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے، دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے، اس میں جو انہوں نے مالک کے آگے پڑھا اس نے یحییٰ بن سعید سے، اس نے محمد بن ابراہیم سے، اس نے سلمہ بن عبدالرحمٰن سے، اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے۔ تم لوگوں میں ایک قوم یا جماعت نکلے گی جو اپنی نمازوں کے ساتھ تمہاری نمازوں کو حقیر سمجھیں گے اور اپنے روزوں کے آگے تمہارے روزوں کو حقیر جانیں گے اور اپنے عمل کے مقابلے میں تمہارے عمل کو حقیر جانیں گے۔ وہ قرآن مجید کو تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں گذرے گا۔ وہ لوگ دین میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے۔ آپ اس کے پھالے پر نظر ڈالیں تو آپ کو کچھ لگا ہوا اس پر نظر نہیں آتا۔ آپ اس کے تیر کو دیکھیں تو آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے پر میں دیکھیں تو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ (یعنی دین کا تو ان پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا مگر وہ تقویٰ اور برتری کا دعویٰ اور مقابلہ کریں گے)۔

قرآن کی اجرت لینے میں جلدی کرنا

۲۶۴۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے، ان کو محمد بن یوسف فریابی نے، انہوں نے کہا کہ سفیان نے ذکر کیا ہے محمد بن منکدر سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عنقریب کچھ لوگ آئیں گے وہ قرآن مجید کی قرأت کریں گے اور اس کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا اجر اور معاوضہ حاصل کرنے کی جلدی کریں گے (یعنی اس کا معاوضہ دنیا میں دنیوی مال و متاع کے طور پر لے لیں گے) اور اس کو آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔ ثوری نے اس کو اسی طرح مرسل روایت کیا ہے اور اس کو ابن عیینہ نے ابن منکدر سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۲۶۴۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی اور ابوصادق عطار نے، انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو ابوسعید حداد نے، ان کو خالد نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو حمید اعرج نے، ان کو محمد بن منکدر نے، ان کو جابر بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے، جبکہ ہم لوگ قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ ہم میں عربی بھی تھے اور عجمی بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ ہر ایک صحیح ہے درست ہے اور عنقریب کچھ قومیں اور جماعتیں آئیں گی جو اس کی اجرت

(۲۶۳۹)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۴۰)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲۶۴۲)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)...... فی (ب): فیعجلونه

میں جلدی کریں گے۔ یعنی دنیوی معاوضہ لیں گے اور تاخیر نہیں کریں گے یعنی آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۳:... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل قاضی نے۔ ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو خبر دی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ہے کہ ہم لوگ بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے یا سامنے میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو کہ خوش خوش تھے اور فرمانے لگے پڑھو تم لوگ قرآن مجید قریب ہے کہ کچھ لوگ آپ کے جو اس کو پڑھیں گے اور اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے اور اس کا معاوضہ لینے میں جلدی کریں گے اس میں تاخیر نہیں کریں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس کا معاوضہ دنیوی مال و متاع کی صورت میں دنیا میں لے لیں گے۔ آخرت میں لینے کے لئے تاخیر نہیں کریں گے۔ اس کو روایت کیا ہے کہ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے اسامہ بن زید سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو دیکھا جو مسجد میں بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ قرآن مجید پڑھو اس سے پہلے کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے دنیا میں اس کا معاوضہ لینے کی جلدی کریں گے اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۴:... ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو جعفر وضوری نے ان کو ابو مروان عثمانی نے ان کو عبدالعزیز نے اس کو ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی سے اس نے سہل بن سعد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ وہ اس کے معاوضہ کی جلدی کریں گے دیر نہیں کریں گے۔ (یعنی دنیا میں دنیوی معاوضہ اجرت کے حاصل کرنے کی جلدی کریں گے آخرت کی اجرت و معاوضہ پر صبر نہیں کریں گے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے

۲۶۴۵:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عبیدہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے سہل بن سعد ساعدی نے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم ایک دوسرے کو پڑھ رہے تھے یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اللہ کی کتاب تمہارے اندر موجود ہے اور پانچ دن اخیار اور بہترین لوگوں کو۔ تم لوگوں میں گورے بھی ہیں اور کالے بھی ہیں۔ قرآن مجید کو پڑھو اور ایک دوسرے کو پڑھاؤ۔ اس وقت سے پہلے کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو پڑھیں گے اس کو مضبوط کریں گے اور اس کے حروف کو سیدھا کریں گے۔ جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا (یعنی نیچے اتر کر دل میں جگہ نہیں پکڑے گا) اس کی اجرت دنیا میں لے لیں گے اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۶:... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو فریابی نے ان کو ابو قدامہ نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا موسیٰ بن عبیدہ سے وہ اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے ذکر کرتا تھا اور وہ سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ باہم قرآن پڑھ رہے تھے یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھ کر سنا رہا تھا (یعنی ہم لوگ قرآن مجید کا دور کر رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کتاب اللہ ایک ہے۔ تم لوگوں میں اچھے لوگ بھی ہیں تم میں

(۲۶۴۴) (۱) غیر واضح فی (ا)

(۲۶۴۵) (۱) فی (ا) عبد

کی طرح۔ حالانکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے (دل کی جانب) نہیں اترے گا۔ اس کے دل فتنے میں پڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے دل بھی جن کو ان کی حالت پسند آئے گی اور اچھی لگے گی۔

بیقہی نے کہا کہ حصین فزاری کی صرف یہی ایک مروی حدیث ہے اور وہ اہل افریقہ سے تھے۔

۲۶۵۰: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے اس کو اس نے ذکر کیا ہے۔ اسی کی سند کے ساتھ اس کی مثل۔ سوائے اس کے یہ اسناد ہے کہ انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر حدیث میں بقیہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۲۶۵۱: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوبکر دونوں نے ابوالعباس سے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو نصر بن علقمہ حضرمی نے اس نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے کہا تھا۔ تم اپنے آپ کو ان لوگوں سے جو قرآن کی تحریف کریں گے (بدلیں گے) اور بچانا اپنے آپ کو قرآن مجید کو جلدی جلدی پڑھنے والوں سے جو قرآن پڑھا کریں گے اور اس کی قرأت میں سرعت اور جلدی کریں گے۔ اس کی مثال اس ٹیلے جیسی ہے جو نہ تو اپنے اوپر پانی کو روک سکے اور نہ ہی سبزہ اُگا سکے (بلکہ پانی اوپر سے پھسل جائے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۶۵۲: اور ہم نے روایت کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے فرمایا قرآن مجید کو اچھی طرح ظاہر اور واضح کر کے پڑھو۔ بے شک وہ عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد کچھ اقوام آئیں گی وہ اس کو تیزوں کی طرح سیدھا کریں گی۔ وہ تمہارے اچھے لوگ نہیں ہوں گے۔ یعنی مسلسل (ٹھہرے اور رکے بغیر) تیزی کے ساتھ پڑھیں گے۔ (یعنی قرأت میں تو شوقین ہوں گے مگر عمل میں اچھے نہیں ہوں گے۔ مترجم)

(ترجمہ کی دوسری تعبیر یہ ہو سکتی ہے) کہ قرآن مجید کے معانی و مطلب کو واضح بیان کرو۔ کیونکہ وہ فصیح عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد بعض لوگ ہوں گے جو تسلسل کے ساتھ پڑھیں گے، تیزوں کی طرح سیدھا کریں گے۔ یعنی شوقین ہوتے ہیں (لیکن وہ فقط الفاظ کی تلاوت و عبارت پر سارا زور لگائیں گے معنی و مطلب سے کوئی سروکار نہیں رکھیں گے۔ وہ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہوں گے۔

فائدہ:۔۔۔۔ حدیث کے الفاظ لغت کے اعتبار سے دونوں طرح کی معنوی تعبیر کے متحمل ہیں۔ اس لئے فقیر نے دونوں تعبیریں لکھ دی ہیں۔ (مترجم جاروی)

۲۶۵۳: ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضر وی ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوشہاب نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے۔ انہوں نے کہا کہ بے شک یہ قرآن اس کو پڑھا ہے غلاموں نے اور بچوں نے نہ اس کو اس کے اول سے حاصل کیا ہے اور نہ ہی اس کی تاویل و تشریح کو دیکھا ہے۔ (انہوں نے درحقیقت اس کو پڑھنے کا حق ادا نہیں کیا ہے) بے شک اس قرآن مجید کو پڑھنے، سمجھنے کی نسبت جتلانے اور ظاہر کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جس کے عمل میں دیکھا جائے اور قرآن اس کے عمل میں نظر آئے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا ایاتہ ولیتذکر اولوا الالباب۔

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ برکت والی ہے۔ (اس لئے ہم نے اتاری ہے) تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں

(۲۶۵۱) (۱) فی (ب). قطر آن.

نماز سے باہر ہو (وہ ضروری ہے) کیونکہ وہ اللہ کے اس قول کے عموم میں داخل ہے:

واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون

جب قرآن پڑھا جائے تم لوگ سب اس کی طرف توجہ کے ساتھ سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

فائدہ: ...واضح ہو کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہوتی ہے اس کو علیحدہ سے سورۃ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے فاتحہ بھی امام کی مقتدی کی طرف سے ہو جاتی ہے علیحدہ سے اس کو فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام اعظم کے مسلک کی دلیل مذکورہ آیت ہے جو اپنے عموم کے اعتبار سے مقتدی یا منفرد سب کو شامل ہے۔

دیکھئے اعلاء السنن مصنف علامہ ظفر احمد عثمانی۔ (از مترجم)

فصل:... اس اعتبار سے قرآن مجید کی تعظیم کرنا کہ اس کے اوپر کوئی سامان نہ رکھا جائے اور نہ ہی اسے ایسے بے موقع و محل پھینک دیا جائے

۲۲۶۰: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ایوب نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید ساتھ لے جا کر اہل کفر کی طرف سفر نہ کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے حرمتی نہ کرے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابن ابوعمر سے اس نے ابن عیینہ سے۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(مذکورہ حدیث سے) جب یہ ممنوع ہو گیا کہ بعض قرآن مجید کو ایسے انسان پر یا لوگوں پر پیش کرے جو اس کی توہین کریں اور اس کی حرمت کی ہتک کریں تو یہ امر بطریق اولیٰ ممنوع ہوا کہ بذات خود اس کی توہین یا اہانت یا بے حرمتی کرے۔

اور اس کی ایک عقلی وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی صفت بیان کی ہے کہ وہ **فی کتاب مکنون لایمسه الا المطهرون** وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی محفوظ کتاب ہے جس کو پاک اور مطہر لوگوں کے سوا کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔ جس وقت قرآن مجید آسمان سے لکھا ہوا ہے اور محفوظ ہے۔ جبکہ وہاں پر ملائکہ مقدس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

تو البتہ ضروری ہے کہ ہمارے درمیان بھی مکتوب و محفوظ ہونا چاہئے۔ جبکہ لوگ مختلف ہیں۔ مقامات مختلف ہیں۔ احوال مختلف ہیں تو زیادہ مناسب ہے (کہ اس کا تحفظ اور احترام ملحوظ رکھا جائے)۔

(فائدہ)۔ لہٰذا ہر وہ امر ممنوع ہو گا جس میں توہین یا ذلت یا عزت کم ہونے یا کم کرنے کا احتمال ہو۔ مثلاً قرآن مجید کو عام کتاب کی طرح یا ایک ہاتھ کر کے نہیں اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح عزت کم ہوتی ہے۔ بلکہ سینے سے لگا کر اٹھانا چاہئے۔ قرآن مجید کو کبھی الٹا یا پیٹھ کے پیچھے نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کی طرف پیٹھ نہیں کرنی چاہئے۔ خود اوپر ہوں تو اس کو نیچے نہیں رکھنا چاہئے۔ قرآن نیچے ہو تو خود اوپر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس کو بغیر غلاف اور کپڑے کے نہیں رکھنا چاہئے۔ جوتوں کے قریب ناپاک یا گندی جگہ پر نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کے اوپر عام کتابیں یا سامان وغیرہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کو گرانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ یہ تمام اور ایسی دیگر احتیاطیں قرآن مجید کی تعظیم کو اور احترام کو ملحوظ بنانے کے لئے ہیں۔ یہ تمام

(۲۲۵۹) (۱) مابین المعکوفین سقط من (ا) (۲) مابین المعکوفین سقط من (ا)

(۳) مابین المعکوفین سقط من (ا) (۴) فی (ب) بولها

کیا تھا۔(اس لئے کہ اس دور میں اہل عرب اپنی زبان کو لکھنے پڑھنے کے لئے نقطوں کے محتاج نہیں تھے وہ بغیر نقطوں کے اپنی زبان کے حروف پہچانتے تھے)(مترجم)

۲۶۷۶: فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا۔ ہشیم نے ان کو منصور نے انہوں نے کہا میں نے حضرت حسن بصری سے قرآن کے نقطوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے کوئی حرج نہیں ہے جب تک تم حد سے نہ بڑھو۔ (اس لئے کہ غیر عربوں اور عجمیوں کو حروف کی شناخت میں مدد ملے گی۔)

۲۶۷۷: ... اپنی اسناد کے ساتھ ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن زیاد نے اس نے شعبہ سے اس نے منصور بن زاذان سے اس نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا اور ابن سیرین سے اس بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تاکہ غیر عرب بھی آسانی سے سمجھ سکیں)۔

۲۶۷۸: حضرت شعبہ سے مروی ہے اس نے ابو رجاء محمد بن سیف سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا مصحف کے بارے میں جو عربی میں نقطے لگایا گیا ہو انہوں نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا آپ کو حضرت عمر کی کتاب کے بارے میں اطلاع نہیں پہنچی وہ لوگوں کو لکھ کر یہ حکم دیتے تھے کہ عربی سیکھو اور دین میں سمجھ حاصل کرو اور خواب کی تعبیر بھی دو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یہ بات اس لئے بھی کہ نقطے پڑھا نہیں جاتا لہٰذا یہاں سے وہم جاتا تھا اس چیز کی طرف کہ جو چیز قرآن نہیں وہ قرآن سمجھی جائے یقیناً یہ نقطے پڑھنے کی صورت پر رہنمائی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کا باقی رکھنا اس انسان کے لئے بھی کوئی مضر نہیں ہے اس انسان کے لئے جس کو ان کی ضرورت ہے جو ان کا محتاج ہے۔ بلکہ اس کے لئے تو ضروری ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جو شخص مصحف کو لکھتا ہے چاہئے کہ وہ ان کی ہجاء کی حفاظت کرے جن کے ساتھ ان مصاحف کو (قرآن کے کاتبوں نے لکھا تھا) اس میں ان کی خلاف ورزی نہ کرے اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا اس میں سے کسی شئی کو تبدیل بھی نہ کرے کیونکہ ان کا علم زیادہ تھا اور زیادہ سچا تھا زبان زیادہ سچی تھی اور ہم سے بڑے امین تھے۔ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی طرف سے یہ گمان کریں کہ ان سے کوئی کمی رہ گئی تھی جسے ہم پورا کر رہے ہیں یہ تو یہ گمان ہے کہ ان سے چوک ہو گئی تھی کوئی بات رہ گئی تھی۔

۲۶۷۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حفص عمر بن محمد بن صفوان جمحی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مکی نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوزناد نے ان کو ان کے والد نے ان کو خارجہ بن زید نے ان کو ان کے والد نے زید بن ثابت سے انہوں نے فرمایا کہ قرأت سنت ہے۔

سلیمان نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کی مخالفت کرنے میں محض اپنی رائے کے ساتھ نہ کریں۔ اور اسی مفہوم اور اسی معنی میں مجھے بات پہنچی ہے جو عبید سے اس کی تشریح کے بارے میں کہ انہوں نے کہا اور ہم نے قرأ کو دیکھا کہ وہ قرأت میں مذاہب عربیہ کی طرف التفات نہیں کرتے تھے۔ (یا التفات نہیں کیا) جب یہ مذاہب مصحف کے خط کے مخالف ہوتے۔ (بلکہ انہوں نے) اپنے نزدیک مصاحف کے حروف کا تتبع کیا اسی کی جستجو کی۔ حسن کا تتبع کی اقتداء اور شاہراہ مستقیم کی طرح کہ جس سے انحراف اور آگے بڑھنا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ (اور سلیمان نے)

(۲۶۷۹) ۔ (۱) عیون صحیح فی (۱)

ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو عامر بن واثلہ لیثی نے یہ کہ نافع بن حارث خزاعی ملے تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مقام عسفان میں اور حضرت عمر نے ان کو اہل مکہ پر گورنر مقرر کیا تھا انہوں نے حضرت پر سلام کیا تو حضرت عمر نے فوراً پوچھا کہ وادی مکہ میں کس کو اپنا نائب بنا کر آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں ابن ابزی کو ان پر اپنا نائب بنا کر آیا ہوں تو حضرت نافع نے کہا کہ وہ تو غلام ہے ہمارے غلاموں میں سے حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے ان پر ایک غلام کو اپنا نائب بنا دیا ہے اس نے کہا کہ اے امیر المومنین کہ وہ کتاب اللہ کا قاری ہے علم فرائض واحکامات کا عالم ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کئی لوگوں کو بلند کریں گے اور اس کے ذریعے بعض کو نیچے کر دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن اسحق وغیرہ سے اس نے ابوالیمان سے۔

۲۶۸۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ سے اس نے اسماعیل بن اسحق قاضی سے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوالطفیل نے ان کو نافع بن عبدالحارث نے جو حضرت عمر بن خطاب سے ملے تھے پھر انہوں نے ذکر کیا مذکورہ کی طرح۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کون ہے؟ نافع نے کہا کہ ابن ابزی وہ ہمارے غلاموں میں سے ایک آدمی ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا۔ خبردار بے شک تمہارے نبی نے ایسا ایسے فرمایا تھا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یعقوب بن ابراہیم بن سعد کی روایت سے ابراہیم بن سعد اپنے والد سے۔

۲۶۸۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابونضر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید نے ان کو ہشام بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ ہمیں شدید زخم اور شدید مشقت پہنچی ہے آپ کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ قبر کھودو اور خوب چوڑی کرو لحد اور دو دو اور تین تین آدمی اس میں دفن کرو۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ پہلے ہم قبر میں کس کو اتاریں آپ نے فرمایا جو ان میں قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو یا زیادہ جانتا ہو۔ وہ کہتے ہیں دو کے بیچ میں اکیلا ان کے والد پہلے رکھے گئے۔ (یا ابی پہلے رکھے گئے)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز واکرام

۲۶۸۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن الاعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحق بن ابراہیم صواف نے ان کو عبداللہ بن حمران نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے ان کو زیاد بن مخراق نے ان کو ابوکنانہ نے ان کو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں

(۲۶۸۲)۔۔۔ (۱) فی (ب): قال.

(۲)۔۔۔ فی الأصل ما یستخلف والتصحیح من شرح السنة للبغوی (۴۴۴/۳)

(۲۶۸۳)۔۔۔ (۱) ما بین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)۔۔۔ ما بین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۸۴)۔۔۔ (۱) ما بین المعکوفین سقط من (ب).

(ب)۔۔۔ فی (ب): واجعلوا

(۳)۔۔۔ فی (ب): قالوا.

(۴)۔۔۔ فی (ب): فقدم أبی.

(۲۶۸۵)۔۔۔ ما بین المعکوفین سقط من (أ)

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظمت ہے اور اکرام ہے سفید بالوں والے مسلمان کا اور حامل قرآن کا جو اس میں نہ غلو کرے اور نہ ہی اس میں خیانت نہ ہی اس سے اعراض کرے۔ اور عادل بادشاہ کا بھی اکرام ہے۔

۲۶۸۶:...ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن ابو عیسیٰ قاضی نے ان کو حسین بن حماد یا بلی حافی نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی عزت افزائی ہے عادل بادشاہ کا اکرام اور اسلام میں سفید بالوں والے کا اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور نہ ہی اس کی ناقدری اور کوتاہی کرے۔

یہ روایت حضرت ابن عمر پر موقوف ہے۔

۲۶۸۷:...ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبد الرحمن بن سلیمان بن ابو الجون نے ان کو محمد بن صالح مری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف سے اکرام ہے۔ سفید بالوں والے مسلمان کا اور عادل بادشاہ اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور اس سے اعراض نہ کرے۔

۲۶۸۸:...ہمیں خبر دی ہے شیخ ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عبد الرحمن بن بدیل عقیلی نے اپنے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص لوگ ہیں لوگوں میں سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ فرمایا کہ وہ اہل قرآن ہیں وہی اہل اللہ ہیں اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبد الرحمن بن مہدی نے عبد الرحمن بن بدیل سے۔

۲۶۸۹:...ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو بکر محمد بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاد انطاکی نے ان کو عبد الرحمن بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے کہ ہمیں بیان کیا عبد الرحمن بن بدیل بن میسرہ نے ابو بکر کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صباح نے ان کو ابو عبیدہ حداد نے عبد الواحد بن واصل سے ان کو عبد الرحمن بن بدیل بن میسرہ سے عقیلی نے سب نے ان کے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حدیث ذکر کی مذکورہ حدیث کی مثل۔

قیامت قرآن اور حامل قرآن

۲۶۹۰:...ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد حافظ عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد دیبلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو محمد بن مجزر نے یا سعد نے ان کو عبد العزیز بن ابو حازم نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو ربعی بن عبد الواحد نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں قیامت کے دن قرآن مجید حامل قرآن کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور کہے گا یا رب بے شک ہر عمل کرنے والے کو اجر آپ نے دنیا میں اس کو دے دیا تھا مگر میرے عامل کو اس کے عمل کا اجر آج تو عطا کر۔ پھر کہا جائے گا اپنے ہاتھ

(۲۶۸۷): أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۱۵۹۹)

(۲۶۸۸): أخرجه المصنف في طريق الطيالسي (۲۱۲۴)

(۲۶۸۹): (۱) غير واضح في (ا)

(۲) في (ب) والأصل والتصحيح والصلة

(۲۶۹۰): في (ا) ابو عبد الله الحافظ بن يوسف

(۲) في (ب) : مكي.

ہاتھ کھول دو کھولے گا لہٰذا اس میں اللہ کی رضامندی بھر دے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ بایاں ہاتھ کھول دے لہٰذا اس میں اللہ کی رضامندی بھر دے گا اس کے بعد عزت کی پوشاک پہنا دیا جائے گا۔

۲۶۹۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالحسین علی بن حسن رصافی نے بغداد میں ان کو حامد بن محمد بن شعیب بلخی نے ان کو محمد بن بکار بن ریان نے ان کو حفص بن سلیمان نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اچھی طرح سے اس کو یاد کیا (محفوظ کیا سینے میں) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے جن میں سے ہر ایک کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

۲۶۹۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو اسحٰق سہل بن ابو سہل مہرانی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن سختویہ نے ان کو حسن بن طیب نے بن حمزہ شجاعی نے کوفے میں ان کو علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ اور قرآن کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفص بن سلیمان کے ماسوا اس سے زیادہ وثوق والا اور یقینی ہے اور اسی کا مفہوم دوسری ضعیف اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

۲۶۹۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو سعید عثمان بن عبدوس بن محفوظ فقیہ نے جنجروذی نے ان کو حاکم ابو محمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو عمران موسیٰ بن ہارون نے ان کو عیسیٰ بن سالم نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو جعفر نے ان کو حارث نے ان کو عثمان بن سلیمان نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حامل قرآن کے بارے میں کہ جب وہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور اس کے حلال کردہ امور کو حلال مانتا ہے اور حرام کو حرام مانتا ہے قیامت کے دن اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

۲۶۹۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی عباس بن فضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابولبید نے ان کو محمد بن کعب نے یا اس کے غیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان آدمی کو عامل بنایا گویا کہ لوگوں نے اس کے بارے میں اعتراض کیا۔ حالانکہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا آپ نے فرمایا کہ یقینی بات ہے کہ قرآن کی مثال اس تھیلی جیسی ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اگر کوئی اس کو کھولے گا تو وہ خوشبو پھیلائے گا اور کوئی اس کو بند اور محفوظ رکھے گا تو خوشبو کو اندر محفوظ رکھے گا۔

یہ حدیث مرسل ہے اور یہ موصول بھی مروی ہے جیسے آنے والی روایت ہے۔

(۲۶۹۱) ۔۔۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) ۔۔۔ فی (ب): ب یعنی ببغداد.

(۲۶۹۲) ۔۔۔ (۱) فی (أ): أبو محمد بن الحسین بن محمد بن سختویہ.

(۲۶۹۳) ۔۔۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۹۴) ۔۔۔ (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) ۔۔۔ فی (ب) فکأنھم

(۳) ۔۔۔ فی (ب): أو عنہ أو عیبہ.